تبئین الکلام

فی

تفسیر التوراة والانجیل علیٰ ملة الاسلام

حصہ اول

آمنا بالله وما انزل علیٰ ابراهیم و اسمعیل و اسحاق و یعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ و عیسیٰ والنبیون من ربهم لانفرق بین احد منهم و نحن له مسلمون — سورۃ آل عمران ۹ آیت ۸۴

بسم الله الرحمن الرحیم

مؤلفہ سنہ ۱۲۷۸ هجري مطابق سنہ ۱۸۶۲ ع

المقدمة الاولیٰ

انسان کي نجات کو نبیوں کا آنا ضرور هی

وہ ایک مقدس اور پاک هستي جسکو کوئي الله اور کوئي وجود اور کوئي کلام کہتا هی همیشه سے هی اور همیشه رهے گي ' وہ آپ هي آپ هی اور اُسکا هونا اُسکي ذات هی' کیونکه اُسنے اپنا لقب یهي بتایا که ' میں هوں ' اُسکا هونا هي اُسکي بڑائي هی ' اپنے هونے سے وہ پہچانا جاتا هی ' اور اسي بڑائي سے وہ پکارا جاتا هی ' اُسکي ابتداء هی نه انتہا' وہ اسیکا محتاج نہیں اور اُسکے سوا کوئي نہیں ' یہاں تک که اگر کہا جاوے[؟]که هی ' تو بوجها جاوے که وهي هی ' نه وہ کسي سے پیدا هوا ' اور نه اُس سے کوئي پیدا هوا ' اور پهر جو کچهه هوا بغیر اُسکے نهوا ' اُسکاسا کوئي نہیں ' نه هونے میں ' کیونکه هونا اُسکي ذات هی' اور نه کسي صفت میں ' کیونکه سب صفتیں اُسکي ذات هیں ' وہ زندہ هی ' نه جان سے ' بلکه اپنے آپ سے' وہ جانتا هی' نه کسي جہت سے' بلکه اپني ذات سے' وہ دیکهتا هی' نه کسي دیکهنے والي چیز سے' بلکه اپني ذات سے' وہ سنتا هی ' نه کسي سننے والي چیز سے ' بلکه اپني ذات سے' وہ بولتا هی ' نه کسي بولنے والي چیز سے ' بلکه اپني ذات سے ' وہ جو چاهتا هی سو کرتا هی' نه کسي غرض سے ' بلکه اپنے کمال سے ' وہ سب کچهه کرتا هی ' نه کسي کرنے والي چیز سے' بلکه اپني ذات سے ' وہ هر طرحپر یکه هی ' اور هر آن میں هزاروں لاکهوں بلکه بےانتہا کام کرتا هی ' پهر ایسي ذات کو کوئي عقل سے پہچان سکتا هی ? *

بڑے بڑے عقلمندوں نے اِسمیں عقل دوڑائي ' اور اُسکي عجائب قدرت کے کارخانوں کو دیکهه دیکهه اور سوچ سوچ عقل لڑائي ' اِتنا تو جانا ' که اِن عجیب عجیب کارستانوں کا بنانے والا کوئي هی ' مگر اِسکے سوا اور کچهه نجانا ' اور جو جانا سو غلط جانا *

اُسکا واحد هونا اُسیکے بتانے سے جانا ' اور جیسا وہ هی اُسیکے بتانے سے اُسکو پہچانا ' مگر اِنسان کي طاقت نہیں ' که صرف اپني عقل سے جیسا وہ هی ویسا اُسکو جان لے *

اِنسان میں صرف یهي ظاهري گوشت پوست هي نہیں هی' بلکه اِسکے سوا اُسمیں ایک اَوْر چیز بهي هی ' جس سے در حقیقت اِنسان اِنسان کہلاتا هی ' آدمي اگر خود اپنے آپے میں غور کرے تو جان سکتا هی که اِس ظاهري بدن کے سوا اُسمیں اور کچهه چیز

بهي هی ' جس سے وہ بهلائي اور برائي کو پہچانتا هی ' اور هر چیز کي کُنهہ کو بقدر اپني طاقت کے جانتا هی ' اگرچہ اُس چیز کو اِنسان کے بدن سے کچهہ علاقہ هی ' مگر جب غور سے دیکهو تو باوجود اُس علاقہ کے ' محض بےعلاقہ هی ؛ آدمي کبهي ایسا محو هوتا هی ' کہ سب چیز کو بهول جاتا هی ' مگر اپنے آپ کو نہیں بهولتا ' اِس سے خیال هوسکتا هی ' کہ گو اِنسان کا یہہ ظاهري بدن نیست بهي هوجاوے ' مگر وہ چیز جو اُسمیں هی جیسي هی ویسي هي رهے ' *

پهر اگر وہ چیز چند روزہ هی ' اور آخر کو نیست هونے والي هی ' تو دل قبول نہیں کرتا ' کہ اُس ذات پاک دایم‌الوجود نے ' یہہ تمام عجائبات ایک ایسي فاني اور ناپائدار چیز کے لیئے بنائي هوں ' پس کچهہ شبہہ نہیں ' کہ وہ چیز بهي دایم‌الوجود هی ' اور نیست هونے والي نہیں —

هرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق * ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

اب غور کرنا چاهیئے ' کہ وہ چیز جو اِنسان میں هی کیوں هی ' اگر اِس واسطے هی کہ جب اُسکو نیند آوے تو سو رهے ' اور جب بهوک لگے تو کها لے ' تو اِنسان میں اور جانوروں میں کیا فرق هی ؟ کیونکہ سب جانور بهي تو ایساهي کرتے هیں ' اِس سے معلوم هوتا هی کہ وہ چیز اِنسان میں اِن کاموں کے لیئے نہیں هی بلکہ اور کسي کام کے لیئے هی *

اگر هم صرف عقل کے زور سے اُس کام کو تلاش بهي کریں تو اِتنا تو جان سکتے هیں کہ جسنے همکو بنایا اور جسنے همکو وہ چیز دي جو اُسکي مرضي هی وہ کام اُس چیز سے کریں ' مگر یہہ نہیں جان سکتے کہ اُسکي مرضي کیا هی جب تک کہ وہ خود هي نہ بتاوے *

پس یہہ دو چیزیں هیں جنکے لیئے نبیوں کا آنا ضرور هی ' تاکہ وہ الہام سے بتاویں کہ تمهارا مالک کون هی اور کیسا هی ' اور تمکو کیونکر اپنے مالک کي مرضي پر چلنا چاهیئے جس سے تمهاري اصلي حقیقت کو جو کبهي فنا هونے والي نہیں هی حیات ابدي حاصل رهے *

اگر کہو کہ جب یہہ بات هی تو تمام اِنسانوں کے لیئے جہاں وہ هوں نبیوں کا هونا ضرور هی ' کیونکہ بغیر نبیوں کے اِنسان اپني عقل سے نہ اپنے مالک کو اور نہ اُسکي مرضي کو پہچان سکتا هی ' پهر جب تک کوئي بتانے والا نہو وہ کس طرح کُفر و شرک کے گُناہ میں پکڑے جاسکتے هیں ؟ هم کہتے هیں کہ بےشک یوں هي هی ' اور هم یقین رکهتے هیں کہ اللہ تعالی نے تمام بني نوع اِنسان پاس نبي بهیجے ' اور اُنهوں نے خدا کي وحدانیت اور اُسکي مرضي اُنکو بتائي ' گو رفتہ رفتہ ایکمدت بعد اُنهوں نے اُسکو خراب کردیا *

جہاں تک ہم انسان پر نظر کرتے ہیں ' اور کیسے ہی جنگلی وحشی آدمیوں پر خیال کرتے ہیں ' یہی پاتے ہیں کہ وہ کوئی نہ کوئی طریقہ معبود کی بندگی کا اِس خیال سے کہ یہہ ایک اور عالم میں کام آنے والا ہی اپنے پاس رکھتے ہیں ' اور یہہ صاف دلیل اسبات کی ہی کہ یہہ خیال اُنکے یا اُنکے بڑوں کے دل میں اُسی نبی کی تعلیم سے پڑا ہی جو اُنکے لیئے مبعوث ہوا تھا ●

سورة فاطر آیت ۲۴
وان من امة الا خلا فیها نذیر

اللہ تعالیٰ سورة فاطر میں فرماتا ہی کہ " کوئی ایسا فرقہ نہیں ہی جسمیں ڈرانے والا (یعنی پیغمبر جو بُری باتوں سے ڈراتا ہی) نہ گذرا ہو " ●

سورة رعد آیت ۷
ولکل قوم هاد

اور اسیطرح اللہ تعالیٰ سورة رعد میں فرماتا ہی کہ " ہر قوم کے لیئے راہ بتانے والا (یعنی پیغمبر) ہوا ہی " ●

سورة یونس آیت ۴۷
ولکل امة رسول

اور اسیطرح اللہ تعالیٰ سورة یونس میں فرماتا ہی کہ " ہر فرقہ کے لیئے (جو گذر گئے) ایک پیغمبر ہی " ●

اور اس میں بھی کچھہ شک نہیں ہی کہ تمام انبیاء جسقدر گذرے سب کا دین ایک تھا ' اور وہ اسی بات کے سکھانے کو آئے اور یہی سکھاتے رہے کہ خدا ایک ہی ' اُسکے سوا کوئی نہیں ' وہی بندگی کے لایق ہی ' اُسیکی بندگی کرو ●

سورة شوری آیت ۱۳
شرع لکم من الدین ما وصی به نوحا والذی اوحینا الیک ما وصینا به ابراهیم وموسیٰ وعیسیٰ ان اقیموا الدین ولا تتفرقوا فیه

اللہ تعالیٰ سورة شوریٰ میں فرماتا ہی کہ " تمکو دین میں وہی راہ ڈالدی ہی جو کہدیا تھا نوح کو ' اور جو حکم بھیجا ہمنے تجھکو ' اور جو ہمنے کہدیا تھا ابراهیم کو ' اور موسیٰ کو ' اور عیسیٰ کو ' کہ دین کو قایم رکھو ' اور اُسمیں کچھہ فرق مت کرو " ●

ہاں البتہ ہر ایک کو شریعت یعنی اُس خداے واحد کی پرستش کے احکام ' اور اُسکا طریقہ ' جدا جدا بتایا ہی اور وہی ہر نبی کی شریعت کہلاتی ہی ' جسوقت انسان کی روح کو کوئی روحانی بیماری لگ جاتی ہی ' اور جس طریقہ عبادت سے وہ بیماری جاتی ہی ' وہی شریعت اُسوقت کے نبی کو دی جاتی ہی ●

سورة المائدة آیت ۵۱
لکل جعلنا منکم شرعة ومنهاجا

اللہ تعالیٰ سورة مایدہ میں فرماتا ہی کہ " ہر ایک کو نبیوں میں سے ہمنے دیا ایک دستور اور طریقہ (یعنی شریعت) " ●

غرضکہ اِس میں کچھہ شبہہ نہیں کہ تمام دنیا میں جسقدر مذہب پھیلے ہوئے ہیں وہ سب پہلے پہل نبیوں سے دیئے گئے ہیں اور سب کی تعلیم ایک تھی ' یعنی ایک

خدا کو ماننا اور اُسکی پرستش کرنی ' مگر جب اُن لوگوں نے اُس مطلب کو بگاڑ دیا تو پھر نبی کے آنے کی حاجت ہوئی ' اسی سبب سے ہزاروں نبی آئے ' اور کتابیں لائے اور خدا کی وحدانیت اور خدا کے احکام کو لوگوں میں پھیلایا ' جب یہہ احکام بخوبی پھیل گئے ' اور سب طرح پر ظاہر ہوگئے ' اور کوئی بات چھپی ہوئی اور دھوکہ میں پڑنے کی نہ رہی ' تو اُس نبی کے بعد پھر کسی نبی کے آنے کی حاجت نرہی ' اور وہی نبی خاتم النبیین ہی ' چنانچہ یہہ کام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر تمام ہوا *

اسلیئے ہم مسلمان یہہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ خدا ایک ہی اور اپنی ذات پاک سے آپ موجود ہی ' اور تمام چیزیں اُسی نے نیست سے ہست کی ہیں ' اور وہ سب چیزیں پیدا ہونے اور موجود رہنے میں اُسکی محتاج ہیں ' اور وہ کسی چیز کا محتاج نہیں *

وہ یکہ ہی اپنی ذات میں بھی اور اپنی صفات میں بھی اور اپنے کاموں میں بھی ' کسیکو اُسکے کسی کام میں کسی طرح کی شرکت نہیں ' اُسکا وجود اور اُسکی زندگی ہمارے وجود اور ہماری زندگی کی مانند نہیں ہی ' اور نہ اُسکا علم ہمارے علم کی طرح پر ہی ' اُسکا سننا اور اُسکا دیکھنا ' اور اُسکا ارادہ ' اور اُسکی قدرت ' اور اُسکا کلام ' ہماراسا دیکھنا ' اور ہماراسا ارادہ ' اور ہماری سی قدرت ' اور ہماراسا کلام نہیں ہی ' اور صرف نام کے ایک ہونیکے سوا اور کچھہ مناسبت نہیں رکھتا *

بنانا اور پیدا کرنا ' اُسکی خاص صفت ہی ' کیونکہ اور کوئی کسی چیز کو نہ بنا سکتا ہی نہ پیدا کرسکتا ہی ' یہانتک کہ انسان جو کام کرنا چاھتا ہی اُسکو بھی وہی پیدا کرتا ہی ' البتہ انسان کی بناوٹ اُسنے ایسی رکھی ہی کہ وہ صرف قصد و ارادہ اچھے یا بُرے کام کا کرسکتا ہی *

وہ نہ کسی میں سماتا ہی ' اور نہ کوئی اُسمیں سماتا ہی ' مگر اپنی ذات سے سب چیزوں کو گھیرے ہوئے ہی ' اور ہر چیز کے پاس ہی ' اور ہر چیز کے ساتھہ ہی ' مگر اُسکا پاس ہونا اور ساتھہ ہونا ہماری سمجھہ میں نہیں آتا *

تمام انبیاء جو ابتداء سے انتہا تک ہوئے سب برحق ہیں ' اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم بلاشبہہ خاتم النبیین ہیں ' اور بیشک حضرت مسیح علیہ السلام روح اللہ اور کلمۃ اللہ اور رسول اللہ اور مؤید بروح القدس تھے *

تمام کتابیں ' توریت ' اور زبور ' اور صحف انبیاء ' اور انجیل ' اور قرآن مجید جو ہمارے پیغمبر پر نازل ہوا ' سب برحق اور خدا کی دی ہوئی کتابیں ہیں جو اُسنے اپنے پیغمبروں کو دیں *

تمام نبی صغیرہ اور کبیرہ گناہ سے پاک ہیں ' فرشتے خدا کے بنائے ہوئے ہیں ' اور عورت یا مرد ہونے سے پاک ہیں ' اور جسکام کے لیئے بنائے گئے ہیں اُسمیں نافرمانی نہیں کرتے *

دوسري نبي يا فرشتہ اپني ذات سے بغير خدا کے کچھہ قدرت يا علم نهيں رکھتا *

مرنيکے بعد جي أتهنا اور قيامت کا هونا ' اور حساب کا ليا جانا ' اور دوزخ اور بهشت کا هونا ' اور جو کچھہ کہ أسمين عذاب و تنعم ہے مذکور هوا هی سب حق هی ' يعني الفاظوں سے کہ دوزخ و بهشت کے عذاب اور تنعم کا بيان هوا هی وه صرف بطور مثال کے هي ' ورنہ وهاں کے تنعم ' اور عذاب سے اور دنيا کے تنعم اور عذاب سے بجز ايک اسما نام هونيکے اور کچھہ مناسبت نهيں هی ' اصلي اور اعلى نعمت بهشت کي ديدار خدا کا هی ' کہ ايمان والے أس ذات پاک کو چهره رو ديکهيں ايمان لائے تهے بغير کسي پرده کے ' اور بغير کسي صورت کے ' اور بغير کسي جهت کے علانيہ ديکهينگے *

ايمان لانا صرف دلکي روحاني يقين کا نام هی ' جب تک يه يقين نهيں جاتا کسيطرح پر ايمان نهيں جاتا ' زبان کا اقرار صرف أس دلي تصديق کے ظاهر کرنيکي نشاني هی ' کوئي کام جبکہ وه تصديق دل ميں هي آدمي کو أسکے اور خدا کے درميان ميں کافر نهيں کرتا گو وه کام کيسا هي گناه هو ' اور گو ظاهر ميں أسکے افعال کے سبب أسکو کافر بهي کها جاوے ' مگر ايسي باتوں سے خدا ناراض هی ' اور اگر چاهيگا تو أنپر عذاب کريگا ' پهر أسکا عذاب سهل نهيں هی *

توبہ سے سب گناه بخشے جاتے هيں ' اور شرک کے سوا اور جتنے خدا کے گناه هيں خدا کو اختيار هی اگر چاهے اپني رحمت سے بغير توبہ کے بهي بخشدے ' اور چاهے چهوتے سے چهوتے گناه پر عذاب کرے ' مگر شرک بغير توبہ کے بخشا نهيں جاتا *

لعل رحمت ربي حين يقسمها * تاتي على حسب العصيان في القسم

يهہ عقيدے هم مسلمانوں کے هيں ' اور ميں اقرار کرتا هوں کہ ميں انهي عقيدوں کي دلي اور روحاني تصديق رکهتا هوں *

اللهم احينا على ملة الاسلام ' * و امتنا على ملة الاسلام ' (آمين)

المقدمة الثالثة

وحي اور کلام الهي کيا هي ؟

وحي وه چيز هی جس سے خدا کي مرضي نامعلوم باتوں ميں کهل جاتي هی ' اور يهہ بات کئي طرح پر هوتي هی *

اول — يهہ کہ خدا سے أسکا پيغام سنا جاوے *

دوسرے — يهہ کہ خدا کا فرشتہ اپني صورت ميں آوے ' اور خدا کا پيغام پهنچاوے *

تيسرے — يهہ کہ فرشتہ خدا کا آدمي کي صورت ميں بنکر آوے ' اور خدا کا پيغام پهنچاوے *

چوتھے یہہ کہ صرف بذریعہ آواز کے بغیر کسی کے مشاہدہ کے پیغام الٰہی پہنچے *

پانچویں یہہ کہ خدا کی طرف سے دل میں خدا کا پیغام ڈالا جاوے *

چھٹے یہہ کہ خواب میں یا اَور طرح سے بذریعہ کشف کے پیغام الٰہی معلوم ہو *

ہم مسلمانوں کے مذہب بموجب مطلق وحی کا آنا صرف انبیاء ہی پر منحصر نہیں ہی ؛ بلکہ انبیاء کے سوا مقدس لوگوں پر بھی وحی آتی ہی ؛ مگر واسطے اس امر کے کہ انبیاء علیہم السلام اور اور مقدس لوگوں کی وحی میں شبہہ نہ پڑے جدا جدا نام رکھے ہیں؛ وحی کی پہلی چار قسموں کو جب انبیاء کے سوا اور لوگوں پر اُترے تحدیث کہتے ہوں؛ اور پانچویں قسم کو الہام ؛ اور چھٹی قسم کو مشاہدات یا مکاشفات ؛ اب نبیوں کے سوا مقدس لوگوں پر بھی وحی آنیکا ثبوت ہمکو اپنی مذہبی دلیلوں سے بیان کرنا چاہیئے *

پہلی دلیل — اللہ تعالیٰ سورۃ قصص میں فرماتا ہی ”اور ہمنے وحی بھیجی موسیٰ کی ما کو کہ اُسکو دودھہ پلا ؛ پھر جب تجھکو ڈر ہو اسکا تو ڈال دے اُسکو دریا میں ؛ اور نہ خطرہ کر اور نہ غم کھا ؛ ہم پھر پہونچا دینگے اُسکو تیری طرف ؛ اور کرینگے اُسکو رسولوں سے“؛ اس آیت سے حضرت موسیٰ کی ما پر جو نبی نہ تھیں وحی کا آنا ثابت ہوتا ہی *

سورۃ القصص آیت ۷ ؛ واوحینا الی ام موسیٰ ان ارضعیہ فاذا خفت علیہ فالقیہ فی الیم ولا تخافی ولا تحزنی انا رادوہ الیک وجاعلوہ من المرسلین *

دوسری دلیل — اللہ تعالیٰ سورۃ کہف میں فرماتا ہی ” اے ذوالقرنین یا لوگوں کو تکلیف دے ؛ یا رکھہ اُن میں خوبی “ اس آیت سے معلوم ہوا کہ خدا کا پیغام ذوالقرنین کو آیا اور وہ نبی نہ تھا *

سورۃ کہف آیت ۸۷ ؛ قلنا یاذالقرنین اما ان تعذب واما ان تتخذ فیہم حسنا *

تیسری دلیل — مشکواۃ میں حدیث ہی کہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ” بےشک تم سے پہلی اُمتوں میں الہام والے لوگ تھے ؛ پھر اگر میری اُمت میں کوئی ہی تو وہ عمر ہی “ اس حدیث سے حضرت عمر کا جو نبی نہ تھے صاحب وحی یعنی صاحب الہام ہونا ثابت ہوتا ہی *

فی المشکواۃ فی باب مناقب عمر رضی اللہ عنہ ؛ قال النبی صلی اللہ علیہ وسلم قد کان فیمن قبلکم من الامم محدثون فان یک فی امتی احد فانہ عمر *

چوتھی دلیل — اللہ تعالیٰ سورۃ مریم میں فرماتا ہی ” اور ذکر کر کتاب میں مریم کا ؛ جب کنارے ہوئی اپنے لوگوں سے ایک شرقی مکان میں ؛ پھر پکڑلیا اُسنے اُنسے ورے ایک پردہ ؛ پھر بھیجا ہمنے اُس پاس اپنا فرشتہ ؛ پھر بن آیا اُسکے آگے آدمی پورا ؛ بولی مجھکو رحمان کی پناہ تجھسے اگر تو پرہیزگار ہی ؛ بولا میں تو بھیجا ہوا ہوں تیرے رب کا ؛ کہ دے جاؤں تجھکو ایک لڑکا ستھرا ؛ بولی

سورۃ مریم آیت ۱۶ لغایت ۲۱ ؛ واذکر فی الکتاب مریم اذ انتبذت من اہلہا مکانا شرقیا فاتخذت من دونہم حجابا فارسلنا الیہا روحنا فتمثل لہا بشرا سویا قالت انی اعوذ بالرحمن منک

کہانسے ہوگا میرے لڑکا اور چھوا نہیں مجھکو آدمي نے ' اور میں خراب بھي نه تھي ' بولا یوں ھي فرمایا تیرے رب نے وہ مجھه پر آسان هی اور اُسکو هم کیا چاهتے هیں لوگوں کو نشاني اور رحمت هماري طرف سے اور هی یهه کام تهیر چکا " *

ان کنت تقیا قال انما انا رسول ربک لاهب لک غلما زکیا قالت انی یکون لي غلم ولم یمسسني بشرولم اک بغیا قال کذالک قال ربک هو علي هین و لنجعله ایة للناس و رحمة منا وکان امرامقضیا *

پانچویں دلیل — الله تعالی سورۂ آل عمران میں فرماتا هی " جب کہا فرشتوں نے اے مریم الله تجھکو بشارت دیتا هی ایک اپنے کلمه کي ' جسکا نام مسیح عیسی بیٹا مریم کا هی ' مرتبه والا دنیا میں اور آخرت میں اور مقربوں سے " *

سورۂ آل عمران آیت ۴۵ ' اذقالت الملئکة یمریم ان الله یبشرک بکلمة منه اسمه المسیح عیسی ابن مریم وجیها في الدنیا والاخرة و من المقربین *

چھتي دلیل — الله تعالی نے سورۂ آل عمران میں فرمایا هی " اور جب فرشتوں نے کہا اے مریم الله نے تجھکو برگزیدہ کیا اور ستھرا بنایا ' اور برگزیدہ کیا تجھکو سب جہان کي عورتوں سے ' اے مریم بندگي کر اپنے رب کي اور سجدہ کر اور رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھه " ان تینوں آیتوں سے ثابت هوتا هی که حضرت مریم پر جو نبیه نه تھیں خدا کي وحي آئي *

آل عمران آیت ۴۲ و ۴۳ ' واذ قالت الملئکة یمریم ان الله اصطفاک و طهرک و اصطفاک علی نساء العالمین یمریم اقنتي لربک و اسجدي وارکعي مع الراکعین *

یهه چھئوں دلیلیں اسبات کا بخوبي تصفیه کرتي هیں که خدا کي وحي نبیوں کے سوا اور مقدس لوگوں پر بھي آتي هی ' اور یهه بھي جان لینا چاهیئے که پانچویں قسم کي وحي کو جب نبي پر اوترتي هی کبھي نفث فی الروع بھي کہتے هیں اور جب نبي کے سوا اور کسي مقدس کو هوتي هی تو اُسکو سکینه کہتے هیں مشکواة میں حدیث هی که فرمایا نبي صلی الله علیه وسلم نے که " بیشک روح قدس نے ڈالا میرے دل میں " اور مشکواة هي میں یهه بھي هی که " سکینه عمر کي زبان سے اور دل سے بولتي هی " اِس وحي کا یهه طریقه هی که صاحب وحي کے دل میں بسبب نور اور صفائي قلب اور پاکیزگي روح کے خود بخود ایک بات جوش مارتي هی اور وہ زبان سے نکلتي هی ' وہ کلام في الحقیقة کلام رحماني هی جو اُسکي زبان سے نکلا نه کلام نفساني ' مگر هم مسلمان ان دونوں قسم کي وحیوں میں یعني جو نبي پر آوے اور جو غیر نبي پر آوے تمیز رکھنے کو یهه اعتقاد رکھتے هیں ' که جو وحي انبیاء کو هوتي

في المشکواة في باب التوکل والصبر قال النبي صلی الله علیه وسلم ان روح القدس نفث في روعي *

في المشکواة في باب مناقب عمر ما کنا نبعد ان السکینة تنطق علی لسان عمر وقلبه *

هی اُسمیں کبھي غلطي نہیں هوتي نه اصل وحي میں اور نه تعبیر معني میں ' اور جو وحي انبیاء کے سوا اور مقدس لوگوں کو هوتي هی اُس میں سمجھه کي غلطي کا احتمال هی ' خواه باعتبار وحي سمجھنے اُس واقعه کے جو هوا خواه باعتبار تعبیر اور تفهیم معني وحي کے ' علاوه اسکے ایسي وحي جس سے شریعت کا کوئي نیا حکم پیدا هو وه نبي کے سوا اور کسي کو نہیں هوتي ' محققین علماء مسیحي کا بھي یهي مذهب هی ' مارتن لوتھر صاحب جو فرقه پروتستنت کے پیشوا هیں اپني کتاب کي دوسري جلد میں جہاں ذکر هی که بیمار پر مجلس کے قسیس تیل ڈالیں وهاں لکھتے هیں که " گو یهه نامه یعقوب کا هو لیکن حواري کو نہیں پهونچتا که اپني طرف سے سیکرمنت یعني حکم شرعي بناوے ' یهه منصب صرف حضرت عیسیٰ کو تھا " *

نامه یعقوب باب ۵ ورس ۱۴

یهه بھي جاننا چاهیئے کہ همارے مذهب بموجب حضرت عیسیٰ علیه السلام کے حواري بھي صاحب وحي یعني صاحب الہام تھے ؛ دلیل اسکي یهه هی که الله تعالیٰ نے سورة مائده میں فرمایا هی " اور جب میں نے وحي بھیجي حواریوں کے پاس که یقین لاؤ مجھه پر اور میرے رسول پر' بولے هم یقین لائے اور تو گواه ره که هم مسلمان هیں " *

سورة المائده آیت ۱۱۱ ' واذ اوحیت الی الحواریین ان آمنوا بي وبرسولي قالوا آمنا واشهد باننا مسلمون *

جب وحي کے معني معلوم هوگئے تو اب جاننا چاهیئے که جو خدا کا پیغام نبي پر کسي طرح پهونچے وه کلام الهي هی ' چنانچه جسقدر پیغام خدا کے انبیاء سابقین اور همارے پیغمبر خدا صلی الله علیه وسلم پاس پهونچے ' اور اُنهوں نے لوگوں کي هدایت کے لیئے بطور احکام یا وعظ یا نصیحت اور طرح پر بیان فرمائے ' وه سب برحق اور کلام الهي هیں ' مگر جسقدر کلام الهي محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم سے پہلے انبیاء علیهم الصلواة والسلام پر نازل هوا اُسمیں معجزه فصاحت کا مقصود نه تھا ' اِسلیئے وحي بطور مضمون القاء هوتي تھي جسکو انبیاء اپني زبان سے تعبیر فرماتے تھے ' بیوسوبر اور لیافان صاحب لکھتے هیں که " روح القدس نے جسکي تعلیم اور مدد سے انجیل نویسوں اور حواریوں نے لکھا هی اُنکے لیئے کوئي زبان نہیں ٹھرادي تھي ' بلکه اُسنے اُنکے دلوں میں صرف مطلب سمجھا دیا اور غلطي میں پڑنے سے بچایا ' اور هرایک کو اختیار دیا که اپنے محاوره اور عبارت میں اُسکو ادا کرے ' اور جیسے هم اُن پاک لوگوں کي لیاقت اور مزاج کے موافق اُنکي کتابوں میں محاوره کا فرق پاتے هیں ' ویسا هي وه شخص جو اصل زبان سے ماهر هوگا مَتیٰ اور لوقا اور پال اور یوحنا کے محاوره میں فرق پاویگا ' اگر روح القدس حواریوں کو عبارت بتلادیتا تو یهه بات هرگز نهوتي ' بلکه اِس حالت

میں کُتب مُقدسه میں سے ہر کتاب کا محاورہ یکساں ہوتا" مگر ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر جو وحي نازل ہوئي اُسمیں بالذات ایک اور معجزہ فصاحت کا بھي مقصود تھا ' اسلیئے ضرور ہوا کہ وہ وحي بلفظہ نازل ہو تاکہ اُسکي سي فصاحت انسان سے نہ بن سکے ' چنانچہ قرآن مجید اسیطرح بلفظہ نازل ہوا ' اور وہي لفظ بلفظ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کو پڑھہ سنایا ' اِس سبب سے ہم مُسلمانوں نے اپني اصطلاح میں کلام الٰہي کو ایک خاص معنوں میں سمجھا ہی ' یعني وہ وحي کہ جسکے لفظ بھي خدا سے ہي ہوں ' اور ایسي وحي کو ہم کہتے ہیں وحي متلو یا کلام الٰہي ' اور اُس وحي کو جو بطور مضمون القا ہوئي تہي کہتے ہیں وحي غیر متلو یا حدیث ' مگر بسبب خاص وجہہ کے یہہ ایک خاص اصطلاح قرار پائي ہی ' نعوذباللہ اِس سے یہہ مطلب نہیں ہی کہ انبیاء سابقین علیہم الصلوٰۃ والسلام پر جو القاء ہوا اور جو احکام اور ہدایت دین کي اُنہوں نے فرمائي ' یا سوائے قرآن مجید کے اور جو کچھہ دین کے معاملہ میں ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ کلام الٰہي نہیں ہی *

اور یہہ بھي جاننا چاہیئے کہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں صاحب وحي یا صاحب الہام کا وہي کلام وحي سمجھا جاتا ہی جو اُسنے دین کے مقدمہ میں کہا ہو ' یا ایسي بات کہي ہو جسکا بغیر وحي یا الہام کے کہنا عقلاً بعید ہو ' یا خود اُسنے ظاہر کیا ہو کہ میں یہہ بات وحي یا الہام سے کہتا ہوں ' یا قرینۂ حالیہ اور مقالیہ سے معلوم ہو کہ وہ وحي یا الہام سے کہا گیا ہی ' اور اِسکے سوا جو اُسکا اَور کلام ہی اور جو دن رات انسان کے برتاؤ میں آتا ہی اور دنیاوي اُمورات سے علاقہ رکہتا ہی اُسکو وحي سے کچھہ علاقہ نہیں ہی ' اسکي دلیل یہہ ہی کہ مشکوٰۃ میں رافع ابن خدیج سے روایت ہی کہ" جب نبي صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ والے کھجوري کے درخت میں نر کھجور کا مادہ ڈالتے تھے ' حضرت نے فرمایا کہ تم کیا کرتے ہو ' اُنہوں نے کہا کہ ہم یوں ہي کیا کرتے ہیں ' حضرت نے فرمایا کہ شاید تم نکرو تو بہتر ہو ' پھر اُنہوں نے نہ کیا ' تب کھجوریں کم پھلیں اسکا ذکر حضرت سے اُن لوگوں نے کیا ' پھر آپ نے فرمایا کہ میں انسان ہي ہوں ' جسوقت تمکو کسي چیز کا تمہارے دین کي باتوں میں حکم کروں اُسکو اختیار کرو ' اور جب تمکو اپني عقل سے کسي بات کا حکم کروں تو میں بھي انسان ہوں *

في المشکوٰۃ في باب الاعتصام بالکتاب والسنة عن رافع ابن خدیج قال قدم نبي اللہ صلی اللہ علیہ وسلم المدینة وهم یابرون النخل فقال ما تصنعون قالوا کنا نصنعه قال لعلکم لولم تفعلوا کان خیراً فترکوہ فنقصت قال فذکروا ذلک له فقال انما انا بشر اذا امرتکم بشئ من امر دینکم فخذوہ و اذا امرتکم بشئ من راي فانما انا بشر *

اِس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگر کسي صاحب وحي یا صاحب الہام کے اُسقدر قول یا تحریر میں جو بطور عام انسانوں کے ہو بالفرض اگر کوئي غلطي یا سہو نکل آوے تو

کسی طرح اُسکے صاحب وحي یا صاحب الہام اور پاک اور مقدس ہونے پر شبہہ نہیں ہوسکتا ' یہي سبب ہی کہ ہم مسلمان باوجودیکہ تمام کتب عہد عتیق اور عہد جدید کو پاک اور مقدس جانتے ہیں مگر خاص متن بیبل کو اُسکي روایت سے علاحدہ تمیز کرتے ہیں ' اور اگر کہیں کچھہ تناقض امور تاریخي میں پاتے ہیں تو اُس سے کسي طرح متن بیبل پر شبہہ نہیں کرتے ' کیونکہ محافظت متن کي در اصل ہمکو مد نظر ہی اور ظاہرا بھي طریقہ علماء عیسائي کا بھي معلوم ہوتا ہی " *

† ہارن صاحب سینٹ آگس ٹئین صاحب کا قول نقل فرماتے ہیں کہ " جن شخصوں پر روح القدس مذہب کي باتیں الہام سے پہونچاتي تھي وہي شخص بعض اوقات مثل دیانتدار مورخوں کے (یعني بغیر الہام کے) بھي لکھا کرتے تھے 'اور بعض اوقات الہام کي تاثیر میں ہوکر پیغمبروں کي مانند لکھے تھے' اور وہ تحریریں ایک دوسري سے اسقدر اختلاف رکھتي ہیں کہ اُن میں سے ایک قسم اُن لوگوں کي طرف اسطرح منسوب کي جاتي ہی کہ گویا اُنھوں نے اُسکو بطور مصنف کے تصنیف کیا ہی اور دوسري قسم خدا پر منسوب کي جاتي ہی کہ گویا خدا اُنکے ذریعہ سے کلام کرتا ہی ' ان میں سے اول قسم کي تحریریں ہمارے علم کے بڑھانے کے کام آتي ہیں ' اور دوسري قسم کي تحریریں مذہب کي سند کے واسطے " *

تفسیر ہنري اور اسکات کي اخیر جلد میں ہی کہ ضرور نہیں کہ ہر لکھا پیغمبر کا الہامي یا قانوني ہو ' اور اسلیئے کہ حضرت سلیمان نے بعض الہامي کتابیں لکھیں یہہ ضرور نہیں کہ جو اُنھوں نے بطور تاریخ کے لکھا وہ بھي الہامي ہو ' اور یاد رکھنا چاہیئے کہ پیغمبر اور حواري خاص خاص مطلب اور موقع پر الہام کیئے جاتے تھے *

واتسن صاحب کي چوتھي جلد میں رسالہ الہام کے اندر جو ڈاکٹر بینسن کے پارافریز یعني تفسیر سے لکھا ہی یہہ بات لکھي ہی کہ " حواري لوگ جب دین کي بات بولتے یا لکھتے تھے تو وہ خزانہ الہام سے جو اُنکو حاصل تھا لکھتے تھے اور وہ اُنھیں درست رکھتا تھا لیکن وہ انسان اور ذوی العقول تھے ' اور اُنھیں الہام بھي ہوتا تھا ' اور جسطرح اور آدمي معاملات میں الہام بغیر عقل سے بولتے اور لکھتے ہیں ویساہي وہ بھي عام معاملوں میں بولا اور لکھا کرتے تھے ' چنانچہ آیندہ مثالوں سے یہہ مطلب ثابت ہوتا ہی *

مثلا مقدس پال کے نامہ اول تمتھي کے پانچویں باب کے تئیسویں ورس میں لکھا ہی " اور اب سے تو صرف پاني نہ پیاکر ' بلکہ اپني معدے اور کم زوري کے سبب تھوڑي شراب پی " اس ورس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ورس بغیر الہام کے لکھا گیا ہو *

---

† ہارن صاحب کا انٹرو ڈکشن اُوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحہ ۱۲۵ —

اور مقدس پال کے نامہ دوم تمتھي کے چوتھے باب کے تیرھویں ورس میں لکھا ھی " وہ
لبادا جسے میں نے ترواہ میں کارپاہ کے ھاں چھوڑا اور کتابیں خصوصاً چمڑے کا ورق لیتے
آنا " معلوم ھوتا ھی کہ یہہ ورس بھي پہلے ورس کیطرح بغیر الہام کے لکھا گیا ھی *
اور اسیطرح اسي نامہ کے چوتھے باب کا بیسواں ورس بھي بغیر الہام کے لکھا ھوا معلوم
ھوتا ھی " اِراستہ کرنتھي شہر میں رھا ھی ' تروفمي کو میں نے میلیتي میں بیمار
چھوڑا " *

اور یہہ ورس جو آگے آتے ھیں معلوم ھوتا ھی کہ الہام سے لکھے گئے ھیں *
نامہ اول کرنتھیونکا باب ۷ ورس ١٠ " پر میں اُنکو جن کا بیاہ ھوا ھی حکم کرتا ھوں'
میں نہیں خداوند حکم کرتا ھی ' کہ جورو اپنے خصم سے جدا نہووے " *
اعمال باب ١٦ ورس ٦ " جب فروگیا اور سر زمین گالا تیا سے گذرے روح قدس نے
اُنہیں ایشیا میں مسیح کي بات کہنے سے منع کیا " *
ورس ٧ " تب مسیا میں آکے اُنہوں نے قصد کیا کہ بتھنیا کو جاویں پر روح نے اُنہیں
جانے ندیا " *

اور یہہ ورس جو آگے آتے ھیں اُنسے معلوم ھوتا ھی کہ وہ الہام سے نہیں لکھے گئے بلکہ
صرف اجتہاد سے لکھے گئے ھیں *
نامہ اول کرنتھیونکا باب ۷ ورس ١٢ " باقي جو کچھہ ھی خداوند نہیں میں کہتا ھوں'
اگر کسي بھائي کي جورو بےایمان ھو ' اور اُسکے ساتھہ رھنے کي رضامند ھو تو وہ اُسکو
نچھوڑے " *
نامہ اول کرنتھیونکا باب ۷ ورس ٢٥ " کنواري کے حق میں خداوند کا کوئي حکم میرے
پاس نہیں " لیکن جیسا دیانت دار ھونے کے لیئے خداوند سے رحم پایا ھوں ایسي ھي صلاح
دیتا ھوں " *

ان تمام مثالوں سے یہہ بات بخوبي روشن ھی کہ حواري حضرت مسیح علیہ السلام کے
ھمیشہ الہام سے نہیں لکھتے تھے ' بلکہ اپنے علم اور اپنے اجتہاد سے بھي لکھا کرتے تھے ' اسلیئے
یہہ امتیاز کیا گیا ھی کہ حواریین جب کوئي بات الہام سے لکھتے تھے تو اُس سے تو یہہ
سمجھا جاتا تھا ' کہ وہ خدا کي مرضي لوگوں کو بتاتے ھیں ' اور جب وہ بغیر الہام کے کچھہ
لکھتے تھے تو اُس سے صرف انسان کي تہذیب اخلاق مراد ھوتي تھي *
علاوہ اسکے یہہ بات بھي عقل کے قریب ھی کہ جو حال اپني آنکہ کا دیکھا ھوا یا سنا
ھوا لکھا جاوے ' اُسمیں الہام کي کچھہ ضرورت نہیں ھی ' بیوسوبر اور لیافان کا یہي قول تھا *
غرض کہ اِن وجوھات سے یہہ بات نہایت استحکام سے کہي جاسکتي ھی کہ عیسائي
اور مسلمان دونوں کا مذھب یہي ھی کہ یہہ بات کچھہ ضرور نہیں ھی کہ سب تحریریں

اگلے زمانوں کي جو همارے پاس هیں اور جنکو اُن شخصوں نے لکہا هی جنکو الہام هوتا تہا اُن سب کو کلیة اسطرح پر سمجہنا چاهیئے که وہ سب الہام سے لکہي گئي هیں *

المقدمة الثالثة

توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل جنکا نام قرآن مجید میں آیا هی وہ کونسي کتابیں هیں

دوسرے مقدمه میں همنے وحي اور کلام الهی کی حقیقت بیان کی هی' اُس سے معلوم هوا هوگا که جو وحي خدا کیطرف سے پیغمبر پاس پہونچے اور وہ پیغمبر لوگوں کے سامنے بیان کرے حقیقت میں وہ خدا کا کلام هی ' اور جب وہ کلام لکہا جاوے تو وہ اُس پیغمبر کی کتاب هی جسپر خدا کا کلام اُترا تہا ' پس حقیقت توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انجیل کي وہ وحی هی جو خدا کي طرف سے موسی اور انبیاء بني اسرائیل اور داؤد اور عیسی علیهم السلام پر اُتری ' اور جب وہ لکہي گئي تو وہ کتاب مکتوبہ شدہ توریت و زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشہور هوئیں *

اب طریقه تحریر میں تفاوت هی ' پہلے زمانه میں کلام الهی لکہنے کا بہت رواج عام تہا که بطور روایت کے لکہا جاتا تہا ' یعني لکہنے والا کلام الهی کا سلسله وار خیال لکہنا شروع کرتا تہا ' اور اُسي سلسله میں جو وحی پیغمبر پر اُتري تهي وہ بهی لکهه جاتا تہا مثلاً مقدس متی نے طلاق نه دینے کے حکم کو اپني انجیل میں اسطرحپر لکہا هی *

۱ " یسوع اس کلام کو تمام کرکر جلیل سے جاکے یردن کے پار یہودیه کي سرحد میں آیا " *

۲ " اور بہت سي جماعتیں اُسکے پیچہے هولیاں ' اور اسنے اُنہیں وهاں چنگا کیا *

۳ " فریسیوں نے اُسکے امتحان کے لیئے اُس پاس آکے کہا که هرایک سبب سے اپني جورو کو طلاق دینا آدمي کو روا هی " *

۴ " اُسنے جواب دیا کیا تمنے نہیں پڑہا که جسنے ابتداء میں اُنہیں پیدا کیا اُسنے اُنہیں ایک نر و ایک مادہ بنایا " *

۵ " اور بولا که اسلیئے مرد اپنے ماں باپ کو چہوڑیگا ' اور اپني جورو سے ملا رهیگا ' اور وے دونوں ایک تن هونگے ' اسلیئے اب وے دو نہیں بلکه ایک تن هیں " *

۶ " پس جو کچہه خدا نے جوڑا هی آدمي اُسے جدا نکرے " *

۷ " اُنہوں نے اُسکو کہا که پہر موسی نے کیوں طلاق نامه دینے اور اُسے چہوڑنے کي اجازت دي " *

۸ " اُسنے اُنکو کہا کہ موسی نے تمہاري سخت دلي کے سبب سے تمکو اجازت دي کہ اپني جوروؤں کو چھوڑ دو ' پر ابتداء میں ایسا نہ تہا " *

۹ " اور میں تمھیں کہتا ہوں کہ جو کوئي اپني جورو کو سواے حرام کاري کے کسو سبب سے طلاق دے اور دوسري سے بیاہ کرے وہ زنا کرتا ہی ' اور جوکوئي اُس چھوڑي گئي عورت سے بیاہ کرے وہ بھي زنا کرتا ہی " (متی باب ۱۹) *

پس ہم لوگ پہلے اور دوسرے اور تیسرے اور ساتویں ورس کو روایت تعبیر کرتے ہیں اور باقي کو متن بعني وہ خاص وحي جو حضرت عیسی علیہ السلام پر خدا کي طرف سے اُتري ' جب ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر وحي نازل ہوئي تو اُسمیں علاوہ احکام کے فصاحت کا دني معجزہ مقصود تہا ' اسلیئے اُسمیں کوئي لفظ روایت کا شامل نہیں ہوا ' بلکہ صرف وہي لفظ لکھے گئے جو خدا کیطرف سے اُترے ' پہر حال جب کلام پیغمبر کا لکھا گیا وہ اُس پیغمبر کي کتاب ہی ' خواہ وہ بشمول روایت لکھي گئی ہو خواہ بلا شمول روایت کے ' اور یہي سبب ہی کہ ہم مسلمان متن توریت اور انجیل کو اور اُنکي روایت کو جدا جدا تمیز کرتے ہیں ' اب سمجھنہ لیسا چاہیئے کہ جو وحي اگلے نبیوں پر اُتري اور وہ جسطرح پر لکھي گئي وہ کتابیں معروف شدہ توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کے نام سے مشہور ہوئیں جنکا نام کتب عہد عتیق اور عہد جدید ہی *

بعض انبیاء کي وحي کو متعدد لکھنے والوں نے لکھا ' اور اُس نبي کے نام کي متعدد کتابیں لکھي گئیں ' پس جب ہم کسي پیغمبر کي کتاب کا نام لیتے تو ہماري مراد وہ سب کتابیں ہونگي جو اُس پیغمبر کے نام سے لکھي گئیں اور مشہور ہوئیں *

یہہ بھي ممکن ہی کہ پیغمبر نے کوئي بات وحي کی بیان کي ہو مگر وحي لکھنے والے سے لکھني رہ گئي ہو ' اگرچہ ہمارا اعتقاد یہہ ہی کہ وحي لکھنے والوں نے نہایت سعي اور کوشش سے اس انداز پر وحي کو جمع کیا ہی کہ غالباً سب جمع ہوگئي ہیں ' مگر پھر بھي بمقتضاے بشري کسیکا باقي رہ جانا نا ممکن نہیں ' چنانچہ اسکا ثبوت آیندہ مثال سے بیان ہوتا ہی ' † مقدس متی نے اپني انجیل میں لکھا ہی " کہ یوسف ایک شہر میں جسکا نام ناصرت تہا آکر رہا ' اسیطرح جو نبیوں کي معرفت سے کہا گیا تہا کہ وہ ناصري کہلاویگا پورا ہوا " حالانکہ یہہ پیشین گوئي اگلے نبیوں کي کسي کتاب میں لکھي ہوئي نہیں ہی *

غرض کہ ہم مسلمان یقین کرتے ہیں ' کہ جو وحي اگلے نبیوں پر نازل ہوئي وہ اُنھیں کتابوں میں لکھي گئي جو توریت اور صحف انبیاء اور زبور اور انا جیل کے نام سے مشہور ہیں ' اور جہاں قرآن مجید میں توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل کا نام آیا ہی اُس سے وہي کتابیں مراد ہیں جو ہمارے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے پہلے

† متی ۲ — ۲۳ —

لکهي گئيں ' اور توريت اور زبور اور صحف انبياء اور اناجيل کے نام سے کسي نہ کسي وقت مشہور اور مروج هوئيں ' اور همارا يهہ اعتقاد نہيں هے کہ جن کتابوں کا نام قرآن مجيد ميں آيا هے اُن کتابوں کے سوا وہ اَوْر کتابيں تهيں* اب همکو اپني مذهبي کتابوں سے اسبات کي دليل بيان کرني چاهيئے کہ قرآن مجيد ميں اور حديثوں ميں جو نام ليئے گئے اُنسے يہي کتابيں مراد هيں ' چنانچہ هم اب اُن دليلوں کو بيان کرتے هيں *

پہلي دليل — بخاري ميں حضرت عايشہ رضي الله عنها سے ايک بہت بڑي حديث منقول هے ' اُس ميں يہ بهي هے کہ " پيغمبر خدا صلى الله عليه و سلم پر وحي آنيکي ابتدا هوئي اور حضرت خديجه نے وہ حال سنا تو حضرت خديجه پيغمبر خدا صلى الله عليه و سلم کو اپنے ساتهه ورقه بيٹے نوفل بيٹے اسد بيٹے عزي اپنے چچيرے بهائي کے پاس لائيں ' اور وہ زمانہ اسلام سے پہلے عيسائي هوگئے تهے ' اور وہ لکهتے تهے انجيل کو عبراني ميں جسقدر کہ خدا لکهواتا تها " پس اس حديث سے ثابت هوتا هے کہ حديثوں ميں اُسي انجيل کا ذکر هے جو اُس زمانہ ميں مروج تهيں ' اور همکو تاريخ سے بالبقين ثابت هوتا هے کہ مقدس متي کي انجيل در اصل عبراني ميں تهي *

عن عايشة رضي الله عنها و هذه قطعة من الحديث الطويل " فانطلقت به خديجة حتى اتت به ورقة بن نوفل بن اسد بن عزى ابن عم خديجة وكان امرا تنصر في الجاهلية وكان يكتب الكتاب العبراني فيكتب من الانجيل بالعبرانية ما شاء الله ان يكتب " رواه البخاري *

دوسري دليل — سورہ آل عمران ميں هے کہ جب يہود نے اسبات پر کہ توريت سے پہلے سب چيزيں کهانے کي بني اسرائيل پر حلال تهيں مگر وہ چيزيں جنکو اسرائيل نے اپني جان پر حرام کرليا تها انکار کيا ' بلکه يهه کہا کہ هميشه سے اور ابراهيم کے وقت سے وہ چيزيں حرام هيں ' تو الله تعالى نے پيغمبر صاحب سے فرمايا کہ تو يهود سے کهه " کہ تم لاؤ توريت کو اور پڑهو اگر تم سچّے هو " اس آيت سے ثابت هوا کہ جو کتاب اُس زمانہ ميں توريت کے نام سے مروج تهي اُسي کا ذکر قرآن مجيد ميں هے *

سورہ آل عمران آيت ۹۳ قالوا بالتورية فاتلوها ان كنتم صدقين *

تيسري دليل — بخاري ميں عبدالله ابن عمر سے روايت هے کہ " يهودي پيغمبر خدا صلى الله عليه وسلم پاس حکم پوچهنے کو ايک يهودي مرد اور عورت کو لائے ' اُن دونوں نے زنا کيا تها ' آپ نے فرمايا کہ تم ميں سے جو زنا کرے اُسکے ساتهه تم کيا کرتے هو ' اُنہوں نے کہا کہ هم اُن دونوں کا منهه کوئلوں سے کالا کرتے هيں اور اُن دونوں کو جلاوطن کرتے هيں آپ نے فرمايا تمنے سنگسار کرنا

عن عبدالله ابن عمر ان اليهود جاؤا الى النبي صلى الله عليه وسلم ' برجل منهم وامراة زنيا ' فقال لهم كيف تفعلون بمن زنى منكم ' قالوا نحممهما و نضربهما ' فقال لاتجدون في التوراة

توریت میں نہیں پایا ' اُنہوں نے کہا کہ ہمنے تو اُس میں کچھہ نہیں پایا ' پہر اُنسے عبداللہ ابن سلام نے کہا کہ جہوٹ بولے تم ' اور یہہ آیت قرآن مجید کی پڑھی کہ تم لاؤ توریت کو اور پڑھو اگر تم سچے ہو ' (چنانچہ توریت آئی اور وہ مقام نکالا)' پھر توریت کے پڑھنے والے نے آیت رجم پر اپنا ہاتھہ رکھہ لیا اور ادھر اُدھر سے پڑھنے لگا اور آیت رجم کو نہ پڑھا ' پھر عبداللہ ابن سلام نے اُسکا ہاتھہ آیت رجم پر سے اُٹھا لیا اور کہا کہ یہہ کیا ہی ' جب اُنہوں نے دیکھا تو دیکھا یہہ آیت رجم کی ہی ' پھر حکم دیا اُن دونوں پر ' اور وہ دونوں مسجد کے پاس جہاں جنازہ رکھنے کی جگہہ ہی سنگسار کیئے گئے ' عبداللہ ابن عمر کہتے ہیں کہ میں نے دیکھا زانی کو جہکتا جاتا تہا اُس عورت پر پہر بچاتا تہا ' اس حدیث سے ثابت ہی کہ جو توریت اُس زمانہ میں موجود تہی اور منگائی گئی اور پڑھی گئی اُسی کا ذکر قرآن مجید میں اور حدیث میں ہی ' اور وہ آیت رجم جسپر اُس یہودی نے ہاتہہ رکھہ لیا تہا اس توریت میں بہی جو اب ہماری ہاتہہ میں ہی موجود ہی †

الرجم ' فقالوا لانجد فیہا شیئاً ' فقال لہم عبداللہ ابن السلام کذبتم فأتوا بالتوراة فاتلوھا ان کنتم صادقین ' فوضع مدراسہا الذی یدرسہا منہم کفہ علی آیة الرجم فطفق یقرء مادون یدہ و ماوراءھا ولا یقرء آیة الرجم ' فنزع یدہ عن آیة الرجم ' فقال ماھذہ ' فلما رأوا ذلک قالوا ھی آیة الرجم ' فامربہما ' فرجما قریب من حیث موضع الجنائز عند المسجد فرأیت صاحبہا یحنی علیہا یقیہا الحجارة رواہ البخاری *

چوتہی دلیل — اللہ صاحب نے سورۃ المائدہ میں اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ " یہودی کسطرح تجہکو حکم بناتے ' اور اُنکے پاس توریت ہی جس میں حکم ہی اللہ کا ' پہر اُسکے پیچھے پہرے جاتے ہیں اور وہ نہیں ماننے والے " اس آیت سے صاف ثابت ہی کہ جو توریت اُس زمانہ میں یہودیوں کے پاس تہی اُسی کا ذکر قرآن مجید میں ہی *

سورۃ المائدہ آیت ۴۶ ' وکیف یحکمونک و عندھم التوراة فیہا حکم اللہ ثم یتولون من بعد ذلک و ما اولئک بالمومنین *

پانچویں دلیل — اللہ صاحب نے سورۃ المائدہ میں فرمایا ہی کہ " تحقیق ہمنے اُتاری توریت ' اُس میں ہدایت اور روشنی ہی ' اُسپر حکم کرتے تھے پیغمبر جو حکم بردار تھے یہودیوں کو ' اور اُسپر حکم کرتے تھے درویش اور عالم اس واسطے کہ نگہبان ٹہرائے تھے اللہ کی کتاب پر ' اور اُسکے گواہ تھے ' سو تم مت ڈرو لوگوں سے اور

سورۃ المائدہ آیت ۴۷ و ۴۸ ' انا انزلنا التوراة فیہا ھدی و نور یحکم بہا النبیون الذین اسلموا للذین ھادوا والربانیون والاحبار بما استحفظوا من

---

† قوانین ۲۰ — ۲
۲۰ — ۱۰
استثناء ۲۲ — ۲۳ و ۲۴

کتب الله وکانوا علیه شهداء فلا تخشوا الناس واخشون ولا تشتروا بایاتی ثمنا قلیلا و من لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الکافرون و کتبنا علیهم فیها ان النفس بالنفس والعین بالعین والانف بالانف والاذن بالاذن والسن بالسن والجروح قصاص فمن تصدق به فهو کفارة له ومن لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الظالمون *

مجھہ سے ڈرو ' اور نہ لو میری آیتوں پر مول تھوڑا ' اور جو حکم نکریں اُسپر جو الله نے بھیجا ھی سو وھي لوگ کافر ھیں ' اور لکھدیا ھمنے اُنپر اُس کتاب میں کہ جان کے بدلے جان' اور آنکھہ کے بدلے آنکھہ' اور ناک کے بدلے ناک' اور کان کے بدلے کان' اور دانت کے بدلے دانت' اور زخموں کا بدلہ برابر ' پھر جسنے بخش دیا اُس سے وہ پاک ھوا ' اور جو کوئی حکم نہ کرے اُسپر جو الله نے اُتارا سو وھي لوگ بے انصاف ھیں " اس آیت سے ثابت ھوتا ھی کہ جو توریت اُس زمانہ میں علماء یہود کے پاس تھي اُسیکا ذکر قرآن مجید میں ھی ' اور اُس توریت میں آیت قصاص بھي تھي ' چنانچہ آیت قصاص اُس توریت میں بھي جو ھمارے ھاتھہ میں ھی موجود ھی † *

چھٹي دلیل — الله صاحب نے سورۃ المائدہ میں فرمایا کہ " اور نبیوں کے پیچھے ھمنے

سورۃ المائدہ آیت ۴۹ و ۵۰ و ۵۱
وقفینا علی اثارهم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة و اتینه الانجیل فیه هدی ونور مصدقا لما بین یدیه من التوراة و هدی و موعظة للمتقین ' ولیحکم اهل الانجیل بما انزل الله فیه و من لم یحکم بما انزل الله فاولئک هم الفسقون ' وانزلنا الیک الکتاب بالحق مصدقا لما بین یدیه من الکتاب و مهیمنا علیه فاحکم بینهم بما انزل الله ولاتتبع اهواءهم عما جاءک من الحق لکل جعلنا منکم شرعة و منهاجا ولوشاء الله لجعلکم امة واحدة ولکن لیبلوکم في ما اتیکم فاستبقوا الخیرات الی الله مرجعکم جمیعا فینبئکم بما کنتم فیه تختلفون *

بھیجا عیسی مریم کے بیٹے کو سچ کرتا ھوا توریت کو جو آگے سے تھي ' اور اُسکو دي ھمنے انجیل جسمیں ھی ھدایت اور روشني' اور سچا کرتي ھوئي اپنے آگے کی توریت کو اور ھدایت اور نصیحت کرتي ھوئي پرھیزگاروں کو ' اور چاھیئے کہ حکم کریں انجیل والے اُس چیز پر جو اُتارا الله نے اُسمیں ' اور جو حکم نکرے اُسپر جو اُتارا الله نے پھر وھی لوگ فاسق ھیں ' اور تجھہ پر (یعني محمد رسول الله صلی الله علیه وسلم پر) اُتاري ھمنے کتاب بوحق (یعنی قرآن مجید) سچا کرتي ھوئي اگلي کتابوں کو اور سب پر شامل ' سو تو حکم کر اُن میں جو اُتارا الله نے ' اور اُنکي خوشي پر مت چل چھوڑ کر سچي راہ جو تیرے پاس آئي ' ھرایک کو تم میں سے دیا ھمنے ایک قانون اور دستور ' اور اگر چاھتا الله تو تمکو ایک گروہ کرتا ' لیکن تمکو آزمایا چاھتا ھی اپنے دیئے حکم میں' سو تم بڑہ کر نیکیاں لو ' الله کے پاس تم سب کو پہونچنا ھی ' پھر جتادیگا جس بات میں تمکو اختلاف تھا " اِس آیت سے بھي ثابت ھوتا ھی کہ جو انجیل اُس زمانہ میں تھي اُسیکا ذکر قرآن مجید میں ھی *

† قوانین ۲۴ — ۱۷ و ۱۹ و ۲۰ و ۲۱ و ۲۲ —

ساتوين دليل — الله صاحب نے سورة البقر ميں فرمايا هى كه "يهوديوں نے كها كه عيسائي نهيں كچهه راه پر* اور عيسائيوں نے كها كه يهودي نهيں كچهه راه پر* اور وه سب (يعني يهودي اور عيسائي) پڑهتے تهے كتاب (يعني توريت و انجيل)" اِس آيت سے بهي ثابت هوتا هى كه اُس زمانه كے يهودي اور عيسائي جن كتابوں كو پڑهتے تهے اُنهي كا ذكر قرآن مجيد ميں هى *

سورة البقرة آيت ۱۱۳، وقالت اليهود ليست النصارىٰ علىٰ شيء وقالت النصارىٰ ليست اليهود علىٰ شيء وهم يتلون الكتاب *

هم پهلے بيان كرچكے هيں كه وحي نبي اور غير نبي دونوں پر آتي هى، مگر جو وحي نبي پر آتي هى اُسميں كبهي غلطي نهيں هوتي، نه اصل وحي ميں اور نه تعبير معني ميں، اور جو وحي غير نبي كو هوتي هى اُسميں غلطي هونا ممكن هى خواه باعتبار وحي سمجهنے اُس واقعة كے جو هوا خواه باعتبار سمجهنے معني اور مراد وحي كے، اور علاوه اِسكے غير نبي كو ايسي وحي نهيں هوتي جس سے كوئي نيا حكم شريعت كا پيدا هو، اور اسي پچهلي بات كے مطابق مارتن لوتهر صاحب كا قول همنے نقل كيا هى *

اسليئے هم مسلمان باوجوديكه حواريين حضرت عيسىٰ عليه السلام كو نهايت مقدس اور پاك اور صاحب وحي اور الهام سمجهتے هيں، اور اُنكے كلام كو سچ اور واجب العمل جانتے هيں، مگر انجيل ميں داخل نهيں كرتے، كيونكه حقيقت انجيل كي همارے مذهب ميں وه وحي هى جو خدا كي طرف سے لوگوں كي هدايت كو خاص حضرت عيسىٰ مسيح عليه السلام پر اُتري، اور خود حواري اور تمام لوگ اُس زمانه كے اُسيكے تابع اور اُسيكے بجالانے والے تهے، كسيكا يهه منصب نهيں تها كه اُس كلام كے سوا جو حضرت عيسىٰ پر اُترا اپنے الهام يا وحي سے كوئي نيا حكم پيدا كرے، اور حواريين حضرت عيسىٰ كے بهي اُسي حكم اور اُسي كلام كے پهيلانے والے تهے نه اَوْر كسيكے، اس سبب سے همارا يهه اعتقاد هى، كه نامههاے حواريين اور اعمال حواريين اور مشاهدات حواريين اگرچه پاك اور مقدس هيں مگر انجيل ميں داخل نهيں، بلكه اُنكي تعظيم اور تسليم همارے مذهب بموجب ايسي هى جيسيكه هم اپنے پيغمبر خدا صلى الله عليه و سلم كے صحابه كے كلام كو سچ اور واجب التعظيم اور واجب التسليم سمجهتے هيں *

نتيجه اس اختلاف كا صرف اسقدر هى كه بالفرض اگر كسي حواري كا كلام حضرت عيسىٰ مسيح عليه السلام كے كلام كے برخلاف هو اور كوئي تاويل ايسي نه نكلے جس سے حضرت مسيح اور اُس حواري كے كلام كا ايك مطلب هوجاوے، تو هم حضرت مسيح عليه السلام كے كلام كو واجب العمل سمجهينگے نه حواري كے كلام كو، اور اگر دو حواريوں كے كلام ميں باهم اختلاف پاوينگے تو جس حواري نے زيادة تر تعليم اور صحبت حضرت عيسىٰ مسيح عليه السلام كي پائي هى اُسكے قول كو اختيار كرينگے، اور باوجود اس اختلاف كے كسي

حواري کي بزرگي اور تقدس میں کچھہ شبہہ نہیں کرینگے اور نہ اُنکے صاحب وحي اور الہام ہونے میں کچھہ شبہہ کرینگے ' کیونکہ اجتہادیات میں اختلاف ہونا کسي بزرگ کي بزرگي میں کچھہ خلل نہیں ڈالتا *

المقدمة الرابعة

توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل پر مسلمانوں کا کیا اعتقاد ہی

پہلے یہہ بات جان لیني چاہیئے کہ اگلے نبیوں کي کتابوں کے چار طرح سے نام ہماري مذہبي کتابوں میں آتے ہیں *

اول توریت — یہہ نام اگرچہ خاص حضرت موسیٰ کي کتاب کا ہی مگر ہم مسلمانوں کے استعمال میں کبھي اس نام سے خاص حضرت موسیٰ کي کتاب مراد ہوتي ہی اور کبھي کل کتابیں عہد عتیق کي *

دوسرے صحیفہ — اس سے عموماً بني اسرائیل کے پیغمبروں کي کتابیں مراد ہوتي ہیں ' مگر اُس صورت میں جب خاص کسي پیغمبر کا صحیفہ کہا جاوے تو اُس وقت اُسي پیغمبر کي کتاب مراد ہوتي ہی *

تیسرے زبور — یہہ نام خاص حضرت داؤد علیہ السلام کي کتاب کا ہی *

چوتھے انجیل — یہہ نام خاص حضرت عیسیٰ علیہ السلام کي کتاب کا ہی *

اب سمجھنا چاہیئے کہ ہم مسلمان دل سے اس بات پر یقین کرتے ہیں کہ توریت اور زبور اور جمیع انبیاء کے صحیفہ اور انجیل سب سچ اور برحق ہیں اور خدا کي طرف سے اُترے ہیں ' اور سب سے اخیر جو کلام الہي نازل ہوا وہ قرآن مجید ہی ' اور بے شک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اُترا ہی *

قرآن مجید ہي سے ہمکو اسبات کي دلي تصدیق ہی کہ توریت اور زبور اور صحف انبیاء اور انجیل برحق اور خدا کي طرف سے اُتري ہوئي ہیں ' چنانچہ قرآن مجید کي ان آیتوں سے جو آگے آتي ہیں یہہ مطلب ثابت ہی *

سورۃ النساء میں اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر سے فرمایا کہ " تحقیق ہمنے وحي بھیجي تجھکو جس طرح وحي بھیجي ہمنے نوح کو اور اَوْر نبیوں کو جو اُسکے بعد ہوئے ' اور وحي بھیجي ہمنے ابراہیم کو اور اسمعیل کو اور اسحاق کو اور یعقوب کو اور اُسکي اولاد کو اور عیسیٰ کو اور ایوب کو اور یونس اور ہارون کو اور سلیمان کو ' اور دي ہمنے داؤد کو زبور " *

سورۃ النساء آیت ۱۶۳ ' انا اوحینا الیک کما اوحینا الی نوح والنبیین من بعدہ واوحینا الی ابراھیم واسمعیل واسحق و یعقوب و الاسباط و عیسی و ایوب و یونس و ھارون و سلیمن و آتینا داود زبورا *

سورة آل عمران میں الله تعالی نے اپنے پیغمبر سے فرمایا که " اُتاري تجهه پر کتاب

سورة آل عمران آیت ۳ ، نزل علیک الکتاب بالحق مصدقالما بین یدیه و انزل التوریة والانجیل من قبل هدی للناس وانزل الفرقان *

بر حق سچا کرنے والي اگلي کتابوں کو جو تیرے سامنے هیں ، اور اُتاري هی توریت اور انجیل اس سے پہلے لوگوں کی هدایت کو ، اور اُتارا فرقان (یعني قرآن) حق اور باطل میں فرق کرنے والا " *

سورة آل عمران آیت ۶۵ ، یا اهل الکتب لم تحاجون في ابراهیم وما انزلت التوراة والانجیل الامن بعده افلاتعقلون *

اور اسي سورة میں الله صاحب نے فرمایا که " اے کتاب والو کیوں جهگڑتے هو ابراهیم پر ، اور کیا نهیں اُتري توریت اور انجیل اُسکے بعد کیا تمکو سمجهه نهیں " *

اور اسي سورة میں الله صاحب نے فرمایا اپنے پیغمبر کو که " تو کهه هم ایمان لائے الله پر

سورة آل عمران آیت ۸۴ ، قل امنا بالله وما انزل علینا وما انزل علی ابراهیم واسمعیل واسحق ویعقوب والاسباط وما أوتي موسی وعیسی والنبیون من ربهم لانفرق بین احد منهم و نحن له مسلمون *

اور جو کچهه اُترا هم پر (یعني قرآن مجید) اور جو کچهه اُترا ابراهیم و اسمعیل و اسحق و یعقوب اور اُسکي اولاد پر اور جو ملا موسی کو (یعني توریت) اور عیسی کو (یعني انجیل) اور نبیوں کو (یعني صحیفے) اپنے رب کیطرف سے ، هم فرق نهیں کرتے اُن میں کسیکو ، اور هم اُسکے حکم پر هیں " *

اور اسي سورة میں الله صاحب اپنے پیغمبر کو فرماتا هی که " پهر اگر تجهکو جهٹلاویں ، تو

سورة آل عمران آیت ۱۸۴ ، فان کذبوک فقد کذب رسل من قبلک جاؤا بالبینات والزبر والکتاب المنیر *

تحقیق جهٹلائے گئے هیں بهت سے رسول تجهه سے پہلے ، جو لائے معجزے اور صحیفے اور روشن کتاب (یعني توریت یا انجیل) " *

سورة البقر آیت ۸۷ ، ولقد اتینا موسی الکتاب و قفینا من بعده بالرسل و اتینا عیسی ابن مریم البینات و ایدناه بروح القدس *

سورة البقر میں الله صاحب فرماتا هی که " همنے دي موسی کو کتاب (یعني توریت) اور پے درپے بهیجے همنے اُسکے پیچهے رسول ، اور دیئے همنے عیسی مریم کے بیٹے کو معجزے ، اور قوت دي همنے اُسکو روح قدس سے " *

سورة النساء میں الله صاحب نے حکم دیا که " اے ایمان والو یقین لاؤ الله پر اور اُسکے

سورة النساء آیت ۱۳۶ ، یا ایها الذین امنوا امنوا بالله و رسوله والکتاب الذي نزل علی رسوله والکتاب الذي نزل من قبل و من یکفر بالله و ملائکته و کتبه و رسله الیوم الاخر فقد ضل ضلالا بعیدا *

رسول پر اور اُس کتاب پر جو اُتاري هی اپنے نبي پر (یعني قرآن مجید پر) اور اُس کتاب پر جو نازل کي تهي اس سے پہلے (یعني توریت و انجیل) ، اور جو کوئي یقین نرکهے الله پر اور اُسکے فرشتوں پر اور اُسکي کتابوں پر اور اُسکے رسولوں پر اور قیامت پر تو وه بهت دور رسته بهٹک گیا " *

سورۃالانعام میں الله صاحب نے فرمایا کہ" پھر دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) پورا فضل نیکي والے پر ' اور بیان هر چیز کا اور هدایت اور رحمت ' شاید وہ لوگ اپنے رب کا ملنا یقین کریں ' اور یهہ قرآن ایک کتاب هی کہ همنے أتاري برکت کي ' پس اُس پر چلو اور پرهیزگاري کرو شاید تم پر رحم هو ' تا نہ کہو کہ صرف أتاري گئي کتاب دو گروہ پر (یعني توریت یهود پر اور انجیل عیسائیوں پر) هم سے پہلے ' اور همکو اُنکے پڑھنے پڑھانے کي خبر نہ تھي " *

سورۃالانعام آیت ١٥٤-١٥٧ ' ثم آتینا موسی الکتاب تماما علی الذي احسن و تفصیلا لکل شيء و هدی و رحمة لعلهم بلقاء ربهم یؤمنون وهذا کتاب انزلناه مبارک فاتبعوه واتقوا لعلکم ترحمون ان تقولوا انما انزل الکتاب علی طایفتین من قبلنا وان کنا عن دراستهم لغافلین *

سورہ بني اسرائیل میں الله صاحب نے فرمایا " اور دي همنے موسی کو کتاب ' اور اُسکو همنے کیا هدایت واسطے بني اسرائیل کے تا نہ پکڑیں میرے سوا کسیکو کام بنانے والا " *

سورہ بني اسرائیل آیت ٢ ' واتینا موسی الکتاب وجعلناه هدی لبني اسرائیل الا تتخذوا من دوني وکیلا *

سورہ مریم میں الله تعالی نے فرمایا کہ " عیسی نے یوں کہا کہ میں بندہ الله کا هوں ' اُسنے مجھکو دي هی کتاب (یعني انجیل) اور کیا هی مجھکو نبي " *

سورہ مریم آیت ٣٠ ' قال اني عبدالله اتاني الکتاب وجعلني نبیا *

سورۃالانبیاء میں الله صاحب فرماتا هی کہ تحقیق دي همنے موسی اور هارون کو کتاب فیصلہ کرنے والي (یعني توریت) اور روشني اور نصیحت پرهیزگاروں کو " *

سورۃالانبیاء آیت ٤٨ ' ولقد اتینا موسی و هارون الفرقان وضیاء وذکرا للمتقین *

سورۃالفرقان میں الله صاحب نے فرمایا " تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) ' اور کیا همنے اُسکے ساتھہ اُسکے بھائي هارون کو اُسکا وزیر " *

سورۃالفرقان آیت ٣٥ ' ولقد آتینا موسی الکتاب و جعلنا معه اخاه هارون وزیرا *

سورۃالقصص میں الله صاحب نے فرمایا کہ " تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) بعد اُسکے کہ هلاک کیں همنے اگلي سنگتیں ' بینائي واسطے لوگوں کے اور هدایت اور رحمت شاید وہ یاد رکھیں " *

سورۃالقصص آیت ٤٣ ' ولقد آتینا موسی الکتاب من بعد ما اهلکنا القرون الاولی بصائر للناس وهدی و رحمة لعلهم یتذکرون *

سورۃالسجدہ میں الله صاحب نے فرمایا کہ " تحقیق دي همنے موسی کو کتاب (یعني توریت) ' پھر مت رہ دھوکہ میں اُسکے ملنے سے ' اور کیا همنے اُسکو هدایت واسطے بني اسرائیل کے " *

سورۃالسجدہ آیت ٢٣ ' ولقد آتینا موسی الکتاب فلا تکن في مریة من لقائه وجعلناه هدی لبني إسرائیل *

سورۃالصافات آیت ۱۱۷، وآتیناهما الکتاب المستبین *

سورۃالصافات میں اللہ صاحب نے فرمایا کہ " دی ہمنے اُن دونوں کو (یعني موسی اور ہارون) کو کتاب واضح (یعني توریت) " *

سورۃالاحقاف آیت ۱۲، ومن قبله کتاب موسی اماما و رحمة و هذا کتاب مصدق لسانا عربیا لینذر الذین ظلموا وبشری للمحسنین *

سورۃالاحقاف میں اللہ صاحب فرماتا هی کہ " قرآن سے پہلے هی کتاب موسی کي، پیشوا اور رحمة ، اور یہہ قرآن ایک کتاب هی توریت کو سچا کرتي هوئي عربي زبان میں ، تاکہ ڈراوے اُن لوگوں کو جنهوں نے ظلم کیا ، اور خوش خبري دے نیکي والوں کو " *

سورۃالنجم آیت ۳۶ و ۳۷ ، ام لم ینبأ بما في صحف موسی و ابراهیم الذي وفی *

سورۃالنجم میں اللہ صاحب نے فرمایا " کیا اُسکو خبر نهیں پهونچي جو هی موسی کے رسالوں میں اور ابراهیم کے (یعني رسالوں میں) جس نے اللہ کا حق پورا کیا " *

پس ان تمام آیتوں سے بخوبي ثابت هی کہ هم مسلمان دل سے یقین رکھتے هیں کہ توریت اور زبور اور سب اگلے پیغمبروں کي کتابیں اور انجیل سب سچي اور خدا کي طرف سے هیں ، مگر یہہ بهي جاننا چاهیئے کہ یہودیوں اور عیسائیوں نے بعضي کتابیں اپنے هاتھہ سے لکهیں اور مشهور کیا کہ یہہ بهي خدا کي دي هوئي کتابیں هیں ، اِسواسطے همکو اصلي اور سچي کتابوں کو جهوتي کتابوں سے تمیز کرنا پڑتا هی ، اور جو کتابیں اصلي اور سچي معلوم هوتي هیں ، هم اُنپر بهي اعتقاد رکھتے هیں کہ وہ سب برحق اور خدا کي دي هوئي کتابیں هیں *

المقدمة الخامسة

یہہ کتني کتابیں تهیں اور سب بیبل میں شامل هیں ؟

هم مسلمانوں کے مذهب میں جسقدر کتابیں انبیاء علیهم السلام پر اُتریں اُنکي تعداد کا حصر مذکور نهیں هی ، اسي سبب سے بغیر معین کرنے کسي تعداد کے هم ایمان رکھتے هیں کہ جسقدر کتابیں انبیاء علیهم السلام پر اُتریں سب سچ اور برحق هیں ، مگر جهاں تک همکو علم هوا هی وهاں تک اُن کتابونکو جانتے هیں ، اور اُنکے نام اور اُنکي تعداد بیان کرتے هیں *

علماے مسیحي نے اِن کتابونکو دو حصوں میں تقسیم کیا هی ، ایک وہ جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پہلے انبیاء کي هیں ، اُنکا نام اولڈ تستمنت یعني عهد عتیق رکھا هی ، دوسري وہ کتابیں جو حضرت مسیح علیہ السلام کے حواریوں نے لکهیں اور جنمیں وہ کلام

الهي شامل هی جو حضرت مسیح علیه السلام پر نازل هوا ، اُن کتابوں کا نام نیو تستمنت یعني عهد جدید رکھا هی ، جسکو هم مسلمان انجیل کہتے هیں *
علاوہ اُسکے علماء مسیحي نے اُن کتابوں کو اور ناموں کو جنکو خود حواریوں نے لکھا عهد جدید میں داخل کیا هی ، مگر هم مسلمان اِنکو انجیل میں شامل نہیں کرتے بلکہ انجیل میں وهي کتابیں شمار کرتے هیں جنمیں وہ کلام الهي جو حضرت مسیح علیه السلام پر اُترا ، شامل هی *

بیان عهد عتیق کا

یہہ کتابیں عهد عتیق کي جو اب بیبل میں داخل هیں سب نہیں هیں ، اِسواسطے هم مسلمان (جس میں علماء عیسائي بهي کچهہ عذر نہیں کرسکتے) عهد عتیق کي کتابونکو تین قسم میں تقسیم کرتے هیں *
اول — وہ جو بیبل میں داخل هیں *
دوم — وہ جو بلاشبهہ ایک زمانہ میں موجود اور صحیح اور معتمد تهیں مگر اب ناپید هیں *
سوم — وہ جنکو علماء عیسائي نے غیر صحیح سمجهہ کر بیبل سے خارج کردیا هی ، اور اُنمیں کي بعضي اب بهي دستیاب هوتي هیں اور بعضي دستیاب نہیں هوتیں *

بیان قسم اول کي کتابوں کا

۱	کتاب پیدایش یا سفر تکوین	۱۵	کتاب عزرا
۲	کتاب خروج	۱۶	کتاب نحمیاہ
۳	کتاب احبار یا سفر لویان	۱۷	کتاب استهر
۴	کتاب اعداد	۱۸	کتاب ایوب
۵	کتاب استثنا یا سفر توریة مثنی	۱۹	کتاب زبور یا مزامیر داؤد
۶	کتاب یوشع	۲۰	کتاب امثال سلیمان
۷	کتاب قضات	۲۱	کتاب واعظہ سلیمان
۸	کتاب روث	۲۲	کتاب غزل الغزلات یعني سرود سلیمان
۹	کتاب اول شموئیل	۲۳	کتاب اِسعیاہ
۱۰	کتاب دوم شموئیل	۲۴	کتاب یرمیاہ
۱۱	کتاب اول سلاطین یا ملوک	۲۵	کتاب نوحہ یرمیاہ
۱۲	کتاب دوم سلاطین یا ملوک	۲۶	کتاب حزقیل
۱۳	کتاب اول تواریخ ایام	۲۷	کتاب دانیال
۱۴	کتاب دوم تواریخ ایام	۲۸	کتاب هوشع

۲۹	كتاب يوئيل	۳۵	كتاب حبقوق
۳۰	كتاب عاموص	۳۶	كتاب صفنياه
۳۱	كتاب عوبدياه	۳۷	كتاب حجي
۳۲	كتاب يوناه	۳۸	كتاب زكرياه
۳۳	كتاب ميكاه	۳۹	كتاب ملاكي
۳۴	كتاب ناحوم		

بيان قسم دوم كي كتابونكا

يهه وه كتابين هين جو ايک زمانه مين موجود تهين اور اب ناپيد هين ، مگر أنكا ذكر أن كتب عهد عتيق مين جو بيبل مين داخل هين موجود هي ، اور كوئي شخص انكے صحيح اور معتبر هونے سے اور إس بات سے كه وه ايک زمانه مين موجود تهين انكار نهين كرسكتا ، چنانچه أن كتابون كا نام معه نشان أن ورسونكے جنمين أنكا ذكر هي هم اس مقام پر لكهتے هين *

خروج ۲۴ — ۷	۱	كتاب عهدنامه موسى
اعداد ۲۱ — ۱۴	۲	كتاب جنگ نامه موسى
يوشع ۱۰ — ۱۳ / دوم شموئيل ۱ — ۱۸	۳	كتاب اليشير
دوم تواريخ ۲۰ — ۳۴	۴	كتاب ياهو پيغمبر بن حنانى
دوم تواريخ ۲۶ — ۲۲	۵	كتاب شمعياه نبي
دوم تواريخ ۹ — ۲۹	۶	كتاب اخياه نبي
دوم تواريخ ۹ — ۲۹	۷	كتاب ناتهن نبي
دوم تواريخ ۹ — ۲۹	۸	كتاب مشاهدات عيدو غيب بين
اول سلاطين ۱۱ — ۴۱	۹	كتاب اعمال سليمان
دوم تواريخ ۲۶ — ۲۲	۱۰	كتاب اشعياه بن عاموص جسمين حال بادشاه يهود كا اول سے آخر تک تها
دوم تواريخ ۳۲ — ۳۲	۱۱	كتاب مشاهدات اشعياه جسمين حزقياه بادشاه كا حال تها
اول تاريخ ۲۹ — ۳۰	۱۲	شموئيل نبي كي تاريخ
اول سلاطين ۴ - ۳۲ و ۳۳	۱۳	ايكهزار پانچ زبور سليمان كي
اول سلاطين ۴ — ۳۲	۱۴	كتاب خواص نباتات و حيوانات سليمان كي
اول سلاطين ۴ — ۳۲	۱۵	كتاب امثال سليمان
اول سلاطين ۴ — ۳۲	۱۶	مرثيه يرمياه

† یہہ مرثیہ علاوہ نوحۂ یرمیاہ کے ھی جو بیبل میں داخل ھی بشپ پیٹرک صاحب کا قول ھی کہ یہہ مرثیہ جو کہا گیا بعد وفات یوشع کے اب گم ھی ' اور یقیناً وہ نہیں ھوسکتا جو نوحہ یرمیاہ مشہور ھی ' اسلیئے کہ یہہ نوحہ غارت ھونے اورشلیم اور ھلاک ھونے صدقیاہ پر ھی ' اور وہ مرثیہ موت یوشع پر *

بعض علماء مسیحی کہتے ھیں کہ یہہ بات بے بنیاد ھی کہ مقدس تحریروں میں سے کوئی تحریر جاتی رھی ھی ' بلکہ مقدس تحریروں میں سے نہ کوئی تحریر کھوئی گئی ھی اور نہ کھوئی جاسکتی ھی' مگر اپنے دعوے کے اثبات پر وہ ایسی دلیلیں پیش کرتے ھیں جو کسیطرح کافی نہیں ھیں *

اُنکی دلیلونکا طرز کلام یہہ ھی کہ مقتضی حکمت الہی کا یہہ نہیں ھی کہ جو کتاب روح قدس کی تائید سے بنی تہی پہر اُسکو ایسا معدوم کردے کہ پھر ھاتھہ نہ آسکے ' اور اگر وہ انسان کی تربیت کے لایق نہ تہیں تو اُنکو پہلے ھی کیوں دیا تھا ' معہذا ایماندار لوگ ھمیشہ اُن کتابونکو عزیز رکھتے تھے ' اور وہ دور دور اپھیل گئی تھیں ' پھر کیونکر معدوم ھوسکتی تھیں ' علاوہ اسکے اگرچہ اُن کتابونکو الہامی لکھنے والوں نے لکھا ھو مگر یہہ ضرور نہیں کہ وہ بھی الہامی ھوں اسلیئے کہ الہامی لکھنے والوں کی ھر تحریر کا الہامی ھونا ضرور نہیں ھی ' اِس سبب سے وہ کتابیں مقدس کتابوں میں داخل نہ تھیں' سواے اسکے اگلے زمانہ میں ھر ایک چھوٹی سی تحریر پر بھی کتاب کا اِطلاق کیا کرتے تھے ' پس اُن کتابوں کے بعض مطالب موجودہ اِنھی کتابوں میں داخل ھوں اور بعضے مطالب جو روحانی تربیت سے متعلق نہ تھے تو اُن کے نہونے سے بیبل میں کچھہ نقصان نہیں ھی *

مگر ظاھر ھی کہ ادنی تامل کرنے سے معلوم ھوتا ھی کہ یہہ دلیلیں کافی نہیں ھیں ' جو کتاب روح قدس کی تائید سے بنی گئی ھو اُسکے معدوم ھوجانے سے حکمت الہی میں کچھہ نقصان نہیں آسکتا ' اگر ایک ھی کتاب انسان کی ھر حالت کی تربیت کو کافی ھوتی تو اولڈ تستمنت کے بعد ھمکو نیو تستمنت کی حاجت کاھے کو ھوتی ' ایماندار لوگ بلاشبہہ الہامی کتابوں کو عزیز رکھتے ھیں ' مگر عام مصیبت کی حالتوں میں جو انسان کو بمقتضی اُسکی ضعیفی فطرت کے نہایت دومانیہہ کر دیتی ھیں (خصوصاً وہ پے درپے کی مصیبتیں جو یہودیوں پر پڑیں) ایسی عزیز تحریروں کا جاتا رھنا کچھہ خلاف نیچر کے نہیں ھی ' علی الخصوص ایسی حالت میں کہ وہ ایک جگہہ جمع نہ تھیں بلکہ متفرق ٹکڑے لوگوں کے پاس تھے اُن کتابوں کے الہامی نہونے پر کوئی دلیل نہیں ھی ' خصوصاً جب کہ خود الہامی لکھنے والوں نے اُن سے استخراج کیا یا اُن کی طرف اشارہ کیا ھو ' فرض کیا جاوے کہ اُن کے تمام مطالب کتب مقدسہ میں ھوں اور کتب مقدسہ

† تفسیر ڈائیلی مطبوعہ سنہ ۱۸۵۴ ع جلد ۱ صفحہ ۹۳۶

تو اُن کي حاجت نرهي هو ، مگر اِس مقام پر اِسکي بحث نهيں هي بلکه غرض اتنا هي که اور بهي معتمد اور صحيح کتابيں تهيں جو اب معدوم هيں ، اور يهه بات ايسي طرح پر ثابت هي که اُس سے بڑے بڑے علماے مسيحي نے بهي اقرار کيا هي *

مصنف صاحب اپني کتاب سوالات السوال ميں جو سنه ۱۸۴۳ ع ميں لندن ميں چهپي هي ذيل سوال دوم کے لکهتے هيں که " يهه کتابيں جن ميں حضرت مسيح عليه السلام کو ناصري کها گيا تها (اور جسکا ذکر مقدس متي نے باب ۲ ورس ۲۳ ميں لکها هي) نيست و نابود هوگئي هيں ، اسليئے که جو کتابيں نبيوں کي اب موجود هيں اُنمين کسي ميں حضرت عيسي عليه السلام کو ناصري نهيں لکها هي " *

کريزاستم صاحب اپني هوملي يعني تفسير ميں لکهتے هيں که " پيغمبروں کي بهت سي کتابيں ناپيد هوگئيں اسليئے که يهوديوں نے غفلت سے بلکه بے ديني سے بعض کتابوں کو کهوديا اور بعض کو پهاڑ ڈالا اور بعض کو جلاديا " *

† تفسير ڈائيلي ميں هي که اِس بادشاه روشن ضمير يعني سليمان عليه السلام نے اُس دانائي کو جو اُسنے پائي انسانوں کے فائده کے ليئے استعمال ميں لانا چاها اور بهت سي باتيں اُنکي تعليم کے ليئے لکهيں ، مگر حضرت عزرا نے اُن ميں سے صرف تين کو مقدس کتابوں ميں داخل کيا ، اور باقي (يعني جنکو مقدس کتابوں ميں داخل نهيں کيا) يا تو وه مذهبي تربيت کے ليئے نهيں بنائي گئيں تهيں يا ايک زمانه کے گذرجانے کے سبب خراب اور ناقص هوگئيں تهيں *

‡ تفسير ڈائيلي ميں ذيل شرح ورس ۲۵ باب ۱۴ کتاب دوم سلاطين کے لکها هي که يونس پيغمبر کا خيال اِس مقام پر هي ، اور اُس مشهور پيغام ميں جو نينوي کو ليگئے تهے هي ، اور اُن پيشين گوئيوں کو جنسے اُس نے بادشاه يروبعام کو سوريا کے بادشاه سے لڑنے پر دليري دي کسي جگهه لکها هوا نهيں پاتے ، اسکا سبب صرف يهي نهيں هي که بهت سے پيغمبروں کي تحريريں همارے پاس نهيں هيں بلکه يهه بهي هي که پيغمبروں نے اپني بهت سي پيشين گوئيوں کو لکها هي نهيں هي *

غرضکه هر طرح يهه بات ثابت هي که اُن مقدس کتابوں کے سوا اور بهي مقدس کتابيں تهيں جو مدت سے ناپيد هوگئي هيں *

بيان قسم دوم کي کتابوں کا

يهه وه کتابيں هيں جو مستعمل بيبل ميں داخل نهيں هيں ، مگر اِن ميں سے بعضي ايسي هيں جنکو اب تک بعض فرقه عيسائيوں کے مانتے هيں ، اور بعضي ايسي هيں جنکو

† تفسير ڈائيلي مطبوعه سنه ۱۸۵۲ ع جلد ۲ صفحه ۱۳۹

‡ تفسير ڈائيلي مطبوعه سنه ۱۸۵۲ ع جلد ۱ صفحه ۸۵۲

ایک زمانہ میں صحیح تھیرا کر بیبل میں داخل کیا تھا ' اور پھر نامعتبر تھیرا کر خارج کردیا ' اور بعضی ایسی ہیں کہ اُنکو جمہور عیسائی جھوتی اور جعلی کہتے ہیں *

۱-۷ کتب سبعہ شیت

۸ کتاب حنوک یعني ادریس †

۹ کتاب مشاهدات ابراهیم

۱۰ کتاب مشاهدات موسی

۱۱ کتاب پیدایش صغیر — کونسل ترنت نے اس کتاب کو نا معتمد تھہرایا ‡

۱۲ کتاب قیاس موسی ‡

۱۳ کتاب الوصیت موسی ‡

۱۴ کتاب اسرار موسی ‡

۱۵ کتاب معراج موسی §

۱۶ کتاب عزرا نمبر ۱ یہہ کتاب سپتو ایجنت کے بعض نسخون میں شامل تھی اور یونانی گرجے میں عموماً پڑھی جاتی ہی ||

۱۷ کتاب عزرا نمبر ۲ یہہ کتاب چند رومی ترجموں میں اور ایک عربی ترجمہ میں موجود هی ¶

۱۸ کتاب توبت *

۱۹ کتاب جودتھہ ‡

۲۰ باقی حصہ باقون کتاب اسهر کا — یہہ کتاب یوناني اور رومی نسخون میں موجود هی ††

۲۱ یوزقم سلیمان یعني کتاب دانائي سلیمان — یوناني زبان میں یہہ کتاب موجود هی ‡‡

---

† هارن صاحب کا انتروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۳۷

‡ هارن صاحب کا انتروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۴ صفحہ ۲

§ لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعہ سنہ ۱۸۲۹ ع لندن جلد ۲ صفحہ ۵۱۲

|| تفسیر ڈائیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۶ ع جلد ۲ صفحہ ۷۵۶

¶ ایضاً صفحہ ۷۷۶ * ایضاً صفحہ ۸۰۹ ‡ ایضاً صفحہ ۸۲۶

†† تفسیر ڈائیلي مطبوعہ سنہ ۱۸۵۷ ع جلد ۲ صفحہ ۸۴۹

‡‡ ایضاً جلد ۲ صفحہ ۸۵۵

۲۲ ایکلزیاسٹکس یعني کتاب الوعظ †

۲۳ کتاب باروق — قدیم مصنفوں نے اس کتاب سے سند لي هی اور کونسل ٹرنٹ نے اسکو رد نهیں کیا کیونکه اسکے حصے گرجا میں پڑھے جاتے تھے ‡

۲۴ کتاب راگ تین پاک بچوں کي — بعض یوناني ترجمے تھو تورت میں اور عموماً رومي بیبل میں یهه کتاب بشمول کتاب دانیال موجود هی §

۲۵ کتاب تاریخ سسئینا — اُنهي ترجموں میں یهه کتاب بهي کتاب دانیال کے شروع میں موجود هی ||

۲۶ بل اور ڈریگن کي بربادي کي تاریخ — یهه کتاب بهي اُنهي ترجموں میں کتاب دانیال کے اخیر میں موجود هی ¶

۲۷ دعاء منیسس بادشاه یهوهیه *

۲۸ اول کتاب مقابیوس — یهه کتاب اور نیز دوسري آگے آنے والي کتاب عبري میں بهي تهي اور یوناني اور سریا زبان میں اب بهي موجود هی ‡

۲۹ دویم کتاب مقابیس ††

۳۰ کتاب معراج اشعیاه ‡‡

۳۱ ملفوظات حبقوق ‡‡

بیان کتابوں عهد جدید کا

اس مقام پر عهد جدید کي کتابوں سے صرف وه کتابیں مراد هیں جنکو حواریوں نے لکها اور اُنمیں وه کلام الهي شامل هی جو حضرت مسیح علیه‌السلام کے اوپر اُترا تها اور جنکو هم مسلمان انجیل کهتے هیں *

یهه کتابیں دو قسم کي هیں، ایک وه جو بیبل میں داخل هیں، دویم وه جو بیبل میں داخل نهیں هیں اور جنکو علماء مسیحي نے نا معتبر جانکر یا جهوٹي سمجهه کر خارج کردیا هی *

بیان قسم اول کي کتابوں کا

۱ انجیل متي | ۳ انجیل لوک
۲ انجیل مارک | ۴ انجیل یوحناه

---

† تفسیر ڈائیلي مطبوعه سنه ۱۸۵۷ ع صفحه ۸۷۹ ‡ ایضاً صفحه ۹۴۲
§ ایضاً صفحه ۹۵۵ || ایضاً صفحه ۹۵۹ ¶ ایضاً صفحه ۹۶۳
* ایضاً صفحه ۹۶۶ ‡ ایضاً صفحه ۹۶۷ †† ایضاً صفحه ۱۰۲۷
‡‡ هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعه سنه ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحه ۹۳۸

بیان قسم دویم کی کتابوں کا

۱ انجیل طفولیت جو مسیح نے لکھی †
۲ انجیل ولادت مریم †
۳ انجیل یعقوب †
۴ انجیل نیقودیما
۵ انجیل پیٹر
۶ انجیل دویم یوحناہ
۷ انجیل اندریاہ حواری
۸ انجیل فلپ
۹ انجیل بارتھا لومی
۱۰ انجیل توما حواری
۱۱ انجیل اول طفولیت جو توما نے لکھی
۱۲ انجیل دوم طفولیت جو توما نے لکھی
۱۳ انجیل متھی آز
۱۴ انجیل مرقس جو مصریوں کی کہلاتی ھی
۱۵ انجیل بارناباس
۱۶ انجیل تھی ڈئیس
۱۷ انجیل پال
۱۸ انجیل اپلس
۱۹ انجیل بے سیلی ڈس
۲۰ انجیل سرنتھس
۲۱ انجیل ابی اونیٹز
۲۲ انجیل انکار تیٹس
۲۳ انجیل حوا
۲۴ انجیل یہودیا
۲۵ انجیل جوڈ
۲۶ انجیل جوڈس
۲۷ انجیل مارشین
۲۸ انجیل امری تھس
۲۹ انجیل ناصریان
۳۰ انجیل کاملیت
۳۱ انجیل سئی تھینس
۳۲ انجیل تئی تن
۳۳ انجیل حقیقت جو ویلن ٹی نین پاس تھی
۳۴ انجیل ویلن تینس

اِن کے سوا جو کتابیں اور نامے کہ اپنی طرف سے حواریوں نے لکھے وہ بھی دو قسم ھیں ' ایک وہ جنکو علماء مسیحی نے عہد جدید میں داخل کیا ھی دوسرے وہ جنکو نامعتبر سمجھہ کر عہد جدید سے خارج رکھا ھی *

بیان پہلی قسم کی کتابوں کا

۱ اعمال حواریین
۲ رومیوں کو پال کا خط
۳ گرنتھیوں کو پال کا پہلا خط
۴ گرنتھیوں کو پال کا دوسرا خط
۵ گلاتیوں کو پال کا خط
۶ افسیوں کو پال کا خط

---

† ھارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

۷ فلبیوں کو پال کا خط
۸ کلسیوں کو پال کا خط
۹ تھسلنیکیوں کو پال کا پہلا خط
۱۰ تھسلنیکیوں کو پال کا دوسرا خط
۱۱ تمتھي کو پال کا پہلا خط
۱۲ تمتھي کو پال کا دوسرا خط
۱۳ تیتي کو پال کا خط
۱۴ فلیمن کو پال کا خط
۱۵ عبرانیوں کو خط
۱۶ بارہ فرقوں کو یعقوب کا خط
۱۷ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے پیٹر کا پہلا خط
۱۸ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے پیٹر کا دوسرا خط
۱۹ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے یوحناہ کا پہلا خط
۲۰ یوحناہ کا دوسرا خط
۲۱ یوحناہ کا تیسرا خط
۲۲ سارے مسیحي لوگوں کے لیئے یہوداہ کا خط
۲۳ مشاهدات یوحناہ

بیان دوسري قسم کي کتابوں کا

۱ نامہ مریم بنام اگناشس
۲ نامہ مریم بنام سسلیان
۳ کتاب پیدایش مریم
۴ کتاب مریم
۵ تاریخ اور حدیث مریم
۶ کتاب مریم کي معجزات مسیح میں
۷ کتاب سوالات صغیر و کبیر مریم
۸ کتاب نسل مریم
۹ کتاب مریم انگشتري سلیماني
۱۰ کتاب عقاید حواریان †
۱۱ کتاب تعلیم حواریان ‡
۱۲ کتاب اعمال پترس ‡
۱۳ کتاب اول مشاهدات پترس ‡
۱۴ کتاب دویم مشاهدات پترس
۱۵ نامہ پترس بنام کلیمنس
۱۶ کتاب مباحثہ پترس
۱۷ کتاب تعلیم پترس
۱۸ کتاب وعظ پترس
۱۹ کتاب اداب نماز پترس
۲۰ کتاب خانہ بدوشي پترس
۲۱ کتاب قیاس پترس
۲۲ کتاب اعمال یوحناہ
۲۳ کتاب خانہ بدوشي یوحناہ
۲۴ کتاب حدیث یوحناہ
۲۵ نامہ یوحناہ بنام هیدرویک
۲۶ مریم کا وفات نامہ جو یوحناہ نے لکھا

---

† هارن صاحب کا انتروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۴ صفحہ ۶۳۲

‡ لارڈ نر صاحب کے ورکس مطبوعہ سنہ ۱۸۲۹ ع لندن جلد ۴ صفحہ ۱۰۶

۲۷ تذکرہ مسیح اور انکے نزول کا صلیب سے جو یوحناہ نے لکھا تھا
۲۸ کتاب مشاہدات دوم یوحناہ
۲۹ کتاب آداب نماز یوحناہ
۳۰ کتاب اعمال اندریاہ
۳۱ کتاب آداب نماز متی
۳۲ کتاب اعمال فلپ
۳۳ کتاب اعمال توما †
۳۴ کتاب مشاہدات توما
۳۵ کتاب خانہ بدوشی توما
۳۶ کتاب آداب نماز یعقوب
۳۷ وفات نامہ مریم جو یعقوب نے لکھا
۳۸ کتاب حدیث متھی آز
۳۹ کتاب اعمال متھی آز
۴۰ کتاب آداب نماز مرقس
۴۱ مرقس کی کتاب پیشن
۴۲ نامہ بار ناباس ‡
۴۳ کتاب اعمال پال یا شہادت تھکلا اول §
۴۴ کتاب اعمال پال یا شہادت تھکلا دوم
۴۵ کتاب اعمال پال
۴۶ نامہ پال بنام لادو کیان ||

۴۷ - ۴۹ تین نامہ پال کے بنام تھسلنیکونیا
۵۰ - ۵۲ تین نامے پال کے بنام کرنتھیان ¶
۵۳ نامہ پال درجواب نامہ کرنتھیان
۵۴ - ۵۹ چھہ نامہ پال کے بنام سنیکا *
۶۰ کتاب مشاہدات اول پال
۶۱ کتاب مشاہدات دوم پال
۶۲ کتاب وزن پال
۶۳ کتاب وعظ پال
۶۴ پال کی کتاب منتر سانپ
۶۵ کتاب پری سپٹ پال
۶۶ مکاشفات سرنتھس
۶۷ اعمال حواریان جوابی اونتیر کے پاس ہے
۶۸ کتاب ھل کی سیٹس
۶۹ کتاب جیمس
۷۰ کتاب اعمال حواریان لیو شیس دی
۷۱ اعمال حواریان لنڈی شیس
۷۲ اعمال حواریان لیان تیس
۷۳ اعمال حواریان لیوتھان
۷۴ اعمال حواریان جومنی چیز پاس ہے
۷۵ اعمال حواریان سلیوکس
۷۶ مکاشفہ ستفن

---

† ھارن صاحب کا انترڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع جلد ۱ صفحہ ۶۴۲
‡ لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعہ سنہ ۱۸۲۹ ع لندن جلد ۴ صفہ ۱۰۶
§ ھارن صاحب کا انٹروڈکشن مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع جلد ۱ صفحہ ۶۴۲
|| نامہ کلسیان ۴ — ۱۹
¶ نامہ اول کارنتھیان ۵ — ۹ نامہ دویم ایضاً ۱۰ — ۹
* ھارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۱ صفحہ ۶۴۲

٧٧ نامه تهمي سن مانتي نست
٧٨ نامه اول کلیمنت بنام کارن تهینز
٧٩ نامه دوم کلیمنت بنام کارن تهینز
٨٠ نامه اگني شیس بنام افي سینز
٨١ نامه اگني شیس بنام میگني شینس
٨٢ نامه اگني شیس بنام تریلینز
٨٣ نامه اگني شیس بنام رومیان
٨٤ نامه اگني شیس بنام فلي ڈل فینس
٨٥ نامه اگني شیس بنام سمرنینز
٨٦ نامه اگني شیس بنام پولي کارپ
٨٧ نامه پولي کارپ بنام فلي پینز
٨٨ گڈریه هرمس کا
٨٩ احکام هرمس
٩٠ تمائیل هرمس

اِن کتابوں کے سوا چند کتابیں ایسي تهیں جنکو کہتے تهے که خود حضرت مسیح علیهٖ السلام نے لکهي هیں ' اُنکي تفصیل یهه هی *

١ نامه بنام ایبگارس †
٢ نامه بنام پهترو پال
٣ کتاب تمثیلوں اور وعظ کي
٤ کتاب مناجات مسیح کي
٥ کتاب سحر کي
٦ کتاب پیدایش مسیح اور مریم
٧ نامے جو آسمان پر سے گرے ‡
٨ نامه حضرت مسیح جو میني کیس نے پیدا کیا

جن کتابوں پر کسي کتاب کا حواله نهیں هی اُنکا نشان ملیکا اکسهومو اور ایپو کریفل نیو تستمنت میں جو سنه ١٨٢٠ ع میں لندن میں چهپي هی *

یهه تفصیل کتابوں کي جو لکهي گئي وه هی جو همنے اگلي کتابوں میں پائي هی ' اور کچهه تعجب نهیں که انکے سوا اور بهي کچهه تحریریں معتبر یا نامعتبر هوں جنکي اِطلاع هم تک نه پهونچي هو *

المقدمة السادسة

اسباب کے معلوم کرنیکا که ان کتابوں میں سے کون سي کتابیں معتبر هیں مسلمانوں کے مذهب میں کیا قاعده هی

کتابوں کي معتبري اور غیر معتبري دریافت کرنے کا اصلي مدار اُسکے مصنف کي معتبري اور غیر معتبري پر هی ' پس جس کتاب کي معتبري یا غیر معتبري دریافت کرني هو تو اول یهه بات دیکهني چاهیئے که اُسکا لکهنے والا معتبر شخص هی یا نهیں ' اگر معتبر هی تو وه کتاب بهي معتبر هی ' اور اگر معتبر نهیں هی تو وه کتاب بهي معتبر نهیں هی ' پهر اگر وه کتاب معتبر شخص کي طرف منسوب هوتي هی تو اِس بات کي سند درکار هوتي هی که درحقیقت یهه کتاب اُسي

† هارن صاحب کا انٹروڈکشن اوپر علوم بیبل کے مطبوعه سنه ١٨٢٥ ع لندن جلد ١ صفحه ٦٢٤
‡ ایضاً صفحه ٦٢٢

شخص كي لكهي هوئي هى ' اور يهه بات ثابت نهيں هوتي جب تک همارے زمانہ سے
اس كتاب كے لكهنے والے تک سند متصل همارے پاس نهو ' اور سند متصل هم اُسكو كهتے
هيں كه كسي معتبر شخص نے اُس كتاب كو اصل لكهنے والے سے پڑها هو ' پهر اُس سے
دوسرے نے ' پهر اُس سے تيسرے نے ' يهاں تک كه همارے زمانہ تک اسيطرح اُسكي گواهي
پهونچي هو ' چنانچه حاشيه پر بطور مثال كے قرآن مجيد كي سند متصل جسطرح كه
مجهه تک پهونچي هى لكهتا هوں ' †اِسي طرح پر اَوْر كتابوں كي بهي سند متصل هم
چاهتے هيں ' مگر اِن كتابوں كی نسبت ايسي سند متصل همارے پاس نهيں هى ' اسليئے
اُن كتابوں كے معتبر اور غير معتبر ٹهيرانيكو دوسرا قاعده بلحاظ شهرت اور قبول كے قرار پايا
هى ' پس ان جمله كتابوں كي خواه وه بالفعل بيبل ميں داخل هيں يا نهيں چار قسميں
قرار پائي هيں *

قسم اول جن كتابوں كو علماء هروقت نے بلارد و انكار قبول كيا ' اور سب كا اُنكي صحت
پر اتفاق هوا ' اور شهر بشهر مشهور هوئيں ' اور علماء اُنكي تعليم و تعلم ميں قرنا بعد قرن
مشغول اور مصروف رهے ' اور كبهي اور كسي زمانہ ميں اُنكي صحت اور اعتبار پر رد و
انكار نهيں هوا ' وه سب معتمد اور صحيح هيں *

قسم دوم وه كتابيں هيں جنكو معتبر لكهنے والوں نے لكها اور اكثر علماء نے اُن كتابوں كو
تسليم كيا ' مگر بعضوں نے اُن كے تسليم كرنے سے انكار بهي كيا ' يا كسى عهد ميں وه كتابيں
اكثر علماء كے نزديک مقبول رهيں اور معتبر اور مقدس لوگوں نے اُنسے سند لي ' اور اپني

† قد قرأت القرآن المجيد والفرقان الحميد علي الشيخ الاجل الافخم مولانا مولوي محمد
مخصوص الله و هو علي الشيخ الاجل والحبر الابجل الذي فاق بين الاقران بالتميز مولانا الشيخ
عبدالعزيز و هو علي والده شاه ولي الله وهو علي حاجي محمد فاضل السندي وهو علي شيخ
عبدالخالق الترفي وهو علي شيخ المصري و هو علي شيخ عبدالرحمن اليمني و هو علي شيخ
سجاد و هو علي شيخ ابي النصر الطبلاوي و هو علي شيخ الاسلام الزكريا و هو علي شيخ برهان
القلقيلي و هو علي امام محمد الجزري و هو علي امام احمد ابن شيخ الامام و هو علي امام
ابي عبدالله الحسين و هو علي امام ابى محمد قاسم و هو علي شيخ ابي العباس احمد
و هو علي شيخ ابي داؤد سليمان و هو علي ابي عمرو الدواني و هو علي شيخ ابي الحسن
الطاهر و هو علي شيخ علي ابن محمد و هو علي شيخ ابي العباس احمد ابن سهل الاستالي
و هو علي شيخ ابى محمد عبيدة ابن الصباح و هو علي امام حفص و هو علي امام عاصم
و هو علي شيخ ابي عبدالرحمن و زر ابن حبيش و هو علي حضرت اميرالمؤمنين عثمان ابن
عفان جامع الناس علي القرآن و هو علي سيد الانبياء والمرسلين صاحب الوحي والكتاب المبين
خاتم النبيين محمد رسول الله صلوات الله عليه و علي اله و اصحابه اجمعين و انا العبد المفتقر
الي الله الصمد سيد احمد *

تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کیئے ، مگر پھر کسي زمانه میں متروک هوگئیں ، یا یهه که کسي زمانه میں اُن کي شهرت هوئي اور پھر وہ شهرت جاتي رهي ، اُن کتابوں کو بھي هم صحیح اور معتمد مانتے هیں ، مگر پهلي قسم سے درجه اعتبار میں کمتر جانتے هیں *

قسم سوئم وہ کتابیں هیں جنکو معتبر لکھنے والوں نے تو لکھا ، مگر چنداں مشهور نه هوئیں ، اور علماء کي تعلیم و تعلم میں کثرت سے نه آئیں ، اور نه معتبر اور مقدس لوگوں نے اپني تحریرات میں اُن کے اقوال اخذ کیئے ، نه اُنکا حواله دیا ، اُن کتابوں کو هم کتب صحاح میں داخل نهیں کرتے *

قسم چهارم وہ کتابیں هیں جنکا اگلے وقتوں میں کچھه نام و نشان مذکور نه تها ، بعد کے زمانه میں نکلیں ، اور معتبر لوگوں نے اُن کي طرف التفات نکیا ، اُن کتابوں کو معتبر نهیں سمجھتے *

اِس تقسیم بموجب هم مسلمان اُن کتابوں کو بھي خواہ وہ بیبل میں داخل هیں یا نهیں چار قسموں پر تقسیم کرتے هیں ، اور جو کتاب جس قسم کي هی اُس قسم میں داخل کرتے هیں *

ظاهرا معلوم هوتا هی که اس امر میں علماء مسیحي کا بھي یهي مذهب هی جو هم مسلمانوں کا هی ، اور هم دونوں میں اُن کتابوں کے معتبر اور نا معتبر ٹهیرانے کے قاعدہ میں کچھه اختلاف نهیں هی ، لارڈ نر † صاحب لکھتے هیں " که جب هم کتابوں کا بیان کرتے هیں ، اور متقدمین کے اقوال پر جو اُنکي نسبت هیں لحاظ کرتے هیں ، تو وہ کتابیں پانچ قسم کي معلوم هوتي هیں " *

اول وہ کتابیں جنکو سب مانتے تھے *

دوسرے وہ جنکو بهت سے مانتے تھے اور صرف چند آدمي اُنپر شک کرتے تھے *

تیسرے وہ کتابیں جنکو یوسي بیس نے متنازعه ٹهیرایا هی یعني جنکو بهت سے لوگ تسلیم کرتے هیں ، اور بهت سے لوگ اُنپر شک بھي کرتے هیں ، *

چوتھے وہ کتابیں جنکو چند تسلیم کرتے هیں ، یا یهه که جتنے تسلیم کرتے هیں اُس سے بهت زیادہ اُنکو تسلیم نهیں کرتے هیں ، ایسي کتابیں جھوٹي کتابیں کهلاتي هیں *

پانچویں وہ کتابیں جنکو علماء عیسائي عموماً رد کرتے هیں اس سبب سے که متقدمین میں سے کسیځے اُنکو بطور کتاب معتبر کے استعمال نهیں کیا ، یا اُن میں ایسي باتیں شامل هیں جو حقیقي حوارانه تعلیم کے برخلاف هیں ، ایسي کتابیں بالکل جھوٹي هیں *

اس تقسیم سے جو لارڈ نر صاحب نے بیان فرمائي صاف معلوم هوتا هی که یهه قاعدہ هم دونوں مسلمانوں اور عیسائیوں میں غیر متنازعه هی ، مگر اختلاف صرف اسقدر هی که جن

† لارڈنر صاحب کے ورکس مطبوعه سنه ۱۸۲۹ ع لندن جلد ۲ صفحه ۱۰۲ —

کتابوں کو علماء عیسائی معتبر نہیں جانتے ' اُن کتابوں کے کسی قول پر بھی اعتبار نہیں کرتے اور بالکل بیبل سے خارج سمجھتے ہیں ' مگر ہم مسلمان اُسکے اصلی مضامون پر خیال کرتے ہیں ' اور جسقدر مضامین اُسمیں مندرج ہوتے ہیں اُنکی تین قسمیں کرتے ہیں *

اول یہہ کہ اُسکی صحت اَور صداقت اور کسی معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے پائی جاتی ہی ' تو اُس مضمون کو صحیح اور واقعی مانتے ہیں *

دوسرے یہہ کہ اُس مضمون کا غلط اور جھوٹ ہونا اور کسی معتبر دلیل یا معتبر کتاب سے ثابت ہوتا ہی ' تو اُسقدر مضمون کو صحیح نہیں مانتے *

تیسرے یہہ کہ جس مضمون کی نہ معتبری ثابت ہی اور نہ غلط ہونا ثابت ہی ' اور نہ کوئی ایسی قوی دلیل ہی جس سے اُسکے غلط ہونے کا یقین ہو ' تو اِس مضمون کی نہ صحت کا اقرار کرتے ہیں اور نہ اُسکی صحت سے انکار کرتے ہیں ' بلکہ یہہ کہتے ہیں کہ جو کچھہ اللہ نے اپنے نبیوں پر اُتارا اُس سب پر ہم ایمان لائے ہیں ' اور سبب اس کا یہہ ہی کہ ہمارے مذہب میں یہہ بات فرض ہی کہ جو کلام الہی نبیوں پر اُترا اُس سب کی ہم دل سے تصدیق کریں ' پس جو کلام کہ کسی نبی کی طرف منسوب ہی اور اُسکا غلط ہونا ہمکو ثابت نہیں ہوا ' تو اُسکے انکار کرنے میں ہمکو یہہ اندیشہ ہی کہ شاید نبی کا کلام ہو اور اُسکے انکار کرنے سے ہمکو گناہ کا مرتکب ہونا پڑے ' اور اُسکی صحت کا اس واسطے اقرار نہیں کرسکتے کہ اُسکی صحت ہمکو ثابت نہیں *

بلحاظ اِن تقسیموں کے جسقدر کتابیں کہ بالفعل بیبل میں داخل ہیں ہم مسلمانوں کے نزدیک کوئی کتاب قسم چہارم میں داخل نہیں ہی ' بلکہ اکثر کتابیں قسم اول کی ہیں اور کچھہ تھوڑی قسم دوم کی ' اور بعض قسم سوم کی ' چنانچہ اُسکی تفصیل اور تحقیق ' ہم ہر ایک کتاب کی تفسیر میں وقتاً فوقتاً لکھینگے ' انشاء اللہ تعالی *

المقدمة السابعة

مسلمانوں کے مذہب میں کتب مقدسہ کی تحریف کا کیا مسئلہ ہی

امام فخرالدین رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ تحریف کے معنی ہیں تغیر و تبدیل کے ' اور تحریف پھیرنا ایک چیز کا ہی اُسکی سچائی سے ' یہہ معنی جو امام صاحب نے بیان کئے یہہ عام تحریف کے معنی ہیں ' مگر کتب مقدسہ کی نسبت جو تحریف کا لفظ ہم مسلمانوں میں مروج ہی اُس سے اصطلاحی معنی مراد ہیں ' اور وہ یہہ ہیں کہ جان بوجھہ کر اور قصد کرکر کلام الہی کو اُسکے اصلی مقصد اور سچے مطلب سے دوسری طرف پھیرنا *

تفسیر کبیر
التحریف التغیر والتبدیل والتحریف ھو امالة الشیء عن حقه *

همنے تحریف کے اصطلاحي معنوں میں کئي قیدیں لگائي هیں *
اول یہہ کہ جان بوجہہ کر *
دوسرے یہہ کہ قصد کرکر *
تیسرے یہہ کہ اصلی مراد سے اُس طرف پھیرنا جو مقصود نہیں هی *

پہلي قید همنے اسلیئے لگائي هی کہ قرآن مجید کے حکم بموجب تحریف ایک گناہ عظیم هی ' پھر اگر تحریف سے جان بوجہہ کر تحریف کرنا مراد نہو تو وہ فعل گناہ نہیں رهتا ' پس ضرور هی کہ جس تحریف کا قرآن مجید میں ذکر هی وہ تحریف جان بوجھہ کر هو ' علاوہ اسکے قرآن مجید میں بعضي آیتوں میں تحریف کے ذکر کے ساتھہ یہہ بھي آیا هی کہ (سنتے کلام اللہ کا پھر اُسکو بدل ڈالتے سمجھہ کر ' اور اُنکو معلوم هی) پس اس سے صاف ثابت هوتا هی کہ تحریف سے وهي تحریف مراد هی جو جان بوجھہ کر هو *

دوسری قید قصد اور ارادہ کي همنے اِسلیئے لگائي هی کہ بدلنا یا پھیرنا کسي چیز کا ایک فعل ' هی اور جبکہ کوئي فعل کسي فاعل کي طرف منسوب کیا جاتا هی تو اُس سے بھي مراد هونی هی کہ اُس نے بالقصد یہہ کام کیا هی' چنانچہ قرآن مجید میں بھي جہاں کہیں تحریف کا ذکر آیا هی وہ فعل کے صیغہ سے آیا هی' علاوہ اِس کے گناہ بھي اُسي فعل پر هوتا هی جو بالقصد اور بالعمد هو ' اس سے ثابت هی کہ تحریف سے وهي تحریف مراد هی جو قصداً اور ارادةً هو *

تیسري قید اصلي مراد سے پھیرنے کي همنے اِسلیئے لگائي هی کہ یہہ معني نفس لفظ تحریف میں واقع هیں' کیونکہ اصلي معني تحریف کے هیں پھیرنا ایک چیز کا اُسکي سچائي سے ' پس اگر فرض کیا جاوے کہ کسي چیز میں کوئي ایسي تغیر و تبدیل واقع هوئي جس سے اُسکي سچائي اور اصلي مطلب میں انحراف نہیں آیا ' تو وہ اصطلاحي تحریف نہیں هی *

اب غور کرنا چاهیئے کہ اس طرح پر تحریف کتب مقدسہ کي کئي صورت سے هوسکتی هی *

اول یہہ کہ کتب مقدسہ میں کچھہ لفظ یا عبارت اپني طرف سے بڑھاویں *
دوسرے یہہ کہ اُن میں سے کچھہ لفظ یا عبارت گھٹاویں *
تیسرے یہہ کہ لفظوں کو بدل دیں ' یعني اصلي لفظ نکال کر اُنکے بدلے اَور لفظ داخل کردیں *

چوتھے یہہ کہ کتب مقدسہ میں تو کچھہ تغیر و تبدیل نکریں ' مگر اُنکے الفاظ کو یعني کلام الهي کو پڑھتے وقت تغیر کر کر لوگوں کو پڑھہ سناویں *

پانچویں یہہ کہ کتب مقدسہ کے بعض ورسوں کو بتاویں ' اور بعض کو چھپا ویں *
چھٹی یہہ کہ کلام الہي میں جو احکام ہیں لوگوں کو اُنکے بدلے اَوْر احکام بتاویں ' یہہ کہہ کر کہ حکم الہي یوں ہي ہی *
ساتویں یہہ کہ الفاظ مشترک المعني کے وہ معني بیان کریں جو مقصود نہیں ہیں *
آٹھویں یہہ کہ آیات خفیہ اور متشابہ کي غلط تاویل بیان کریں *
اِن قسموں کے سوا بعضے لوگوں نے اس بات کو بھي تحریف میں داخل کیا ہی کہ ایک عبارت یا رسالہ اپني طرف سے لکھہ کر مشہور کریں کہ یہہ خدا کا کلام ہی ' مگر در حقیقت یہہ تحریف میں داخل نہیں ہی ' کیونکہ تحریف میں ضرور ہی کہ کلام الہي میں تغیر و تبدیل ہو ' اور اپني طرف سے کوئي عبارت یا رسالہ لکھنا اور اُسکو کلام الہي کہہ کر مشہور کرنا کلام الہي میں تحریف کرنا نہیں ہی بلکہ سرے سے جھوٹ بنانا اور موضوع کرنا ہی *
یہہ آٹھوں قسمیں تحریف کي جو مذکور ہوئیں ان میں سے پہلي چار قسمیں تحریف لفظي کہلاتي ہیں اور پچھلي چار قسمیں تحریف معنوي ' ان آٹھوں قسموں کے بیان کرنے سے اس مقام پر مطلب یہہ ہی کہ اِن اِن صورتوں سے تحریف ہونا ممکن ہی ' اور یہہ مطلب نہیں ہی کہ یہہ آٹھوں قسموں کي تحریفیں کتب مقدسہ میں واقع ہوئي ہیں ' کیونکہ ہمارے مذہب بموجب پہلي تین قسموں کي تحریف کا کتب مقدسہ میں واقع ہونا ثابت نہیں ہی *
ہمارے مذہب کے بعض قدیم عالموں نے کتب مقدسہ میں پہلي تین قسموں کي تحریف کا ہونا بھي مانا ہی ' اُن کي رائے کي بنیاد تین باتوں پر ہی *
ایک یہہ کہ وہ لوگ اِس بات کو بھي کہ اگر کوئي شخص خود کوئي رسالہ لکھے اور اُسکو بطور جھوٹ کے کسي پیغمبر یا حواري کے نام سے مشہور کرے تحریف میں داخل کرتے ہیں *
دوسرے یہہ کہ اُن کو معلوم ہوا ہی کہ بعضے یہودیوں نے بعضي جگہہ قصداً تحریف لفظي کي ہی ' جیسے کہ سامریوں نے ورس ۴ باب ۲۷ کتاب استثنا میں ' بجائے " عیبال کے پہاڑ " کے " گذرم کا پہاڑ " بنادیا ہی *
تیسرے یہہ کہ بعض دیندار مسیحیوں کي نسبت † بھي اُن کو تحریف لفظي کرنا ثابت ہوا ہی *
† مثلاً انجیل مارک باب ۱۳ ورس ۳۲ میں سے بعض الفاظ نکال ڈالے ہیں ' کیونکہ وہ ایرین کے مذہب کي تائید کرتے تھے *

---

† ہارن صاحب کا انٹرو ڈکشن اُوپر علوم بیبل کے مطبوعہ سنہ ۱۸۲۵ ع لندن جلد ۲ صفحہ ۳۲۳

اور لوک کي انجيل کے باب ۱ ورس ۳۵ ميں کچهه لفظ بڑهائے گئے هيں واسطے رد کرنے مذهب يوتي شينز کے *

اور اسي انجيل کے باب ۲۲ کا ورس ۴۳ بعض نسخوں ميں سے نکال ڈالا هی ' تا که حضرت مسيح عليه‌السلام کي الوهيت ميں شبهه نه پڑے *

اور متي کي انجيل کے باب ۱ ورس ۱۸ ميں سے لفظ هم بستر هووين' اور ۲۵ ميں سے أسکا پهلونتا ' نکال ڈالا هی ' تا که حضرت مريم عليهاالسلام کے هميشه کواري رهنے پر شبهه نه پڑے *

مگر غور کرنے سے معلوم هوتا هی که يهه تينوں دليليں أن لوگوں کي ٹهيک نهيں هيں' اور قرآن مجيد ميں جس تحريف کا ذکر آيا هی ' أس سے کچهه علاقه نهيں رکهتيں ' کيونکه هم پهلے بيان کرچکے هيں که اپني طرف سے کوئي رساله لکهکر کسي پيغمبر يا حواري کے نام سے مشهور کرنا تحريف نهيں هی بلکه سرے سے موضوعات ميں داخل هی ' اور اگر کسي شخص نے کسي نسخه ميں کوئي تحريف لفظي کي تو أس سے همارے قرآن‌مجيد ميں بحث نهيں هی' بلکه همارے قرآن مجيد ميں أس تحريف سے بحث هی جو عموماً يهوديوں اور عيسائيوں ميں رائج هوگئي تهي ' بعض دينداز علماء مسيحي نے اگر کچهه لفظي تغير و تبديل کي تو وه بهي وه تحريف جسکا قرآن مجيد ميں ذکر هی هرگز نهيں هوسکتي ' کيونکه وه لوگ يقيني جانتے تهے ' که أسکے صحيح اور اصلي اور سچّے معني وهي هيں جسطرح همنے لفظوں کو بدلا هی ' حالانکه قرآن مجيد ميں جس تحريف کا ذکر هی وه ايسي تحريف نهيں هی ' بلکه وه أس تحريف کا ذکر هی جسکو وه لوگ جانتے تهے که صحيح اور سچّا اور اصلي مطلب يهه نهيں هی جو هم بيان کرتے هيں ' اور پهر ديده و دانسته أس ميں تحريف کرتے تهے ' اور جان بوجهکر غلط عبارت پڑهتے تهے ' يا غلط معني بيان کرتے تهے *

اس بيان سے صاف ظاهر هی که جن علماء نے کتب مقدسه ميں پهلي تين قسموں کي تحريف کا هونا تسليم کيا هی أن سے درباب قرار دينے اصلي مراد تحريف کے لغزش هوئي هی' اسي ليئے همارے مذهب کے بڑے بڑے علما محققين نے کتب مقدسه ميں پهلي تين قسموں کي تحريف کے واقع هونے سے انکار کيا هی ' اور جن لوگوں کي راے أس طرف گئي هی أنکا تخطيه کيا هی ' چنانچه هم أنکے اقوال اس مقام پر نقل کرتے هيں *

امام محمد اسمعيل بخاري رحمة‌الله عليه نے اپني کتاب ميں تحريف کي تفسير يوں لکهي هی که تحريف کے معني هيں بگاڑ دينے کے ' اور کوئي شخص نهيں هی جو بگاڑے الله تعالی کي کتابوں سے لفظ کسي کتاب کا ' ليکن يهودي اور عيسائي خدا کي کتاب کو أسکے اصلي اور سچّے معنوں سے پهيرکر تحريف کرتے تهے *

قال البخاري رحمة‌الله عليه في صحيحه في بيان قوله تعالى يحرفون الکلم عن مواضعه يحرفون يزيلون و ليس احد يزيل لفظ کتاب من کتب الله و لکنهم يحرفونه يتاولونه على غير تاويله

فتح الباري شرح صحیح بخاري میں هی کہ ابن تیمیہ سے تحریف کا مسئلہ پوچھا گیا ؛ اُنھوں نے جواب دیا کہ علماء کے اس میں دو قول ھیں ، ایک یہہ کہ تحریف لفظوں میں بھي ہوئي هی اور دوسرے یہہ کہ تبدیل نہیں ہوئي مگر صرف معنوں میں ؛ اور اس دوسري بات پر بہت سي دلیلیں بیان کي ھیں *

قدسئل ابن تیمیة عن هذا المسئلة فاجاب في فتاواه ان للعلما في هذا قولین احدهما وقوع التبدل في الالفاظ ایضا ثانیهما لا تبدیل الا في المعني واحتج للثاني

شاہ ولي الله صاحب اپني کتاب فوزالکبیر میں لکھتے ھیں کہ میرے نزدیک تحقیق یہي ہوا هی کہ اهل کتاب توریت اور اور کتب مقدسہ کے ترجمہ میں (یعني تفسیر میں) تحریف کرتے تھے نہ اصل توریت میں، اور یہہ قول ابن عباس کا هی *

فوزالکبیر في اصول التفسیر
اما تحریف لفظي در ترجمه توریت وامثال ان بکار می بردند نه در اصل توریت پیش این فقیر چنین محقق شد و هو قول ابن عباس

امام فخرالدین رازي اپني تفسیر کبیر میں لکھتے ھیں کہ ابن عباس سے روایت هی کہ اهل کتاب توریت اور انجیل کي عبارت میں تحریف کرتے تھے، مگر متکلمین کے نزدیک یعني اُن عالموں کے نزدیک جو مذھبي امور کي تحقیق کرنے والے ھیں یہہ بات یعني توریت و انجیل کی عبارتوں کا بدل ڈالنا ممتنع هی، کیونکہ وہ دونوں کتابیں نہایت مشہور ہو گئي ھیں اور تواتر کو پہونچیں ھیں ، یہاں تک کہ اُنکی عبارتوں کا بدلنا متعذر ہوگیا هی، بلکہ وہ لوگ جو اصلي مطلب تھا اُسکو چھپاتے تھے *

تفسیر کبیر سورۃ البقر آیت ۱۷۴
عن ابن عباس انهم کانوا یحرفون ظاهر التوراة والانجیل وعندالمتکلمین هذا ممتنع لانهما کانا کتابین بالغا في الشهرة والتواتر الی حیث یتعذر ذلک فیهما بل کانوا یکتمون التاویل

اسي تفسیر میں امام فخرالدین رازي نے ایک سوال کیا هی کہ کیونکر ممکن هی داخل کرنا تحریف کا توریت میں، باوجود اُسکي نہایت شہرت کے لوگوں میں ، جواب شاید یہہ کام تھوڑے سے آدمیوں نے جنکا تحریف پر اکھٹا ہوجانا ممکن ہوگیا ہو ، تو اِس صورت میں ایسي تحریف ہوني ممکن هی، مگر میرے نزدیک اُس آیت کي بہتر تفسیر یہہ هی ، کہ جو آیتیں توریت کي نبوت محمد صلی الله علیه وسلم پر دلالت کرتي تھیں اُن میں غور

تفسیر کبیر سورہ آل عمران آیت ۷۸
کیف یمکن ادخال التحریف في التوراة مع شهرتها العظیمة بین الناس . الجواب لعله صدر هذا العمل عن نفر قلیل یجوز علیهم التواطؤ علی التحریف ثم انهم عرضوا ذلک المحرف علی بعض العوام وعلی هذا التقدیر یکون هذا التحریف ممکنا والاصوب عندي في تفسیر الاية وجه اخر وهو ان الايات

الدالة على نبوة محمد صلی الله علیه و سلم کان یحتاج فیها الی تدقیق النظر وتامل الفکر والقوم کانوا یوردون علیها الاسولة المشوشة والاعتراضات المظلمة فکانت تصیر تلک الدلائل مشتبها علی السامعین والیهود کانوا یقولون مرادالله تعالی من هذه الایة ما ذکرناه لاما ذکرتم فکان هذا هو المراد بالتحریف و بلی الالسنة و هذا مثل ان المحقق فی زماننا اذا استدل بایة من کتاب الله فالمبطل یورد علیه الاسولة والشبهات و یقول لیس مراد الله ما ذکرت فکذلک فی هذه الصورة و الله اعلم بمراده

اور فکر کي احتیاج تھي اور وہ لوگ اُسپر سوالات مشوش اور بیجا اعتراضات کرتے تھے ' پھر وہ دلیلیں سننے والوں پر مشتبه ہوجاتي تھیں ' اور یہودي کہتے تھے کہ اِن آیتوں سے الله تعالی کي مراد وہ هی جو هم کہتے هیں ' نہ وہ جو تم کہتے ہو ' پس یہي مراد هی تحریف سے اور زبان بدلنے یا پھیرنے سے ' اِسکي ایسي مثال هی جیسے که همارے زمانه میں جب کوئي محقق کسي آیت کلام الهي سے استدلال کرتا هی تو گمراہ لوگ اُسپر سوالات اور شبہات کرتے هیں ' اور کہتے هیں که الله کي مراد یہہ نہیں هی جو تم کہتے ہو ' اسیطرح پر اس تحریف کي صورت هی ●

تفسیر کبیر سورة النساء آیت ۴۶

فان قیل کیف یمکن هذا فی الکتاب الذی بلغت احاد حروفه وکلماته مبلغ التواتر المشهور فی الشرق والغرب قلنا لعله یقال القوم کانوا قلیلین والعلما بالکتاب کانوا فی غاية القلة فقدروا علی هذا التحریف الثانی ان المراد بالتحریف القاء الشبهة الباطلة و التاویلات الفاسدة وجر اللفظ من معناه الحق الی الباطل بوجوه الحیل اللفظیة کما یفعله اهل البدعة فی زماننا هذا بالایات المخالفة لمذهبهم هذا وهو الاصح

اسي تفسیر میں امام فخرالدین رازي نے ایک اور سوال پیش کیا که کسطرح ممکن هی تحریف ایسي کتاب میں جسکے هر هر حرف اور کلمے تواتر کو پہونچ گئے هیں ' اور شرق سے غرب تک مشہور هوگئے هیں ' پہلا جواب شاید یوں کہا جاسکے که وہ لوگ تھوڑے تھے اور عالم کتاب الهي کے بہت هي کم تھے ' پس ایسي تحریف کرسکے ' دوسرا جواب تحریف سے مراد هی جھوٹے شبہوں کا ڈالنا اور غلط تاویلوں کا کرنا ' اور لفظ کو صحیح معنوں سے جھوٹے معنوں کي طرف کھینچنا ' لفظي حیلوں سے جیسے که اس زمانه میں بدعتي اپنے مذهب کي مخالف ایتوں کے ساتھہ کرتے هیں ' اسکو سمجھو اور یہي مراد تحریف کي بہت صحیح هی ●

تفسیر کبیر سورة المایدة آیت ۱۴

التحریف یحتمل التاویل الباطل ویحتمل تغیر اللفظ وقد بینا فیما تقدم ان الاول بالی لان الکتاب المنقول بالتواتر لایتاتی فیه تغیر اللفظ

اسي تفسیر میں امام صاحب لکھتے هیں که تحریف سے یا تو غلط تاویل مراد هی اور یا لفظ کا بدلنا مراد هے اور همنے اوپر بیان کیا هی که پہلي مراد بہتر هی کیونکه جو کتاب بتواتر منقول هو اُس میں تغیر لفظ کي نہیں هوسکتي ●

تفسير درر منثور میں ابن منذر اور ابن ابي حاتم نے وهب ابن منبه سے روایت کي هی

درر منثور سورۃ البقر و اخرج ابن المنذر و ابن ابي حاتم عن وهب ابن منبه قال ان التوراة والانجيل كما انزلهما الله لم يغير منهما حرف و لكنهم يضلون بالتحريف والتاويل والكتب كانوا يكتبونها من عند انفسهم - ويقولون هو من عند الله و ما هو من عند الله فاما كتب الله فانها محفوظة لا تحول

که توریت و انجیل جسطرح که ان دونوں کو الله نے اُتارا تها اُسي طرح هيں' اُن ميں کوئي حرف بدلا نهيں گيا ' ليکن يهودي بهکاتے تهے لوگوں کو معنوں کے بدلنے اور غلط تاويل کرنے سے ' اور حالانکه کتابيں تهيں وه جنکو اُنهوں نے اپنے آپ لکها تها ' اور کهتے تهے که وه الله کي طرف سے هيں ' اور وه الله کي طرف سے نه تهيں ' مگر جو الله کي طرف سے کتابيں تهيں وه محفوظ تهيں ' اُن ميں کچهه بدلنا نهيں هوا تها *

اور اسي تفسير درر منثور ميں ابن ابي حاتم نے ابن زيد سے روايت کي هی که يهه

تفسير درر منثور سورۃ النساء واخرج ابن ابي حاتم عن ابن زيد في قوله يحرفون الكلم عن مواضعه قال لا يضعونه على ما انزل الله

جو الله تعالى نے فرمايا هی " که تحريف کرتے هيں کلموں کو اُنکي جگهه سے " اُسکے يهه معني هيں که جسطرح پر الله نے اُن کو اُوتارا هی اُسطرح پر اُنکو نهيں رکهتے *

اور اسي تفسير ميں ابن جرير نے ابن عباس سے روايت کي هی که يهه جو الله تعالى

تفسير درر منثور سورۃ المائدہ واخرج ابن جرير عن ابن عباس في قوله يحرفون الكلم عن مواضعه يعني حدود الله في التوراة

نے فرمايا هی که " تحريف کرتے هيں کلموں کي اُن کي جگهه سے " اُسکے يهه معني هيں که جو حديں احکام کي الله تعالى نے توريت ميں مقرر کي هيں اُنکو تغير و تبدل کرتے هيں *

پس اِن تمام روايتوں سے ظاهر هوتا هی که همارے مذهب کے علماء محققين نے اُن تين قسموں ميں سے کسي قسم کي تحريف کا هونا کتب مقدسه ميں نهيں مانا هی ' اور جو کوئي شخص اسبات کا قايل هوا هی که تمام کتب مقدسه ميں اُن تينوں قسموں ميں سے کسي قسم کي تحريف هوئي تو اُس قول کا خود همارے مذهب کے بڑے بڑے علماء نے تخطيه کيا هی ' باقي رهيں پانچ قسميں اخير کي منجمله آٹهه قسموں مذکورہ بالا کے' پس همارے مذهب ميں اِنهي پانچ قسموں کي تحريف کا هونا کتب مقدسه ميں مانا گيا هی *

اب هم يهه دعوى کرتے هيں که هماري مذهبي کتابوں سے بهي انهي پانچ قسموں کي تحريف کا هونا کتب مقدسه ميں پايا جاتا هی ' نه اَوْر کسي قسم کا ' چنانچه هم اِس مقام پر اپنے مذهب کي کل روايتيں نقل کرتے هيں جو تحريف سے متعلق هيں' اُن سب روايتوں کے ديکهنے سے معلوم هوگا که اُن سب سے وهي پانچ قسموں کي تحريف پائي جاتي هی *

وہ روایتیں جنسے چوتھي قسم کي تحریف نکلتي هی

پہلي روایت – سورہ بقر میں اللہ تعالی یہودیوں کا حال بیان فرماتا هی که " جب همنے کہا یہودیوں کو کہ گهسو اس شہر میں (یعني یریحو میں) اور کہاتے پهرو اُس میں جہاں چاهو متحظوظ هوکر ' اور گهسو دروازے میں سجدہ کرتے (یعني جهک کر عاجزي سے) اور کہو (حطه) یعني گناہ اُترے ' تو بخشیں هم تمکو تقصیریں تمهاري ' اور زیادہ بهي دینگے نیکي والوں کو ' پهر بدل لي بےانصافوں نے بات سواے اُسکے جو کہي تهي (حطة کے بدلے حنطه کہا جسکے معني گیہوں کے هیں) پهر اُتارا همنے بےانصافوں پر عذاب آسمان سے اُنکي بے حکمي پر " اس آیت میں اُن یہودیوں کي تحریف کرنے کا ذکر هی جو حضرت یوشع علیه‌السلام کے وقت میں تهے ' مگر اس آیت سے صاف صاف ظاهر هی که اُنہوں نے کسي کتاب مقدس میں تغیر و تبدیل نہیں کي تهي ' بلکه صرف زباني پڑهنے میں لفظ " حطه " کے بدلے " حنطه " پڑہ دیا تها ' اور اس آیت میں جو یہہ لفظ هی که " اُن بےانصافوں نے بات بدل لي " اس سے صاف ثابت هی که وہ تبدیل صرف زباني تهي *

سورة البقر آیت ٥٨ و ٥٩
واذ قلنا ادخلوا هذه القرية فكلوا منها حيث شئتم رغدا وادخلوا الباب سجدا وقولوا حطة نغفرلكم خطايا كم و سنزيد المحسنين فبدل الذين ظلموا قولا غير الذي قيل لهم فانزلنا على الذين ظلموا رجزا من السماء بما كانوا يفسقون

دوسري روایت – اللہ تعالی سورہ آل عمران میں فرماتا هی که " اهل کتاب میں ایسے بهي لوگ هیں که کتاب پڑهنے میں زبان پهیر لیتے هیں که تم جانو وہ کتاب میں هی ' اور وہ نہیں کتاب میں ' اور کہتے هیں که وہ اللہ تعالی کا کہا هی ' اور وہ نہیں اللہ کا کہا ' اور اللہ پر جهوت بولتے هیں جان کر " اِس آیت نے یہہ بات بخوبي ظاهر هی که اهل کتاب کتب مقدسة جو لوگوں کے سامنے پڑهتے تهے اُس وقت لفظ کچهه هوتا تها اور پڑہ کچهه دیتے تهے ' اور یہہ مطلب کسیطرح نہیں نکلتا که لکهي هوئي کتاب میں کچهه تغیر و تبدیل کردیتے تهے *

سوره آل عمران آیت ٧٨
ان منهم لفريقا يلوون السنتهم بالكتاب لتحسبوه من الكتاب وما هو من الكتاب و يقولون هو من عند الله وما هو من عند الله و يقولون على الله الكذب

امام فخرالدین رازي اِس آیت کي تفسیر میں لکهتے هیں که اللہ تعالی نے جو یہہ فرمایا که " کتاب پڑهنے میں زبان پهیر لیتے هیں " اسکے یہہ معني هیں که وہ لوگ خراب کرتے هیں لفظ کو اور بدل دیتے هیں اُسکے اعراب کو که اُس [illegible] معني بگڑ جاتے هیں *

تفسیر کبیر قوله و یلوون السنتهم معناه يعمدون الى اللفظ فيحرفونها في حركات الاعراب تحريفا يتغيربه المعني

تیسری روایت — اللہ تعالی سورہ نساء میں فرماتا ہے' کہ جو یہودی ہیں بدلتے ہیں

سورۃالنساء آیت ۴۶
من الذین هادوا یحرفون الکلم عن مواضعه و یقولون سمعنا و عصینا و اسمع غیر مسمع و راعنا لیا بالسنتهم و طعنا فی الدین ولو انهم قالوا سمعنا و اطعنا واسمع وانظرنا لکان خیرالهم واقوم ولکن لعنهم الله بکفرهم فلا یومنون الا قلیلا

کلموں کو اُنکی جگہہ سے' اور کہتے ہیں ہمنے سنا اور نہ مانا' اور سن نہ سنایا جاٹیو' اور رعنا کا لفظ کہتے ہیں اپنی زبان کو پھیرکر' اور عیب دیکر دین میں' اور اگر وہ کہتے ہمنے سنا اور مانا اور سن اور ہم پر نظر کر' تو بہتر ہوتا اُنکے حق میں اور درست' لیکن لعنت کی اُنکو اللہ نے اُنکے کفر سے' سو ایمان نہیں لائے مگر کم *

اس آیت میں دو لفظ ہیں' ایک یہہ کہ" کہتے ہیں" اور دوسرا یہہ کہ" اپنی زبان پھیرکر" ان دونوں لفظوں سے ثابت ہوتا ہی کہ یہودی زبان سے پڑھنے میں لفظوں کو بدل ڈالتے تھے اور کچھہ کا کچھہ پڑھ دیتے تھے' نہ یہہ کہ کتاب کی عبارت بدل دیتے تھے *

سورۃ المائدہ آیت ۱۳
فبما نقضهم میثاقهم لعناهم وجعلنا قلوبهم قاسیة یحرفون الکلم عن مواضعه ونسوا حظا مما ذکروا به

چوتھی روایت اللہ تعالی سورہ مائدہ میں فرماتا ہی کہ" اُنکے عہد توڑنے پر ہمنے اُنکو لعنت کی' اور کر دیئے اُنکے دل سیاہ؛ تحریف کرتے ہیں کلموں کی اُن کی جگہہ سے' اور بھول گئے فائدہ لینا اُس نصیحت سے جو اُن کو کی تھی"*

اس سے اُوپر جو آیت مذکور ہوئی اُس میں بھی یہی لفظ تھے' کہ بدلتے ہیں کلموں کو اپنی جگہہ سے' اور اِس آیت میں بھی یہی لفظ ہیں' پس جو معنی اُن لفظوں کے پہلی آیت میں لیئے گئے ہیں' وہی معنی ان لفظوں کے اِس آیت میں بھی لیئے جاوینگے' علاوہ اِس کے خود اِس آیت میں جو یہہ لفظ ہیں کہ" اُس نصیحت سے فائدہ لینا بھول گئے" اِس سے پایا جاتا ہی کہ جو مطلب اور مقصود تھا اُسکو بدل دیا تھا نہ یہہ کہ کتابوں کی عبارت بدل دی تھی *

پانچویں روایت — اللہ تعالی سورہ بقر میں فرماتا ہی کہ اے مسلمانوں کیا تم توقع

سورۃالبقر آیت ۷۵
افتطمعون ان یؤمنوا لکم و قد کان فریق منهم یسمعون کلام الله ثم یحرفونه من بعد ما عقلوه وهم یعلمون

رکھتے ہو کہ یہود مانیں گے تمہاری بات' اور ایک لوگ تھے اُن میں کہ سنتے کلام اللہ کا پھر اُس کو بدل ڈالتے سمجھہ کر' اور اُن کو معلوم ہی *

اِس آیت میں جو یہہ لفظ ہیں کہ اللہ کا کلام سن کر بدل ڈالتے تھے اِس سے ظاہر ہی کہ وہ تحریف زبانی تھی' جسطرح کہ سنتا تھا' نہ یہہ کہ کتاب کی لکھی ہوئی عبارت کو بدل دیتے تھے *

غرض که جسقدر یهه آیتیں همنے نقل کیں ' اُن سے صرف چوتھي قسم کي تحریف پائي جاتي هی ' نه پهلي تین قسموں کي *

وہ روایتیں جنسے پانچویں قسم کي تحریف نکلتي هی

پهلي روایت — بخاري میں عبدالله ابن عمر سے ایک بڑي حدیث منقول هی ' اُس حدیث میں یهه بهي هی که جب توریت میں آیة رجم کو ڈهونڈ نے لگے تو یهودي توریت کے پڑهنے والے نے آیت رجم پر اپنا هاتهه رکهه لیا ' اور اِدهر اُدهر سے پڑهنا شروع کیا ' اور آیت رجم کو نه پڑها پهر عبدالله ابن سلام نے اُس کا هاتهه آیة رجم پر سے اُٹها لیا ' اور کہا که یهه کیا هی ' جب اُنهوں نے دیکها تو کہا که یهه آیت رجم کي هی *

بخاري عن عبدالله ابن عمر هذه قطعة من حديث طويل فوضع مدارسها الذي يدرسها منهم كفه على آية الرجم فطفق يقرأ ما دون يده و ما وراءها ولم يقرأ آية الرجم فنزع يده عن آية الرجم فقال ما هذه فلما راوا ذلك قالوا هي آية الرجم

اِس حدیث سے صرف اسقدر معلوم هوتا هی که جو آیت رجم توریت میں موجود تهي اُسکو چهپایا تها نه یهه که کتاب میں سے اُس آیت کو نکال ڈالا تها ' چنانچه اب بهي توریت مقدس میں آیت رجم موجود هی † *

دوسري روایت الله تعالی نے سورہ بقر میں فرمایا هی که جو لوگ چهپاتے هیں جو کچهه اُترا صاف حکم اور هدایت بعد اِس کے که هم اُن کو ظاهر کرچکے لوگوں کے واسطے کتاب (یعني توریت میں) اُن کو لعنت دیتا هی الله ' اور لعنت دیتے هیں لعنت دینے والے *

سورة البقر آيت ۱۵۹
ان الذين يكتمون ما انزلنا من البينات والهدى من بعد ما بينّاه للناس في الكتاب اولٰئك يلعنهم الله و يلعنهم اللاعنون

امام فخرالدین رازي نے تفسیر کبیر میں لکها هی که عبدالله ابن عباس نے روایت کي هی که ایک گروہ نے انصاریوں میں سے پوچها ایک یهودي سے کیا هی توریت میں نشاني محمد صلی الله علیه و سلم کي ' اور بعض احکام بهي پوچهے ' پهر اُنهوں نے چهپایا ' تب اُتري یهه آیت *

تفسیر کبیر
قال ابن عباس ان جماعة من الانصار سئلوا نفرا من اليهود عما في التوراة من صفته صلى الله عليه وسلم و من الاحكام فكتموا فنزلت الاية

اِس آیت سے بهي اسیقدر ثابت هوتا هی که یهودیوں نے توریت کے درسوں کو چهپایا تها ' نه یهه که اُس میں سے کوئي درس نکال ڈالا تها *

---

† قوانین ۲۰ — ۲ و ۱۰ استثناء ۲۲ — ۲۳ و ۲۴

سورة البقر آیت ۱۷۴
ان الذين يكتمون ما انزل الله من الكتاب و يشترون به ثمنا قليلا اولئك ما يا كلون في بطونهم الا النار ولا يكلمهم الله يوم القيامة ولا يزكيهم ولهم عذاب اليم

تیسري روایت — اللہ تعالی نے سورہ بقر میں علماء یہودوں کو یوں فرمایا ہی کہ" جو لوگ چھپاتے ہیں جو کچھہ اُتارا اللہ نے کتاب سے' اور لیتے ہیں اُسپر مول تھوڑا' وہ نھیں کھاتے اپنے پیٹ میں مگر آگ' اور نہ بات کریگا اُنسے اللہ قیامت کے دن' اور نہ سنواریگا اُن کو' اور اُن کو دکھہ دینے والا عذاب ہی " *

امام فخرالدین رازي تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں " جاننا چاہیئے کہ اللہ تعالی کے اس

تفسیر کبیر اعلم ان في قوله تعالی ان الذين يكتمون مسائل المسئلة الاولی قال ابن عباس نزلت الاية في روساء اليهود كعب ابن الاشرف وكعب ابن الاشدو مالک ابن الصيف وحي ابن اخطب وابي ياسر ابن اخطب كانوا ياخذون من اتباعهم الهدايا فلما بعث محمد صلی الله عليه و سلم خافوا انقطاع تلک المنافع فكتموا امر محمد صلی الله عليه و سلم و امر شرايعه فنزلت هذه الاية المسئلة الثانية اختلفوا في انهم اي شئي كانوا يكتمون فقيل كانوا يكتمون صفته محمد صلی الله عليه و سلم و ايته البشارة به وهو قول ابن عباس وقتادة والسدي و الاصم وابن مسلم وقال الحسن كتموا الاحكام وهو كقوله تعالی ان كثيرا من الاحبار والرهبان ليا كلون اموال الناس بالباطل ويصدون عن سبيل الله

قول میں کہ جو لوگ چھپاتے ہیں کئی مسئلہ ہیں — اول یہہ کہ عبداللہ ابن عباس نے روایت کي ' کہ یہہ آیت روساء یہود کے حق میں اُتري ہی ' اور وہ یہہ لوگ تھے ' کعب بیٹا اشرف کا ' اور کعب بیٹا اشد کا ' اور مالک بیٹا صیف کا اور حي بیٹا اخطب کا ' اور ابي یاسر بیٹا اخطب کا ' یہہ لوگ لیتے تھے اپنے تابعداروں سے نذریں ' پس جب محمد صلی اللہ علیہ و سلم نبي ہوئے تو وہ لوگ ڈرے کہ یہہ فائدے جاتے رہینگے اسلیئے چھپایا محمد صلی اللہ علیہ و سلم کي بشارتوں کو ' اور آنحضرت کي شریعت کے نشانوں کو پس اُتري یہہ آیت — دوسرا مسئلہ یہہ ہی کہ علماء نے اختلاف کیا ہی اِس بات میں کہ وہ کیا چیز چھپاتے تھے کہا گیا ہی کہ چھپاتے تھے تعریف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کي ' اور آنحضرت کي نشاني اور آنحضرت کي بشارت ' اور یہہ قول ابن عباس کا ہی ' اور قتادہ اور سدي اور اصم اور ابي مسلم کا اور حسن کا یہہ قول ہی کہ وہ احکام کو چھپاتے تھے ' جیسے کہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ " بہت عالم اور درویش اہل کتاب کے کھاتے ہیں مال لوگونکا ناحق ' اور روکتے ہیں اللہ کي راہ سے " — اس آیت میں بصراحت اسیقدر مذکور ہی کہ جو احکام اللہ تعالی نے کتاب میں اُتارے تھے اُنکو اہل کتاب چھپاتے تھے ' نہ یہہ کہ لکھي ہوئي کتاب میں کچھہ بدل دیتے تھے " *

چوتھي روايت — الله تعالى نے سورہ ال عمران ميں فرمايا هي" اور جب الله نے اقرار ليا كتاب والوں سے كه اسكو بيان كرو لوگوں پاس اور نه چهپاؤ ' پهر پهينك ديا انهوں نے وہ اقرار اپنے پيٹهہ پيچهے ' اور خريد كيا اسكے بدلے مول تهوڑا ' پهر كيا بري چيز خريد كرتے هيں " اس آيت سے بهي صرف چهپانا احكام الهي كا پايا جاتا هى *

سورہ ال عمران آيت ۱۸۷ واذاخذ الله ميثاق الذين اوتوا الكتاب لتبيننه للناس ولاتكتمونه فنبذوه وراء ظهورهم واشتروا به ثمنا قليلا فبئس مايشترون

پانچويں روايت — الله تعالى سورہ مائدہ ميں فرماتا هى" اے كتاب والو آيا هى تم پاس رسول همارا ' كهولتا هى تم پر بهت چيزيں جو تم چهپاتے تهے كتاب كي (يعني كتاب الهي كي) اور در گذر كرتا هى تمهاري بهت تقصيروں سے ' تم پاس آئي هى الله كي طرف سے روشني اور كتاب بيان كرنے والي ' يعني قرآن مجيد " *

سورة المائدہ آيت ۱۹ ياأهل الكتاب قدجاءكم رسولنا يبين لكم كثيرا مما كنتم تخفون من الكتاب ويعفو عن كثير قدجاءكم من الله نور و كتاب مبين

اس آيت سے بهي بخوبي معلوم هوتا هى كه تحريف سے چهپانا آيات كتب الهي كا مراد هى ' نه نكالنا آيات كا كتب الهيه ميں سے *

وہ روايتيں جنسے چهٹي قسم كي تحريف پائي جاتي هى

اس قسم كي تحريف كرنے كو صرف ايك آيت كا نقل كرنا همكو كافي هوگا — الله تعالى سورہ توبه ميں فرماتا هى " اے ايمان والو بهت عالم اور درويش اهل كتاب كے كهاتے هيں مال لوگوں كے ناحق ' اور اٹكاتے هيں الله كي راہ سے " اس آيت ميں جو لفظ باطل يعني ناحق كا آيا هى اس سے يهي مراد هى كه برخلاف احكام الهي كے لوگوں كو حكم بناكر اور فتوى ديكر لوگوں كا مال بطور رشوت ليتے تهے *

سورة التوبه آيت ۳۴ ياايها الذين امنوا ان كثيرا من الاحبار والرهبان لياكلون اموال الناس بالباطل و يصدون عن سبيل الله

امام فخرالدين رازي عليه الرحمة تفسير كبير ميں لكهتے هيں كه علماء نے باطل كے لفظ كي تفسير ميں اختلاف كيا هى كئي طرح پر — اول يهه كه اهل كتاب لوگوں سے رشوت ليتے تهے احكام كے گهٹانے ميں اور آنا كاني كرنے كي شريعت ميں — دوسرے يهه كه اهل كتاب عوام لوگوں كے سامنے كهتے تهے كه كسي كو خدا كي

في التفسير الكبير قد اختلفوا في تفسير هذا الباطل على وجوه الاول انهم يا خذون الرشاء في تخفيف الاحكام والمسامحة في الشرايع الثاني انهم كانوا يدعون عند الحشو والعوام انه لاسبيل

الحدالي الفوز برضاة الله الا مخدومهم و طاعتهم وبذل الاموال في طلب مرضاتهم والعوام كانوا يغمرون بتلك الاكاذيب

مرضي تک پہونچنے کا رستہ ہي نہيں هی بجز أنكي خدمت اور تابعداري كے ' اور أنكي مرضي كے ليئے روپيه خرچ كرنے كے ' اور عوام ان جھوٹي باتوں پر بہک جاتے تھے *

وہ روايتيں جن سے ساتويں اور آتھويں قسم كي تحريف پائي جاتي هی

ساتويں قسم يعني لفظ كے وہ معني بيان كرنے جو مقصود نہيں هيں ' اور آتھويں قسم يعني آيتوں كي غلط تاويل كرني — يهہ دونوں قسميں قريب قريب هيں ' صرف اتنا فرق هی كه پہلي صورت ميں لغت كے معني وہ بيان كرتے هيں جو مقصود نہيں هيں ' اور پچھلي صورت ميں أنكا مطلب غلط بيان كرنا هی ' اس واسطے ان دونوں قسموں كے ليئے متعدد روايتيں هيں جنكا هم ذكر كرتے هيں *

سورة البقر آيت ۴۲ ولا تلبسوا الحق بالباطل و تكتموا الحق و انتم تعلمون

پہلي روايت - الله تعالی نے سورہ بقر ميں فرمايا هی يهوديوں كو خطاب كو كر " كه نه ملاؤ صحيح ميں غلط ' اور نه چھپاؤ سچ كو جانكر " *

امام فخرالدين رازي عليه الرحمة تفسير كبير ميں لكھتے هيں كه اس آيت كے

في التفسير الكبير والمغني ولا تلبسوا الحق بسبب الشبهات التی توردونها علی السامعين وذلك لان النصوص الواردة في التورية والانجيل في امر محمد صلی الله عليه وسلم كانت نصوصا خفية تحتاج في معرفتها الی الاستدلال ثم انهم كانوا يجادلون فيها ويشوشون وجوه الدلالة علی المتاملين فيها بسبب القاء الشبهات وهذا هو المراد بقوله ولا تلبسوا الحق

معني يهہ هيں كه نه ملاؤ صحيح ميں غلط بسبب أن شبهوں كے جو سننے والوں پر ڈالتے هو ' اور يهہ بات اس سبب سے تھي كه توريت و انجيل ميں جو آيتيں محمد صلی الله عليه وسلم كے باب ميں آئي هيں وہ آيات خفيه هيں ' أنكے جاننے ميں استدلال كي طرف حاجت هوتي هی ' پھر وہ لوگ أن ميں جھگڑا كرتے تھے ' اور مشوش كرديتے تھے دليلوں كو سوچنے والوں پر بسبب ڈالنے شبهوں كے ' اور يهي مراد الله تعالی كے قول كي هی كه نه ملاؤ صحيح ميں غلط *

پس اس آيت سے صرف غلط معني بيان كرنے مراد هيں نه يهہ كه لكھي هوئي كتاب ميں كچھه ملاديتے تھے *

سورة آل عمران آيت ۷۱ يا اهل الكتاب لم تلبسون الحق بالباطل و تكتمون الحق وانتم تعلمون

دوسري روايت - الله تعالی سورہ آل عمران ميں فرماتا هی " اے كتاب والو كيوں ملاتے هو صحيح ميں غلط اور چھپاتے هو سچي بات جانكر " *

چوتهي روايت ' الله تعالى سورة بقر ميں فرماتا هى جنكو همنے دي هى كتاب پهچانتے هيں يهه بات يعني نبي هونا محمد صلى الله عليه و سلم كا جيسے پهچانتے هيں اپنے بيٹوں كو ' اور ايک فرقه اُن ميں سے چهپاتے هيں حق كو جانكر *

سورة البقر آيت ۱۴۶
الذين اتيناهم الكتاب يعرفونه كما يعرفون ابناءهم وان فريقا منهم ليكتمون الحق وهم يعلمون

پس ان تمام دليلوں سے ظاهر هى كه مسلمانوں كے مذهب ميں تحريف سے كتب مقدسه ميں اُنكي عبارتوں كا تغير و تبديل كرنا مراد نهيں هى بلكه زباني لوگوں كو بدل كر غلط پڑه سنانے يا كلام الهي كو اخفا كرنا يا احكام الهي كو بدلنا يا كلام الهي كے غلط معنے اور غلط تاويليں بيان كرنا مراد هى *

اب رهي يهه بات كه اپني لكهي هوئي عبارت اور اپنے لكهے هوئے رسالونكا مشهور كرنا نه يهه خدا كا كلام هى اسكے لئيے هماري مذهبي كتابوں ميں اور نيز عيسائي مذهب كي تواريخوں ميں بهت سي سنديں موجود هيں جنكو هم يهاں نقل كرتے هيں *

سورة بقر ميں الله تعالى فرماتا هى "كه پس خرابي هى اُن كو جو لكهتے هيں رساله اپنے هاتهه سے پهر كهتے هيں يهه الله كے پاس سے هى كه ليويں اُسپر مول تهوڑا ' سو خرابي هى اُن كو اپنے هاتهه كے لكهے هوئے سے ' اور خرابي هى اُنكو اپني كمائي سے " *

سورة البقر آيت ۷۹
فويل للذين يكتبون الكتاب بايديهم ثم يقولون هذا من عند الله ليشتروا به ثمنا قليلا فويل لهم مما كتبت ايديهم وويل لهم مما يكسبون

موشيم صاحب † اپني تاريخ ميں ارقام فرماتے هيں كه افلاطون اور فيسا غورث كے پيرووں نے اسمات كو صرف جايز هي خيال نهيں كيا تها بلكه قابل تحسين اور آفرين كے سمجهتے تهے كه راستي اور خدا پرستي كي ترقي كو فريب ديں اور جهوٹ بوليں ' اس رائے كو اُن يهوديوں نے جو مصر ميں رهتے تهے سنه مسيحي سے پيشتر جيسا كه بهت سي دليلوں سے معلوم هوتا هى اُن سے سيكها تها ' اور اُن دونوں سے عيسائيوں ميں يهه برائي ابتدا سے پهيلي تهي ' اسمات ميں كوئي شخص شک نهيں كرنے كا جب اُن كتابوں كو جو بهت سے جهوٹ سے بهري هيں ' اور مشهور آدميوں كے نام سے بنائي گئي هيں بغور ديكهيگا اور سبل لين كے اشعار اور اسيطوح كي بيقدر كتابوں پر توجهه كريگا ' جو بهت سي دوسري صدي اور اُسكي اگلي صديوں ميں نكلي هيں ' ميں يهه نهيں كهتا كه جو عيسائي اپنے مذهب پر پكے تهے اُنهوں نے اس قسم كي جهوٹي كتابيں بنائي تهيں ' بلكه غالبا وه

† موشيم صاحب كي تاريخ دوسري صدي باب ۳ صفحه ۷۰ مطبوعه سنه ۱۸۲۰ ع *

کتابیں بہت سی ناستک کے فرقه سے نکلی تھیں انہام لسبات سے انکار نہیں کیا جاسکتا که جو عیسائی اپنے مذهب کے پابند تھے وہ اس خطا سے بالکل آزاد نه تھے *

ولیم میور صاحب † اُردو تاریخ مسیحی کلیسا میں ارقام فرماتے هیں " کہ دوسری صدی میں مسیحیوں میں گفتگو رهی کہ جب بت پرست اور فیلسوف حکیموں کے ساتھه دین کا مباحثه کیا جاوے تو اُنهی کی بحث کا طرز اور طریقه اختیار کرنا جایز هی که نهیں ' آخرکار ارجن وغیرہ کی راے کے بموجب طریقه مذکور تسلیم هوا ' اس سے البته مسیحی بحثوں کی تیز عقلی اور نکته سنجی نے بحث میں زیادہ رونق پائی ' لیکن راستی اور صفائی میں کچهه خلل پڑا ' پھر اسی سبب سے بعض لوگ یهه بهی جانتے هیں ' که وہ جعلی تصنیفات پیدا هوئیں ' جو که اس زمانه کے بعد کثرت سے لکهی گئیں اسطرح سے که فیلسوف لوگ جب کسی طریقه کی پیروی کرتے تھے تو کبهی کبهی اُسکے حق میں کتاب لکهه کے کسی معروف حکیم کے نام سے اجرا کرتے تھے ' که اس حیله سے لوگ اُس پر متوجهه هوکر اُسکی باتیں زیادہ مانینگے ' اگرچه اُسکی باتیں بالکل خود مصنف کی هوتیں سو اسیطرح مسیحی جو فیلسوفوں کی طرح بحث کرتے تھے کتاب لکهه کے کسی حواری یا خادم حواری یا معروف اُسقف کے نام سے رواج دیتے تھے ' ایسا دستور تیسری صدی میں شروع هوا اور کئی سو برس تک رومی کلیسا میں جاری رها ' یهه بات بہت هی خلاف حق اور قابل الزام شدید تهی " *

اسیطرح موشیم صاحب ‡ اپنی تاریخ میں ارقام فرماتے هیں که بہت سے ایسے باعث تھے جنکے سبب ابتداء زمانه میں انجیلوں کو ایک نسخه میں جمع کرنے کی ضرورت هوئی خصوصا اِس باعث سے که بعد رفع هونے حضرت عیسی کے آسمان پر اُنکی زندگی اور تعلیمات کی تواریخ پر فریب اور کہانی امیز ایسے لوگوں سے جنکے ارادے بد نه تھے مگر جو جهوٹے مذهب والے اور سادہ لوح اور خدا پرست فریبیوں سے رغبت رکھتے تھے تصنیف هوئی تهیں ' اور اُسکے بعد بہت سی جهوٹی بنیاد کی تحریریں چلیں پاک پیغمبروں کے نام بطور مصنفونکے درج کیئے گئے تھے دنیا پر فریب سے رکهی گئیں تهیں *

غرضکه اسبات میں هم اور عیسائی دونوں متفق هیں که یهودی اور عیسائیوں میں یهه رواج هوگیا تها که اپنی طرف سے کوئی کتاب یا عبارت لکھکر اگلے بزرگوں یا پیغمبروں کے نام سے مشہور کردیتے تھے ' اور ایسی بات کا ذکر همارے قرآن مجید میں هی *

---

† ولیم میور صاحب کی اُردو تاریخ کلیسا مطبوعه سنه ۱۸۴۸ ع حصه ۲ باب ۳ --

‡ موشیم صاحب کی تاریخ مطبوعه سنه ۱۸۴۰ ع صدی اول حصه دویم باب دویم

المقدمة الثامنة

کیا یہہ کتابیں بالکل اُن اصل نسخوں کے مطابق هیں جنکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا

اِسباب میں کہ یہہ کتب مقدسہ جو اب همارے هاتوں میں هیں بالکل اُن اصل کتابوں کے مطابق هیں جنکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا یا نہیں هیں هماري مذهبي کتابوں سے صرف اتني بات پائي جاتي هی کہ یہہ کتابیں جو یہودیوں اور عیسائیوں کے پاس تھیں اُن میں باهم اِختلاف تھا ' بخاري میں انس ابن مالک سے ایک بڑي حدیث هی اُسکا ٹکرہ یہہ هی" کہ حضرت حذیفہ نے حضرت عثمان سے کہا کہ اے مسلمانوں کے سردار اِن لوگوں کي (یعني مسلمانوں کي) اُس سے پہلے خبرلے کہ یہہ لوگ اپني کتاب (یعني قرآن مجید) میں ایسے مختلف هوجاویں 'جیسے یہودي اور عیسائي اپني اپني کتاب میں مختلف هوگئے هیں"

بخاري باب جمع القرآن فقال حذیفة لعثمان یاامیر المومنین ادرک هذه الامة قبل ان تختلفوا في الکتاب اختلاف الیهود و النصاری الی اخره

پس اِس حدیث سے اِسقدر پایا جاتا هی کہ اِن کتابوں میں بلا شبہہ اِختلاف عبارت موجود هیں ' چنانچہہ تمام علماء مسیحي بھي اسکا اقرار کرتے هیں •

غور کرنا چاهیئے کہ اِبتداء تحریر کتب مقدسہ سے زمانہ دراز تک جسقدر کثرت سے کتب مقدسہ کا رواج هوا وہ بذریعہ قلمي نسخوں کے هوا ' اِس سبب سے اُن میں غلطي کا اور اختلاف عبارت کا نہونا اور کمي اور بیشي سے محفوظ رهنا نا ممکن تھا ' جسقدر کثرت سے وہ پھیلیں اور جسقدر کثرت سے اُنکي قلمي نقلیں هوئیں اُسیقدر غلطیاں اور خلافات اُن میں پیدا هوئے ' یہاں تک کہ کہا جا سکتا هی کہ کوئي کتاب اصلي نسخہ کے مطابق نہیں رهي تھي •

هارن صاحب † اپني کتاب میں ڈاکٹر بنٹلي صاحب کا قول نقل کرتے هیں کہ " اب کوئي ایک نسخہ قلمي یا چھاپہ کا مقدس لکھنے والونکي اصلي کتاب کے مطابق نہیں هی ' مگر سب کتابوں میں پھیلے هوئے اور متفرق هیں ' اور یہہ کتابیں بلاشبہہ وهي کتابیں هیں ' یہاں تک کہ غلط سے غلط قلمي نسخہ میں بھي جو اب موجود هی کوئي بات مذهب کي یا تہذیب اخلاق کي یا نصیحت کي بدلي نہیں گئي ' اور نہ اُسمیں سے کم هوتي هی " غرضکہ تجربہ سے بھي جو هم دن رات هرقسم کي قلمي کتابوں میں دیکھتے هیں اور نیز علماء مسیحي کے اقوال سے بھي بخوبي روشن هی کہ کتب مقدسہ نقل هوتے هوتے غلط اور آپسمیں مختلف هوگئي تھیں •

---

† هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۴ -

† هارن صاحب نسبت عبري کتابوں عهد عتيق کے لکھتے هيں، که وه کتابيں اگرچه بغير کسي تغير و تبديل کے همارے پاس پهونچي هيں، اور قديم نقل کرنے والوں نے کمال احتياط کي هی، تو بهي اُنکو اُن غلطيوں سے آزاد رکهنا ناممکن تها جو غلطياں که عبري الف بے کے مشابه حرفوں کے بدلنے سے، يا اور آؤر باتوں سے، جو قديم نسخونکے نقل کرنے ميں هوتي هيں *

يهودي عالم ساده لوحي سے يقين جانتے تهے، که عبري کتب مقدسه ميں بالکل غلطي نهيں هی، اور قلمي نسخوں ميں کوئي ايسا اختلاف نهيں نکل سکتا جو امر اهم کي نسبت هو، مگر فادر مارن صاحب نے، نهايت دليري سے اسبات کو رد کيا، اور عبري کے قلمي نسخوں کي غلطياں اُن اختلافات سے نکاليں، جو عبري اور سميريا کي کتب خمسه موسی ميں، اور عبري اور سبتو ايجنت کي کتب عهد عتيق ميں تهيں، پهر لوئيس کيپل صاحب نے تائيد کي، اور اسبات کا اقرار کيا، که واسطے صحت عبري عهد عتيق کے کوئي عمده قاعده بنانا ضرور هی، پهر سترهويں صدي ميں عموماً يهه بات قرار پائي، که عبري عهد عتيق کے نسخوں کے مقابله کرنے کي بهت ضرورت هی *

اب مناسب معلوم هوتا هی که اسمقام پر کتب مقدسة کے چند پرانے نسخونکا ذکر کيا جاوے، تاکه مطالب اس مقدمه کے بوضاحت معلوم هوں، چنانچه ‡ هارن صاحب کے انٹروڈکشن سے جو اُوپر علوم بهبل کے هی، کتب مقدسه کے چند پرانے نسخوں کا ذکر کيا جاتا هی *

عهد عتيق کي کتابيں دراصل عبراني زبان ميں هيں اور وه دو ناموں سے پکاري جاتي هيں *

ايک آتوگرافس (يعني وه کتابيں جنکو خود الهامي لکهنے والوں نے لکها تها) اُن ميں کے سب نسخے ناپيد هوگئے، کوئي بهي موجود نهيں هی *

دوسرے ايپو گرافس (يعني وه نسخے جو اصلي نسخوں سے نقل هوئے تهے) اور جو مکرر اور سهکرر نقل هوتے هوتے بهت کثرت سے پهيل گئے تهے، يهه پچهلے نسخے بهي دو قسم کے تهے - ايک پرانے جو يهوديوں ميں بهت معتبر اور سندي گنے جاتے تهے، مگر يهه نسخے بهي مدت سے معدوم هوگئے هيں- دوسرے نئے، جو سرکاري کتب خانوں ميں، يا لوگوں کے پاس موجود هيں، اور يهه بهي دو قسم کے هيں *

اول رولڈ مينيوسکرپتس - يعني وه قلمي نسخے جو معابد ميں کام ميں آتے هيں *

دويم سکيوئر مينيو سکرپتس - يعني وه قلمي نسخے جو مربع تقطيع پر لکهے هيں، اور عام لوگوں کے کام ميں آتے هيں *

---

† هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحه ۲۴

‡ هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ حصه ۱ باب ۲ فصل ۱

درمیان چھٹی اور دسویں صدی کے یہودیوں کے دو مدرسہ تھے - ایک بیبلن میں جو مشرق میں ہی - دوسرا ٹی بیریس میں جو مغرب میں ہی ' اِن دونوں مدرسوں میں یہودیوں کے علم کا بڑا چرچا تھا ' اور کتب مقدسہ بہت کثرت سے نقل کی جاتی تھیں ' اس سبب سے یہودیوں میں کتب مقدسہ کی دو قسمیں پیدا ہوئیں ' جو نسخے پہلے مدرسہ میں مروج تھے ' وہ اوری انٹل ریڈنگ (یعنی مشرقی نسخے) کہلاتے تھے ' اور جو دوسرے مدرسہ میں تھے ' وہ آکسی ڈنٹل ریڈنگ (یعنی مغربی نسخے) کہلاتے تھے ' آٹھویں یا نویں صدی میں ان دونوں نسخوں کا مقابلہ ہوا ' اور جہاں جہاں اختلاف نکلا اُسپر نشان کیا گیا ' اور وہ اختلافات مختلف طور سے شمار ہوئے ' اور اُنکی تعداد ۲۱۰ و ۲۱۶ و ۲۲۰ تک تھی ' مشرقی نسخہ کے اختلاف ایسٹرن ریڈنگ ' اور مغربی نسخہ کے اختلاف ویسٹرن ریڈنگ کہلاتے ہیں *

ابتداے گیارھویں صدی میں عرن بن عشر پریسیڈنٹ مدرسہ ٹی بیریس ' اور یعقوب بن نفتالی پریسیڈنٹ مدرسہ بیبلن نے ' مشرقی اور مغربی یہودی قلمی نسخوں کا مقابلہ کیا ' اور جو ان نامی یہودی عالموں نے اختلاف پائے وہ ۸۶۴ سے زیادہ ہوتے ہیں ' ایک بات کو چھوڑ کر باقی اعراب سے منعلق ہیں ' اور اِس سبب سے چنداں لائق لحاظ نہیں ہیں ' مغربی نسخے اور عبری عہد عتیق کے چھپے ہوئے نسخے ' جو اب موجود ہیں ' اور ہمارے ملک میں بھی پائے جاتے ہیں ' وہ بہت کرعرن بن عشر کے نسخے کے پیرو ہیں *

یہودیوں میں پانچ نسخے بطور نمونہ کے تھے ' جنہوں نے بالتخصیص نہایت صحیح ہونے میں بہت شہرت پائی تھی ' اور اُنہی نسخوں سے تمام نسخے اُنکے بعد کے صحیح ہوتے تھے *

اول کوڈکس ہلل ' یہہ ایک مشہور قلمی نسخہ تھا ' اُسکو بعض یہودی عالموں نے بارھویں صدی میں دیکھا تھا ' مگر اسبات میں نہایت اختلاف ہی ' کہ یہہ ہلل کون تھا ' بعضوں نے خیال کیا ہی کہ یہہ وہ مشہور عالم ہلل ہی جو ساٹھہ برس پیشتر ولادت حضرت مسیح علیہ السلام سے تھا ' بعضوں نے کہا ہی کہ یہودا حکادوش جو مشہور عالم تھا ' یہہ ہلل اُسکا پوتا ہی ' جسنے مسنا لکھا ' اور جو چودھویں صدی میں نام آور ہوا ' اور بعضے کہتے ہیں کہ یہہ شخص ہلل نامی اسپین کا ایک یہودی تھا ' بایر صاحب زیادہ بھروسے کے ساتھہ کہتے ہیں ' کہ یہہ نسخہ زمانہ حال کا لکھا ہوا ہی ' اور اسپین میں لکھا گیا تھا ' کیونکہ اس میں اعراب پائے جاتے ہیں ' اور صرف و نحو کے قواعد موجود ہیں ' ہلل کا نام غریبا اُسکی قدر بڑھانیکو اُسپر لکھہ دیا تھا *

دویم کوڈکس بن عشر
سویم کوڈکس بن نفتالي } ان دونون نسخوں کا حال ابھي بیان هوچکا هی ٴ

ان دونوں میں سے پہلا نسخہ مصر میں اسبات میں مشہور تھا کہ اسکے بہت سے مقاموں کو خود ابن عشر نے صحیح اور نظرثاني کیا هی ٴ اور یہہ وہ نسخہ هی جسکي میموني ڈیز نے توریت کي نقل کرنے میں بموجب یہودي رسم کے پیروي کي هی *

چہارم کوڈکس جیبري کو ٴ اس میں صرف حضرت موسی علیہ السلام کي پانچوں کتابیں هیں ٴ ایک بڑے یہودي عالم الیس لو یدانے اسبات کي نہایت تعریف کي هی ٴ کہ یہہ بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسی کا هی ٴ اُس میں صحیح لفظ اور غلط لفظ دونوں دکھلائے گئے هیں *

پنجم کوڈکس سني ٴ اس میں بھي صرف حضرت موسی کي پانچوں کتابیں هیں ٴ یہہ بھي بہت صحیح نسخہ کتب خمسہ موسی کا هی ٴ اور اگلے نسخہ سے صرف لہجہ میں متفاوت هی *

ایک چھٹا نسخہ اور تھا جو کوڈکس سین دوکي کہلاتا هی ٴ پیرسائیمن بیان کرتے هیں ٴ کہ میں نے اُسکو دیکھا ٴ مگر اس امر میں کہ وہ کب لکھا گیا ٴ اور کسنے اُسکو لکھا ٴ کوئي بات تحقیق معلوم نہیں هی *

گیارھویں صدي سے جسقدر یہودي نسخے پڑھنے پڑھانے میں چلے آتے هیں ٴ وہ کسي نکسي خاص نسخہ سے صحیح کیئے گئے هیں ٴ اسلیئے اُنکو باعتبار اُس ملک کے ٴ جہاں اُنکا رواج تھا ٴ جدا جدا چار خاندانوں میں قرار دیا هی *

اول اسپینش میني سکرپٹس (یعني وہ قلمي نسخے) جو اسپین کے لوگوں میں مروج تھے اور جو کوڈکس هلل سے مقابلہ هوکر صحیح کیئے گئے تھے ٴ اکثر یہودي اُن نسخوںکي بہت قدر کرتے هیں ٴ مگر بعض محقق یہودي اُنکو زیادہ قدر کا نہیں جانتے *

دویم اُوریي ینٹل میني سکرپٹس — یعني وہ قلمي نسخے جنکا مشرقي ملکوں میں رواج تھا ٴ یہہ نسخے اور اگلے نسخے ایک سے اور ایک هي درجہ میں سمجھنے کے لایق هیں *

سویم جرمن میني سکرپٹس — یعني وہ قلمي نسخے جنکا جرمن میں رواج تھا ٴ اِن نسخوں میں امر اهم کي عبارتیں اسطرح پر پائي جاتي هیں ٴ کہ ویسي اسپینش میني سکرپٹس میں نہیں هیں مگر یہہ عبارتیں سمعر تني زبان کي کتب خمسہ سے اور قدیم ترجموں سے مطابقت رکھتي هیں ٴ یہودي اِن نسخوں کو زیادہ معتمد نہیں سمجھے مگر محققین بیبل اُن نسخوں کي نہایت قدر کرتے هیں *

چہارم اِٹالین میني سکرپٹس — یعني وہ قلمي نسخے جو اٹلي میں مروج تھے ٴ یہہ نسخے اسپین اور جرمني نسخوں میں اوسط درجے کا اعتماد رکھتے هیں *

علاوہ اِن قسموں کے ' ایم ٹي راسي صاحب نے تمام قلمي نسخوں کو ' باعتبار زمانہ کے تین قسم میں تقسیم کیا هی *

اول جو بہت پرانے تھے ' یعني جو بارھویں صدي سے پیشتر کے لکھے ہوئے تھے *

دویم اوسط درجہ کے پرانے' یعني جو تیرھویں اور چودھویں صدي کے درمیان کے لکھے ہوئے تھے *

سویم زمانہ حال کے یا وہ نسخے جو چودھویں صدي کے اختتام اور پندرھویں کے شروع میں لکھے گئے *

مگر ایم ٹي راسي صاحب زمانہ حال کے نسخوں کو ' یا اُنکو جو پندھرویں صدي سے لکھے گئے هیں ' اور کثرت سے معبدوں میں پائے جاتے هیں ' قابل اعتبار کے نہیں جانتے تھے جب تک کہ یہہ بات ثابت نہو ' کہ وہ کسي قدیم نسخہ ایمو گرافس سے نقل ہوئے هیں *

ڈاکٹر کني کت صاحب نے عبري نسخہ صحیح کرنے کے لیئے عہد عتیق کے ۶۳۰ قلمي نسخونکا مقابلہ کیا ' اور ایم ٹي راسي صاحب نے اپني کتاب مجموعہ اِختلافات عہد عتیق کے بنانے کے لیئے ۴۷۹ قلمي نسخے ' اور ۲۸۸ چھپے ہوئے نسخوں کا مقابلہ کیا ' اُن میں سے جو نہایت قدیم نسخے تھے ' اور جنکا ڈاکٹر کني کت صاحب نے مقابلہ کیا تھا ' اُنکا بیان یہاں کیا جاتا هی *

(ا) کوڈکس لاڈي اینس سنہ ۱۷۲ و سنہ ۱۶۲ ' ڈاکٹر کني کت صاحب کے یہودي نسخونکي فہرست میں اِس نسخہ کا اول نمبر هی ' یہہ نسخہ پرانا تھا اور اِس سبب سے اُسکے الفاظ بعض جگہہ سے اوڑ گئے تھے ' اور اُنکو پھر روشن سیاهي سے دوبارہ بھرا تھا ' اور پھر وہ بھي مٹ چلے تھے ' ڈاکٹر کني کت صاحب کہتے هیں ' کہ یہہ نسخہ دسویں صدي کا لکھا ہوا هی ' اور ایم ٹي راسي صاحب کہتے هیں ' کہ گیارھویں صدي کا لکھا ہوا هی *

یہہ نسخہ شروع ہوتا هی کتاب پیدایش باب ۲۷ ورس ۳۱ سے ' اِس نسخہ میں وانڈر ہوٹ صاحب کے عبري نسخہ سے چودہ ہزار اختلاف هیں ' جسمیں سے دو ہزار سے زیادہ حضرت موسی کي پانچوں کتابوں میں هیں ' اور یہہ اختلافات ۱۰۹ جگہہ میں سپتوایجنٹ سے مطابقت رکھتے هیں ' اور ۹۸ جگہہ میں سریا زبان کے نسخہ سے ' اور ۸۲ جگہہ میں عربي زبان کے نسخہ سے' اور ۸۸ جگہہ میں ولگٹ یعني لاطیني زبان کے نسخہ سے ' اور ۴۲ جگہہ میں کالڈي پارافریز سے ' اور یہہ نسخہ سمارٹین نسخہ کے کتب خمسہ موسی سے ۷۰۰ مقام میں مطابقت رکھتا هی' برخلاف چھپے ہوئے عبري نسخہ کے *

اِس نسخہ پر جو زیادہ اعتبار کیا جاتا هی ' اِسکي وجہہ یہہ هی ' کتاب دوم سموئیل باب ۲۳ ورس ۳ لغایت ۷ کے جس طرز کلام سے ' حضرت مسیح علیہ السلام کے آنیکي بشارت نکالي جاتي هی ' اور جس طرز پر وہ کلام سپتوایجنٹ میں تھا اُسیطرح اس نسخہ میں بھي محفوظ تھا *

(۲) کوڈکس کارلس ریوھنس پہلا ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کے قلمی نسخوں کی فہرست میں ۱۵۴ نمبر پر یہہ نسخہ ھی ' ایک مشہور عالم ریوک لن کے پاس یہہ نسخہ تھا ' پندرھویں صدی میں علم کے تروتازہ ھونے میں اِس عالم نے نہایت کوشش کی تھی ' یہہ قلمی نسخہ مقام کالس روہ کے سرکاری کتب خانہ میں موجود ھی ' جن نسخوں پر تاریخ تحریر لکھی ھوئی پائی ھی ' اُن سب میں سے یہہ نسخہ نہایت قدیم ھی ' مربع نقطیع میں لکھا ھی ' اور سنہ ۴۸۶۶ پیدایش عالم مطابق سنہ ۱۱۰۶ ع کا لکھا ھوا ھی ' اسمیں پرافتس معہ تارگم یعنی صحف انبیاء معہ تفسیر زبان کیلڈی کے شامل ھیں *

(۳) کوڈکس وی اینی ' ڈاکٹر کنی کٹ صاحب کی فہرست میں اسکا ۵۹۰ نمبر ھی اس نسخہ میں پرافتس اور ھیجو گریفا ھیں ' اور چمڑے پر لکھا ھوا ھی ' اُسپر جو تاریخ لکھی ھوئی ھی (یعنی سنہ ۱۰۱۸ و سنہ ۱۰۱۹ ع) اگر وہ صحیح ھو تو اگلے نسخوں سے بہی پرانا ھی ' ڈاکٹر برنس صاحب نے دوسو اختلاف عبارت بڑی بڑی باتوں کے اِس نسخہ سے جمع کیئے ھیں زمانہ حال میں کسی شخص نے اس میں اعراب بڑھا دیئے ھیں *

(۴) کوڈکس سیزنی کتب خانہ میلانستا مقام بالوگنا نمبر ۵۳۶ فہرست کنی کٹ صاحب' یہہ نسخہ گیارھویں صدی کے اخیر کا لکھا ھوا ھی ' اور اِس میں یہہ کتابیں ھیں پین تی ٹیک (یعنی کتب خمسہ موسی) اور ھیفتارتھہ ' یعنی پارہھاے کتب انبیاء ' او مگلتھہ (یعنی پانچ کتابیں) کین تی کلز (یعنی گیت سلیمان) اور کتاب راعوت ' اور نوحہ یرمیاہ ' اور واعظ ' اور کتاب استر ' ایم ڈی راسی صاحب اِس نسخہ کو نہایت پسند کرتے ہے ' اور بہت پرانا بتاتے تھے ' اور اُسکے حاشیہ پر اور بہی زیادہ قدیم نسخوں کے بعض بعض اختلاف عبارت لکھے ھیں *

(۵) کوڈکس فلورن تینس' دوم نمبر ۱۶۲ فہرست ڈاکٹر کنی کٹ صاحب ' یہہ نسخہ گیارھویں صدی کے اخیر کا یا بارھویں صدی کے شروع کا لکھا ھوا ھی ' اِس میں کتاب یوشع' اور قضات ' اور سموئیل ھیں ' جو لفظ کہ اِس نسخہ میں مٹ گئے تھے ' وہ دوبارہ لکھدیئے گئے ھیں *

(۶) کوڈکس مدنی اولی تینسس' نہم نمبر ۱۹۳ فہرست ڈاکٹر کنی کٹ صاحب ' یہہ نسخہ بارھویں صدی کے اخیر کا لکھا ھوا ھی ' اور اِس میں حضرت موسی علیہ السلام کی پانچوں کتابیں ھیں ' اور کتاب پیدایش کا شروع ' اور کتاب احبار اور استثناء کا انجام زمانہ حال میں زیادہ کیا گیا ھی ' اِس نسخہ میں مٹ جانا حروف کا ' اور تبدیلیاں بہی واقع ھیں ' اور بعض اوقات ایک بُری عبارت اچھی عبارت کی جگہہ لکھدی گئی ھی ' باوجود سبات کے اِس میں بہت سی اچھی عبارتیں مختلف پائی جاتی ھیں *

(۷) کودکس نارمبر جینسس ' چهارم نمبر ۱۰۲ فهرست ڈاکٹر کنی کٹ صاحب - اِس نسخه میں صحف انبیاء اور اَوْر مقدس کتابیں هیں ' یهه نسخه بہت پرانا هی ' اور بعض جگهه سے شکسته هوگیا هی ' اس نسخه کے حرفوں کي اور کودکس کارلس ریوهن سس کے حرفوں کي آپس میں بہت مشابہت هی ' اِس سبب سے ڈاکٹر کنی کٹ صاحب ' اور ایم تي راسي صاحب نے اِس نسخه کو بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا قرار دیا هی *

(۸) کودکس پیري سي اِنسس ' بست هفتم نمبر ۲۱۰ فهرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب ' یهه نسخه پوري بیبل کا رومي خط میں هی ' ڈاکٹر کني کٹ صاحب اور ایم تي اسي صاحب اِسکو بہت پسند کرتے هے ' اور بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا بتاتے تهے *

(۹) کودکس رجي اوماں تنس - یهه نسخه بهي رومي حرفوں میں اُسي زمانه کا لکها هوا معلوم هوتا هی ' جس زمانه کا اگلا نسخه لکها هوا هی ' اِس میں پرافتس اور هیجو گرفا کي کتابیں هیں ' مگر مختلف جگهه سے شکسته هورهي هیں *

(۱۰) کودکس پیري سي انسس ' بست و چهارم نمبر ۳٦٦ فهرست ڈاکٹر کني کٹ صاحب ' یهه نسخه بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا هی ' اور کتاب یرمیاه باب ۲۹ - ۱۹ سے ' لغایت باب ۳۸ — ۲ تک اور کتاب یوشع باب ۴ — ۳ سے ' لغایت کتاب عاموص باب ۱ — ۱۲ تک ' ناقص هی *

اب مناسب هی ' که جن پرانے نسخوں کا ڈاکٹر ایم تي راسي صاحب نے مقابله کیا اور اُنمیں جو قدیم نسخے هیں ' اُنکا بهي اِس مقام پر ذکر کیا جاوے *

[۱] کودکس نمبر ٦۳۴ - اس میں ایک تکڑہ کتاب احبار ' اور اعداد کا هی ' کتاب احبار باب ۲۱ — ۱۹ سے لغایت کتاب اعداد باب ۱ — ۵۰ تک هی ' نہایت قدیم هونے کي اُس میں بہت سي علامتیں پائي جاتي هیں ' ایم تي راسي صاحب کے نزدیک آٹهویں صدي کا لکها هوا هی *

[۲] کودکس نمبر ۵۰۳ - اس نسخه میں منجمله کتب خمسه حضرت موسیٰ کي کتاب پیدایش باب ۱۲ — ۴۱ سے ' کتاب استثناء باب ۱۵ — ۱۲ تک هی ' اِس میں مختلف زمانوں کے ورق ملے هوئے هیں ' اور پرانے سے پرانے ورق ' نویں یا دسویں صدي کے لکهے هوئے معلوم هوتے هیں *

[۳] کودکس نمبر ۱۰ ' یهه قلمي نسخه بهي کتب خمسه حضرت موسیٰ کا ' مع ترگم (یعني تفسیر زبان کیلڈي) اور پانچ کتابوں گیتٹ سلیمان ' اور کتاب راعوث اور نوحه یرمیاه اور وعظ اور کتاب اِستر کے هی ' اور گیارهویں صدي کے اخیر یا بارهویں صدي کے شروع کا لکها هوا هی ' بسبب پرانے هونے کے جو حرف مٹہ هوئے هے ' پهر کر بنائے گئے هیں *

[۴] قلمي نسخه کتاب ایوب کا ، عمده نسخوں میں سے نہایت عمده یہه نسخه هی ' اور اگلے نسخه کا هم زمانه هی *

[۵] قلمي نسخه هیجو گریفا کا نمبر ۳۷۹ تیسرے اور چوتھے نسخه کا همعصر هی ' یہه نسخه زبور کے باب ۳۹ — ۱۵ سے ' کتاب نحمیا کے باب ۴۰ — ۴ تک هی *

[۶] قلمي نسخه پانچوں کتابوں حضرت موسی کا نمبر ۱۱۱ — یہه نسخه گیارهویں صدي کے اخیر کا ' یا بارهویں صدي کے شروع کا لکھا هوا هی ' پرانا هونے کے سبب روشنائي پھیکي پڑ گئي هی ' متن میں جو عبارت لکھنے سے رہ گئي هی وہ حاشیه پر لکھي هوئي هی *

ڈاکٹر کني کٹ صاحب بیان کرتے هیں که ' عہد عتیق کے عبري تمام قلمي نسخے جنکا موجود هونا اب همکو معلوم هی ' ایک هزار اور ایک هزار چار سو ستاون برسوں کے درمیان کے لکھے هوئے هیں ' اور اس سے وہ یہه نتیجه نکالتے هیں ' که تمام قلمي نسخے جو سات سو یا آٹھه سو برس پیشتر کے لکھے هوئے تھے ' یہودیوں کي سنت (یعني مجلس اُمرا) کے بعض حکموں کے بموجب معدوم کردیئے گئے تھے ' اِس سبب سے که اُن نسخوں میں اُن نسخوں سے جو اُسوقت میں خالص گنے جاتے تھے ' بہت اختلاف تھا ' اِسبات کو بشپ والٹن صاحب بھي تصدیق کرتے هیں ' اور کہتے هیں که اسي سبب سے همارے پاس چھه سو برس کے نسخے چند هیں ' اور اسي وجهه سے سات سو یا آٹھه سو برس کے نسخے بہت کمیاب هیں *

علاوہ اِن نسخوں کے ایک عبري قلمي نسخه توریت کا ریورنڈ ڈاکٹر بکینن صاحب کو سنه ۱۸۰۶ ع میں ملیبار میں کالے یہودیوں کے پاس سے دستیاب هوا ملیبار کے یہودي یقیناً اُن یہودیوں کے پس مانده هیں ' جنکو بخت نصر نے اول مرتبه جلاوطن کیا تھا ' اس قلمي نسخه کي تاریخ ' که کب کا لکھا هوا هی ' تحقیق نہیں هوسکتي ' مگر گمان هوتا هی ' که اُن نسخوں سے لیا گیا هوگا ' جو اُنکے باپ دادا هندوستان میں اپنے ساتھه لائے ' جب اُن یہودیوں سے اس نسخه کے باب میں پوچھا گیا ' تو وہ اُسکي نسبت کوئي ٹھیک بات بیان نکرسکے ' بعضوں نے کہا که صنعاے عرب سے آیا هی ' اور بعضوں نے کہا که کشمیر سے ' اس نسخه میں کتاب احبار ' اور کتاب استثنا کا بہت سا حصه نہیں هی ' مسٹر ایئس صاحب نے ' انڈرهوت صاحب کے چھپے هوئے نسخه سے اس نسخه کا مقابله کیا ' اُسکي تحقیقات کا نتیجه یہه هی ' که تمام نسخه میں چالیس سے زیاده اختلاف نہیں هیں ' اور اُن میں سے کوئي اختلاف عام عبارت سے بلحاظ معني اور مراد متن کے تفاوت نہیں رکھتا صرف حرفوں کي کمي یا بیشي کا اختلاف هی ' جیسے بلحاظ مشهور محاورہ یہودي زبان کے الفاظ کامل یا معیوب

معلوم ہوتے ہیں' اور اتھیاز صاحب کے چھاپے ہوئے نسخے سے جو سنہ ۱۶۶۱ ع میں چھپا تھا
اور بھی کم اختلاف ہیں ' پس اسطرح پر یہودی متن کی صداقت اِس گراں بہا نسخے
سے بخوبی ثابت ہوتی ہی ' اور اُسکی شہادت بغیر کسی اعتراض کے بہت بڑی ہی '
چار مقام کی عبارتیں اسی نسخے پر مخصوص ہیں ' وہ عبارتیں ڈاکٹر کنی کٹ صاحب
کی عبرانی بیبل کے نسخے میں نہیں پائی جاتیں *

یہہ بات بھی جاننی چاہیئے ' کہ جسطرح عہد عتیق کی کتابیں عبرانی زبان میں
تھیں ' اسیطرح سینٹ متی کی لکھی ہوئی انجیل بھی در اصل عبرانی زبان میں تھی'
مگر بارہ سو برس کے قریب سے وہ انجیل معدوم ہوگئی ہی ' اور اب عہد جدید کے یونانی
زبان کی کتابیں اصلی گنی جاتی ہیں ' اسواسطے مناسب ہی ' کہ یونانی قلمی نسخوں
کا بھی ہارن صاحب کی کتاب سے اِس مقام پر کچھہ ذکر کیا جاوے *

یونانی نسخے † بہت کم ہیں جنمیں عہد عتیق اور عہد جدید دونوں کی کتابیں
موجود ہوں ' بہت سوں میں صرف چاروں انجیلیں پائی جاتی ہیں ' کیونکہ وہ نہایت
کثرت سے گرجوں میں پڑھی جاتی تھیں ' اور بعض نسخوں میں صرف اعمال حواریین
اور کیتھلک نامے ' اور بعضی میں اعمال اور سینٹ پال کے نامے اور چند نسخوں
میں اپیو کلپس (یعنی مشاہدات سینٹ یوحنا) موجود ہیں ' سب نسخے خصوصاً
زیادہ قدیم نسخے زمانہ کے ضرر سے یا غفلت سے ناقص ہوگئے ہیں ' تمام نسخوں
میں پہلے لکھے ہوئے کو مٹایا ہی اور اُس کو صحیح کیا ہی بعضی جگہہ خوب نہیں
مٹایا ہی' اسلیئے اصلی لکھا ہوا بھی معلوم ہوتا ہی' جس مقام پر نقل کرنے والے نے
صحیح کیا ہی وہ تصحیح بہ نسبت اُس تصحیح کے جو بعد کو کی گئی ہی معتبر
سمجھی جاتی ہی ' صحیح کرنا پہلے لکھے ہوئے کا کہیں تو اسطرح پر کیا ہی' کہ لفظوں پر
لکیر کھینچ دی ہی ' اور کہیں چاکو سے چھیلا ہی' اور اکثر جگہہ لکھنے والے نے اسفنج سے
مٹا دیا ہی' اور اُسکی جگہہ اور لفظ لکھدیئے ہیں ' اور اسطرح کا مٹانا ایک حرف یا
لفظ ہی پر موقوف نہیں ہی' جیسے کہ کوڈکس بیزی کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہی '
تحقیقات کے ساتھہ کتابوں میں سفیدیں پائی جاتی ہیں ' جنسے معلوم ہوتا ہی ' کہ
اسطرح پر ساری کتابیں کی کتابیں مٹائی جاتی تہیں ' اور اَوْر کتاب بجاے اُس قلمی
کتاب کے جو مٹائی گئی تھی لکھی جاتی تھی مگر جہاں کہیں تحریر بسبب زمانہ دراز کے
مٹ گئی تھی ' تو اُنکو بغیر زیادہ مٹانے کے بدستور قدیم رکھتے تھے ' اور اُسی پر لکھہ دیتے تھے *

یہہ نسخے کہلاتے ہیں ' کوڈ آئی سز ریالمپ سیسٹی ریاری سکر پٹی (یعنی ایک ٹکڑہ
جسمیں سے ایک تحریر مٹائی گئی' اور اُسکی جگہہ دوسری لکھی گئی) بسبب قلت پارچہ

---

† ہارن صاحب کا انٹرو ڈکشن جلد ۲ حصہ ۱ باب ۳ فصل ۲

• ملت (یعنی بنے ہوئے چمڑے یا کپڑے کتاب لکھنے کے) بہتھ سے لوگ اگلے مورخوں کی لکھی ہوئی کتابیں مٹانے لگے ' اس مطلب سے کہ اپنے یا کسی دوسرے مورخ کی کتاب جسکو وہ چاہتے ہیں اُسپر نقل کرلیں ' اس سبب سے بہت سی کتابیں مشہور مورخوں کی معدوم ہوگئیں ' خصوصاً بہت قدیم کتابیں 'کیونکہ زمانۂ حال کی کتابیں اُسوقت کی حاجت روائی کو اُن قدیم کتابوں پر جو بسبب گذرنے زمانہ کے دهندلی ہوگئی تھیں اور مٹائی گئی تھیں نقل کرلی گئیں تھیں ' مدت تک یہہ خیال کیا گیا تھا ' کہ یہہ بداستعمال گیارھویں بارھویں تیرھویں چودھویں صدی تک رہا اور بالتخصیص یونان میں جاری تھا ' مگر حقیقت میں یہہ ایک نتیجہ وحشت کا تھا ' جو اُن جہالت کے زمانوں میں پھیلا ہوا تھا ' چنانچہ یہی بد استعمال رومیوں میں بھی رایج تھا ' اور جیسا کہ عموماً خیال کیا گیا تھا ' اُس سے زیادہ اخیر زمانہ تک اُن لوگوں میں یہہ استعمال جاری رہا *

عہد جدید کے قلمی نسخے پورے یا ناقص جو علماء عیسائی کے ہاتھہ آئے' اور جنسے کل کا یا جزو کا مقابلہ کیا گیا ' اُن کل کی تعداد پانسو کے قریب تھی' اور یہہ تعداد بہت چھوٹا حصہ ہی اُن قلمی نسخونکا جو سرکاری اور لوگوں کے نبج کے کتب خانوں میں پائے جاتے ہیں ' اُن مقابلوں کے نتیجہ سے یہہ ظاہر ہوا کہ بعض قلمی نسخے ایک دوسرے سے تسلسل رکھتے ہیں ' اور وہ اور نسخوں سے بلحاظ نشانوں کے پہچانے جاتے ہیں ' مشہور علماء محققین عیسائی خصوصاً گریس بک صاحب نے ' جسنے اپنی تمام زندگی تحقیقات مقدس میں صرف کی عہد جدید کے اُن فقرات کو جو سکندریہ والو کلیمنٹ ' اور اوریجن کی تحریروں میں ہیں اُن فقرات سے' جو ترتلین صاحب اور سائی پیرین صاحب نے لیئے ہیں نہایت کوشش سے مقابلہ کرکر دریافت کیا ' کہ بہت ابتداء زمانہ میں یعنی تیسری صدی تک قلمی نسخوں کے دو سلسلہ موجود تھے' یا اسطوح پر تعبیر کیا جاوے ' کہ دو پورے مختلف نسخے عہد جدید کے وجود میں تھے' میکئلس صاحب نے یہہ دریافت کیا ' کہ مختلف ملکوں میں بموجب اُنکی خاص زبانوں کے مختلف ترجمے عہد جدید کے تھے ' اور اُنکے قلمی نسخے بالذات اپنے مخصوص ترجموں کے مطابق تھے' اور یہہ ترجمے ایسے قلمی نسخوں سے بنائے گئے تھے جو عام استعمال میں تھے ' غرضکہ مختلف طور سے پانچ طرح پر' عہد جدید کی کتابوں کے ڈاکٹر گریس بک صاحب میکئلس نے اور میتھی اور مسٹر نولن نے ' اور پروفسر ہگ اور پروفسر اسکالز نے قسمیں نکالی ہیں *

ڈاکٹر گریس بک صاحب کے قاعدہ کی بموجب عہد جدید کے یونانی نسخے تین قسموں میں منقسم ہوتے ہیں' اور ہر ایک قسم واسطے اُن مختلف عبارتوں کے جو اُس قسم میں ہیں بطور ایک علاحدہ گواہ کے سمجھا جاتا ہی *

گريس بک صاحب نے کسي عبارت کي معتبري کو جهانتک که قلمي نسخه کي سند پر لحاظ کي جاتي هي صرف اُسي نسخه کے بموجب جس ميں وه عبارت هي قرار نهيں ديا ' بلکه بلحاظ تعداد اُس تمام قسم کے نسخوں کے جو اُسکي تائيد کرتے هيں قرار ديا هي ' اور وه قسميں جنهيں ڈاکٹر گريس بک صاحب نے يوناني نسخوں کو ترتيب ديا هي ' حسب تفصيل ذيل هيں ' اور ان قسموں ميں کي هر ايک قسم کو نسخه کے نام سے تعبير کرتے هيں *

(۱) الکذنڈرين نسخه اسکو مصري نسخه بهي کهے هيں ' اس قسم ميں وه قلمي نسخے داخل هيں جنکي مشهور عبارتيں الکذنڈريه کے مورخين کي اُن عبارتوں سے جو اُنهوں نے اپني کتابوں ميں نقل کي هيں مطابقت رکهتي هيں ' خصوصاً اوريجن اور کليمنت الکذنڈريه والے کي نقل کردہ عبارتوں سے ' اور اُنکے بعد اسي نسخه کو مصري يونانيوں نے اختيار کيا تها ' مفصله ذيل نسخے اس قسم ميں داخل هيں *

کوڈکس الکذنڈرينس — گريس بک	کوڈکس بارجي — ڈاکٹر اسکالز
ويٹيکن قلمي نسخه — گريس بک	کوڈکس ريجي اس نمبر ۷۲ — گريس بک
کوڈکس افريمي — ڈاکٹر اسکالز	کوڈکس ريجي اُس نمبر ۱۴ — ايضاً
کوڈکس ريجي اس نمبر ۶۲ — ڈاکٹر اسکالز	کوڈکس مڈي سي اُس — ايضاً
گيوڈل فربي تينس الف — ڈاکٹر اسکالز	کوڈکس ريجي اُس نمبر ۳۰۵ — ايضاً
کيوڈل فربي تينس ب — ڈاکٹر اسکالز	

يهه ترجمے جنکا آگے بيان آتا هي اسي الکذنڈرين نسخه کے پيرو هيں *

کاپٹيکو ميمٔم فيٹک	اتهوپک
کاپٹيکو باسنيورک	آرميندن
کاپٹيکو سهيدک	سائيرو فلاک سينين

(۲) آکسي ڈنٹل يا ويسٹرن (يعني مغربي نسخه) يهه وه نسخه هي ' جو افريقه اور اٹلي اور گال اور مغربي يورپ ميں مروج تها ' اس نسخے کے پيرو يهه نسخه هيں *

کوڈکس الکذنڈرينس اعمال حواريين ' اور کيتهلک ناموں ميں	کوڈکس ليبس ٹوين سس
	کوڈکس ونڈو بالن سس
کوڈکس بهزي يا کين ٹي بري جنسس	کوڈکس واتيکينس نمبر ۳۹۰ گريس بک
کوڈکس ريجي اس نمبر ۳۱۴ گريس بک	کوڈکس واتيکينس نمبر ۲ گريس بک
کوڈکس ريجي اس نمبر ۵۰ گريس بک	کوڈکس ريجي اُس نمبر ۱۷۷
کوڈکس ريجي اس نمبر ۳۷۹ ايضاً	کوڈکس ريجي اُس نمبر ۳۷۵

ان نسخوں سے بعض جگہہ سہدک ترجمہ جو چوتھی صدی میں ہوا ' اور یروشلم والا سریازبان کا ترجمہ ' اور وہ عبارتیں جو سہرو فلاکسینین ترجمہ کے حاشیہ میں ہیں متفق ہوتی ہیں ' اور وہ پرانے رومی ترجمے بھی جو ولگت ترجمے سے پیشتر مستعمل تھے مطابقت رکھتے ہیں ' اسیطور صاحب بشپ سول کے ' اور رمی جی آس صاحب ' اور بوت صاحب ' اور رینس مارس صاحب ' اور ہیمو صاحب ' این سلم صاحب ' اور پہرو دیمنی صاحب ' اور برنوڈ صاحب ' اور آؤر پچھلے مورخ ' جو ہزار سال گذشتہ میں رومی گرجے سے علاقہ رکھتے تھے ' جس ولگت رومی ترجمے کی پیروی کرتے تھے وہ بھی اس نسخہ سے مطابقت رکھتا ہی ' اور اسیطرح درسی کتابیں اور اُس گرجے کی مذہبی کتابیں سب اسی نسخہ کے مطابق ہیں *

(۳) بائیزین ٹاین' یا اوری اینٹل (یعنی مشرقی نسخہ) چوتھی صدی کے آخیر اور پانچویں اور چھٹی صدی کے درمیان میں محققین نے ایک ایسا نسخہ تلاش کیا جو اگلے دو نسخوں سے مختلف ہی ' اور اُنھوں نے اُس نسخہ کا یہہ نام رکھا ہی ' جو اُوپر مذکور ہوا ' اِسلیئے کہ اُسکا قسطنطنیہ میں جسکا نام بائیزین ٹاین ہی ' عموماً مستعمل تھا ' اُس زمانہ میں جبکہ یہہ شہر مشرقی شہنشاہی پوپ کا دارالخلافہ ہوگیا تھا *

اِس نسخہ سے اس شہر کے قریب کے صوبوں کے سب نسخے مطابق ہیں ' جہاں کے باشندے قسطنطنیہ کے پوپ کے روحانی تسلط کے مطیع تھے ' عبارتیں بائیزین ٹاین نسخہ کی وہ عبارتیں ہیں ' جو چھپے ہوئے ولگت یونانی نسخہ میں اور موجودہ نسخوں میں جو اُسکے مطابق ہیں ' نہایت کثرت سے پائی جاتی ہیں ' گریس بک صاحب نے ایک سو سے زیادہ اس قسم کے نسخہ شمار کیئے ہیں ' کہ جو آپس میں بخوبی متفق ہیں ' بسبب بہت سے اختلافات کے جو عرصہ دراز میں ابتداے چوتھی صدی سے پندرھویں صدی تک بعیر ہوئے نہیں رہ سکتے تھے ' میکئلس صاحب نے بائیزین ٹاین نسخہ کو قدیم نسخہ اور جدید نسخہ میں تقسیم کیا ہی ' مگر کوئی قاعدہ مقرر نہیں کیا جس سے ہم اُن دونوں قسموں کو تمیز کرسکیں ' الکذنڈرین نسخے میں ' جو چاروں انجیلیں ہیں اُن میں بائیزین ٹاین نسخہ کی مطابقت پائی جاتی ہی ' پرانے روسی ترجمہ کی اصل بھی یہی نسخہ معلوم ہوتا ہی ' کریزآستم اور تھیوفلیکٹ صاحب بشپ بلگیریا نے اس نسخہ کی عبارتوں کو بطور سند کے لیا ہی ' علاوہ اسکے میکئل صاحب نے ایک آؤر قسم کا نسخہ ان تین قسموں پر زیادہ کیا ہی جو چوتھی قسم شمار کی جاتی ہی *

(۴) اڈیسین نسخہ پشکیتو یا پرانا سریا زبان کا ترجمہ عہد جدید کا ان اگلے تین نسخوں سے اختلاف رکھتا ہی ' اسلیئے میکئلس صاحب نے گریس بک صاحب کے بعد ایک اور نسخہ قرار دیا ہی جسکا یہہ نام مذکورہ بالا ہی ' اگرچہ مغربی اور سکندریہ اور اڈیسون

نسخوں* کي عبارتيں بعض اوقات آپس ميں اختلاف رکھتي هيں، مگر پهر بهي اکثر اُن ميں مطابقت پائي جاتي هی، کوئي عبارت جو ان تينوں کي سند سے استحکام پاوے وه عبارت نهايت مستند مانيً جاتي هی ؛ اسپر بهي صحيح عبارت بعضي دفعه صرف چوتهے نسخه هي ميں ملتي هی *

پروفسر هگ صاحب رومن کيتهلک نے تمام ترتيبوں کے برخلاف نسخوں کي ترتيب تجويز کي هی، اور تين نسخوں کے وجود کا اقرار کرتے هيں، اور نيوٹسٹمنٹ کے متن کي تاريخ کو تين زمانوں پر تقسيم کرتے هيں *

† اول وه جو ابتداء سے تيسري صدي تک کے لکهے هوئے هيں ، مگر کليمنٹ صاحب اسکندريه والے اور اوريجن صاحب اور اريني آس صاحب اور اَوْر قدما بيان کرتے هيں ، که ابتدا ميں وه نسخے بے تميزي کے ساتهه تبديليوں کي جاے نظر تهے ، اگرچه اُنکے بيانات بهت مبالغه سے بهرے هوئے هيں ، تاهم يهه بات تحقيق هی ، که اُن ميں تبدلات کيئے گئے تهے ، هگ صاحب کے قول بموجب يهه تبديل شده نسخه وه هی جو کامن يعني عام نسخه پکارا جاتا تها ، اگرچه عموماً يهه نسخے آپس ميں ايک سے هيں مگر پهر بهي دو طرح کے اور کچهه ايک آپس ميں مختلف هيں ، اُن ميں سے ايک قسم گريس بک صاحب کے مغربي نسخه کي مطابق هی ، اور دوسرے اُس سے ، جسکو اٹسين نام ديا گيا هی *

دويم وه زمانه جب اِن نسخوں کي تصحيح هوئي، جبکه اِس عام نسخه کي جو کامن کهلاتا تها ، تيسري صدي ميں خرابياں معلوم هوئيں تو تين شخص جو بڑے عالم تهے اِس نسخه کے صحيح کرنے پر مصروف هوئے ، تاکه قلمي نسخونکي مدد سے اِسکو اصلي صورت پر بحال کريں ، چنانچه اوريجن صاحب نے بمقام فلسطين اور هسي چيس صاحب نے مصر ميں جهاں کے وه بشپ تهے ، اور لوشين صاحب نے سريا ميں يهه کام شروع کيا ، هسي چيس صاحب نے جو نسخه صحيح کيا تها ، وه مصر ميں عموماً تسليم هوا ، اور الکذنڈرين نسخے اُسي سے نکلے هيں ، اور لوشين صاحب نے جو نسخه صحيح کيا تها وه زياده مشهور هوا ، اور سريا اور ايشيا مائنيز اور تهريس اور کانسٹنٹنوپل ميں پهيل گيا ، اور بعض اوقات اُسکو عام نسخه کهتے تهے ، اوريجن صاحب نے جو نسخه صحيح کيا تها وه اُنکے بعد اُنکے شاگردوں نے مروج کيا مگر صرف فلسطين ميں اُسکا رواج هوا اور پهر بسبب مروج هونے لوشين صاحب کے نسخه کے بالکل معدوم هوگيا *

سويم وه زمانه هی جسميں تيسري صدي کے دو چند و سه چند نسخوں سے همارے زمانه تک اختلاف هوگئے هيں، جاننا چاهيئے که کتاب هاے اقدس کے قلمي نسخوں کے مذکوره بالا

† هارن صاحب کا انٹرو ڈکشن مطبوعه سنه ۱۸۲۵ع جلد ۲ صفحه ۶۳

خاندانوں میں تقسیم کرنے سے عالموں کا مطلب یہہ تھا کہ اس تحقیقات سے ایک صحیح اصلي قلمي نسخه کو ایک غیر اصلي نسخه سے اور ایک صحیح عبارت کو غلط عبارت سے تمیز کرسکیں ضرورت اِن نکته چین تلاشوں کي خواه تو حواریوں کے اصلي تحریروں کے جاتے رهنے سے پیدا هوئي یا اُن نسخوں کے جاتے رهنے سے جو نسخے خود حواریوں نے امتحان کرلیئے تھے اور جنکي اصلیت پر اُنهوں نے اپني تحقیق راے ظاهر کي تهي *

اب مجکو مناسب معلوم هوتا هی که اُن کوڈکسوں کا کچھه بیان کروں که جنسے عالموں کو مطلب مذکوره بالا کي تحقیق میں کام پڑا تھا چنانچه جو بیان آگے آتے هیں وه هارن صاحب کے انٹروڈکشن سے لیئے گئے هیں *

بیان قلمي نسخوں کا جنمیں عهد عتیق اور عهد جدید هی

(ا) کوڈکس الکذنڈرین میئو سکرپٹس (یعني سکندریه کا یوناني قلمي نسخه) اس میں عهد عتیق اور عهد جدید کي سب کتابیں هیں ' تمام علماء عیسائي اس نسخه کو نهایت معتبر اور نهایت قدیم جانتے هیں ' یهه نسخه چار جلدوں میں هی ' تین جلدوں میں عهد عتیق کي کتابیں هیں ' اور چوتھي جلد میں عهد جدید کي معه نامه اول کلیمنٹ بنام کارنتھینز ' اور زبور سلیمان جنکو اب خارج کردیا هی *

اس نسخه میں چاروں انجیلیں هیں مگر پوري نهیں هیں متی کي انجیل ابتدا سے باب ۲۵ — ۲ تک نهیں هی ' اور یوحنا کي انجیل باب ۶ — ۵۰ سے باب ۸ — ۵۲ تک نهیں هی ' اور نامه دویم کارنتھینز باب ۴ — ۱۳ سے ساتویں باب ورس ۷ تک نهیں هی ' زبور سے پهلے ایک نامه اتهاني سیس کا بنام مارسي لینس ' اور اُسکے بعد ایک فهرست ایسي زبوروں کي جو دن رات کے هر گهنته کي نماز میں استعمال کیجاتي تهیں مندرج هی ' اور چند همز (یعني دهرم گیت بهي) اُس فهرست میں تھے ' اور اُنمیں سے گیارهواں حضرت مریم کي تعریف میں تھا ' اور دلایل یوسیبس زبوروں پر اور اُسکے قواعد انجیلوں پر لگائے هیں *

بعض عیسائي عالموں نے اِس نسخه کي بهت تعریف کي هی ' اور بعضوں نے مذمت بهي کي هی ' چنانچه وتستین صاحب اِس نسخه کي مذمت کرنے والونکے سردار تھے *

اِسبات میں بهي اِختلاف هی که یهه نسخه کهاں کا لکھا هوا اور کسکا لکھا هوا اور کب کا لکھا هوا هی ' گریب صاحب اور اسکالز صاحب اِسکو اخیر چوتھي صدي سے پهلے کا لکھا هوا بیان کرتے هیں ' اور وتسٹین صاحب پانچویں صدي کا ' اور ڈاکٹر سیمبلر صاحب ساتویں صدي کا ' اور میکلس صاحب آٹھویں صدي کا اور آڈن صاحب دسویں صدي کا مونت فاکن صاحب کهتے هیں که کوئي یوناني نسخه چهٹي صدي کے قبل کا غالباً نهیں هی *

یهه نسخه در اصل سریلس لوکئرس جزیره کریت کے باشنده کا تھا ' جو قسطنطنیه کا اپوسٹولک پیٹري ارک (یعني بڑا پادري تھا) اُسنے معرفت سرٹامس رو صاحب کے بهیجو

ایلچي انگلستان کے تھے ' سنه ۱۶۲۸ ع میں بادشاہ چارلس اول کو یهه نسخه نذر بھیجا ' سنه ۱۷۵۳ ع میں برتش موزیم کے کتب خانه میں داخل هوا ' که وهاں اب تک موجود هی ●

(۲) کوڈکس واٹیکنس (یعني وه نسخه جو واٹیکن متصل میں تها) رومي ترجمه سپٹوایجنٹ کا جو سنه ۱۵۹۰ ع میں چهپا اُس میں اِس نسخه کا متن هی اور اس رومي نسخے کے دیباچه میں لکها هی ' که یهه نسخه پیشتر سنه ۳۸۷ ع یعني چوتهي صدي کے اخیر کا لکها هوا هی ' پروفسر هگ صاحب اِس نسخه کو چوتهي صدي کے ابتدا کا لکها هوا کہتے هیں ' اور بشپ مارش صاحب پانچویں صدي کے اخیر کا ' اور مونٹ فاکن صاحب اور بلین کاین صاحب پانچویں یا چهٹي صدي کا ' بااین همه تعجب یهه هی ' که یهه دونوں نسخے یعني کوڈکس الکزندرین اور کوڈکس واٹیکنس ' باوجود قدیمي هونے کے ' اور باوجود اِسکے که دونوں میں کتابوں کي تعداد برابر هی ' آپس میں اسقدر مختلف هیں که کسي قلمي دو نسخوں میں ایسا اِختلاف نهوگا ●

اِس نسخه عهد جدید میں چهیالیس باب اول سے کتاب پیدایش کے نهیں هیں اور ۳۲ زبور ۱۰۵ سے ۱۳۷ تک نهیں هیں ' عهد جدید میں نامه عبرانیاں کا پچهلا حصه یعني باب ۹ ـــ ۱۳ سے اخیر تک نهیں هی ' اور سینٹ پال کے نامے بنام تمتهي اور طیطوس اور فلیمن اور تمام مشاهدات یوحنا نهیں هیں' مگر پندهرویں صدي میں کسي نے اُنکو لکهه کر شامل کردیا هی ' بهت جگهه سے لفظ مٹے هوئے اور پهر درست کیئے هوئے هیں ●

ان دونوں نسخوں میں کوئي نشان اُن نشانوں میں سے جو اوریجن صاحب نے بروقت مقابله کے مقرر کیئے تهے نهیں هیں اس سبب سے ڈاکٹر کلي کٹ صاحب یهه دلیل پکڑتے هیں که یهه دونوں نسخے نه اصل نسخه اوریجن صاحب سے اور نه اُسکي اُن نقلوں سے جو قریب اُسکے زمانه کے هوئي تهیں لکهے گئے هیں ' بلکه مدت کے بعد اُن نقلوں سے جنمیں وه نشان نه تهے اور نقل نویسوں نے وه نشان لکهنے موقوف کردیئے تهے نقل هوئے هیں ' غرض که یهه قلمي نسخه بهي بهت پرانا هی ' اور کوڈکس الکزندرین کے هم پایه هی ●

بیان قلمي نسخوں کا جو پورے یا جزوي هیں ' جن میں سپٹوایجنٹ (یعني یوناني ترجمه عهد عتیق کا هی)

(۴) کوڈکس کا ٹونیئنس ـــ یهه ایک بهت قدیم اور صحیح نسخه هی' مگر اب اُسکے چند ورق ره گئے هیں ' باقي سب اُس آگ میں جلگئے جو به مقام ویسٹ مینسٹر کاٹن صاحب کے گهر میں جهاں وه رکها هوا تها لگي تهي ' اُسکو چوتهي صدي کے انجام ' یا

پانچویں صدي کے شروع کا لکھا ہوا مانا جاتا ہی ' اور کسي قلمي نسخه یا چھپے ہوئے نسخه سے بجز کوڈکس الکنغتیرینس کے جسکا ہم ابھي بیان کرچکے ہیں' یہه نسخه مطابقت نہیں رکھتا *

(۲ و ۳) کوڈکس ساراوئنس - اور کال برتینس' یہه دونوں ایک هي نسخه کے ٹکڑے هیں کوڈکس ساراوئنس میں کتاب خروج کے سات ورق ' اور کتاب احبار کے تیرہ اور کتاب اعداد کے دو ورق نہیں هیں ' مگر یہه ورق کوڈکس کال برتینس میں موجود هیں ' ان دونوں نسخوں کو پانچویں یا چھٹي صدي کا لکھا ہوا کہا جاسکتا هی ' کتاب احبار کے چند فقروں کے اغاز کے لفظ علانیه زمانه حال کے لکھے ہوئے هیں *

(۴) کوڈکس سي ساریس' جسکو کوڈکس ارجنٹیس' اور کوڈکس ارجنٹیو پر پیوریس بھي اکثر اس وجهه سے کہتے هیں که وہ روپہلي حرفوں سے ارغواني چمڑے پر لکھي ہوئي هی یہه نسخه شہنشاهي کتب خانه میں بمقام وینا رکھا ہوا هی ' اسمیں صرف چھبیس ورق هیں ' جنمیں سے اول کے چوبیس ' کتاب پیدایش کا ایک ٹکڑا هی ' جسمیں باب ۳ - ۴ سے باب ۲۴ آیت ۸ تک هی ' باقي دو صفحه سینٹ لوک کے انجیل کا ٹکڑا هی ' جسمیں باب ۱۴ کي آیت ۲۱ سے آیت ۴۹ تک هی ' اس نسخه کو پانچویں یا چھٹي صدي کا لکھا ہوا قرار دیا جاتا هی *

(۵) کوڈکس ایمبروسیئنس - اِس نسخه کا یہه نام کتب خانه ایمبروسین واقع مقام ملن سے نکلا هی جہاں وہ رکھا ہوا هی' غالباً وہ ساتویں صدي کا هی' اِس نسخه میں لہجه اور دیگر علامات سے علانیه معلوم ہوتا هی که زمانه حال کے کسي شخص نے زیادہ کیا هی *

(۶) کوڈکس کائیس لیغي اینس میں دو سو چھبیس ورق چمڑے کے هیں اور اِسمیں سابق میں پانچ کتابیں موسیٰ اور کتابہاے یوشع اور قضات اور رعوت اور دو کتابیں سموئیل اور دوکتابیں سلاطین کی هیں اِس نسخه میں بھي زمانه حال کے کسي شخص نے لہجوں اور دیگر علامات کو زیادہ کیا هی یہه نسخه چھٹي یا کم سے کم ساتویں صدي کا لکھا ہوا ٹھہرایا جاتا هی *

(۷) کوڈکس بي سي لیوري ٹیکینس - نویں صدي کا لکھا ہوا هی خیال کیا جاتا هی اور یہه نسخه آغاز اور انجام میں ناکامل هی' ڈاکٹر هال مس صاحب اِس نسخه کو بہت باوقار اور امر اهم کا سمجھتے هیں' چنانچه اسمیں چند ایسي عمدہ عبارتیں پائي جاتي هیں ' جو اور کسي جگهه نہیں پائي جاتیں *

(۸) کوڈکس ٹیوري سینسس - کتاب زبور کا نسخه هی' جسکي تحریر سے یہه ثابت ہوتا هی که یہه نسخه گیارھویں صدي کا لکھا ہوا هی' اِس نسخه میں جو حصے زبور کے نہیں هیں وہ یہه هیں ' زبور باب ۱ سے باب ۲۵ تک اور باب ۳۰ - ۱ سے باب ۳۶ - ۲۰

تک اور باب ۲۱ — ۵ سے باب ۴۳ — ۲ تک اور باب ۴۸ — ۱۳ سے باب ۵۹ — ۴ تک اور باب ۶۹ — ۲ سے باب ۷۱ — ۴ تک اور باب ۹۲ — ۳ سے باب ۹۳ — ۷ تک اور باب ۹۶ — ۱۲ سے باب ۹۷ — ۸ تک ٭

بیان مقدم نسخوں کا جس میں نیوتستمنت پوري یا جزوي هی

اِن نسخوں کا احوال بیان کرنے سے پیشتر هارن صاحب نے درباب اُنکے یهه گفتگو لکھی هی که عهد جدید کے وہ اصلي نسخے جنکو خود حواریوں نے لکھا تھا یا اُن شخصوں نے که جنکا لکھا اُن کے ملاحظه میں گذرا مدت سے معدوم هوگئے هیں ' اُنکي تاریخ کے باب میں هم کسیطرح کي اطلاع نهیں رکھتے' مقام وینس میں جس نسخه کو سینت مارک کي اصلي انجیل بتاتے تھے وہ نسخه رومي ترجمه کا صرف ایک نسخه هی' اور عهد جدید کے موجود نسخوں میں سے کوئي نسخه چوتھي صدي سے پیشتر کا نهیں پایا جاسکتا هی' اور اُسکے بهت سے نسخے اس سے بھي پچھلے زمانه کے هیں ' بعض نسخوں میں عهد جدید بالکل هی اور بعض میں خاص کتابیں هیں یا خاص تکرے هیں' اور بهت سے ایسے نسخے هیں که جن میں بموجب معمولي ترتیب کے پوري کتابیں نهیں مرتب هیں ' بلکه ایسے متفرق حصے یا وعظ هیں جوگرجه عیسائي میں معین دنوں کي عام نماز میں پڑھے جاتے تھے' اور وعظوں اور متفرق حصونکي پوري کتابیں جمع کي گئي هیں اُنکو لکشنئیریا (یعني وعظ کي کتابیں) کهتے هیں اور یهه دو قسم کي هیں — اول ایوین جلستهریا جنمیں چاروں انجیلوں میں کے وعظ هیں — دویم ایپاس تولس که جنمیں اعمال اور ناموں میں کے وعظ هیں' اور بعض اوقات صرف نامے هي هیں ' جبکه کسي نسخه میں یهه دونوں حصے هوتے هیں تب اُسکو ڈاکٹر میکئلس صاحب ایپاستولواپي وہن جیلین کے نام سے پکارتے هیں ' ڈاکتر گریس بک صاحب نے ۴۶ ایوین جیلس تیریا (یعني انجیلوں میں کے وعظ کي کتابوں اور سیوین لکشنئیریا کا) اپنے نسخه عهد جدید کي چاروں انجیلوں کے واسطے مقابله کیا ' اور چند نسخوں میں صرف یوناني متن هي هی ' مگر اُنکے ساتھه ایک ترجمه بھي هوتا هی خواہ متن کي هرایک سطر کے نیچے لکھا هوا هوتا هی خواہ آدھے صفحه میں مقابل متن کے لکھا هوا هوتا هی ' ایسے نسخوں کو کوڈائیسز بلنِ گیوس کهتے هیں ' بهت سے ان نسخوں میں سے یوناني اور رومي متن رکھتے هیں اور رومي ترجمه عموماً اُن ترجموں میں سے هوتا هی جو سینت جیروم صاحب کے زمانه سے پیشتر موجود تھے ' سریا اور عربي اور فرانسیسي اور رومي متن میں نسخوں کے موجود هونے کے سبب سے ڈاکتر میکئلس اسبات کو غالب خیال کرتے هیں که یوناني اور سریا اور فرانسیسي متن کے بھي سابق میں موجود هوں گے' اور ایسي قسم کے اَوْر نسخه بھي موجود هوں جنمیں اصلي متن اَوْر کسي دوسري زبان کا ترجمه دونوں اکھٹے لکھے گئے هوں' جهاں کهیں کسي ناقل نے بجائے ایک

هي نسخه سے نقل کرنے کے کئنه هي نسخوں میں سے ایسي عبارتیں منتخب کرکے نقل کي هوں جو اُسکو نہایت عمده معلوم هوئي هوں ' ایسا نقل کیا گیا نسخه کوڈکس کرتیکس کے نام سے پکارا جاتا هی (یعني ایک ایسا نسخه جو نکته چیني سے تیار کیا گیا هو) آگے آنے والے نسخے عہد جدید کے قلمي نسخے هیں —

(۱) کوڈکس کاتوني اینس — یهه نسخه عهد جدید کي کتابوں کا ایک تکڑا هی ' متي کي انجیل صرف باب ۲۶ — ۵۷ لغایت ۶۵ ' اور باب ۲۷ — ۲۴ لغایت ۳۳ هی ' اور یوحنا کي انجیل باب ۱۴ — ۲ سے ۱۰ تک ' اور باب ۱۵ — ۱۵ سے ۲۲ تک هی ' یهه نسخه چوتھي صدي یا شروع پانچویں صدي کا لکھا هوا خیال کیا گیا هی *

(۲) کوڈکس بیزي یا کوڈکس کین تي بریجي اینس' اسمیں چاروں انجیلیں اور اعمال حواریین هیں' مگر انجیل متي کي ابتدا سے کچھه گئي هوئي هی' اس نسخه کے زمانه تحریر میں اختلاف هی ' بعضے دوسري صدي کا ' اور بعضے پانچویں صدي کا ' اور بعضے چھتي صدي کا ' اور بعضے ساتویں صدي کا ' لکھا هوا خیال کرتے هیں ' اور اس نسخه میں بہت سي اصلاحیں کي گئي هیں ' جنمیں سے چند کا ڈاکٹر گریس بک صاحب نے بیان کیا هی اور چند صفحے جنمیں متي باب ۳ — ۸ سے لغایت ۱۲ ' اور یوحنا باب ۱۸ — ۱۳ سے لغایت ۲ و ۱۳ ' اور مارک باب ۱۵ سے انجام تک هیں ' اُن سبھوں کو زمانه حال کے کسي شخص نے لکھا هی که جسکي تاریخ لکھے جانے کي وتستین صاحب دسویں صدي قرار دیے هیں ' مگر گریس بک صاحب بارھویں صدي ' اس نسخے کي بہت سي علامتوں سے یهه معلوم هوتا هی که بہت سے شخصوں نے مختلف وقتوں میں اس نسخه میں اصلاحیں کي هیں ' اب وه مقام کین برج کے مدرسه اعظم کے کتب خانه سرکاري میں رکھا هوا هی *

(۳) کوڈکس افریمي یا کوڈکس رجي آس — یهه نسخه مصر کا لکھا هوا هی اور ساتویں صدي کا لکھا هوا خیال کیا گیا هی اس نسخه کے عہد جدید میں بہت سي جگہه سے عبارتیں گئي هوئي هیں جنکا حال گریس بک صاحب نے اپني کتاب میں بیان کیا هی ' اس نسخه میں یوحنا کي انجیل کے پانچویں باب کا چوتھا ورس جسپر نہایت بحث هی حاشیه پر ثبت هی *

(۴) کوڈکس کلارو مان تینس یارجي اس' اسمیں صرف سینٹ پال کے نامے هیں اور چھتي یا ساتویں صدي کا لکھا هوا خیال کیا گیا هی مگر عبرانیوں کا نامه نیا لکھا هوا هی *

(۵) کوڈکس ارجنٹ تیئس' یهه نسخه چاروں انجیلوں کا ترجمه زبان گاتھه میں هی جو الفلس صاحب نے کیا تھا ' اس باب میں که یهه نسخه کب کا لکھا هوا هی نہایت اختلاف هی اور کوئي بات تحقیق نہیں هوئي *

(۶) کوڈکس رسکوبنس - اِس نسخه میں عهد جدید کی کتابوں میں سے صرف متی کی انجیل هی، جوشکسته ورق صرف پرانے لکهے هوئے هیں جنکو چهتی صدی کا لکها هوا خیال کیا هی *

(۷) کوڈکس لاڈي اینس - اعمال حواریوں کا یهه نسخه هی مگر چهبیسویں باب کے انتیسویں ورس سے اٹهائیسویں باب کے چهبیسویں ورس تک نهیں هی، یهه نسخه سریا کے قدیم ترجمه سے بهت مطابقت رکهتا هی، بعضے کهتے هیں که ساتویں صدی میں بمقام سارڈینیا لکها گیا هی، اور بعضے کهتے هیں که مشرقی ملکوں کا لکها هوا هی، اور پانچویں صدی یا آٹهویں صدی کا لکها هوا خیال کیا گیا هی *

(۸) کوڈکس بوارنري اینس - اس نسخه میں سینٹ پال کے نامے هیں مگر عبرانیوں کے نام کا نامه نهیں هی جسکو روم کے گرجانے سابق میں خارج کردیا تها، اس کا زمانه تحریر بهي بخوبي تحقیق نهیں هی مگر آٹهویں اور دسویں صدی کے درمیان کا لکها هوا خیال کیا گیا هی *

(۹) کوڈکس سي پهریس یا کال برٹیننس — اس نسخه میں چاروں انجیلیں هیں اسکے زمانه تحریر میں بهي اختلاف هی بعضے آٹهویں اور بعضے دسویں صدی کا لکها هوا خیال کرتے هیں *

(۱۰) کو ڈکس بیسي لین سس — اس میں بهي چاروں انجیلیں هیں اور آٹهویں یا نویں صدی کا لکها هوا خیال کیا گیا هی مگر سینٹ لوک کي انجیل باب ۱ — ۶۹ سے باب ۲ — ۴ تک اور باب ۳ — ۴ سے پندرہ تک اور باب ۷ — ۵۸ سے باب ۱۳ — ۱۲ تک اور باب ۱۵ — ۸ سے ورس ۲۰ تک اور باب ۲۴ — ۴۷ سے انجیلوں کے آخر تک اُڑا لیا گیا هی مگر لیوس باب ۱ — ۶۹ سے باب ۲ — ۴ تک اور باب ۱۲ — ۵۸ سے باب ۳ — ۱۲ تک اور باب ۱۵ — ۸ سے ورس ۲۰ تک جو که اُس میں نهیں هیں اُنکو نیا لکهه کر ملایا هی *

(۱۱) کوڈکس هارلي اینس — انجیلوں کي نصیحتوں کا ایک مجموعه هی جو سنه ۹۹۵ع میں لکها گیا تها *

(۱۲) کوڈکس سین جرمی نینسس — اس میں پال کے نامے هیں ساتویں صدي کے لکهے هوئے *

(۱۳) کوڈکس آجي انسیس — اسمیں بهي پال کے نامے هیں اور شروع سے رومیونکے نامه کے باب ۳ ورس ۸ تک ناقص هی اور نامه عبرانیوں کا یوناني زبان میں نهیں هی بلکه رومي زبان میں هی، اس نسخه کو نویں صدي کا لکها هوا خیال کیا هی *

(۱۴) کوڈکس رجی آس — چاروں انجیلیں اس میں ہیں مگر سینٹ متی کی انجیل باب ۴ — ۳۱ سے باب ۵ — ۱۴ تک اور باب ۲۸ — ۱۷ سے اخیر تک نہیں ہی اور سینٹ مارک کی انجیل باب ۱۰ — ۱۷ سے ۳۰ تک اور باب ۱۵ — ۱۰ سے ۲۰ تک اور سینٹ یوحنا کی انجیل باب ۲۱ — ۱۵ سے اخیر تک نہیں ہی *

(۱۵) کوڈکس اف بیچی ایفس — نامہ عبرانیوں کا ایک تکڑہ ہی اور صرف دو ورق ہیں اول آیت دوسرے باب کی اِس نسخہ میں نہیں ہی اور نویں یا گیارویں صدی کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہی *

(۱۶) کوڈیسز مینرز ستونیانی — یہہ ایک مجموعہ بہت سی کتابوں کا ہی جنکی تفصیل ہم نیچے لکھے ہیں *

نمبر ۱ — چاروں انجیلیں قلمی گیارھویں یا بارھویں صدی کی لکھی ہوئی ہیں مگر متی کی انجیل کے باب اول کے شروع کی دو آیتیں نہیں ہیں *

نمبر ۲ — چاروں انجیلوں کا قلمی نسخہ بارھویں صدی کا لکھا ہوا *

نمبر ۳ — چاروں انجیلوں کا قلمی نسخہ بارھویں صدی کا اول سے ناقص *

نمبر ۴ — چاروں انجیلوں کا قلمی نسخہ دسویں صدی کا سینٹ متی کی انجیل کی سات آیتیں پوری اور کچھہ آٹھویں آیت نہیں ہی *

نمبر ۵ — چاروں انجیلیں ہیں بارھویں صدی کی لیکن آغاز اور انجام میں ناقص ہیں *

نمبر ۶ — ، نمبر ۷ — ، نمبر ۸ — } اعمال حواریین اور نامہ کیتھلک اور نامہ سینٹ پال کے قلمی نسخے ہیں بارھویں صدی اور چودھویں اور پندھرویں صدی کے لکھے ہوئے *

نمبر ۹ — سینٹ پال کے نامے اور مشاہدات باب ۱۹ — ۴ تک اور رومیوں کا نامہ باب ۱۶ — ۱۵ سے ہی اور گیارھویں صدی کا لکھا ہوا خیال کیا گیا ہی مگر یہہ نسخہ آغاز و انجام میں ناقص ہی *

نمبر ۱۰ — ، نمبر ۱۱ — ، نمبر ۱۲ — } چاروں انجیلوں کے وعظ ہیں تیرھویں صدی کے لکھے ہوئے *

نمبر ۱۳ — سابق میں اعمال حواریین اور نامہ کیتھلک اور سینٹ پال کے نامے تھے اب اول آخر سے اور بیچ میں بہت شکستہ ہوگئے ہیں اور تیرھویں صدی کے لکھے ہوئے ہیں *

نمبر ۱۴ — اعمال حواریان اور نامہ ہاے حواریان میں کے وعظ ہیں تیرھویں صدی کے لکھے ہوئے آغاز و انجام میں ناقص ہیں *

نمبر ١٥— انمیں بھي اعمال حواریین اور نامہ ھاے حواریین کے وعظ ھیں اور
نمبر ١٦— تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے ھیں انمیں سے ھرایک نسخہ ناقص
نمبر ١٧— ھی *

نمبر ١٨—چاروں انجیلوں تیرھویں صدي کي لکھي ھوئي ھیں *

نمبر ١٩—چاروں انجیلوں کے وعظ ھیں تیرھویں صدي کے لکھے ھوئے اور ناقص ھیں انجام میں *

[١٧] کوڈیسز ماسکو اینسس - اسمیں پچپن نسخہ ھیں مگر بہت قدیم نہیں ھیں بعضے آٹھویں صدي کے بعضے دسویں صدي کے بعضے گیارھویں صدي کے بعضے بارھویں بعضے تیرھویں صدي کے ھیں *

[١٨] کوڈکس برگزي اینسس - قدیمي رومي ترجمہ ھی آٹھویں صدي کا *

[١٩] کوڈکس بیسي لین سس - کل عہد جدید سواے مشاھدات یوحنا کے ھی دسویں صدي کا لکھا ھوا *

[٢٠] کوڈکس کارسن ڈانسنس — کل عہد جدید سواے مشاھدات یوحنا کے ھی اور بارھویں صدي کا ھی جس نسخہ سے نقل کیا ھی اُسکے حاشیہ پر جو عبارت بطور شرح کے لکھي تھي نقل کرنے والے نے متن میں ملادي ھی *

[٢١] کوڈکس مانٹ فارتي اینس — کل عہد جدید ھی نامہ اول یوحنا کا باب ٥—٧و٨ جسپر نہایت بحث ھی صرف اِسي قلمي نسخہ میں ھی اور گیارھویں یا تیرھویں یا پندرھویں یا سولھویں صدیکا لکھا ھوا یہہ نسخہ خیال کیا گیا ھی *

[٢٢] کوڈکس رجي اس - چاروں انجیلیں اسمیں ھیں اور تیرھویں صدي کا لکھا ھوا ھی متي کي انجیل باب ١—١ سے باب ٢—٢١ تک اور باب ٢٦—٣٣ سے ورس ٥٣ تک اور باب ٢٧—٢٦ سے باب ٢٨—١٠ تک اور مارک کي انجیل باب ١—٢ سے اخیر باب تک اور یوحنا کي انجیل باب ٢١—٢ سے اخیر انجیل تک نہیں ھی *

[٢٣] کوڈکس لیسس ترنسس - کل عہد جدید ھی مگر متي کي انجیل شروع سے باب ١٨—١٥ تک اور اعمال باب ١٠—٣٥ سے باب ١٤—٧ تک اور نامہ یہودا ورس ٧ سے اخیر تک اور مشاھدات باب ١٩ سے اخیر تک نہیں ھی ' اور چودھویں صدي کا لکھا ھوا خیال کیا ھی *

[٢٤] کوڈکس ونڈو بانیئنسس - چاروں انجیلوں کا قلمي نسخہ گیارھویں یابارھویں صدي کا لکھا ھوا ھی *

[٢٥] کوڈکس ابنري اینس - کل عہد جدید ھی مگر مشاھدات نہیں ھیں *

یہہ بھي جاننا چاھیئے کہ ان کتابوں کا زمانہ تحریر معین کرنا دقت سے خالي نہ تھا ' کیونکہ اگلے زمانہ میں سال تحریر کا کتابوں پر لکھنا مروّج نہ تھا ' مگر بڑے بڑے عالموں واقف کاروں نے ان کتابوں کو دیکھہ کر بلحاظ رسم خط اور قواعد تحریر کے جو وقتا فوقتا بدلتے رھے اور نیز بلحاظ رنگ اور روغن اُن چمڑوں کے جن پر یہہ کتابیں لکھي گئیں تھیں اور بلحاظ اُن کے شکستہ اور بوسیدہ اور پرانے ھونے کے ھرایک کتاب کا زمانہ تحریر قایم کیا ھی ' کیونکہ اسکے سوا اور کچھہ چارہ نہ تھا اور اسي سبب سے نسبت زمانہ تحریر کے اختلاف راے ھوا ' مگر سب کي راے سے اسقدر نتیجہ بالاتفاق نکلتا ھی کہ یہہ کتابیں پراني ھیں اور بلاشبہہ حال کے لکھے ھوئے نسخوں سے معتبر ھیں *

بااین همه جبکہ یہہ سب کتابیں قلمي تھیں اور فن چھاپہ کا نامعلوم تھا علاوہ انکے اور بہت سے نسخے قلمي موجود تھے تو کسیطرح ممکن نہ تھا کہ اُن میں غلطیاں واقع نہوتیں † ھارن صاحب لکھتے ھیں کہ عہد عتیق اور عہد جدید کي کتابیں اور دیگر تمام قدیمي تحریریں عموماً بذریعہ نقل کے ھرایک پاس ھیں اور مروّج ھوئي ھیں اسلیئے ممکن نہ تھا کہ اُن میں غلطیاں داخل نہوتیں اور جسقدر کثرت سے کتابیں بڑھیں اُسیقدر غلطیاں اُن میں پڑیں اور اختلاف عبارت اُن میں پیدا ھوئے *

میکلس صاحب ڈاکٹر بنتلي صاحب کا قول اپنے عہد جدید کے دیباچہ جلد اول صفحہ ۲۶۳ میں نقل کرتے ھیں کہ جن لوگوں کے پاس صرف ایک قلمي نسخہ بچا ھوا تھا جیسے رومي اور یوناني اُن میں یہودي معلموں کے ایسے قصور پائے گئے ھیں اور اُنکي اصلاح میں ایسے عیب ملے ھیں کہ باوجود دو پوري صدیوں کے نہایت عالم اور تیز فہم نکتہ چینونکي محنتونکے وہ کتابیں ابتک غلطیوں کا نرا انبار ھیں اور اسیطرح رھینگي برخلاف اسکے جہاں کہیں کسي مصنف کے بہت نسخے ھوتے ھیں اگرچہ بموجب مقدار نسخوں کے اختلاف عبارت ھمیشہ بڑھتے جاتے ھیں مگر وہ اصلي نسخہ جسکا مقابلہ ھنرمند اور عقیل لوگوں کے ھاتوں سے ھوا ھمیشہ بہت صحیح ھوتا ھی اور مصنف کے اصلي الفاظوں کے قریب تر پہونچتا ھی *

اب ھمکو خیال کرنا چاھیئے کہ کتابوں کے نقل کرنے میں غلطیاں اور اختلاف عبارت کیوں واقع ھوتے ھیں اور علی الخصوص کتب عہد عتیق اور عہد جدید میں کیوں واقع ھوئے *

مگر اول یہہ بات جان لیني چاھیئے کہ مقابلہ کرتے وقت جو اختلاف نکلتے ھیں اُن میں ایک ھي صحیح ھوگا اور باقي غلط ھونگے خواہ وہ غلطي نقل کرنے والیکے جان بوجھہ کر کي ھو خواہ نادانستہ اُس سے ھوئي ھو مگر اِن غلطیوں کا یہہ حال ھی کہ اگر کاتب سے نادانستہ کسي لفظ کے لکھنے میں کسیطرح کي غلطي ھوگئي تو اُسکا صحیح ھوجانا بہت آسان ھی ' لیکن اگر کاتب نے کسي لفظ کو دانستہ غلط لکھدیا ھی یا نا دانستہ اُس سے کچھہ الفاظ یا عبارت لکھنے سے رہ گئي ھی یا دانستہ کوئي عبارت یا لفظ اُسنے ملادیئے ھیں

† ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۲

یا نادانستہ کچھہ لفظ یا عبارت اصل کتاب میں مل گئي ھی یا دانستہ یا نا دانستہ الٹ پلٹ ھو گئي ھی ' تو اُسوقت اُسکا صحیح کرنا بہت مشکل ھوجاتا ھی ' ھارن صاحب لکھتے ھیں † کہ '' اکثر اصلي یا خالص عبارت کو دروغ آمیز عبارت سے تمیز کرنا مشکل ھوتا ھی " بہرحال مختلف الفاظ یا عبارت میں سے جب ایک کا غلط ھونا علانیہ اور یقیني معلوم ھوجاوے تو اُسکا نام غلط لفظ یا غلط عبارت ھی ' جسکو انگریزي میں اِراٹا کہتے ھیں ' اور جب اُن مختلف لفظوں یا مختلف عبارتوں میں سے کسي پر غلط ھونے کا یقین نہو بلکہ شبہہ رھے کہ کون اِنمیں سے صحیح ھی اور کون غلط ' تو اُسکو اختلاف عبارت کہتے ھیں ' جسکا نام انگریزي میں ویریئس ریڈنگس ھی *

‡ ھارن صاحب لکھتے ھیں کہ " دو مختلف عبارتوں پر جب کبھي ذراسا بھي شک آجاتا ھی تب اُن سب عبارتوں کا نام ویریئس ریڈنگس ھوتا ھی ' مگر اُسوقت کہ جب ناقل نے علانیہ جھوٹ لکھا ھو تو اُس عبارت کا نام اِراٹا ھوتا ھی " اب دیکھنا چاھیئے کہ اِن اختلافوں کے واقع ھونے کے کیا کیا سبب ھوتے ھیں *

ھارن صاحب لکھتے ھیں کہ تمام نسخوں کو نقل کرایا گیا تھا یا ناقلوں نے آپ ھي نقل کیا تھا ' اور جو کہ ناقل غلطي کے امکان پر خدا کي طرف سے نگھباني نہیں کیئے گئے تھے اسلیئے جو غلطیاں واقع ھوئیں اُنکے چار سبب ھیں *

اول — ناقلوں کي غفلت یا غلطیوں سے اختلاف کا ھونا ' اور یہہ کئي طرح پر ھوتا ھی *

(۱) جبکہ ایک شخص منقول عنہ کو پڑھتا جاوے ' اور ایک یا بہت سے نقل کرنے والے اُسکو لکھتے جاویں اور جو شخص پڑھکر لکھواتا ھی وہ اچھي طرح نہ بتاوے بلکہ بےپرواھي سے پڑھے اور ایسے لفظ زبان سے نکالے جو اُس نسخہ میں نہوں جسکي وہ نقل لکھواتا ھی ' اور اسي طرح مختلف الفاظ زبان سے بتاوے تو اِس سبب سے ناقل سے جو اُسکے بتائے بموجب لکھا ھی بالضرور نقل میں اختلاف واقع ھونگے *

(۲) عبري اور یوناني حرف آواز اور صورت میں مشابہ ھیں ' اس سبب سے غافل اور بیعلم نقل کرنے والا ایک لفظ یا حرف کو بجائے دوسرے لفظ یا حرف کے لکھہ کر عبارت میں اختلاف ڈالدیتا ھی *

(۳) منقول عنہ جو لکیر کھینچ کر لکھے گئے تھے نقل کرنے والا اُسکو کسي حرف کا جزو سمجھہ گیا ' یا حرف کے کسي شوشہ کو غلطي سے لکیر سمجھہ گیا ' یا اُسنے اصلي لفظ کے

---

† ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۷

‡ ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۳۱۷

صحیح معني کو غلط سمجھہ کر اُسطرح پر لفظ کو بدل دیا ' یا جبؔ وہ غلط لفظ لکھہ گیا اور اُسنے جان بھي لیا کہ میں نے غلط لکھا مگر اس خیال سے کہ نقل میں کٹ کُٹ ہوکر بد صورت ہوجاوے گي اُسکو صحیح نکیا ' اور اپني نقل کي خوب صورتي پر اُسکي صحت کو قربان کردیا اور اس سبب سے نسخوں کي عبارتوں میں اختلاف پڑگیا *

(۴) نقل کرنے والا لکھتا کہیں تھا اور لکھہ گیا اور کہیں سے ' اور پھر اُسکو خبر نہوئي یا خبر ہوئي مگر اپنے لکھے کو مٹانا یا کاٹنا پسند نکیا اور جہاں سے چھوٹا تھا وہیں سے پھر شروع کیا ' اور اسطرح پر ایک لفظ یا جملہ نامناسب طرح سے داخل ہوگیا *

(۵) نقل کرنے والے نے کوئي لفظ چھوڑ دیا اور جب اُسکو معلوم ہوا تو اُسنے اُس چھوٹے ہوئے لفظ کو ' اُس جگہہ پر لکھدیا جہاں اُسکو خبر ہوئي ' اور اسطرح پر لفظ الٹ پلٹ ہوگئے ' یعني کہیں کا کہیں لکھا گیا *

(۶) عبري نسخوں میں اِختلاف عبارت کا بڑا سبب یہہ ہی کہ سطروں کا اندازہ برابر رکھنے کے لیئے سطروں کے اخیر میں زیادہ لفظ بڑھادیئے جاتے تھے ' اور یوناني قلمي نسخوں میں اکثر الفاظ اور جملہ اسلیئے لکھنے سے رھگئے ' کہ ایک لفظ جو آچکا تھا تھوڑي دور بعد پھر وھي لفظ آیا ' اور نقل کرنے والے کي نگاہ پہلے لفظ پر سے چوک کر دوسرے لفظ پر جاپڑي اور وہاں سے لکھنے لگا ' اور اُن دونوں لفظوں کے درمیان میں جو کچھہ آیا وہ لکھنے سے رہ گیا *

(۷) تمام قلمي نسخے بڑے حرفوں میں لکھے جاتے تھے اور لفظوں بلکہ فقروں کے درمیان میں جگہہ نچھوڑتے تھے ' اس سبب سے کہیں لفظوں کے جزو لکھنے سے رہ گئے اور کہیں مکرر لکھے گئے ' یا بے پرواہ اور جاهل نقل کرنے والے نے اختصار کے نشانوں کو جو قدیم قلمي نسخوں میں اکثر واقع ہوتے ہیں غلط سمجھا *

(۸) بہت بڑا سبب اختلاف عبارت کا نقل کرنے والوں کي جہالت یا غفلت ہی کہ اُنہوں نے حاشیہ پر جو شرح لکھي ہوئي تھي اُسکو متن کا جزو سمجھا ' قدیم قلمي نسخوں کے حاشیہ میں مشکل مقامات کي شرح لکھنے کا اکثر رواج تھا ' اور آساني سے سمجھا جاتا تھا کہ یہہ حاشیہ کي شرح ہی پس اُن حاشیوں کي شرحوں میں سے تھوڑا یا سب ان نسخوں کے متن میں آساني سے مل گیا ہوگا جو نسخے ایسے نسخوں سے نقل ہوئے جنکے حاشیہ پر شرحیں لکھي ہوئي ہونگي *

دویم — دوسرا سبب اختلاف عبارتوں کا اُس قلمي نسخہ میں غلطیوں کا ہونا ہی جس سے نقل لکھنے والے نے لي ہي *

علاوہ اُن غلطیوں کے جو بعض حرفوں کے شوشہ کم ہوجانے یا مٹ جانے سے واقع ہوتي ہیں ' چمڑے یا کاغذ کے مختلف حالات سے بھي پیدا ہوتي ہیں ' کاغذ یا چمڑا پتلا ہو

جسمیں سے ایک ورق کا ایک طرف کا لکھا ہوا دوسري طرف پھوٹ اچاوے اور دوسري طرف کے حرف کا ایک جزو معلوم ہونے لگے اور اؤر لفظ سمجھہ میں آوے *

سویم — اختلاف عبارتوں کا سبب یہہ بھي ہی کہ نکتہ چین قیاس سے اصلي متن کو ارادتا بہتر اور درست کرنے کي مراد سے صحیح کیا گیا ہی *

جبکہ ہم ایک مشہور عالم کي تصنیف کي ہوئي کتاب پڑھتے ہیں اگر اُسکي کتاب میں کوئي صرف نحو یا قواعد مناظرہ کي غلطي پاتے ہیں تب اُس غلطي کو زیادہ تر چھاپ نے والے پر منسوب کرتے ہیں بہ نسبت اِسکے کہ مصنف کي طرف نسبت کریں اسي طرح ایک قلمي نسخہ کا نقل کرنے والا جو اُس کتاب میں جس سے وہ نقل کرتا ہی غلطیاں پائے تو اُسکو ناقل اول کي طرف منسوب کرتا ہی اور پھر اُنکو وہ اپني دانست میں اسطرح پر صحیح کرتا ہی کہ مصنف نے اُسکو یوں لکھا ہوگا ' لیکن اگر وہ اپنے نکتہ‌چین قیاس کو بہت وسعت دیتا ہی تب وہ خود اُس غلطي میں پڑتا ہی جسکے رفع کرنے کا اُسنے ارادہ کیا تھا اور اُسکا غلطي میں پڑنا کئي طرح پر ہوسکتا ہی *

(۱) مثلاً نقل کرنے والا ایک لفظ کو جو حقیقت میں صحیح ہی غلط سمجھہ لے یا جو مصنف کي مراد ہی اُسکو غلط سمجھے اور یہہ جانے کہ اُسنے صرف نحو کي غلطي پکڑي حالانکہ وہ خود غلطي پر ہی یا یہہ بات ہو کہ وہ صرف نحو کي غلطي جسکے صحیح کرنے کا اُسنے ارادہ کیا ہی حقیقت میں خود مصنف ہي نے کي ہو *

(۲) بعض نکتہ چین ناقلوں نے نادرست کلاموں کو صرف صحیح ہي نہیں کیا بلکہ عمدہ طرز کلاموں کو بجاے غیر عمدہ طرز کلاموں کے بدلدیا اور اسي طرح اُنھوں نے اُن الفاظ کو جو اُنکو فضول معلوم ہوئے یا جنکے فرق کو وہ نہ سمجھے لکھنے سے چھوڑدیا *

(۳) اختلاف عبارت کے سببوں میں سے بموجب قول مکیلس صاحب کے بہت بڑا سبب جس سے عہد جدید میں دروغ‌آمیز مقامات نہایت کثرت سے پیدا ہوئے ہیں یہہ ہی کہ یکساں مقامات کو اس طرح تبدیل کیا گیا ہی جس سے اُن میں ایک دوسرے سے زیادہ کامل مطابقت کي جاوے اور خاص کر انجیلوں کو س طریقہ سے نقصان پہنچا اور سینٹ پال کے ناموں کو اکثر مقامات میں سے اسلیئے اُلٹ پلٹ کیا گیا ہی کہ اُسکے عہد جدید کے حوالوں کو اُن مقامات میں جہاں وہ سپتو ایجنت ترجمہ کے بعینہ الفاظ سے تفاوت رکھتے ہیں سپتو ایجنت ترجمہ سے مطابق کریں *

(۴) بعض نکتہ چینوں نے عہد جدید کے نسخوں میں اسطرح اختلاف عبارت ڈالدیئے کہ اُنکو ترجمہ ولگٹ کے مطابق تبدیل کردیا *

چہارم — ایک سبب اختلاف عبارت کا ایسي خرابیاں یا تبدیلیاں ہیں جو کسي فریق کے مطلب براري کے لیئے دانستہ کي گئي ہوں خواہ وہ فریق درست مذہب رکھتا ہو یا بدعتي ہو *

یہہ بات تحقیق ہی کہ اُن لوگوں نے جو دیندار کہلاتے ہیں ارادتاً بعض خرابیاں کیں جو خرابیاں یا تبدیلیاں اس دوراندیشی سے کی گئی تہیں کہ جو مسئلہ تسلیم کیا گیا ہی اُسکو تقویت ہو یا جو اعتراض اُس مسئلہ پر ہوتا ہو وہ نہوسکے یہاں تک بمونہ ...ن صاحب کے قول کی نقل ہی *

اسبات کا اقرار کرنا چاہیئے کہ نقل ہونے میں غلطیوں کا واقع ہونا کچہہ الہی کتابوں پر موقوف نہیں ہی بلکہ جو کتابیں ہاتہہ کی لکہی ہوئی ہونگی اُن سب میں غلطیاں واقع ہونگی یہانتک کہ قرآن مجید جسکے ہزارہا قلمی نسخے پائے جاتے ہیں وہ بہی اس سے خالی نہیں ہیں' مگر اتنا فرق ہی کہ کاتبوں کی غلطی سے ہمارے قرآن مجید کو کچہہ نقصان نہیں پہنچا اور نہ پہنچ سکتا ہی' کیونکہ ہم مسلمان صرف تحریر پر بہروسہ نہیں کرتے بلکہ روز نزول قرآن مجید سے آجتک جو سینہ بسینہ بہ سند متصل حفظ چلا آتا ہی اُس پر اعتماد کرتے ہیں' پس اگر کسی قلمی نسخہ میں کوئی غلطی یا اختلاف نکلے اُسی وقت اصلی اور غلط لفظ میں اس طرح پر تمیز ہوجاتی ہی جس میں کسی طرح کا شبہہ نہیں رہتا یہاں تک کہ اگر اسوقت تمام زمانہ میں سے قرآن مجید کے قلمی اور چہاپہ کے نسخے معدوم ہوجاویں تو ہمکو قرآن مجید کے موجود کرنے کے لیئے کسی نسخہ کی حاجت نہیں ہی' کیونکہ ہر ایک شہر اور قصبہ میں ایسے بہت آدمی نکلینگے جنکو تمام قرآن مجید من اولہ الی آخرہ بقید آیت اور لفظ اور اعراب اور قرأت کے یاد ہوگا اور ہر ایک کے پاس اپنے سے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ و سلم تک سند متصل موجود ہوگی جسکے سبب کسی طرح اُسکی صحت پر اور اسبات پر کہ درحقیقت وہی بعینہ اور بلفظہ نازل ہوا کسی طرح کا شبہہ نہیں ہوسکتا *

بہرحال جبکہ ہمکو قلمی نسخوں کے اختلاف کے اسباب معلوم ہوگئے تو اب اسبات پر غور کرنا چاہیئے کہ اُنکی صحت کسطرح پر ممکن تہی' علماء مسیحی نے اِن کتابوں کو اصلی نسخہ کے مطابق صحیح کرنے پر بہت کوشش کی ہی اور چہہ اُصول قرار دیئے ہیں جنسے اُنہوں نے قلمی نسخوں کو حتی الوسع صحیح کیا ہی *

اول قلمی نسخے *

دویم نہایت قدیم اور نہایت عمدہ اتشنز (یعنی چہپے ہوئے نسخے) *

سویم قدیمی ترجمے *

چہارم یکساں مقامات *

پنجم اگلے مصنفوں کی کتابیں جن میں کتب مقدسہ کے فقروں کی نقلیں ہیں *

ششم قیاسی اصلاح *

(۱) علماء مسیحی نے اُن قلمی نسخوں کو جو یہودیوں اور سمارتیوں اور عیسائی گرجوں کی نگہبانی میں تھے بہت معتبر سمجھا ہی باوجود اسہاتِ کے کہ اُن میں بھی کسی سبب سے جو غلطیاں داخل ہوگئی تھیں وہ اُن میں موجود ہیں *

علاوہ اسکے عیسائی علمانے ایک ہی معتبر صحیح نسخہ کی سند کو کئی نسخوں کی سند سے ترجیح دی ہی اور نسخوں کی عمدگی اور خوبی اور قدامت پر زیادہ خیال کیا ہی نہ اُسکی تعداد پر کیونکہ جو اچھا ایک نسخہ ہی ممکن ہی کہ اُس میں صحیح عبارت ہو اور بہت سے نسخوں میں نہو *

جو قلمی نسخے اُن نسخوں سے مطابقت رکھتے ہیں جنکو قدیم مترجموں نے استعمال کیا تھا اُن پر زیادہ بھروسا کیا ہی *

نئے لکھے ہوئے نسخوں کو بھی عموماً نا معتمد نہیں ٹھرایا کیونکہ ممکن ہی کہ شاید وہ نسخہ کسی عمدہ اور قدیم نسخے سے نقل کیا گیا ہو *

ایک اچھے لکھے ہوئے نسخہ کو بُرے لکھے ہوئے نسخہ سے ترجیح دی ہی *

جن قلمی نسخوں میں کوئی لفظ [illegible] دوسرا لفظ لکھدیا تھا عموماً اس دوسرے لفظ کو صحیح تصور نہیں کیا بلکہ دونوں میں سے جونسا اچھا معلوم ہوا اُسکو پسند کیا ہی *

(۲) چھپے ہوئے نسخوں میں جو اختلاف عبارت ہی اُس سے بھی غفلت نہیں کی گئی مناسب طرح سے اُسپر بھی لحاظ کیا گیا ہی *

(۳) قدیمی ترجمے اگرچہ غلطیوں سے آزاد نہیں ہیں مگر اُن سے صحیح اور اصلی عبارت کے تمیز کرنے میں نہایت مدد لی ہی *

(۴) جب کوئی عبارت مشکوک ہو یا کچھہ کم ہوگئی ہو اور تمام طریقے تصحیح کے اُسکی صحت سے قاصر ہوں اُسوقت مساوی مقامات سے مدد لی گئی ہی مثلاً ایک مقام کی عبارت کی صحت پر شبہہ ہی اور وہی مضمون دوسری جگہہ بھی آیا ہی تو اُسکی مطابقت سے مشتبہ عبارت کی صحت کی گئی ہی *

(۵) عہد عتیق اور عہد جدید کے فقرے اگلے مصنفوں کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں اُن سے معلوم ہوتا ہی کہ اُس زمانہ میں کیا عبارت مستعمل تھی اُنکے مقابلہ سے بھی عبارت مختلف کی تصحیح کی گئی ہی، مگر اسکام کے لیئے وہ کتابیں جو یونانی زبان میں تصنیف ہوئی ہیں معتبر ٹھرائی ہیں اور جسقدر پرانی تصنیف ہو اُسیقدر زیادہ معتبر ہی *

(۶) قیاسی اصلاح میں علماء مسیحی نے بہت احتیاط کی ہی اور نہایت غور سے اُسکو استعمال کیا ہی وہ کہتے ہیں کہ "ایک صاحب غرض کی قیاسی اصلاح اپنے ہی مقدمہ میں اور برخلاف مستحکم شہادت کے ایسے گناہ سے کچھہ ہی کم ہی جو گناہ اُنھوں کی

عدالت میں جھوٹی شہادت بلانے میں ہوتا ہی " اس سند سے قیاسی اصلاح میں نہایت تامل سے دلیری کی گئی ہی *

مگر بعضی دفعہ ایسی قیاسی عبارتیں جو ازروے مراد یا ازروے تسلسل مضمون یا محاورہ زبان یا مشابہت نسخوں کے مناسب تہیں مستحکم ہو [illegible] خصوصاً اسوقت جبکہ یہہ بات ثابت ہو کہ اُنکا ہونا ضرور چاہیئے تھا اور جو عبارتیں اِسکے برخلاف یا ازروے عقاید مستعملہ کے ناجایز یا بے سند ہوتی تہیں اُنکو نہیں مانا جاتا تھا *

هارن صاحب لکھتے ہیں کہ " کسی شخص کو جو زبان ہاے اقدس میں نہایت خوب واقف نہو نہ اس قسم کی اصلاح کا قصد کرنا چاہیئے اور نہ قیاسی اصلاح کو متن میں شامل کرنا چاہیئے کسواسطے کہ قیاسی عبارت کی صداقت ہرگز ہمکو تحقیق نہیں ہی ' بلاشبہہ اگر ان قیاسی اصلاحوں کو متن میں داخل کیا جاوے تو بالضرور نہایت پریشانی اور نا تحقیقی ہوگی ' اس مقدمہ میں مسورا کے قاعدہ کے بموجب ترجمہ لکھنے والوں کی محنت اور ادب اس لایق ہی کہ ہم اُنکی نقل کریں ' وہ لوگ ہمیشہ اپنے قلمی نسخوں کے حاشیہ پر اپنے خیالات یا قیاسی اصلاحوں کو لکھتے ہیں ' مگر نہایت مذہبی طور سے متن کو اپنے خیالات کے بموجب تبدیل کرنے سے پرہیز کرتے تھے ' اور یہہ بات جاے تاسف ہی کہ اُن کے طریق کی عہد عتیق اور عہد جدید کے مترجموں علی الخصوص عہد جدید کے زمانہ حال کے مترجموں نے پیروی نہیں کی ' ان لوگوں نے اُن مطالب کو جو تحریر ہاے اقدس میں کچھہ بنیاد نہیں رکھتے ہیں مستحکم کرنے کے لیئے اپنے خیالات کو متن میں داخل کرنے میں تامل نہیں کیا ہی ' بالتخصیص یہہ حال یونانی اور انگریزی عہد جدید کے اُس نسخہ کا ہی جسکو ڈاکٹر میسی صاحب نے چھپوایا ' اور اُسکی گستاخ اور ناپاک اصلاحوں کو ڈاکٹر ٹوولز صاحب نے گرفت کرکر ملزم کیا ' اور نیز عہد جدید کے ترقی شدہ ترجمہ سوشی کی متن کے چھاپنے والوں کا بھی یہی حال ہی ' جنکے خیالات اور غلط اصلاحوں اور ترجموں کو نیرز صاحب اور لارنس صاحب نے جو مذہب کی ہر سہ ملغی کے امورات پر نظر ثانی کرنے والے ہیں ' اور اَوْر مشہور نکتہ چینوں نے گرفت کرکر الزام دیا ہی *

اِن تمام حالات کے دریافت ہونے کے بعد یہہ بات قابل تسلیم ہی ' کہ کتاب ہاے اقدس کے نسخے بسبب کثرت سے نقل ہونے کے نہایت مختلف ہوگئے تھے ' اور اُن کے صحیح کرنے پر علماء مسیحی نے نیک نیتی سے نہایت درجہ پر سعی و کوشش کی ' اور جہانتک ہوسکا اور جہانتک نیک نیتی سے اُنکی سمجھہ میں آیا اُنہوں نے اُن کو صحیح کیا ' اور یہہ بات چاہی کہ مطابق اصل کے ہوجاویں ' چنانچہ اسی ارادے سے علماء مسیحی نے کتب مقدسہ کے بہت سے نسخے جمع کیئے اور اُنکا مقابلہ کیا ' اور جسقدر غلطیاں یا اختلاف عبارت اُن میں

فکلے اُن کو بموجب اُنہیں قواعد کے جو ہمنے ابھی بیان کیئے صحیح کیا ' بااین ہمہ ہم مسلمانوں کے نزدیک اب بھی اسبات کا امکان باقی ہی کہ باوجود اسطرح پر مقابلہ اور تصحیح کے اب بھی ایسے مقامات ہوں کہ اُن اصلی نسخوں سے جنکو الہامی لکھنے والوں نے لکھا تھا مطابقت نرکھتے ہوں ' کیونکہ جسطرح نقل کرنے والے غلطی میں پڑنے سے خدا کیطرف سے بچائے نہیں گئے تھے اسیطرح [illegible] میں پڑنے سے محفوظ نہ تھے ' پس یقین نہیں کیا جاسکتا ' کہ اُنہوں نے کاملیت کے ساتھہ سب کو صحیح کیا ' کیونکہ یہہ بات غور کرنے کي ہی کہ جن قلمی نسخوں یا چھپے ہوئے نسخوں سے مقابلہ کرکر جو عبارت اُنہوں نے اختیار کي ہی وہ عبارت اصل نسخہ کي جسکو الہامي لکھنےوالوں نے لکھا تھا نہو' بلکہ جو عبارت اختیار نہیں کي وہ عبارت اُس اصلی نسخہ کي ہو' یا یکساں مقامات کے مقابلہ سے جو عبارت صحیح کي ہی وہاں ویسي یکساں عبارت نہو جسطرح پر صحیح کي ہی' اگلے مصنفوں کي کتابوں میں کتب مقدسہ کے جو فقرات منقول ہیں اور اُن سے بھي علماء نے مختلف عبارتوں کي تصحیح کي ہی اُنکي صحت پر بھي یقین نہیں ہوسکتا اول تو اُس کتاب کي صحت پر جسمیں وہ فقرات منقول ہیں وہي مشکلیں پیش آتي ہیں جو کتب مقدسہ کے قلمي نسخوں کي صحت میں پیش آتي ہیں' اور اگر ہم یہہ تسلیم بھي کرلیں کہ وہ کتاب اُس مصنف کي اُسي اصلي نسخہ کے لفظ بلفظ مطابق ہی جسکو اُسنے لکھا تھا تو پھر ہم کسي طرح یہہ یقین نہیں کرسکتے کہ جو فقرہ کتب مقدسہ کا اُس میں منقول ہی وہ ایسے ہي نسخہ سے نقل ہوا ہی جو بالکل الہامي لکھنے والوں کے نسخہ سے مطابق تھا' قیاسي اصلاح علماء عیسائي کي گو وہ کیسي ہی ہوشیاري اور احتیاط سے کي گئي ہو کسیطرح یقین نہیں دلاتي کہ وہ بالکل الہامي لکھنے والوں کے نسخہ سے مطابق ہوگئي' جن قلمي نسخوں میں حاشیہ اور شرح کي عبارت متن میں شامل ہوگئي ہی یا جنمیں سے اصل متن کي عبارت لکھنے سے رہگئي یا جنمیں ناقلوں نے غفلت سے کچھہ گھٹا یا بڑھا دیا اُن میں تمیز کرنا نہایت مشکل کام ہی #

ان وجوہات سے ہم مسلمان نتیجہ نکالتے ہیں کہ ممکن ہی کہ اب بھي کتاب ہاے اقدس میں ایسے مقام ہوں جو اصلي نسخوں سے جنکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا مطابقت نرکھتے ہوں #

ہماري اس گفتگو کا یہہ مطلب نہیں ہی کہ ہم تمام بیبل پر اسبات کا شبہہ رکھتے ہیں کہ وہ اصلي نسخوں سے جنکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا مطابقت نہیں رکھتي' بلکہ ہم یقین کرتے ہیں کہ جہاں تک ہوسکا یہہ کتابیں ٹھیک نہتي سے اصلي نسخوں سے مطابق کرنے کےلیئے صحیح کي گئیں الا چند مقام اب بھي ایسے ہیں جو بلا شبہہ اصلي نسخوں کے مطابق نہیں ہوئے اور بعض ایسے ہیں جو اب تک مشتبہہ ہیں اور ممکن ہی کہ کوئي

اور ایسے هي مقام هوں جنکي اطلاع ابتک همکو نهو ' میں سمجهتا هوں که اس باب میں هم مسلمانوں اور عیسائیوں میں کچهه اختلاف نهیں هی بلکه تمام محققین علماء عیسائي کي یهي راے هی جو هم مسلمانوں کي هی چنانچه اسکا بیان آینده تفسیر میں اپنے اپنے مناسب مقام پر آویگا *

بلحاظ ان حالات کے همکو اسبات کي ضرورت پیش آئي هی که ان پاک کتابوں سے اصلي اور سچي روشني حاصل کرنے کو زیاده تر دقیقه رس فکر کو کام میں لاویں چنانچه هم وه قواعد اور اصول بیان کرتے هیں جنکي رو سے هم مسلمان اُن پاک کتابوں سے ایسي روشني حاصل کرتے هیں ' اور وه قواعد دو چیزوں سے علاقه رکهتے هیں *

اول — اِن پاک کتابوں کے صحت الفاظ سے تاکه همکو وه اصلي الفاظ هاتهه آویں جو الهامي لکهنے والوں نے لکهے تهے *

دویم — اُن الفاظ کے معني اور مراد سے تاکه همکو معلوم هو که الهامي لکهنے والوں نے کس معني میں اور کس مراد میں اُن الفاظ کو استعمال کیا تها *

پہلا مطلب حاصل هونے کے لیئے صرف دو اصول هیں *

اول — مقابله کرنا اِن کتابوں کا جهاں تک ممکن هو پرانے اور صحیح نسخوں سے جیساکه علماء عیسائي نے کیا مگر اُنکے طریقه میں اور همارے طریقه میں تهوڑا سا اختلاف هی اور وه یهه هی که علماء عیسائي نے بعض مقامات میں اُن اختلافات کو ترجیح دي هی جن سے اُنکے عقاید مسلمه کي تائید هوتي تهي ' هم مسلمانوں کا طریقه یهه نهیں هی بلکه هم صحت عبارت کے وقت مطلق اسبات کا خیال نهیں کرتے که همارے یا دوسرے شخص کے عقاید مسلمه کیا هیں بلکه هم دو مختلف عبارتوں میں سے اُس عبارت کو اصلي قرار دیتے هیں جوایک پر غور امتحان پر همکو اصلي ثابت هووے اور پهر اسکے بموجب جو اعتقاد برآمد هو اُسکو اختیار کرتے هیں *

دویم — هم تمام بیبل پر خیال کرتے هیں که اُس سے عام نصیحت اور عام هدایت کیا نکلتي هی اور عبارت مختلفه میں سے جزئسي عبارت اُس عام نصیحت اور عام هدایت کے مطابق هوتي هی اُسکو هم ترجیح دیتے هیں *

دوسرا مطلب حاصل کرنے کو همارا اصول یهه هی که هم اسبات کا یقین کرتے هیں که تمام بیبل کے مطالب متحد هیں اور اُن میں کسیطرح کا اختلاف نهیں اسلیئے هر ایک لفظ اور هر ایک عبارت کے وه معني اختیار کرتے هیں اور ایسی مراد لیتے هیں جس سے بیبل کي کسي نصیحت اور هدایت میں اختلاف واقع نهو اور ایسے معني اور مراد هم هرگز اختیار نهیں کرتے جس سے بیبل کي هدایتیں مختلف هوجاویں *

اس پچھلے قاعدہ کے لیئے ہمارے ہاں یہہ قرار پایا ہی کہ اگر کوئي ورس عہد عتیق یا عہد جدید کا ایسا ہم پاویں جسکے ایسے الفاظ ہوں کہ اُن سے برخلاف اُس علم ہدایت کے جو اور مقاموں میں سے پائي جاتي ہی کوئي ہدایت نکلے تو اول ہم اُس ورس کي صحت الفاظ پر متوجہہ ہوتے ہیں اور جب ہم اُس سے کسی طرح مجبور ہوجاتے ہیں تو معاني کي طرف متوجہہ ہوتے ہیں اور وہ معني اختیار کرتے ہیں جن سے بیبل کے مطالب اہم میں اختلاف واقع نہو اور جب اس سے بهي مجبور ہوجاتے ہیں تو اُس ورس کو مشتبہہ قرار دیتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اُسکي صحت ہمکو مطابق اصلي عبارت الہامي لکھنے والوں کے حاصل نہیں ہوئي مگر کسي طرح الہامي لکھنے والوں پر بدظني کا گمان نہیں کرتے اور جو شخص کہ اُس ورس کے صحیح اور اصلي ہونے کا دعویدار ہوتا ہی اُس سے ہم ثبوت اسبات کا چاہتے ہیں کہ اُس ورس کے الفاظ درحقیقت اُنہي الفاظ کے مطابق ہیں جو الہامي لکھنے والوں نے لکھے تھے *

الفاظ کے معني اور مراد سمجھنے میں یہي ہمارا بهي قاعدہ ہی' کہ ہر لفظ کے وہي معني اختیار کرتے ہیں جو عام مطالب بیبل سے مطابقت رکھتے ہیں اور اگر کوئي شخص اُن الفاظ کے ایسے معني بیان کرتا ہی جو بیبل کے اور مقاموں میں مستعمل نہیں ہوئے تو اُس سے اسبات کا ثبوت چاہتے ہیں کہ الہامي لکھنے والوں نے اُسکے وہ معني قرار دیئے تھے *

علاوہ اِسکے کتب مقدسہ میں کسي ایسي قسم کا اختلاف ہم پاتے ہیں جو تاریخ سے متعلق ہی یا جسکے لیئے کوئي عام مراد کتب مقدسہ میں نہیں ہی' اگر ہمکو کچھہ اختلاف نظر پڑتا ہی' تو اول تو ہم اُس اختلاف کي وجہہ دریافت کرنے پر متوجہہ ہوتے ہیں' اور یہہ سمجھتے ہیں کہ اگر اسکي اصلي وجہہ معلوم ہوجاوے تو غالباً یہہ اختلاف نہ رہے' اور جب کوئي وجہہ نہیں معلوم ہوتي' یا یقیناً اُسکا مختلف ہونا پایا جاتا ہی تو ہم یقین کرتے ہیں کہ اُن دونوں مقاموں میں سے کسي مقام میں نقل کرنے والے یا اصلاح کرنے والے نے غلطي کي ہی اُن دونوں میں سے ایک صحیح ہوگا اور ایک غلط ہوگا مگر اصل الہامي لکھنے والوں پر ہم کسیطرح کا شبہہ نہیں کرتے *

بعض علماء مسیحي یہہ بیان کرتے ہیں کہ اگرچہ عہد عتیق اور عہد جدید کے قلمي نسخوں میں مقابلے کے وقت بہت سي غلطیاں اور بہت سے اختلاف عبارت نکلے مگر تاہم کوئي بلتي ایسي نہیں نکلي جو عمدہ عقاید ایمانیہ کے برخلاف ہو *

اگرچہ بعض لوگ اسپر تکرار کرتے ہیں' اور یہہ کہتے ہیں کہ یہہ بات قابل تسلیم کے نہیں ہی کیونکہ ہر شخص جانتا ہی کہ اگر کسي کلام میں سے کوئي لفظ اولٹ پلٹ ہوجاوے یا تراکیب نحویہ اور قواعد صرفیہ میں جوکسي مطلب پر دلالت کرتے ہیں تفاوت ہوجاوے' یا

کوئي قید بڑھ جاوے یا کم هوجاوے یا کسي لفظ میں تغیر هوجاوے تو معاني اور مراد میں نهایت تفاوت آجاتا هی ' یہاں تک که بعضي دفعه وصل اور فصل کے تبدیل هونے سے ' اور بعضي دفعه حروف روابط کے بدل جانے سے معني اور مراد میں تغیر آجاتا هی مثلاً اگر بجاے اس لفظ کے که (خدا میں هی) کہا جاوے که (خدا سے هی) تو باوصف بدلنے ایک خفیف حرف کے تغیر عظیم معاني اور اعتقاد میں هوجاتا هی ' پھر کیونکر تسلیم کیا جا سکتا هی که باوجود نکلنے بہت سي غلطیوں اور اختلاف عبارتوں کے اُن سے عقاید ایمانیه میں کچھه اختلاف نہیں آتا تھا ' علی الخصوص ایسي صورت میں که هم دیکھتے هیں که بعضے عیسائي فرقه (جیسے ابي اونیتز) اسي قسم کے اختلاف کے سبب بالکلیه عقاید ایمانیه میں اور عیسائي فرقوں سے مختلف هیں *

مگر میري راے یہه هی که جب هم خود انهي کتب موجودہ میں عقاید ایمانیه کو حضرت موسیٰ سے لیکر خاتم النبیین صلوات الله علیهم اجمعین تک متحد پاتے هیں' تو هم کو اس فضول بحث اور تکرار میں پڑنے سے کیا فایدہ هی *

المقدمة التاسعة

ان کتابوں کے ترجموں کي نسبت مسلمانوں کا کیا اعتقاد هی

جاننا چاهیئے که ایک زبان کا ترجمه دوسري زبان میں درحقیقت ایک نهایت مشکل کام هی سیدھا سیدھا مطلب البته ترجمه میں ادا هوجاتا هی مگر ایسا ترجمه جس سے دقیق دقیق مذهبي مسایل جو نهایت باریک هیں اور اعتقادیات اور الهیات سے متعلق هیں اُس سے اسیطرح پر نکلیں جسطرح اصل کتاب سے نکلتے تھے غیر ممکن هی کیونکه اِس قسم کے مسایل صرف صحیح ترجمه هي سے نہیں نکالے جاتے بلکه مادہ لفظ اور طریقه اشتقاق اور ترکیب نحویه جو مخصوص اُس زبان کي هی اُس سب سے ملکر نکلتے هیں اور یہه باتیں سب کي سب اُسیطرح جسطرح اصل میں هیں ترجمه میں ادا هوني غیر ممکن هیں *

اکثر ایسا اتفاق هوتا هی که ایک لفظ یا ایک فقرہ کئي معني رکھتا هی اور اُسکے مقابله میں دوسري زبان کا ایسا لفظ نہیں هوتا جس سے وہ سب معني حاصل هوں اسلیئے مترجم بمجبوري یا تو اُسکا ترجمه کسي ایک پہلو پر کرتا هی یا صرف بموجب اپني راے اور اپنے اعتقاد اور اپنے مسلمات کے اُسکا ترجمه کردیتا هی جو درحقیقت کلام الهي کي وسعت کو بلا واجب تنگي میں ڈالتا هی کیونکه هرُ شخص یہه حق رکھتا هی که جبتک بذریعه الهام کے کوئي خاص معني کسي کلام الهي کے مقرر نہوئے هوں اُسوقت تک کلام الهي سے جسقدر

مطالب نکلتے هوں اُن سب کو سمجھے اور سب پر غور کرے اور جو مطلب حق اور صحیح ثابت هو اُسکو اختیار کرے *

پس جبکہ مترجم نے اُس کلام الٰهي کو جس میں متعدد پہلوتھے ایک پہلو پر جو اُسکے اعتقاد کے مطابق تھا ترجمہ کردیا تو اُسنے ایک عام حق تلفي کي خصوصاً اُس صورت میں جبکہ اُسکا اعتقاد جسکے بموجب اُسنے ترجمہ کیا درحقیقت غلط هو اِن وجوهات سے هم مسلمانوں کے هاں ضرور تر هی کہ جس زبان میں مذهب کي اصلي کتابیں هوں اُس زبان سے واقف هونا چاهیئے اور جب تک اصل زبان سے واقفیت نهو صرف ترجمہ پر اعتقادات میں اعتماد نهیں هوسکتا دیکھو کیسي غلطي کي کتنے بڑے مترجم ایکویلا اور تھیوڈوشن اور سیمیکس نے کہ کتاب اشعیاہ باب ۷ ورس ۱۴ میں جو علمہ کا لفظ عبري زبان کا تھا اُسکا ترجمہ بجاے کنواري کے جوان عورت کردیا اسلیئے همارے مذهب میں یہہ حکم هی کہ جب تک بخوبی صحت نهو جاوے اُسوقت تک ترجموں کي نہ تصدیق کرني چاهیئے اور نہ تکذیب کرني چاهیئے بلکہ یہہ کہنا چاهیئے کہ جو کچھہ خدا نے اوتارا هی اُسپر هم ایمان رکھتے هیں *

بخاري میں ابوهریرہ رضي الله تعالی عنہ سے روایت هی ' کہ رسول خدا صلی الله علیہ وسلم کے زمانہ میں یهودي عبراني میں توریت پڑھتے تھے ' اور مسلمانوں کے لیئے عربي میں اُسکا مطلب سمجھاتے تھے (مگر مسلمانوں کو یہہ معلوم نہ تھا ' کہ وہ مطلب صحیح هی یا نهیں) اسلیئے رسول خدا صلی الله علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم اهل کتاب کو نہ سچا بناؤ نہ جھٹلاؤ اور تم کہو همنے یقین کیا الله پر اور جو اُترا هم پر اور جو اُترا ابراهیم اور اسمعیل اور اسحق اور یعقوب اور اُسکي اولاد پر ' اور جو ملا موسی کو اور عیسی کو اور جو ملا سب نبیوں کو اپنے پروردگار سے هم فرق نهیں کرتے ایک میں اُن سب سے اور هم اُسي کے حکم پر هیں *

بخاري
عن ابي هريرة قال كان اهل الكتاب يقرؤن التوراة بالعبرانية ويفسرونها بالعربية لاهل الاسلام فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم لاتصدقوا اهل الكتاب ولاتكذبوهم وقولوا امنا بالله وماانزل الينا وماانزل الى ابراهيم و اسمعيل و اسحاق ويعقوب و الاسباط و مااوتي موسى وعيسى و مااوتي النبيون من ربهم لانفرق بين احد منهم ونحن له مسلمون

یہہ مطالب جو همنے بیان کیئے اِن کي تصدیق اُسوقت بخوبي هوتي هی ' جب کتب مقدسہ کے قدیم اور جدید ترجموں کا حال معلوم هو ' اسلیئے میں مناسب سمجھتا هوں ' کہ هارن صاحب کے انٹروڈکشن سے کتب مقدسہ کے قدیم و جدید چند ترجموں کا ذکر اس مقام پر کروں ' اور جن جن ورسوں کے ترجمہ میں ایسا اختلاف واقع هوا هی جس سے عقاید ایمانیہ میں اختلاف پیدا هوتا هی اُسکے تذکرہ سے اس مقام پر باز رهوں کیونکہ اُن کا تذکرہ میري تفسیر میں هرایک ایسے ورس کي تفسیر میں آویگا انشاالله تعالی *

مگر یہہ بات سمجھہ لینی چاھیئے کہ اختلاف یا غلطی تراجم سے جو دو حقیقت مترجموں کا قصور ھی اصل کتب مقدسہ پر یا اُن کی صحت اور مطابقت پر الزام نہیں آسکتا' جن لوگوں نے بسبب نقصان ترجموں کے اصل کتب مقدسہ میں نقصان تصور کیا ھی درحقیقت اُنہوں نے غلطی کی ھی اور حد اِنصاف سے گذرگئے ھیں واللہ غفورالرحیم *

کالدی یا ایست ارمین یعنی مشرقی ارمینیا کے ترجمے

کالدی پارافریز جسکو تارگم کہتے ھیں – یہہ سب ترجمے عہد عتیق کے کالدی زبان میں ھیں جبکہ یہودی بابلن کی قید سے چھوٹ کر آئے تو اُس زبان سے بخوبی واقف ھوگئے تھے تارگم کے معنی مفصل ترجمہ کے ھیں جو صرف لفظی ترجمہ نہو بلکہ ترجمہ کے ساتھہ مختصر بیان یا تفصیل یا تفسیر بھی شامل ھو *

اغلب ھی کہ حضرت عزرا جب عبادت خانوں میں توریت پڑھکر سناتے تھے تو لوگوں کے سمجھانے کو اُسکی تفسیر بھی فرماتے تھے جب سے یہودیوں میں اس طرح پر توریت کے پڑھنے کا رواج ھوا مگر تفسیر کا اصل کتاب پر لکھنے کا دستور نہ تھا حضرت مسیح علیہ‌السلام کے زمانہ کے قریب تفسیر کا کالدی زبان کے ترجموں کے ساتھہ لکھنے کا رواج ھوا اسطرح پر دس تارگمین عہد عتیق کی مختلف کتابوں پر لکھی گئیں اور جو کہ اُن تارگموں کے مصنف عبری زبان سے بخوبی واقف ھونے کا بہت اچھا قابو رکھتے تھے اس سبب سے اُن ترجموں پر کتاب اقدس کے عموماً صحیح معنی دینے میں زیادہ بھروسا کیا گیا ھی خصوصا ایسے مقاموں میں جہاں اور کسی وسیلہ سے اُن معنوں کا پانا محال ھو مگر ھرایک تارگم برابر رتبہ کی نہیں ھی چنانچہ ھم ھر ایک کا مختصر حال بیان کرتے ھیں *

(۱) تارگم انکیلاس اِسکے مصنف کا حال تحقیق نہیں کہ کب تھا اور کس قوم کا تھا بعضے کہتے ھیں کہ یہودی نہ تھا بلکہ بیبلن کا رھنے والا تھا اور اُسنے یہودی مذھب اختیار کرلیا تھا ربی ھلل جو پچاس برس پیشتر حضرت مسیح علیہ‌السلام سے تھے اُنکا شاگرد تھا اور ھم عصر حضرت مسیح علیہ‌السلام کا اُسنے صرف حضرت موسیٰ کی پانچ کتابوں پر تارگم لکھی ھی اُس میں کچھہ قصے اور فضول باتیں نہیں ھیں اور یہہ تارگم نہایت قدر والی ھی سولھویں صدی تک یہودی اس تارگم کو اپنے عبادتخانوں میں پڑھتے تھے *

(۲) تارگم سی ڈوجانتھن – یہہ تارگم بھی حضرت موسیٰ کی پانچ کتابوں پر ھی اس میں افسانے بہت ھیں بعضے کہتے ھیں کہ یہہ تارگم جانتھن بن ازیل کی تصنیف ھی مگر یہہ قول صحیح نہیں ھی اور بہت وجوھات سے ثابت ھی کہ ساتویں یا آٹھویں صدی میں تصنیف کی گئی ھی *

(۳) تارگم یروشلیم – یہہ بھی حضرت موسیٰ کی پانچوں کتابوں پر ھی مگر سلسلہوار نہیں ھی کہیں کسی ورس کی کہیں کسی ورس کی اور کہیں باب کے باب کی تفسیر

مضمون لکھی هی اور کبھی کسی آیت کے ایک هی لفظ کی تفسیر لکھی هی اسکی روش اور تارگم "سی دو جانثهون" کی روش بہت قریب قریب هی اور ساتوین یا آتھوین یا نوین صدی کی تصنیف هی *

(۴) تارگم جانثهون بن اوزیل — یهه تارگم عهد عتیق کی پیغمبرانه کتابون پر هی اس مین قصے اور افسانے نهین هین اور بہت معتبر اور بڑی قدر والی هی *

(۵) تارگم سیودو و هیجو گریفا — (یعنی تحریر هاے اقدس) بعضے کهتے هین که ربی جوزف یهودی جو تیسری چوتھی صدی مین تها اور اسکا کانا یا اندها لقب پڑگیا تها اسکا مصنف هی مگر تحقیق بات یهه هی که اسکا مصنف نا معلوم هی *

(۶) تارگم مجلیتهه — تاریخ اور غزل الغزلات اور نوحه جرمیا اور روت اور استھر پر یهه تارگم بہت سے مصنفون کی تالیف معلوم هوتی هی اس مین افسانے بہت هین اور چھتی صدی کی تصنیف معلوم هوتی هی *

(۷) (۸) (۹) تارگم هاے استھر — اس کتاب پر تین تارگمین هین اور حال کی تصنیف معلوم هوتی هین اور ان مین نامعقول افسانے بہت بهرے هوئے هین *

(۱۰) تارگم تاریخ پر — یهه تارگم پهلے زمانه مین مشهور نه تهی سنه ۱۶۸۰ع مین مشهور هوئی اسکا اعتبار بہت کم هی اور اس مین افسانے بہت هین *

قدیم یونانی ترجمے عهد عتیق کے

سپٹو ایجنٹ یا الکذنڈرین — یهه بہت پرانا ترجمه هی یهودی اور قدیم عیسائی سب مانتے چلے آئے هین اور اُن دونون کے عبادتخانون مین پڑھا جاتا تها اور عربی اور آرمینیه اور اتھوپیک اور گاتهک اور قدیم اتالک یعنی قدیم لاطینی زبانون مین جو ترجمے هوئے هین وہ سب اسی سے ترجمه کیئے گئے تهے اور آج تک یونانی گرجا مین اور اور مشرقی گرجون مین یهی ترجمه پڑھا جاتا هی *

یهه بات تحقیق نهین هوئی که یهه ترجمه کس زمانه مین هوا هی اور چند حکایتین مشهور هین جنکا مطلب یهه هی که یهه ترجمه بطور کرامت اور اعجاز کے اور روح القدس کی تائید سے هوا هی مگر خود علماء مسیحی اِن حکایتون کو قابل اعتبار کے نهین سمجھے صحیح بات اسقدر معلوم هوتی هی که دوسو پچاسی یا دوسو چهیاسی برس قبل ولادت حضرت مسیح علیه السلام کے علماء یهود نے ملکر یهه ترجمه کیا یاتو اس سبب سے که وہ بہتر آدمی تهے یا اس سبب سے که یهودیون کی بڑی عدالت نے جو سین هیڈرن کهلاتی تهی اور اُس مین بہتر ممبر تهے اسکو منظور کیا تها سپٹو ایجنٹ اس ترجمه کا نام هو گیا مگر تمام قدیمی اسیکو مانتے آئے اور اسکی تفسیرین لکھی گئیں اور اول صدی تک یهودیون کے عبادت خانون مین بهی بلاعذر مستند رها مگر جبکه یهودی اُن وجوهات کا پیش گوئی سے مقابله نهکرنا ...

جو اُنکے روبرو عیسائیوں نے اُسکی سند غیر معتبر کرنے کے لئیے پیش کیں تب یہودیوں نے اقرار کیا کہ یہہ ہمارے عبری متن سے مطابق نہیں ہی *

(۱) ایکوئیلا — جب یہودیوں نے ترجمہ سپٹو ایجنٹ کو چھوڑ دیا تو تین ترجمے یونانی زبان میں اور ہوئے جن میں سے اول یہہ ترجمہ ہی اسکا مترجم سنوپ کا رہنے والا یہودی تھا پہلے عیسائی ہوا پھر مرتد ہوکر یہودی ہوگیا ' غالباً سنہ ۱۲۹ ع میں اُسنے یہہ ترجمہ کیا عبری زبان کا نہایت لفظی یہہ ترجمہ ہی *

(۲) تھیوڈوشن — یہہ شخص افی سس کا رہنے والا تھا اُسنے غالباً سنہ ۱۷۵ ع میں یہہ ترجمہ کیا اس نے گویا ترجمہ سپٹو ایجنٹ پر نظر ثانی کی ہی کتاب دانیال کا جو اُسنے ترجمہ کیا تھا وہ عیسائی گرجوں میں بھی مروج ہوا اور یہہ سمجھا گیا کہ بہ نسبت سپٹو ایجنٹ کے زیادہ ٹھیک اور درست ہی *

(۳) سمیکس - یوسیبیس صاحب اور جیروم صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ مترجم ایبونایت یعنی نصف عیسائی تھا کیونکہ ایپی فینیس صاحب کے بیان سے ظاہر ہی کہ وہ اول سامری تھا پھر یہودی ہوا پھر عیسائی ہوا اور آخیر میں ایبونایت ہو گیا ' مگر یہہ بات قابل اعتماد کے نہیں ہی اور اس بات میں کہ وہ کب ہوا ہی عالموں میں اختلاف ہی جیروم صاحب علانیہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ اُسکا ترجمہ تھیوڈوشن صاحب کے ترجمے کے بعد مشہور ہوا پس مانت فاکن سیمکس صاحب کے زمانہ کو تھیوڈوشن صاحب کے تھوڑی ہی مدت بعد یعنی قریب دوسو سنہ عیسوی میں قرار دیتے ہیں اسکا ترجمہ جسکو اُنھوں نے دوبارہ نظر ثانی کرکے مشتہر کیا تھا ہرگز ایسا لفظی نہیں جیسا کہ ایکوئیلا صاحب کا ترجمہ ہی بلاشبہ سیمکس صاحب بہ نسبت ایکوئیلا صاحب کے قواعد ترجمہ سے زیادہ تر واقفیت رکھتے تھے ' اور اُنھوں نے عبری محاورات کا یونانی میں درستی کے ساتھہ ترجمہ کرنے میں جو کوشش کی ہی اُسمیں بخوبی کامیاب ہوئے ہیں *

(۴ و ۵ و ۶) یہہ تین گم نام شخصوں کے ترجمے ہیں جنکو ہمیشہ پانچواں چھٹا اور ساتواں ترجمہ کہتے ہیں اس ترتیب سے اُن کا نام رکھا گیا ہی جو اوریجن صاحب نے اپنے کالموں میں قرار دیا ہی مصنف چھٹے ترجمہ کا کتاب حبقوق کے تیسرے باب کی تیرھویں آیت کے ترجمہ کے طرز سے عیسائی معلوم ہوتا ہی یہہ تینوں ترجمے ایکوئیلا صاحب اور تھیوڈوشن صاحب اور سیمکس صاحب کے ترجموں کے بعد کے ہیں اِن ترجموں کے متفرق حصوں سے جو مانت فاکن صاحب نے جمع کیئے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ اُن میں زبور اور صغیر پیغمبروں کی تحریریں تھیں اور پانچویں اور چھٹے ترجمے میں عہد عتیق اور راگ سلیمان بھی تھے اور پانچویں اور ساتویں ترجموں کے چند ٹکڑوں سے جو برنز صاحب نے زبان سریا کے

هک سیپلر قلمي نسخه میں مقام پیرس میں پائے یهه معلوم هوتا هی که اُن دونوں ترجموں میں کتاب هاے سلاطین بهي تهیں بائهر صاحب کي یهه راے هی که ساتویں ترجمه کا مصنف کوئي یهودي تها *

ترجمه سپٹو ایجنت میں علاوہ اُن تبدیلیوں کے جو یهودیوں نے اراداتاً کیں بهت سي غلطیاں اور بهي زمانه دراز کے گذر نے سے بسبب غفلت اور بے احتیاطي ناقلوں کے اور حاشیه پر کي شرحوں کو متن میں داخل کردینے سے جو واسطے سهولت الفاظ مشکل کے لکهي گئي تهیں پیدا هوگئیں اس پڑهنے والے برائي کے رفع کرنے کے واسطے اوریجن صاحب نے تیسري صدي کے شروع میں اُسوقت کے یوناني متن مستعمله کو اصلي عبري متن اور اوٗر ترجموں سے جو اُسوقت میں موجود تهے مقابله کرنے کے مشکل کام کو اختیار کرکے اُن سب سے ایک نیا نسخه حاصل کرنا چاها اس عمده نسخه کے تیار کرنے میں اٹهائیس برس صرف هوئے جنکے اندر اُنهوں نے هرطرف سے نسخے جمع کیئے اور بیان کیا گیا هی که ایمبراس صاحب کے مدد خرچ سے جو ایک امیر شخص تهے جنکو اُنهوں نے غلط بنیاد والے فرقه ویلن ٹینین کے پیرووں میں سے عیسائي کرلیا تها اور بمدد سات ناقلوں اور بهت سے ایسے شخصوں کے جو عمده تحریر کا کامل فن رکهتے تهے اوریجن صاحب نے یهه کام مقام سیزاریا میں سنه ۲۳۱ ع میں شروع کیا اور معلوم هوتا هی که اُنهوں نے اپنا پالي گیلات (یعني کئي متنوں کا مجموعه) مقام ٹائیر میں پورا کیا مگر یهه تحقیق نهیں هوا که کس سنه میں پورا کیا اُن کے پالي گیلات میں نو کالم تهے جن میں سے اول کالم میں عبري متن عبري حرفوں میں تها اور دوسرے کالم میں عبري متن یوناني حرفوں میں تها اور ایکوئیلا صاحب اور سمیکس صاحب اور تهیوڈوشن صاحب کے ترجمے اور سپٹو ایجنت تیسرے اور چوتهے اور پانچویں اور چهٹے کالم میں تهے جب که پانچواں اور چهٹا ترجمه زیاده کیا گیا تب پالي گیلات کے صفحه میں آٹهه کالم هوگئے اور ساتویں ترجمه زیاده کرنے سے نو کالم هوگئے *

قدیمي مشرقي ترجمے عهد عتیق کے ترجمے سریا زبان کے

سریا زبان کے ترجموں میں سے نهایت مشهور ترجمه پهسکٹو یعني لفظي ترجمه هی جو اس نام سے بسبب اسبات کے که جس متن عبري سے وہ ترجمه کیا گیا تها اُس سے نهایت مطابق هی پکارا جاتا هی در باب اِسکي قدامت کے بهت سا مبالغه کیا گیا هی بعض لوگ اُسکو زمانه حضرت سلیمان اور جیروم صاحب کا بتا تے هیں اور بعض شخص زمانه آساسي جو سامریوں کا پریسٹ تها منسوب کرتے هیں اور بعض تهدیس حواري کے وقت کا اُسکو بیان کرتے هیں سریا کے گرجوں میں اس اخیر روایت پر یقین کیا گیا هی مگر زمانه حال کے نکته چین اُسکو زیاده زمانه حال کا قرار دیتے هیں بشپ والٹن صاحب اور کارپ زور صاحب اور سیوسٹن صاحب اور بشپ لوتهه صاحب اور ڈاکٹر کني کٹ صاحب اس ترجمه کو اول

صدي کا قرار دیتے هیں اور بائیر صاحب اور چند دیگر جرمنی کے نکتہ چین دوسري صدي یا تیسري صدي کا قایم کرتے هیں اور جین صاحب کم سے کم دوسري صدي کا اور تمي راسي صاحب بہت قدیم کہتے هیں مگر کوئي تاریخ نہیں مقرر کرتے هیں *

نہایت غالب راے میکیلس صاحب کي هی جو اس ترجمه کو اول صدي کے اخیر یا دوسري صدي کے شروع کا بتاتے هیں یعني جسوقت میں که سریا کے گرجوں کي اچھي ترقي تھي اور مقام اِدسا کے عیسائیوں نے یوروشلیم کے معبد کے طریق پر پرستش کے واسطے معبد بنا لیا تھا یهه نہیں خیال کیاجاتا که اُن کے پاس عهد عتیق کا کوئي ترجمه نهوگا جبکے پڑھنے کا حواریوں نے وهاں رواج دیا هو *

زبور کے اول میں جو وجوهات مندرج هیں اُنکو علاّمه ایک عیسائي نے لکھا هوگا ظاهرا معلوم هوتا هی که یهه ترجمه اصلي عبري سے هوا جس سے وه بجز چند مقاموں کے جو ترجمه سپٹو ایجنٹ سے زیاده تر مناسبت رکھتے هیں نہایت مطابق اور بعینه هی اِن چند مقاموں کے سپٹو ایجنٹ سے مناسبت رکھنے پر جین صاحب کي یهه راے هی که سریا والے ترجمه کے مترجموں نے ترجمه کرتے وقت سپٹو ایجنٹ ترجمه سے کچھه مددلي هو یا یهه که سریا والوں نے بعد ازاں اپنے ترجمه کو سپٹو ایجنٹ سے صحیح کیا هو *

لیو سڈن صاحب یهه خیال کرتے هیں که اس ترجمه کے مترجم نے نہایت صحیح عبري نسخوں کا استعمال نہیں کیا اور چند وجوهات سے اپني راے کو تقویت دي هی باوجود اِسکے ڈینهه صاحب اس نسخه کي قدامت اور وفاداري پر نہایت مستحکم راے رکھتے هیں اور کہتے هیں که اس سریا کے ترجمه کو ایسا مقدم نسخه سمجھیں که جس سے هم دوسري صدي کے عبري متن کو جانچیں اور کني کٹ صاحب اور ڈي راسي صاحب نے اس نسخه میں بہت عمده عبارتیں پائي هیں *

تقریباً هر مشہور نکته چین اس نسخه کي علم مطابقت کو اصلي متن سے تسلیم کرتا هی اگرچه هر ایک بدرجه مساوي قبول نہیں کرتا اور یهه اُن کا تسلیم کرنا اُن مقاموں سے بخوبي ظاهر هوتا هی جن میں حضرت مسیح سے صفات الوهیت منسوب کي هیں *

جین صاحب یهه سمجھتے هیں که توریت کے ترجمه کرنے کا طریقه کتاب تاریخ کے ترجمه کرنے میں استعمال نہیں کیا گیا اور یهه بھي که کتاب پیدایش کے اول باب میں اور کتاب وعظ اور کتاب راگ میں چند کِلدي زبان کے لفظ پائے جاتے هیں جس سے جین صاحب یهه نتیجه نکالتے هیں که یهه ترجمه ایک شخص کا کیا هوا نہیں هی بلکه کئي شخصوں کا هی *

اور آؤر ترجمه سریا زبان کے سپٹو ایجنٹ سے هوئے هیں جنمیں سے اوریجن صاحب کے هکسپلر نسخه کا جو سریا زبان میں نہایت پسندیده اور مشہور ترجمه هی، مختصر

بیان کرنا کافی ہوگا ' یہہ ترجمہ ساتویں صدي کے شروع میں ہوا ہی ' اور مترجم اسکا نامعلوم ہی *

پروفسر ڈی راسي صاحب جنہوں نے اول ہي اس نسخہ کا نمونہ چھاپا اس بات کا تصفیہ نہیں کرتے ہیں ' کہ آیا اس ترجمہ کو مار ابا صاحب یا جیمس صاحب ساکن اڈسي سي ' یا پال بشپ مقام تیلا یا طامس صاحب ساکن ہریکلیا سے منسوب کیا جاوے اے سي میني صاحب اسکو طامس صاحب سے منسوب کرتے ہیں ' اگرچہ اور علماء یہہ کہتے ہیں کہ اس شخص نے کتاب ہاے اقدس کے مقابلہ کرنے کے سوا اس نسخہ میں اور کچھہ نہیں کیا *

یہہ ترجمہ سپتو ایجنت کے متن سے خاص کر اُن مقاموں میں بعینہ مطابقت رکھتا ہی ' کہ جن مقاموں میں سپتو ایجنت عبري متن سے اختلاف رکھتا ہی *

عربي ترجمے

(۱) عالم سادي اس گان نے جو ایک مشہور یہودي عالم بیبلن کا تھا عہد عتیق کا عربي میں ترجمہ بطور تفسیر کے کیا ' اس ترجمہ میں سے توریت مقام کانس تینت اِن اُوپل میں عبري حرفوں میں سنہ ۱۵۴۶ میں چھاپي گئي تھي ' اور پیرس اور لندن کے مذہبي مجموعوں میں عربي حرفوں میں چھاپي گئي تھي کتاب اشعیاہ کو پالس صاحب نے سنہ ۱۷۹۰ و سنہ ۱۷۹۱ ع میں چھاپا اس ترجمہ کي باقي کتابیں اب تک نہیں ملیں *

(۲) وہ عربي ترجمہ توریت کا جو اِرپینیس نے سنہ ۱۶۲۲ میں چھاپا ' تیرھویں صدي میں کسي افریقہ کے یہودي کا جسنے ترجمہ کرنے میں عبري متن کا بہت لحاظ رکھا ہی لکھا ہوا معلوم ہوتا ہی *

(۳) کتاب یوشع کا وہ عربي ترجمہ جو پیرس اور لندن کے مجموعہ میں چھپا ' بموجب بائیر صاحب کي راے کے عبري متن سے ہوا ہی اُسکے مترجم اور تاریخ سے اطلاع نہیں ہی *

(۴) سعدیا بن لیوي ایسفي کات نے جو سترھویں صدي کے شروع میں ہوا توریت اور زبور اور کتاب دانیال کا عربي میں ترجمہ کیا ' یہہ ترجمے اب کتب خانہ برتیش موزیم میں صرف قلمي نسخوں میں سے موجود ہیں ' اور بہت بے قدر ہیں *

فارسي ترجمے

اگرچہ تمام فارسیوں کے عیسائي ہوجانے کي کوئي صحیح خبر ہمارے پاس نہیں ہی تاہم کریز استم صاحب اور تہیوڈرٹ صاحب کے بیان سے معلوم ہوتا ہی ' کہ فارسي زبان میں کتاب ہاے اقدس بہت قدیم زمانہ میں ترجمہ ہوئي تہیں توریت کا وہ فارسي ترجمہ جو بشپ والٹن صاحب نے مجموعہ کي چوتھي جلد میں چھپا ' اُسکو گیارھویں یا بارھویں صدي

میں کسی یہودی نے یہودیوں کے واسطے تیار کیا تھا ‘ یہہ ترجمہ عبری متن سے اکثر مطابق ہوا ہی *

بشپ والٹن صاحب چھ اور کے دو فارسی ترجموں کا ذکر کرتے ہیں ‘ اُن میں سے ایک کسی پورچگل والے ساکن اصفہان نے سنہ ۱۹۱۸ ع میں کیا ‘ اور دوسرا کسی یہودی کا ولگٹ رومی ترجمہ سے کیا ہوا ہی *

مصری ترجمے

مصر سے یہودیا کے قریب ہونے کے سبب سے معلوم ہوتا ہی کہ علم انجیل کا مصر کے باشندوں میں زمانہ ابتدا میں پہونچا ‘ جنکی زبان دو قسم کی ہی ‘ اول سہدک یا زبان مصر کے اُوپر کے حصہ کی اور دوسری کاپتک یا زبان نیچے کے حصہ کی منٹر صاحب نے مقام روم میں سنہ ۱۷۸۶ ع میں کتاب دانیال کے نویں باب کا ان میں سے پہلی زبان میں ترجمہ کیا ‘ اور من‌گاری لی صاحب نے مقام بالوگنا میں سنہ ۱۷۸۵ ع میں کتاب جریمہ کا نویں باب ورس ۱۷ سے باب ۱۳ تک اسی زبان میں ترجمہ کیا *

زبان کاپتک قدیم مصری اور یونانیوں کی زبانوں سے مرکب ہی اس زبان میں عہد عتیق کا ترجمہ سپتو ایجنت ترجمہ سے شاید دوسری یا تیسری صدی میں مگر بالتحقیق ساتویں صدی سے پیشتر ہوا ڈاکٹر وایڈ صاحب کی یہہ راے تھی کہ کاپتک اور سہدک دونوں زبانوں میں ترجمے یونانی زبان سے ہوئے اُن ترجموں میں سپتو ایجنت ترجمہ کے بہت سے طرز کلام پائے جاتے ہیں *

اتھیو پیا یا ایبی سینیا کی زبان کے ترجمے

اتھیو پیا یا ایبی‌سینیا زبان کا ترجمہ جو اب بھی موجود ہی سپتو ایجنت ترجمہ سے کیا گیا تھا ‘ اگرچہ اس ترجمہ کا مترجم اور زمانہ معلوم نہیں ہی لیکن نا قابل اعتراض قدامت کی علامتوں سے جو اُسمیں موجود ہیں اس بات کے یقین کرنے کی وجہہ ہی کہ یہہ ترجمہ دوسری صدی میں ہوا اس میں چند مخصوص عبارتیں پائی جاتی ہیں مگر جہاں کہیں کہ وہ اپنی اصل کے مطابق ہی وہاں وہ اپنے قدامت کے باعث سے بہت سی سند حاصل کرتا ہی اتھیوپیا کی زبان میں جو حصے کتاب ہاے اقدس کے اول چھپے ‘ وہ راگ سلیمان اور زبور تھے جن کو جان پاٹکن صاحب نے روم میں سنہ ۱۳۱۵ میں مرتب کیا تھا *

کسی ایبی سینیا کے پوپسٹ نے مقام روم میں سنہ ۱۵۴۸ میں بزبان ایبی سینیا عہد جدید کو بھی چھاپا ‘ اور لنڈن کے مجموعہ میں بھی عہد جدید پھر چھاپی گئی مگر اسکے رومی نسخہ میں جو پرانے اور شکستہ قلمی نسخوں کا استعمال کیا گیا تھا اس لیئے

ایسے مقاموں کو جو اُسکے متن میں نہیں تھے چھاپنے والوں نے ولگت رومي ترجمه سے ترجمہ کرکے بحال کیا اسواسطے یہہ نسخے عہد جدید کے اُس زبان میں بہت قابل قدر کے نہیں ہیں ، کیونکہ قدیم اتھوپیا کي زبان کے متن کي بعینہ نقلیں ان میں نہیں پائي جاتیں اور کتاب راعوت اور کتاب ہاے پیشین گوئي یو ایل اور یوحنا اور زفانہ اور ملاکي اور راگ موسي اور راگ حینا (اول سموئیل باب ۲) دعائیں ہیزیکیہ اور میناسا اور یوحنا اور ایزیریا اور تین بچوں کي اور کتاب یوشع اور حبقوق اور مریم کي حمد اور کتاب ذکریاہ اور سائمن اور کتاب پیدایش کے اول کے چار باب سترھویں صدي کے درمیان کے قریب زبان آتھوپیا یا ابي سینیا میں یہہ سب چھاپي گئیں اتھوپیا کے زبان کے مجموعہ کتابہاے اقدس کے لیڈ الف صاحب کے نسخہ کو برٹش اور بیبل سوسئیٹي نے سنہ ١٨١٥ ع میں دوبارہ چھاپا یہہ جتني کتابیں ہمنے بیان کیں اتھوپیا کي زبان میں اتني هي کتابہاے اقدس اب تک چھپي ہیں *

ارمینیا زبان کے ترجمے

ارمینیا زبان کا ترجمہ بھي الکذنڈریہ والے سپتو ایجنت ترجمے سے ہوا اور اُسکے مترجم میزراب صاحب تھے جنھوں نے چوتھي صدي کے اخیر یا پانچویں صدي کے شروع میں ارمینیا زبان کے حروف ایجاد کیئے بیان کرتے ہیں کہ اسکن صاحب ارمینیا کے بشپ نے جو اِس ترجمہ کے اُس نسخہ کے چھپوانے کي درستي کے واسطے جو سنہ ١٦٦٦ میں چھپا مقام ایم سٹرڈیم کو بھیجے گئے تھے اس ترجمہ کو بموجب پیسکتو یا پرانے سریا ترجمہ کے اور بموجب ولگت رومي ترجمہ کے بعدہ تبدیل اور صحیح کیا ہی جو نسخہ اس ترجمہ کا مقام کانس ٹینٹ ان اوپل میں سنہ ١٧٠٥ میں چھپا بریڈن کیمپ صاحب نے پادري ڈاکٹر ہالمس صاحب کے سپتو ایجنت کے نسخہ سے اُسکا مقابلہ کیا کتابہاے اقدس کے ارمینیا زبان کے ترجمہ کو کویزاستم صاحب سے منسوب کرتے ہیں مگر یہہ بات حسب دلخواہ سند نہیں رکھتي ہی *

روسي ترجمے

سکلیوانک یا قدیم روسي ترجمہ سپو ایجنت ترجمہ سے ہوا ہی سول تھسي صاحب کوبیکا والے نے جو سکلیوانک زبان کے حرفوں کے موجد تھے اور میتھوڈیس صاحب نے شامل ہوکر نویں صدي میں یہہ ترجمہ کیا تھا اور ان دونوں صاحبوں نے بلگیریا والوں کو انجیل کا وعظ بھي کیا اور مقام پراگھو میں سنہ ١٥١٩ میں توریت اس زبان میں اول چھپي اور تمام بیبل سنہ ١٥٧٠ میں اسي زبان میں چھپي سکلیوانک یا قدیم روسي زبان میں چھپي ہوئي کتابہاے اقدس کا وہ نسخہ جو مقام اسٹراگ میں سنہ ١٥٨١ میں تیار ہوا مقدم نمونہ ہی جس سے تمام زمانہ حال کے روسي نسخے چھپے ہیں بیان کیا گیا ہی کہ

اُس پر بہت سي نظرثانیاں ہوئیں ہیں خاص کر پادري نائیکن صاحب کے زمانہ میں اور اس نسخہ کا عہد جدید بہ نسبت عہد عتیق کے زیادہ صاف عبارت میں ترجمہ ہوا ہی *

قدیم رومي ترجمے کتابہاے اقدس کے

(۱) سنہ عیسوي کے شروع میں رومي زبان بجاے یوناني زبان کے رفتہ رفتہ لوگوں کي عام زبان ہوتي جاتي تھي پس وہ بہت جلد مغربي گرجے کي زبان کہلانے لگي اگستاین صاحب کي شہادت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کتابہاے اقدس کے بہت سے ترجمے جو مذہب عیسائي کے آغاز رواج میں ہوئے تھے رومي گرجا میں موجود تھے اور اُنکے مترجم معلوم نہ تھے ابتدا کے زمانوں میں جوہیں کوئي شخص یوناني نسخہ پاتا تھا اور اپنے تئیں دونوں زبانوں یعني یوناني اور رومي میں بخوبي قابل دیکھتا اُسکے ترجمہ کا قصد کرتا تھا ایک زمانہ کے بعد مختلف ترجموں کي کثرت سے بہت پریشاني پیدا ہوئي یعني ترجموں کے متفرق حصوں کو ملاکر پوري تالیف بناتے تھے اور حاشیہ کي شرح کو متن میں داخل کردیتے تھے مگر اِن رومي ترجموں میں سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک نے بہ نسبت اوروں کے زیادہ شہرت حاصل کي تھي اور بہت سے برسوں تک بسبب اپني فصاحت عبارت اور اصل سے مطابق ہونے کے ویٹس ایٹلا یا پرانے رومي ترجمہ کے نام سے پسندیدگي سے لوگوں کے استعمال میں تھا یہہ ترجمہ جسکو جیروم صاحب کے زمانہ میں مذہبي استعمال کي کتاب مانا جاتا تھا بمقابلہ نئے ترجمہ کے جو جیروم صاحب نے کیا بعض اوقات ولگٹ یعني عام ترجمہ کے نام سے پکارا جاتا ہی اور کبھي قدیم رومي ترجمہ کے نام سے جیروم صاحب سواے اس ترجمہ کے کسي اور ترجمہ کا ذکر نہیں کرتے *

پورانے رومي ترجمہ کي عہد عتیق اور عہد جدید دونوں یوناني ترجمہ سے ہوئے ہیں کیونکہ مغربي یعني رومي گرجا میں بہ نسبت مشرقي یعني یوناني گرجا کے چند ایسے ارکان تھے جو عبري زبان سے واقف تھے اِگستاین صاحب کے کلام مذکورہ بالا سے یہہ نتیجہ نکالا گیا ہی کہ پورانا رومي ترجمہ سنہ عیسوي کي اول صدي میں ہوا تھا مگر عہد جدید اُس زمانہ سے پیشتر جس زمانہ میں کہ مذہبي کتابوں کي ترتیب قرار پائي جسکا قرار پانا بلاشبہہ اول صدي سے پیشتر نہوا ہوگا رومي زبان میں ترجمہ نہوئي ہوگي اور بہت سي عبري اور سریا زبان کي اصطلاحوں کے عہد جدید میں پائے جانے سے خاص کر متي اور مارک کي انجیلوں میں بعض مشہور نکتہ چینوں نے یہہ خیال کیا ہی کہ اس قدیم رومي ترجمہ کے مترجم ایسے یہودي ہونگے جو عیسائي ہوگئے ہوں لیکن اسبات کے یقین کرنے کي کامل وجہہ ہی کہ یہہ ترجمہ دوسري صدي کے شروع میں ہوا القصہ ٹرٹلین صاحب نے اِسکو دوسري صدي کے اخیر کا بیان کیا ہی مگر چوتھي صدي کے انجام سے پیشتر اس ترجمہ میں ایسي تبدیلیاں جو ارادتاً کي گئیں تھیں یا اتفاق سے پیدا ہوگئیں اور جو

رومي بيبل کے ناقلوں نے کہیں اسقدر تغیر ہوگئي تہیں جسقدر یوناني بیبل میں اُس زمانہ سے پیشتر جس زمانہ میں کہ اوریجن صاحب نے اُسکو صحیح کیا تبدیلیاں تہیں *

(۲) اس بڑھنے والي برائي کے دفعہ کرنے کے لیئے جیروم صاحب نے حسب الایما اور مدد پوپ ڈیمسکس صاحب کے چوتھي صدي کے اخیر میں اس ترجمہ پر نظر ثاني کرنے اور اُسکو اصلي یوناني کے مطابق کرنے کا ارادہ کیا پس عہد جدید کي نظر ثاني اوریجن صاحب کے نسخہ ہک سپلر کے متن کے مطابق اُنہوں نے کي جس نسخہ سے مطابق کرنے کے واسطے وہ مقام سي زاریا کو گئے اور عہد جدید کو اصل یوناني نسخہ کے مطابق نظرثاني کیا اور اُنہوں نے یہہ اپنا کام سنہ ۳۸۴ ع میں پورا کیا اس ترجمہ میں سے کتاب ایوب اور زبور جو ہمارے زمانہ تک باقي رہي ہیں اور کتب تاریخ اور امثال اور وعظ اور راگ سلیمان یہہ وہ سب کتابیں ہیں جو کبھي چھاپي گئیں ہیں جیروم صاحب کے قلمي نسخے جن میں کتاب اقدس کي باقي ماندہ کتابیں تہیں وہ قلمي نسخے بسبب دانستہ غفلت یا فریب بعض شخصوں کے جنکا اُنہوں نے نام نہیں بیان کیا ہی جاتے رہے اور برباد ہوگئے *

مگر پیشتر اس سے کہ جیروم صاحب نے اُس ترجمہ کو نظر ثاني کیا اُنہوں نے عہد عتیق کا عبري سے رومي میں اس ارادہ سے ایک ترجمہ شروع کیا تہا کہ مغربي عیسائي جو صرف رومي زبان کو استعمال کرتے تھے عبري متن کے اصلي معني جان سکیں تاکہ اُسکے اصلي معنوں سے واقف ہوکر یہودیوں سے مباحثہ میں بہتر قابلیت کے ساتھہ مصروف ہوں *

(۳) یہہ ترجمہ جو تمام پہلے ترجموں پر سبقت رکھتا ہی مختلف ایام میں ہوا ہی کیونکہ جیروم صاحب نے خاص خاص کتابیں جس ترتیب سے کہ اُن کے دوستوں نے چاہیں ترجمہ کیں اگستاین صاحب کے بیان سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ یہہ ترجمہ اس خوف سے کہ ضعیف العقل لوگوں کو ناراضي نہو گرجوں میں بتدریج مروج ہوا آخرکار بسبب منظوري پوپ گریگري اول کے اس ترجمہ نے ایسي بڑي عزت اور سند حاصل کي کہ ساتویں صدي سے رومي کیتھلک گرجے میں اسي کا ولگت ترجمہ کے نام سے بالکل رواج ہوگیا ہی *

اور ایک فتوی کونسل ترنت سے سولہویں صدي میں یہہ حکم ہوا کہ جب کبھي بیبل عموماً پڑھي جاے تو صرف ولگت ترجمہ ہي استعمال میں لایا جایا کرے اور تمام قسموں کے وعظ اور تفسیروں اور مباحثوں میں اسي کا استعمال رہے اور اُس کونسل نے اس ترجمہ کي سچائي کو تصدیق کیا یہہ تصدیق کرنا ایک ایسي مشکوک اصطلاح ہی جسکو ارکان کونسل نے زیادہ درستي کے ساتھہ بیان کیا ہوتا بہ نسبت اِسکے جیسا کہ اُنہوں نے اُسکا بیان کرنا پسند کیا ہی یعني وجوہات اُسکي پسندیدگي کي بیان کرني چاہیئے تہیں مگر اس کونسل کے اس فتوے سے لوگ جزماً یہہ کہتے ہیں کہ یہہ ولگت ترجمہ روح اقدس نے لکھوایا تہا اور

دفع درجه یهه که روح اقدس نے اگر اسکو نہیں لکھوایا تھا تو اُسکے غلط ہونے پر خدا نے ضرور سند کي تھي اس سبب سے وہ بیان کرتے ہیں کہ یہہ ترجمہ الہیہ سند رکھتا ہی اور اصل عبري اور یوناني متنوں سے بھي یہہ زیادہ قابل لحاظ کے ہی *

في الحقیقت اس کونسل کے فتوے سے جسکو رومیوں کے بعض عاقل عالموں علم الہي نے شرح سے محدود اور معتدل کیا ہی ایسي بڑي سند اور عزت ہوگئي ہی کہ سند پکڑنے میں بجاے اصل کے اسي کو اختیار کرتے ہیں کیونکہ یہہ رومي مترجم بجاے عبري اور یوناني متنوں کے ولگت کو اپنے ترجموں کي اصل بتاتے ہیں البتہ جب کبھي وہ ولگت ترجمہ کو مطلب ظاہر کرنے میں ناقص دیکھتے ہیں تب وہ اصلي کتاب ہاے اقدس کي طرف توجہہ کرتے ہیں اور اُن کي پیروي کرنے سے اپنے صادق ہادي یعني ولگت ترجمہ سے علیحدہ گي اختیار کرتے ہیں مگر عموماً اُنکا اصل متن ولگت ہوتا ہی پس وہ ہمکو ترجمہ کا ترجمہ دیتے ہیں اور کتاب ہاے اقدس کے رومي ترجموں کے اور زبانوں میں ترجمہ ہونے سے اصلي متن کے مطالب گم ہو جاتے ہیں اور اصلي طبیعت عبارت کي اور زیادہ معدوم ہوجاتي ہی *

معربي گرجا میں جیروم صاحب کے نئے ترجمہ کے عام رواج ہوجانے سے بہت سے نسخوں کي کثرت ہوني لازم آئي اور بسبب گذرنے زمانہ دراز کے قدیم رومي ترجمہ اور جیروم صاحب کے ولگت ترجمہ کے آپس میں ملجانے سے اُن میں نئي غلطیاں داخل ہو گئیں کیسیو دورس اس پریشاني کا پہلا باني تھا جسنے یہہ حکم کیا تھا کہ یہہ دونوں ترجمے موازي کالموں میں لکھے جاویں تاکہ قدیم رومي ترجمہ ولگت ترجمہ کے مقابلہ سے صحیح ہوجاوے اگرچہ ایل کائن صاحب نے آٹھویں صدي میں شہنشاہ چارلي مین کے حکم سے بہ نسبت سابق کے زیادہ صحیح نسخے تیار کرائے اور لینک فرانیک صاحب بزرگ پادري کینٹربري نے گیارھویں صدي میں اور کارڈنل نکوس صاحب اور بعض دیگر محققین نے بارھویں صدي کے وسط کے قریب اور تیرھویں صدي کے درمیان میں اُنکے متن کے صحیح کرنے میں بہت سي کوششیں کیں مگر متن پھر بھي ایسي پریشان حالت میں رہا اور ناقلوں کي بے شمار غلطیوں سے اسقدر خراب ہو گیا کہ اوسط زمانوں کے قلمي نسخے اول کے چھاپے گئے نسخوں سے بہت اختلاف رکھتے ہیں *

رابرت ستیفن صاحب اول شخص تھے جنھوں نے سنہ ۱۵۲۸ و سنہ ۱۵۳۲ و سنہ ۱۵۳۴ و سنہ ۱۵۴۰ اور خاص کر سنہ ۱۵۴۵ سنہ ۱۵۴۶ میں اپنے نکتہ چین نسخوں ولگت کے چھاپنے سے اس پریشاني کے دور کرنے کا قصد کیا اور اِن نسخوں سے اور خاصکر پچھلے نسخوں کے مشتہر ہونے سے مقام ساربان کے علما نے اُن کے مصنفوں پر ملامت کي اسلیئے جان ہین تیھنس صاحب محقق ساربن کو ولگت کا ایک نیا نسخہ تیار کرنے کے

واسطے مصروف کیا گیا اس نسخه کو اُنہوں نے ستیفن صاحب کے پہلے چھپے هوئے نسخه سے بہت مدد لیکر سنه ۱۵۴۷ ع میں پورا کیا لیوکس برجینسس صاحب نے بمدد بہت سے اور محققین ساوین کے تین جلدوں میں ایک اور تیسرا صحیح کیا گیا نسخه اس ترجمه کا سنه ۱۵۸۶ ع میں معه نکته چین شرحوں لیوکس برجنسس صاحب کے سنه ۱۵۷۳ میں چھاپا اور یہه نسخه ۱۵۸۶ میں دو باره چھاپا گیا تھا *

ساوین کے محققوں کے ترجمه کي هر ایک بات کو پوپ سیکستس پنجم نے پسند نکیا اس لیئے اُسنے حکم دیا که اس کے متن کي نہایت غور اور احتیاط سے نظرثاني کي جاوے اس کام پر اُسنے بہت سا وقت اور توجهه صرف کي اور اس ترجمه کا نسخه جو روم میں سنه ۱۵۹۰ میں چھپا وہ اُسکے پروف خود صحیح کیا کرتا تھا اس نسخه کے متن کي جب اسطرح سے نظر ثاني هوچکي پوپ سیکستس صاحب نے اُسکو صحیح اور صادق ولگت ٹھرایا جسکي تحقیقات کونسل ترنت میں هوئي اور حکم دیا که گرجا روم میں اسکو رواج دیا جاوے باوجود ان پوپ کي کوششوں کے یہه نسخه اسقدر غلط معلوم هوا که اُنکے جانشین پوپ کلمنت هشتم نے اُسکا رواج اُٹھادیا اور ایک اور صحیح نسخه ولگت کا سنه ۱۵۹۲ میں چھاپا مگر ساوین کے چھپے هوئے نسخه سے نہایت مشابه هی *

ان بہت بڑے اختلافات کو جو ولگت کے نسخوں میں پائے جاتے هیں اور جو پوپوں کے سبب سے بھي جنکو غلطي میں نه پڑنے کا دعوی تھا بہت زیاده هوئے محققین پروتستنت نے بیان کرنے سے در گذر نہیں کي هی اور ان اختلافات کو اسطرح سے ظاهر کیا هی که جس سے گرجا روم کو بڑا نقصان پہنچا هی خاصکر کارنیولت صاحب نے بالرمائن صاحب کي وجوهات کو جنسے اُنہوں نے ولگت ترجمه کے عیب کو چھپایا هی بہت سي دلایل سے نہایت عمده طرز کے ساتھه غلط کیا هی اور لندن کے عالم طامس جیمس صاحب نے اپنی کتاب بیلم پیپل وغیره مطبوعه لندن سنه ۱۶۰۰ ع میں بہت افزودگیوں اور فروگذاشتوں اور اختلافات کو جو سیکستس اور کیلمنت کے ولگت کے نسخوں میں هیں ظاهر کیا هی *

(۴) کیتھلک اور پروتستنت عیسائي ولگت ترجمه کے باب میں مختلف راے رکھتے هیں کیتھلک عیسائي تو اسکي بیحد تعریف کرتے هیں اور پروتستنت اُسکي بیقدري اور کم عزت کرتے هیں *

لندن کے عالم جان بائس صاحب اول شخص تھے جنہوں نے اس ترجمه کي اصلي قدر و منزلت اپني کتاب کالتیو مطبوعه سنه ۱۶۵۵ ع میں هویدا کي هی اس کتاب میں جواب نہایت کمیاب هی اُسکے مصنف نے کامیابي سے یہه ثابت کیا هی که زمانه حال کے مترجموں نے بہت سے مقاموں میں ولگت ترجمه کي غیر واجبي طریق سے بیقدري کي

هی اور اُس سے ناحق کنارہ کیا هی بائس صاحب کے بعد فادر سائیمن صاحب نے اپنے نکتہ چین تاریخ بیبل کے ترجمہ میں یہہ ثابت کیا هی کہ یونانی قلمی نسخے اور اَور ترجمے جسقدر قدیم ہوتے هیں اُسیقدر زیادہ وہ ولگیت ترجمہ سے مطابق ہوتے هیں اور بسبب وجوهات سائیمن صاحب کے زیادہ زمانہ حال کے بیبل کے نکتہ چینوں نے بہ نسبت سابق کے ولگت ترجمہ کی زیادہ واجب طور سے قدردانی کی هی *

اگرچہ رومی ولگت ترجمہ نہ تو الہام سے ہوا هی ' اور نہ ایسا هی کہ اُس میں غلطی بالکل هی نہو ' جیسا کہ ماریئنس صاحب اور دیگر بیرون گرجا روم نے اُسکی پیچ کی هی تاهم اُسکو عموماً ایک درست نیک نیتی سے کیا ہوا ترجمہ مانا جاتا هی ' اور بعض اوقات اُسمیں کتاب اقدس کے کلاموں کے معنی بہ نسبت زمانہ حال کے ترجموں کے زیادہ درست اور صحیح نکلتے هیں کیونکہ وہ سب ترجمے جنکو گرجا روم کے محققین نے زمانہ حال میں کیا هی رومی ولگت سے ہوئے هیں جو بسبب فتوی کونسل ترنت مذکورہ بالا کے بجائے اصلی عبری اور یونانی متنوں کے قرار پایا هی ' اسلیئے رومی ولگت سے علم بیبل کی تحصیل کرنے والے کو چاهیئے کہ ولگت سے بیخبر نہ رهے چنانچہ این تی هیرونی میں رومی ترجمہ بلاشبہہ بہت قدیم هی اسلیئے اُن دونوں نسخوں یعنی ولگت اور اس ترجمہ سے بہت قدیم یونانی ترجموں کی عبارتیں تحقیق ہوتی هیں اب جو نسخے بہ نسبت کسی نسخہ موجود کے بہت پہلے موجود تھے باوجود بہت سے اختلافوں کے جو درمیان سیکسٹس اور کلیمنٹ کے نسخوں کے هیں ' اور باوجود اسبات کے کہ گرجا روم کے خاص مسائل کی پرورش کرنے کے واسطے رومی ولگت کے بہت سے مقاموں کا غلط ترجمہ کیا گیا هی اُن میں اس حالت میں بھی بہت سی ایسی صحیح عبارتیں موجود هیں جنکی عبری نسخوں میں تحریف هوگئی هی *

چاروں انجیلوں کے قدیم رومی ترجمہ کو مقام روم میں بلنکنی صاحب نے این جیلیوم وغیرہ نام رکھہ کر دو جلدوں میں چھاپا ' اور سیبٹیر صاحب نے مقام ریمس میں قدیم متفرق ترجموں کے باقی ماندہ حصوں کو جمع کرکے سنہ ۱۷۴۹ ع میں تین جلدوں میں چھاپا ولگت کے چھپے ہوئے نسخے اسقدر کثرت سے هیں کہ اگر اُن کا کچھہ بیان کیا جاوے تو اس کتاب کا بہت سا حصہ بھر جاوے مگر ولگت ترجمہ کا قلیوتوبٹ صاحب کا نسخہ جو مقام پیرس میں سنہ ۱۷۸۵ع میں دو جلدوں میں چھپا بسبب اُسکی خوب صورتی اور درستی عبارت کے ؛ اور عہد جدید کا نسخہ جو باهتمام لینٹیروان اس صاحب کے نیستھمئلم لکھتہ وغیرہ کے نام سے مقام

قدیم نسخے عہد جدید کے

عہد جدید کے قدیم ترجموں کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے یعنی مشرقی اور رومی اور مغربی یا رومی ترجموں کا جو اول حصہ میں بیان کیا گیا ہے اسلیئے ہم اب مشرقی اور مغربی ترجموں کا بیان کرینگے

سریا زبان کے ترجمہ عہد جدید کے

قدیم سریا زبان کا ترجمہ پیسکیٹو یعنی صحیح اور بعینہ کہلاتا ہی اس ترجمہ میں چار انجیلیں اور اعمال حواریان اور نامہ ہاے سینٹ پال ہیں اور سینٹ پال کے ناموں میں وہ نامہ بھی جو یہودیوں کے نام تھا اور اول نامہ سینٹ جان کا اور اول نامہ سینٹ پیٹر کا اور سینٹ جیمس کا نامہ بھی ہی — مشہور مقام جو جان کی انجیل کے باب ٥-٦ میں ہی اور تاریخ اُس عورت کی جو زنا کاری میں ماخوذ ہوئی (جان باب ٨ — ٢ لغایت ١٢) اِس نسخہ میں نہیں ہیں تمام عیسائی فرقے اور مشرقی عیسائی اسی نسخہ کا استعمال کرتے ہیں اور اسکی نہایت قدر کرتے ہیں میکیلس صاحب بسبب اس نسخہ کی سلیس عبارت اور مطابقت اصل کے اسکو یونانی انجیل کا ایسا نہایت عمدہ ترجمہ بتاتے ہیں کہ کبھی اُن کے دیکھنے میں نہ آیا تھا●

اُس میں بہت سے ایسے یونانی لفظ ہیں جو آسانی سے صحیح سریا میں آسکتے تھے متی کے باب ٢٧ میں گیارہ لفظ سے کم نہیں ہیں اور اسی طرح سے چند رومی الفاظ بھی اُس میں پائے جاتے ہیں جنکو عہد جدید کے مترجموں نے رومی اطوار اور رسومات سے لیا اِس سریا زبان کے ترجمہ میں چند غلطیاں بھی معلوم ہوتی ہیں جنکو صرف یونانی متن کے ہی الفاظ سے صحیح کیا جاسکتا ہی کیونکہ اُسی متن سے وہ اول ہی زمانہ میں ہوا تھا یہہ ترجمہ فی الحقیقت نہایت قدیم ہی اور اسبات کے یقین کرنے کے لیئے بہت سی دلیلیں ہیں کہ اگر یہہ ترجمہ اول صدی میں نہیں ہوا تو دوسری صدی کے شروع میں ہوا ہوگا بلاشبہہ تیسری صدی سے یہہ ترجمہ پیشتر ہوا ہوگا کیونکہ وہ متن جسکا وہ پیرو ہی بموجب پرانسس صاحب کے قول کے اُس نسخہ کے مطابقت نہیں رکھتا ہی جسکو ایلیسقاین اور سریا کے ترجموں میں تیسری صدی کے بعد رواج ہوا تھا یہہ سریانی زبان کا ترجمہ کسی نسخہ کا پیرو نہیں ہی اور کہیں کہیں اس میں قدیم رومی ترجمے یا قواتلین کی تیری جیمس کی قدیم اور مخصوص عبارتیں پائی جاتی ہیں

سینٹ پیٹر کے دوسرے نامہ کا اور یوحنا کے دوسرے اور تیسرے نامہ کا اور یہودا کے نامے اور کتاب مشاہدات کا بھی ایک سریانی زبان کا ترجمہ موجود ہی اور یہہ سب نامے وغیرہ پسکیٹو ترجمہ میں نہیں ہیں بعض مورخ انکو ماراباصاحب مشرق کے پرانے وقت سے سنہ ٥٠٨ اور سنہ ٥٥٢ کے درمیان میں منسوب کرتے ہیں اِن کتابوں کا ترجمہ اصل یونانی متن سے

هوا هی مگر مترجم اِس کا جسکا حال معلوم نہیں کہ وہ کون تھا دونوں زبانوں کا اچھا علم نہیں رکھتا تھا *

فیلاکزینین ترجمہ جسکو سائیڈروفیلاکزینین بھی کہتے هیں فیلاکزینس یا اکزینیس صاحب کے نام سے جو هیروپولس یا میلس واقع سوریا کے سنہ ۴۸۸ سے سنہ ۵۱۸ تک بشپ رہے ہوا هی جنھوں نے اپنے ماتحت بشپ پالی کارپ صاحب سے یونانی عہد جدید کا سوریا زبان میں ترجمہ کرایا، یہہ ترجمہ سنہ ۵۰۸ میں پورا ہوا اور طامس صاحب هارکل یا هرکلیا والے نے بعد ازین سنہ ۶۱۶ میں اسپر نظر ثانی کی میکیلس صاحب کی یہہ رائے هی کہ عہد جدید کا سوریا زبان میں ایک تیسرا نسخہ بھی تھا اور ایک چوتھا ڈائیونیسیس بارسیلیبس صاحب سے جو سنہ ۱۱۶۶ سے سنہ ۱۱۷۷ تک مقام ارمینیا کے بشپ رہے منسوب کیا جاتا هی مگر باوجود اِسکے یہہ معلوم ہوتا هی کہ صرف دوهی نسخے سوریا میں تھے اصلی نسخہ تصنیف کیا ہوا پالی کارپ صاحب کا تھا اور دوسرا نسخہ وہ تھا جسکو طامس صاحب هارکل والے نے نظر ثانی کیا اور چاروں انجیلوں کا اکیلا نسخہ جسکو بار سیلیبس صاحب نے بارھویں صدی میں کچھہ تبدیلیاں کرکے تیار کیا اُسکو ایک نیا نسخہ کہنا اچھا زیبا نہیں هی *

یہہ فیلاکزینین ترجمہ اگرچہ یونانی سے ابتداء میں ہوا لیکن پسکیٹو ترجمہ سے بلحاظ اصلی متن سے مطابقت رکھنے اور اپنی طرز عبارت کے بہت کمتر هی لیکن تب بھی وہ بالکل ناکارہ نہیں هی اور ایسے نکتہ چین کے واسطے اصل ٹھیرانے کے لیئے یہہ بہت عمدہ هی جو مختلف عبارتوں کو اس منشا سے منتخب کرنا چاهتا هو کہ یونانی اصلی نسخہ کا متن بحال کرے کیونکہ وہ یہہ یقین کرلے کہ اس نسخہ کا هر جملہ اور کلم یونانی متن کا بعینہ ویسے هی نقل هی جیسا کہ وہ اُس نسخہ میں تھا جس سے یہہ ترجمہ ہوا مگر یہہ ترجمہ جو چھٹی صدی سے بیشتر کا نہیں هی اور پسکیٹو ترجمہ خواہ تو اول صدی کے انجام خواہ دوسری صدی کے آغاز میں ہوا تھا اس لیئے اُس یونانی نسخہ کی عبارتوں سے جس سے فیلاکزینین ترجمہ تیار کیا گیا تھا واقف ہونا اسقدر مفید نہیں هی جیسا کہ اصلی متن کی عبارتوں سے جس سے پسکیٹو ترجمہ تیار کیا گیا تھا آگاہ ہونا فائدہ مند هی *

پیلسٹینو سوریا زبان کے ترجمہ یا یوروشلیم کے سوریا زبان کے ترجمہ کو بمقام روم کتب خانہ ویتیکن میں ایڈلر صاحب نے گیارھویں صدی میں ایک قلمی نسخہ میں پایا تھا یہہ عہد جدید کا پورا ترجمہ هی مگر یہہ اُن متفرق حصوں کا صرف ایک مجموعہ هی جو گرجے کی نمازوں میں اتواروں اور تہواروں میں پڑھنے کے لیئے مقرر کیئے گئے تھے یہہ ترجمہ یوروشلیم کی سوریا یا کیلڈی زبان میں لکھا ہوا هی اور علانیہ ایک رومی صوبہ میں تیار ہوا هی اُس ترجمہ کا ابتک بالکل مقابلہ نہیں کیا گیا هی جس اسلیئے یہہ بات تحقیق نہیں ہوئی کہ یہہ کون سے نسخہ کے خاندان سے علاقہ رکھتا هی مگر جو کچھہ همکو اسکے باب میں معلوم ہوا

اروے اُسکے یہہ سمجھنا لازم ہی کہ اس نسخہ میں مختلف خاندانوں کي عبارتیں مخلوط ہیں *

مصري ترجمے عہد جدید کے

عہد جدید کے مصري زبان میں دو ترجمے موجود ہیں ایک زبان کاپتک میں ہی جو نیچے کے حصہ مصر کي زبان ہی اور دوسرا زبان سہدک میں ہی جو مصر کے اوپر کے حصہ کي زبان ہی *

بمقام آکس فورڈ سنہ ۱۷۱۶ میں ڈیفیل ولکنز صاحب نے جو ملک پرشیا کے عالم ہیں کاپتک ترجمہ کو چھاپا اور اُنہوں نے اسبات کے ثابت کرنے میں کوشش کي ہی کہ یہہ ترجمہ دسوي صدي سے پہلے ہوا ہوگا مگر بہتسے عالم خاصکر لوئیس پھکویس صاحب جو اس نسخہ کو پانچویں صدي کا بتاتے ہیں اُن کي راے کے برخلاف ہیں مشہور مقام جو اول یوحنا باب ۵-۷ میں ہی اس ترجمہ میں اور ایسے ہي سریا زبان کے پسکیتو اور فلاکزینین ترجمہ میں تہیں ہی عہد جدید کے ایک یوناني کاپتک متن کے نسخہ کا وہ ٹکڑا جس میں سینٹ یوحنا کي انجیل کا ایک حصہ ہی فادر جارجي صاحب نے بمقام روم سنہ ۱۷۸۹ میں چھاپا اور ایک اور ٹکڑا جس میں عہد عتیق اور عہد جدید کے حصہ ہیں بمقام کوپن ہیگن میں انجل برتہہ صاحب نے مرتب کیا اور ڈاکٹر وایٹ صاحب کي کیفیت سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کاپتک ترجمہ بہ نسبت سہدک ترجمہ کے الگذنترین نسخہ سے زیادہ وابستگي رکھتا ہی اور کاپتک یا سہدک اور ولگت ترجموں میں بہت مطابقت نہیں پائي جاتي ہی اسبات میں ہمارے شبہہ کرنے کي کوئي وجہہ نہیں ہی کہ کاپتک ترجمہ تبدیل کرکے سہدک ترجمہ کے مطابق کرلیا گیا ہی *

سہدک ترجمہ کا زمانہ قایم کرنے میں نکتہ چین متفق نہیں ہیں لیکن ڈاکٹر وایٹ صاحب نے یہہ ثابت کیا ہی کہ یہہ ترجمہ غالباً دوسري صدي میں ہوا ہی اس سبب سے یوناني عہد جدید کي نکتہ چیني میں وہ نہایت کارآمد ہی ایک بحث سے جو اس ترجمہ پرہوئي اور جرمني زبان میں لکھي ہوئي ہی اور اسکابشپ مارش صاحب نے اختصار کیا ہے ڈاکٹر وایٹ صاحب یہہ سمجھتے ہیں کہ اب دو سہدک نسخے موجود تہیں ایک تو وہ جو ڈاکٹر ایسکیو صاحب کے قبضہ میں تہا اور دوسرا وہ جسکو مشہور سیاح بروس صاحب لائے پہلے نسخہ میں ایک سوفیا نام کتاب ہی جسکو ویلن ٹینس صاحب نے دوسري صدي میں لکھا اس نسخہ میں ہردو عہد عتیق اور عہد جدید کے مقام پاے جاتے ہیں جو سہدک ترجمہ میں کے اُن ٹکڑوں سے جو اب موجود ہیں مطابق ہیں جس سے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہی کہ صرف تمام بیبل کا سہدک ترجمہ ہي دوسري صدي میں موجود نہوگا بلکہ وہ ترجمہ ایسا ہي ہوگا جیسا کہ وہ ترجمہ ہی جسکے ٹکڑے اب ہمارے پاس ہیں اگر اُن ٹکڑوں کو جمع کیا جاوے

تو شاید پوري بیبل کا سہدک ترجمہ بن جاوے ایک اور نسخے میں جسکي ڈاکٹر وایٹ صاحب اطلاع دیتے ہیں دو کتابیں ہیں ، اُن نسخوں کے نام اور مضامین سے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ یہہ دونوں کسي ناسنک کے لکھے ہوئے ہیں اسلیئے یہہ نتیجہ نکالا جاتا ہی کہ اُن کا مصنف دوسري صدي میں ہوا اور اِس سہدک ترجمہ میں جو عہد عتیق اور عہد جدید کے بہت سے مقام نقل کیئے ہیں اُن سے ڈاکٹر وایٹ صاحب ویسا ہي نتیجہ نکالتے ہیں جیسا کہ پہلوں سے *

علاوہ کاپٹک اور سہدک زبانوں کے ترجموں کے فادر جارجي صاحب نے ایک نسخہ میں جو کارڈینل باجیا صاحب کا تھا ایک ترجمہ کا ایک ترجمہ پایا جو اُن دونوں سے ایک اور مختلف زبان میں لکھا ہوا تھا جس زبان کا نام ایمونی اِکا پکارا جاتا ہی اس ٹکڑے میں صرف اول نامہ کرنتھینس کے باب ۷—۳۶ سے لغایت باب ۹—۱۶ اور باب ۱۴—۳۳ سے لغایت باب ۱۵ — ۳۳ ہی ڈاکٹر فریڈرک منٹر صاحب نے اپني تفسیر عہد جدید میں سہدک اور ایمونیک زبانوں میں اول نامہ کرنتھینس کے باب ۹ — ۱۰ سے آیت ۱۲ تک اس ارادہ سے موازي کالموں میں چھاپا ہی کہ پڑھنے والا ان دونوں ترجموں کي مطابقت اور اختلاف کو اچھي طرح دیکھہ لے بسبب مقدم اختلاف کے جو صرف لفظوں کي قوت اور آوازوں میں ہی فریڈرک منٹر صاحب نے ایمونیک زبان کو علحدہ نہیں قرار دیا ہی *

عربي ترجمے عہد جدید کے

عہد جدید کے بہت سے اور عربي ترجمے علاوہ اُن ترجموں کے ہیں جو چھپے ہیں کیونکہ جس وقت سے عربي زبان بجاے سریا زبان اور مصر کي زبان کے قرار پائي تب اُن ملکوں کے باشندوں نے مجبور ہوکر قدیم ترجموں کے ساتھہ جو اب سمجھہ میں نہیں آتے عربي ترجمے لگائے تھے خیال کیا جاتا ہی کہ یہہ عربي ترجمے مختلف ایام میں درمیان ساتویں یا گیارھویں صدي کے ہوئے یہہ ترجمہ عموماً سب اصلي متن سے نہیں ہوئے مگر اُن ترجموں سے ہوئے جن کے ساتھہ لگائے جانے کے واسطے اُن کو کیا گیا تھا مثلاً چند ترجمے جو یوناني متن کے ساتھہ لگے ہوئے ہیں وہ یوناني متن سے ہوئے اور باقي ترجمے سریا اور کاپٹک ترجموں سے بلکہ رومي ولگٹ ترجمہ سے بھي ہوئے مقدم عربي ترجمے جو چھپے ہیں حسب تفصیل ذیل ہیں *

(۱) نسخہ چار انجیلوں کا جو بمقام روم سنہ ۱۵۹۰ ع اور سنہ ۱۵۹۱ ع میں چھپا اور چند اَور نسخے ہیں جلکے سرنامے نئے ہیں اور تاریخ اُنکي سنہ ۱۶۱۹ ہی اسي زمانہ میں ایک عربي ترجمہ جسکے ساتھہ سطر بسطر اُسکا رومي ترجمہ ولگٹ سے لیا گیا ہی مگر عربي ترجمہ سے مطابق کرنے کے واسطے اُس میں کچھہ تبدیل کیا گیا ہی چھپا معلوم ہوتا ہی کہ یہہ رومي ترجمہ اصل یوناني متن سے ہوا ہوگا چاروں انجیلوں کا یہہ نسخہ معہ

چند اصلاحوں کے پیرس کے مجموعہ میں دوبارہ چھاپا گیا تھا اور پھر بشپ والتن صاحب نے بہت سے نسخوں کی مدد سے اُس میں بہت سی اصلاحیں کرکے اُسکو لندن کے مجموعہ میں چھاپا *

(۲) ایک نسخہ ہے جسکو بیان کرتے ہیں کہ سنہ ۱۳۴۲ عیسوی میں لکھا گیا اور سینٹ یوحنا کے عبادت خانہ واقع بیابان تھے بیس میں دستیاب ہوا اورپینیس صاحب نے مقام لندن میں سنہ ۱۶۱۶ میں ایک عربی ترجمہ چھاپا ان صاحب نے اپنے نسخہ کو عجیب مطابقت سے نقل کیا ہی یہاں تک کہ جہاں کہیں صرف و نحو کی غلطی بھی معلوم ہوئی اُسے بھی ویسے ہی رہنے دیا یہہ نسخہ نہایت عمدہ اور بہتر اور اصلی نسخہ عربی ترجمہ کا ہی مگر اسکا بہم پہونچنا مشکل ہی رومی ترجمہ سے بہہ نسخہ بعینہ مطابق ہی *

(۳) عربی اور رومی بیبل کو جسکو مذہبی مجلس نے مقام روم میں باہتمام سرجیس ریسیس صاحب بشپ دمشق کی تین جلدوں میں سنہ ۱۷۶۱ ع میں چھاپا رومی ولگٹ سے مختلف کردیا گیا ہی اور اس سبب سے یہہ نسخہ کتاب ہاے اقدس کی عبارت یا معنی کی صحت کرنے میں کچھہ کام کا نہیں ہی *

(۴) جو عربی ترجمہ عہد جدید کا مذہبی سوسئیتی نے لندن میں سنہ ۱۷۲۷ ع میں ایشیا کے عیسائیوں کے استعمال کے لیئے چھاپا اُسکی بھی کیفیت یہی ہی یعنی اُسکو بھی تبدیل کردیا گیا ہی پیرس اور لندن کے مجموعہ اس نسخہ کی بنیاد ہیں مگر اسکے مولف سالومن نگری صاحب نے اُسکو اُن مقاموں میں تبدیل کیا ہی جو ہمارے موجود یونانی متن کی عبارت سے اختلاف رکھتے ہیں *

اتھیوپیا زبان کے ترجمے عہد جدید کے

اتھیوپیا زبان کے مصنفین کے حال سے ہمکو اطلاع نہیں ہی خیال کرتے ہیں کہ مصنف اُسکے ترومینتس صاحب تھے جنھوں نے تریب سنہ ۳۳۰ ع کے اتھیوپیا میں مذہب عیسائی کا وعظ کیا یہہ ترجمہ زبان غیظ میں ہی یعنی اُس زبان میں جو اتھیوپیا میں مذہب کے لیئے خاص ہی عہد جدید کا ایمہرک زبان میں بھی جو اتھیوپیا کی عام زبان ہی ایک ترجمہ ہی *

ارمینیہ زبان کے ترجمے عہد جدید کے

عہد جدید کے ارمینیہ ترجمے کو سب لوگ متفق موزاب صاحب سے جو ارمینیہ زبان کے (الف بے) کے موجد ہیں اور بشپ اسحاق سے منسوب کرتے ہیں اور چوتھی صدی کے

اخیر یا پانچویں صدي کے شروع کا خیال کرتے هیں ' یهه ترجمه سریا ترجمه سے دو دفعه دیا گیا تها اور بعده یوناني متن سے کیا گیا تها؟ اس ترجمه کے نسخوں میں جو عهد جدید کي وہ کتابیں پائي جاتي هیں جنکو پسکیٹو یا قدیم لفظي سریا زبان کے ترجمه میں هرگز جائز نہ کہا گیا تها اس سے یهه علانیه معلوم هوتا هی که اس ترجمه کے موجود نسخے یوناني متن سے کیئے گئے تهے ' سوملر صاحب کي راے کے بموجب بڑے کام کا هی کیونکه جن نسخوں سے وہ هوا هی اُنکي عبارتیں اس متن بعینة نظر آتي هیں مگر میکئلس صاحب یهه خیال کرتے هیں که یهه نسخه گویا ایک بیحد خزانه هوتا اگر زمانه اور کتب مذهبی کي خرابیوں سے محفوظ رهکر هم تک بجنسه پهونچتا قلیل حصه ارمینیه کے بادشاه مسمی هیتهوباهیمهم نے سنه ۱۲۲۴ سے سنه ۱۲۷۰ ع تک اس نسخه کو بهت سے مقاموں میں تبدیل کرکے رومي ولگت کے مطابق کرلیا هی یهه بادشاه گرجا روم سے تعلق رکهتا تها اور رومي زبان سے واقف تها *

فارسي ترجمے عهد جدید کے

چاروں انجیلوں کے دو فارسي ترجمے موجود هیں جنمیں سے نہایت عمده اور پسندیده نسخه کو بشپ والٹن صاحب نے ایک نسخه مقبوضه ڈاکٹر پاکوک میں سے سنه ۱۳۱۴ ع میں لیکر لندن کے مجموعه میں اول چهاپا یهه نسخه سریا ترجمه سے هوا اس میں کهیں کهیں سریا زبان کے الفاظ بهي مسلم رکهے هیں اور اُسکے ساتهه ایک اور فارسي ترجمه لگا هوا تها *

دوسرا فارسي زبان کا ترجمه ویلاک صاحب نے اور اُنکي وفات کے بعد پیرسن صاحب نے سنه ۱۶۵۲ ع سے سنه ۱۶۵۷ ع کے درمیان تک تین نسخوں سے مقابله کرکے مرتب کیا اور چهاپا خیال کیا جاتا هی که یهه نسخه یوناني متن سے هوا *

قدیم مغربي ترجمه عهد جدید کے

عهد جدید کے گاتهک زبان کے ترجمے کو یوناني سے الفیلاس صاحب نے جو میسو گاٹ قوم کے مشهور بشپ تهے کیا اور کانسٹینٹ این اوپل کي کونسل جو سنه ۳۵۹ ع میں هوئي اُسکي معاون تهي اور شهنشاه کانسٹینٹ ان اوپل کے پاس انهي کو بطور ایلچي کے سنه ۳۷۸ ع میں بهیجا گیا تها بیان کرتے هیں که یهه صاحب مذهب ایرین تهیوفنز کے مسائل کے پیرو تهے اور اُنهوں نے اصول مذهب مذکوره کو اپنے ملک کے لوگوں میں پهیلایا تها کهتے هیں که یوري بهیل کا زبان گاتهک میں ترجمه کرنے کے علاوه الفیلاس صاحب نے گاتهک زبان کے حرف بهي ایجاد کیئے مگر وه حرف جنمیں عهد جدید کا یهه ترجمه لکها هوا هی حقیقت میں اُس زمانه کے رومي حرف هیں ترجمه کاملیت جو زبان گاتهک نے زمانه الفیلاس صاحب میں پایا تها دلیل اس بات کي هی که وه حرف تهوڑي مدت تک رهے *

الفي لس صاحب کا ترجمہ جنہوں نے یونانیوں میں تعلیم پائي تھي یوناني متن سے ہوا مگر بہت سے مقاموں میں جو یہہ ترجمہ رومي متن سے مطابقت رکھتا هی اسلیئے یہہ شبہہ ہوتا هی کہ اُس میں رومي ولگٹ میں سے کچھہ لیکر زمانہ حال میں تغیر و تبدل کردي گئي هی مگر اسکے ناقابل اعتراض اقدامت اور اُسکے عموماً اصل سے مطابق ہونے کے سبب سے اِس ترجمہ کو بیبل کے نکتہ چینوں نے بڑا مرتبہ دیا هی مگر بد قسمتي سے یہہ ترجمہ همارے وقت تک پورا نہیں پہونچا اُسکے حصے جو اب چھپے ھیں وہ صرف چار انجیلوں میں کا بہت سا حصہ اور سینٹ پال کے ناموں کے جو بنام رومیوں کے ھیں چند ٹکڑے ھیں *

سکلي وانک یعني قدیم روسي زبان کے ترجمے

سکلیوانک یا قدیم روسي ترجمہ کو مسمی سرل صاحب جو قدیم روسي زبان کے حرفوں کے موجد تھے اور میتھودیس صاحب دونوں بھائیوں نے یوناني اصلي متن سے نویں صدي میں تیار کیا یہي دونوں صاحب عہد عتیق کے بھي مترجم تھے تمام اُن نسخوں میں جو سنہ ۱۶۵۳ ع سے پہلے کے ھیں مشہور آیت اول یوحنا باب ۵ - ۷ نہیں پائي جاتي هی سنہ ۱۶۵۳ ع اور سنہ ۱۶۶۳ ع کے نسخہ میں اس کو حاشیہ پر لکھدیا هی مگر اس نسخہ سے بعد کے تمام نسخوں میں اس آیت کو متن میں شامل کردیا هی *

اینگلو سیکسن یعني قدیم انگریزي زبان کے ترجمے

اگرچہ مذهب عیسائي ملک برطانیہ میں اول صدي میں آیا تھا مگر یہہ نہیں معلوم ہوتا هی کہ اُس ملک کے باشندوں کے پاس آٹھویں صدي سے پہلے اُنکي زبان میں کتاب اقدس کا کوئي ترجمہ تھا یا نہیں قریب سنہ ۷۰۶ کے ایڈھیلم صاحب شربارن کے اول بشپ نے زبان سیکسن میں کتاب زبور کا ترجمہ کیا اور اِنھي بشپ صاحب کي خواهش سے ایگ برٹ یا اڈفرڈ صاحب بشپ لنڈس فارن یا مقدس جزیرہ والے نے چاروں انجیلوں کا زبان سیکسن میں اِسکے تھوڑے دنوں بعد ترجمہ کیا اس ترجمہ کے ہونے سے تھوڑے دنوں بعد معزز عالم بیڈ صاحب نے جنکا سنہ ۷۳۵ میں انتقال ہوا پوري بیبل کا اس زبان میں ترجمہ کیا علاوہ ان ترجموں کے سیکسن زبان کے دیگر ترجمے تمام کتابوں اقدس خواہ متفرق حصوں کے زمانہ حال کے کیئے ہوئے تھے اور کتاب زبور کا ایک ترجمہ مشہور بادشاہ الفرڈ نے جنکا سنہ ۹۰۰ میں انتقال ہوا کرنا شروع کیا تھا اُنکي وفات تک صرف آدھا ہونے پایا اور الفرک صاحب نے جو مقام کینٹربري کے بشپ اعظم تھے کتاب ھاے توریت اور یوشع اور جوڈت اور سلاطین کا تھوڑا سا حصہ اور کتاب استھر اور مکیبیس کا اِس زبان میں ترجمہ کیا *

اینگلو سیکسن زبان کا ترجمہ علانیہ قدیم رومي ترجمہ سے ہوا معلوم ہوتا ہی میکیلس صاحب کي یہہ رائے ہی کہ یہہ ترجمہ قدیم رومي ترجمہ کي عبارتوں کي تصحیح میں کارآمد ہوسکتا ہی' اور سٹر صاحب نے یہہ کیفیت بیان کي ہی کہ اس ترجمہ میں بہت سي ایسي عبارتیں ہیں جو یوناني اور رومي دونوں متنوں سے اختلاف رکھتي ہیں اس اختلاف کے ثبوت میں اُنھوں نے چند مقام اپني کتاب میں درج کیئے ہیں - ڈاکٹر مل صاحب نے اِس ترجمہ سے مختلف عبارتیں انتخاب کیں ہیں ' اور بسبب اختلاف طرز بیان اور دیگر بہت سي ناہمواریوں کے جو اس ترجمہ میں پائي جاتي ہیں ڈاکٹر مل صاحب کي یہہ رائے ہی کہ اسکو کئي مترجموں نے تیار کیا ہی - خیال کیا گیا ہی کہ یہہ ترجمہ آٹھویں صدي میں ہوا ہی *

زمانۂ حال کے ترجمے عہد عتیق اور عہد جدید کے

عہد عتیق کے زمانہ حال کے رومي ترجموں میں سے جو گرجا روم کے پیرووں کے کیئے ہوئے ہیں پیگنینس صاحب اور مانٹینس صاحب اور میل ویندا صاحب اور کیجتن صاحب اور ہوبي گینٹ صاحب کے ترجمے خاص کر قابل ذکر کرنے کے ہیں *

سینکٹس پیگنینس صاحب جو ایک ڈامینکا کے درویش تھے زمانہ حال کے مشرقي طالب‌علموں میں سے اول تھے جنھوں نے اصلي زبانوں سے کتاب‌ہاے اقدس کے نئے ترجمے کرنیکا ارادہ کیا - اُنھوں نے اپنے تحصیل علم کے زمانہ میں یہہ خیال کرکے کہ رومي ولگٹ ترجمہ جیروم صاحب کا جسکا ابھي بیان ہوچکا ہی بہت ناقص ہوگیا ہی عبري سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ تیار کرنے کا ارادہ کیا ' اسطرح پر کہ جہاں کہیں جیروم صاحب کا ترجمہ اصل سے مطابق پایا جائے اُن مقاموں میں اس نئے ترجمہ کے تیار کرنے میں اُسکي بھي پیروي کي جاوے - اور استعانت دسویں پوپ لیو اور چھٹي ہیڈرین اور چھٹي کلیمنٹ کے اُنھوں نے اس ترجمہ میں پچیس برس صرف کیئے - یہہ ترجمہ اول بمقام لاینز سنہ ۱۵۲۸ میں چھپا تھا ' جن یہودیوں نے اسکو پڑھا اُسکي اصل سے مطابق ہونے کو تصدیق کیا - پیگنینس صاحب کا بڑا قصور یہہ ہی کہ اُنھوں نے اصلي متن کي اس ترجمہ میں نہایت پیروي کي ہی ' اور اس مشکوک پیروي نے اس ترجمہ کو تاریک وحشت آمیز اور غیر محاورہ لفظوں سے معمور کردیا ہی - اُنھوں نے انسانوں اور شہروں کے عام تصلیم شدہ ناموں کو بھي تبدیل کیا ہی' اور بجاے اُن کے ایسے نام لکھے ہیں جنکا تلفظ میسوراٹیہ کے قواعد تلفظ کے موافق ہوتا ہی *

اگرچہ اِس مترجم کے ترجمہ کي طرز پر فادر سائمن صاحب نے نہایت سخت نکتہ‌چیني کي ہی؛ تاہم وہ اُسکي قابلیت اور علم کا اقرار کرتے ہیں ' اور اگلے پچھلے مفسر اور نکتہ چین

أسکے ترجمہ کو ایسا ماننے میں از روے انصاف اتفاق کرتے ھیں کہ وہ ترجمہ اصلی عبري متن سے بعینہ اور مطابق ھی' اور أسکے لفظي معني ظاھر کرنے کے لئے بہت مناسب ھی۔ پیگنینس صاحب نے بعد ازاں یوناني متن سے عہد جدید کا ترجمہ کیا ' اور اس ترجمہ کو اپنے معاون آٹھویں پوپ کلیمنٹ صاحب کے نام پر مخصوص کیا - یہہ ترجمہ معہ ترجمہ عہد عتیق کے مقام لینز میں سنہ ۱۵۲۸ میں چھپا تھا 'اور رابرٹ اسٹیفینز صاحب نے پیگنینس صاحب کے ترجمہ کا نیا نسخہ معہ اصلاحوں کے دو جلدوں میں سنہ ۱۵۵۷ میں چھاپا' مگر اس نسخہ میں صرف عہد عتیق چھپي ھی اور عہد جدید بیزا صاحب کے رومي ترجمے میں جسکا بیان ھوچکا ھی چھپي ھی *

(۲) پیگنینس صاحب کے ترجمہ پر بینیڈ کٹ ایریس مانٹینس صاحب نے جنکو رومي زبان کا ایک نیا مترجم غلطي سے سمجھا گیا ھی نظر ثاني کي - اِن صاحب کا مقدم ارادہ یہہ تھا کہ عبري الفاظ کو اسي قدر رومي الفاظ سے ترجمہ کریں کہ جسقدر عبري میں ھیں - پس اس التزام کے باعث سے اُنھوں نے اپنے تمام ترجمہ کو صرف نحو کے نہایت مشکوک قواعد کے بموجب کیا ھی' اور رومي زبان کي خوبي پرکسي طرح کا لحاظ نہیں کیا - اسلیئے مانٹینس صاحب کا نسخہ بہ نسبت اسکے کہ اُسکو حقیقي ترجمہ سمجھا جاوے زیادہ تر ایسي تفسیر ھی جسمیں صرف نحو کا زیادہ تر التزام ھی - عہد جدید میں ولگاٹ ترجمہ کے چند الفاظوں ھي کو صرف تبدیل کیا ھی' یعني جہاں کہیں اُنھوں نے اصل یوناني متن سے اُنکو مختلف دیکھا *

(۳) طامس مہل وینڈا صاحب کے ترجمہ میں بہ نسبت ترجمہ مانٹینس صاحب کے زیادہ تر صرف نحو کي پابندي ھی اور وحشت انگیز بھي ھی' اس لحاظ سے اسکي قدر کم کي جاتي ھی اور لوگوں نے دل سے اُسکو فراموش کردیا - ترجمہ جو کارڈینل کیجٹن صاحب کے نام سے مشہور ھی حقیقت میں اُنکا نہیں ھی' اُسکو دو شخصوں نے جن میں سے ایک یہودي تھا اور دوسرا عیسائي اور دونوں مقدس کتاب کي اصلي زبان سے خوب واقف ہے ترجمہ کیا تھا - اسیطرح سے تمام عہد جدید کا بھي ترجمہ سواے کتاب مشاھدات کے اُنھوں نے ھي کیا تھا - کیجٹن صاحب نے اُن وحشت انگیز کلاموں کو جنکو وہ استعمال کرتے اگر اُن کا ترجمہ بھي صرف نحو کے بموجب لفظي ھوتا ھوشیاري سے فروگذاشت کیا *

(۴) عہد عتیق کا وہ رومي ترجمہ جو فادر ھوبي گینٹ صاحب نے عبري بیبل کے اپنے نکتہ چین نسخہ میں چھاپا عبري متن موجودہ کے بموجب ترجمہ نہیں کیا گیا ھی بلکہ بموجب ایسے متن کے ترجمہ کیا گیا ھی جسکا بمدد قدیم قلمي نسخوں اور قدیم ترجموں اور قیاسي اصلاحوں کے صحیح کرنا اُنھوں نے مناسب سمجھا - زمانہ ریفارمیشن یعني ترمیم مذھب سے علماء پروٹسٹنٹ نے اصلي عبري سے بہت سے رومي ترجمے عہد عتیق کے کیئے ھیں -

اِن ترجموں میں نہایت قدر والے ترجمے اِن صاحبوں کے ہیں یعنی منسٹر صاحب لیو جوڈا صاحب اور کیسٹیلیو صاحب اور جونیس صاحب اور تریمیلیس صاحب اور سکمیڈٹ صاحب اور ڈیتیھ صاحب اور اسکاٹ صاحب اور ویلزر صاحب کے *

(۱) سیباسٹین منسٹر صاحب نے اصل عبری متن سے عہد عتیق کا ایک نیا ترجمہ کرکے مقام بیسل میں سنہ ۱۵۳۴ میں چھاپا - اُنہوں نے ہی ایک دوسرا نسخہ معہ عبری متن اور چند شرحوں کے جنکی نسبت فادر سائیمن صاحب کی یہہ راے ہی کہ وہ کتاب ہاے اقدس کے طرز بیان کے سمجھنے کے واسطے مفید ہیں سنہ ۱۵۴۶ میں چھاپا ' اور لفظوں کے معنوں کی صرف نحو سے بہت پیروی نکرکے جیسا کہ پیگنینس صاحب اور مان ٹھنس صاحب نے کی ہی زیادہ صاف اور سمجھنے کے لایق ترجمہ کیا ہی - عبری متن کے معنوں سے تجاوز جو نہیں کیا اس سبب سے عبری چند خاص محاورات اُن کے ترجمہ میں موجود ہیں - اس ترجمہ میں سیباسٹین منسٹر صاحب نے نہایت عمدہ یہودی عالموں کی تفسیروں سے مدد لی ہی *

سائیمن صاحب منسٹر صاحب کے ترجمہ کے خاص حصوں پر اعتراض کرتے ہیں ' لیکن پیگنینس صاحب اور مان تھنس صاحب کے ترجموں کو بہ نسبت اُسکے زیادہ پسند کرتے ہیں ' مگر ھویت صاحب منسٹر صاحب کو ایسا مترجم جانتے ہیں جو عبری زبان سے خوب آگاھی رکھتے تھے ' اور جنکا طرز بیان اصلی سے بالکل مطابق ہی *

(۲) وہ ترجمہ جسپر لیو جوڈا صاحب کا نام ہی اُنہوں نے ہی کرنا شروع کیا تھا ' مگر اُن کی زندگی نے وفا نکی ' آخر تھیوڈور ببلی اینڈر پروفسر علم الہی مقام زیورچ والے کے حوالہ ہوا ' اور مدد کان‌رڈ پیلیکن صاحب کے جو اُسی مقام میں عبری کے پروفسر تھے ببلی اینڈر صاحب نے عہد عتیق کے باقی ماندہ حصہ کو عبری سے ترجمہ کیا — پیٹر کالن اور روڈالف کالتر صاحب نے جو دو عالم پروٹسٹینٹ تھے اور اُسوقت مقام زیورچ میں سکونت رکھتے تھے عہد جدید کا ترجمہ کرنا اختیار کیا - اگرچہ اُن کا کیا ہوا ترجمہ مقام پیرس کے محققین نے پسند نہ کیا ' مگر سیلیمینکا کے محققین نے اُسکو اچھی طرح قبول کرکے قدر و منزلت کی اور پھر چھاپا - اس ترجمہ کو اصل سے بہت مطابق مانا جاتا ہی ' اور بہ نسبت منسٹر صاحب کے ترجمہ کے اس کا طرز بیان زیادہ پسندیدہ ہی ' مگر دونوں کے مترجم بعض باتوں میں لفظی معنوں سے بہت تجاوز کرگئے ہیں *

(۳) رومی ترجمہ سیباسٹین چیتلن یا کیسٹالیو صاحب کا جنکو اس نام سے عموماً پکارتے ہیں مقام جنیوا سنہ ۱۵۴۲ میں تیار ہونا شروع ہوا ' اور مقام بیسل میں جہاں کہ وہ اگلے سال میں چھپا سنہ ۱۵۵۰ میں تمام ہوا - ان کا ارادہ تھا کہ عہد عتیق اور عہد جدید کو قدیم عمدہ رومی مورخوں کی مانند ترجمہ کریں ' مگر بعض نکتہ چینوں نے اُن کے طرز

بیان پر نہایت سخت اعتراض کیا ہی، گویا کہ وہ محتاج ہی عمدہ صفائی اور شان اور خوبی کا جو مقدس اصلی کتابوں کی علامتیں ہیں - مگر پروفسر ڈیتھہ صاحب نے اس علم پروٹستینٹ کے ذمہ پر سے یہہ اتہام دور کیا ہی *

(۴) فرینسیس جونیس صاحب اور ایمانوئیل تریملیس صاحب کا ترجمہ اول مرتبہ سنہ ۱۵۷۵ میں چھپا، بعدہ جونیس صاحب نے اُسکو صحیح کیا تب دوبارہ چھپا - پروٹستنٹ گرجوں نے اِس ترجمہ کو بہت پسند کیا، اور بسبب اُسکی سادگی اور سلاست عبارت اور اصل سے مطابق ہونیکے آجتک اُسکی بڑی قدر کی جاتی ہی - فادر سائیمن صاحب نے اِس ترجمہ پر نہایت سخت نکتہچینی اور اعتراض کیا، مگر متھیو پول صاحب نے اپنی کتاب سینآپ سس کے دیباچہ میں اُسکو نہایت عمدہ ترجموں میں شمار کیا ہی، اور گرجا کی تاریخ لکھنے والے صاحب نے اس ترجمہ کی اس لحاظ سے کہ وہ عبری متن سے نہایت مطابقت رکھتا ہی تعریف کی ہی *

(۵) سیباستین سکمیڈت صاحب نے جو مشرقی زبانوں کے مقام سٹریس برگ میں پروفسر تھے بیبل کا ایک نیا رومی ترجمہ اُسکے مترجم کی وفات کے بعد سنہ ۱۶۹۶ع میں چھاپا - اس ترجمہ کے بہت سے نسخے ہیں، اور یہہ بہت لفظی ترجمہ خاص کر عبری زبان کے مبتدی طالب علموں کے لیئے نہایت مفید ہی *

(۶) جان اگسٹس ڈیتھہ صاحب کا ترجمہ جو مقام لیپ سک میں علوم مشرقی کے پروفسر تھے اس ملک میں اور تمام یورپ میں بسبب اسکے کہ وہ عموماً اصل سے مطابق اور عمدہ ہی بڑی شہرت رکھتا ہی *

(۷) هنری اگسٹس اسکاٹ صاحب اور جولیس فریڈرک ونڈر صاحب نے عہد عتیق کا ایک اَور نیا ترجمہ عبری سے کرکے سنہ ۱۸۱۶ میں چھاپا، ابتک اُسکی ایک ہی جلد جس میں توریت ہی چھپی ہی - یہہ ترجمہ اصل سے بہت مطابق معلوم ہوتا ہی *

علاوہ مذکورہ بالا نئے زمانہ حال کے رومی ترجموں کے بہت سے نسخے رومی ولگٹ ترجمہ کے عبری اور یونانی متنوں سے اسقدر صحیح کیئے گئے ہیں کہ گویا نئے ترجمے سمجھے جاویں — ان ہی سب میں سے وہ رومی بیبلیں بھی ہیں جنکو کلیریس صاحب اور ایبو صاحب اور اُوسی اینڈر صاحب نے مشتہر کیا *

۱ ایسی ڈور کلیریس صاحب کا نسخہ رومی ولگٹ کا اول مرتبہ مقام وینس میں سنہ ۱۵۴۲ میں مشتہر ہوا، اور بہت کمیاب ہی - پھر اُسی مقام میں یہہ نسخہ سنہ ۱۵۵۷ اور سنہ ۱۵۶۴ میں چھپا - اُنہوں نے قدیم رومی بیبل کو صرف بحال ہی نہیں کیا، بلکہ بہتسے سے مقاموں میں جہاں کہیں اُنہوں نے خیال کیا کہ وہ غلط ترجمہ ہوا ہی اس طرح سے صحیح کیا ہی کہ جس سے وہ اصل عبری متن سے مطابق ہوجاوے - اگرچہ اُنہوں نے جیسا

کہ وہ اپني کتاب کے دیباچہ میں بیان کرتے هیں آٹھہ هزار مقام سے زیادہ صحیح کئے ' تاهم بہت سے اس خوف سے چھوڑدیئے کہ رومي ولگٹ میں بہت سي تبدیلیاں کرنے سے رومن کیتھلک برافروختہ نہوں *

(۲) پال ایبر صاحب جنہوں نے رومي ولگٹ لیوتھر صاحب کے جرمن زبان کے ترجمہ سے صحیح کیا کلیریس صاحب کے قاعدہ کے پیرو هیں - اِن کا نسخہ مقام ویٹم برگ میں معہ اُسکے جو لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے اس میں زیادہ کیا گیا هی اگسٹس صاحب کي سفد سے جو مقام سیکسني کے ایلکٹر هیں سنہ ۱۵٦۵ ع میں چھاپا گیا تھا ' اور سنہ ۱۵۷۴ ع میں یہي ترجمہ پھر چھپا *

(۳) نسخہ لیوک اوسي اینڈر صاحب کا سنہ ۱۵۷۸ ع میں مشہور هوا اور تب سے کئي بار چھپ چکا هی ' جیسے کہ اُنکا جرمني ترجمہ ولگٹ کا کئي مرتبہ چھپا ' جس کا اول نسخہ مقام اسٹٹ گارڈ میں سنہ ۱٦۰۰ ع میں چھپا ' اور اینڈرو اوسي اینڈر صاحب کا ولگٹ نسخہ بھي سنہ ۱٦۰۰ ع میں چھپا ' اور پھر بعد کو بھي کئي دفعہ چھپ چکا هی - اِن دونوں صاحبوں نے ولگٹ کو بموجب اصل عبري کے صحیح کیا هی - جن حرفوں میں اُنہوں نے اپنے ولگٹ کو چھاپا هی اُن حرفوں سے اور مختلف حرفوں میں اپني اصلاحوں کے چھاپنے سے اپني کتاب کے پڑھنے والے کو پریشاني میں ڈالا هی *

اسي طرح سے عہد جدید کے بہت سے رومي نسخے هیں ' جنکو دونوں فرقوں یعني کیتھلک اور پروٹسٹنٹ نے کیا هی - اِن ترجموں میں سے ایریسمس صاحب اور بیزا صاحب اور سیباسٹي ایني صاحب کے ترجمے خاص کر لایق بیان کرنے کے هیں *

(۱) مشہور ایریسمس صاحب کو اس بات کي عزت هی کہ اُنہوں نے اصلي یوناني متن سے رومي زبان میں عہد جدید کا سب سے پہلے ترجمہ کیا ' اُنکا مدعا یہہ تھا کہ ایک صاف اور اصل کے مطابق ترجمہ کریں ' جس ارادہ میں لوگ اسبات کو جایز رکھتے هیں کہ وہ اسقدر کامیاب هوئے جتنا کہ اُس زمانہ میں ممکن تھا - اس ترجمہ کے تیار کرنیمیں اُنہوں نے صرف چھپے هوئے نسخوں سے هي کام نہیں لیا ' بلکہ چار قلمي یوناني نسخوں کا بھي استعمال کیا هی ' اور بموجب قاعدہ جیروم صاحب کے اُنہوں نے ولگٹ سے کچھہ هي اختلاف رکھا هی - اُنکے ترجمہ کا اول نسخہ سنہ ۱۵۱٦ ع میں مشہور هوا ' اور دسویں پوپ لیو کے نام پر مخصوص کیا گیا ' جنہوں نے شکر گذاري کي ایک چٹھي میں جو بنام ایریسمس صاحب کے لکھي اس نسخہ کي بہت سي تعریف کي - لیکن پوپ کي تعریفوں سے یہہ نہوا کہ یہہ صاحب بعض رومي کیتھلک نکتہ چینوں کے سخت اعتراض اور نکتہ چیني سے محفوظ هتے ' جن کے مقابلہ میں ایریسمس صاحب نے بڑي همت سے آپ کو اُن کے اعتراضوں سے بري کیا - ایریسمس صاحب نے اپنے ترجمہ کو اکثر خود چھاپا اور اَوروں نے بھي چھاپا *

(۲) تھیو ڈورٹ بیزا صاحب کا رومی ترجمہ اول مرتبہ سنہ ۱۵۵۹ ع میں چھپا اور اُس سے بعد کو بھی کئی بار چھپ چکا ھی - اُسکی اصل سے مطابق ہونے کے سبب سے ھرفرقہ کے پروٹسٹنٹ اُسکی ھمیشہ قدر کرتے رھے - البتہ بشپ والٹن صاحب کی یہہ راے تھی کہ اس ترجمہ کے مصنف پر یہہ الزام ہونا واجب ھی کہ اُس نے علم عبارتوں سے بدون سند قلمی نسخوں کے بلا ضرورت پرھیز کیا ھی - مگر بیزا صاحب کے ترجمہ کا غور سے امتحان کرنے پر ظاهر ہوگا کہ وہ مشہور بشپ یہہ راے دینے میں غلطی پر تھے ●

(۳) لیو پالڈوسباسٹی اینی صاحب نے جو کتاب لائی کوڈن کے مرتب کرنے والے ایک بڑے عالم تھے ایک رومی ترجمہ عہد جدید کا سنہ ۱۸۱۷ ع میں چھاپا ‘ اور یہہ صاحب مشرق میں خوب مشہور تھے ‘ اور انگلستان میں بھی بالکل انکا نام چھپا ہوا نہیں ھی - بسبب نقصانوں کے جو اُن کو ہوئے ‘ اور بد بختیوں کے سبب سے جو اُنھوں نے سرکار انگریزی کی اُن بڑی خدمات کے سرانجام دینے میں اُسوقت میں سہیں جبکہ وہ فارس میں اُس میشنریز کے پریسیڈنٹ تھے جنکو گرجا روم نے اُسوقت میں روانہ کیا تھا ‘ جبکہ شہنشاہ بونا پارٹ نے دربار اصفہان سے تعلق پیدا کرنے کا ارادہ کیا - یہہ ترجمہ الکنڈرین نسخہ سے ہوا - مترجم بیان کرتا ھی کہ میں نے اس نسخہ سے بہت قلمی نسخوں اور مختلف عبارتوں کے مجموعوں کا مقابلہ کیا ‘ اور اُسکے ساتھہ ھی اُسنے ھر نکتہ چین مدد سے جو وہ حاصل کرسکا خاص کر یونانی متقدمین کی تحریروں کی اور زمانہ حال کے یونانی پادریوں میں سے بڑے عالموں کی مدد سے اپنے کو مستفید کیا - آخر مدد کے حاصل کرنے کے واسطے سیباسٹی اینی صاحب ظاهر ھی کہ تمام یونان میں پھرے - تمام مقدم مسائل میں یہہ ترجمہ اُن قواعد کے مطابق ھی جنپر گرجا روم میں عمل ہوتا ھی ●

یورپی ترجمے زمانہ حال کی زبانوں کے

جرمنی زبان کے ترجمے

جرمنی کو جیسے اس بات کی عزت ھی کہ اول چھاپہ کا فن وھیں ایجاد ہوا اسی طرح مقدمن علوم کے دفتر میں اُس کا نام اس سبب سے مشہور ھی کہ کتاب اقدس اول اسکے باشندوں کی زبان میں چھاپے میں چھپ کر مشہور ہوئی ●

پہلے ھی سنہ ۱۴۶۶ ع میں ایک جرمنی ترجمہ ولگٹ سے ترجمہ ہوکر چھپا ‘ جسکے مترجم کا نام نا معلوم ھی - ابھی مذھب کی ترمیم شروع نہیں ہونے پائی تھی کہ لوتھر صاحب نے اپنے ھموطنوں کے عام استعمال کے واسطے کتاب اقدس کا ایک نیا ترجمہ کرنے کا قصد کیا ●

۴ لیوتھر صاحب کا اول ترجمہ جو کچھہ تھا جان ویو کلن صاحب کے رومي متن سے سات سامز استغفار کا کیا ہوا تھا — یہہ سامز سنہ ۱۵۱۷ ع میں مشتہر ہوئے اور انکے بعد سنہ ۱۵۲۲ ع میں عہد جدید کا ترجمہ مشہور ہوا ' اور اُسکے بعد سنہ ۱۵۲۳ع میں توریت کا ترجمہ ' اور اُسکے بعد سنہ ۱۵۲۴ع میں کتاب یوشع اور باقي ماندہ کتب تواریخ کا ترجمہ چھپا ' اور اسي سال میں کتاب ہاے ایوب اور زبور اور امثال اور وعظ اور غزل الغزلات بھي چھپیں ' اور سنہ ۱۵۲۶ع میں پیشین گوئیاں یوحنا اور حبقوق کي مشتہر ہوئیں ' اور سنہ ۱۵۲۸ع میں پیشین گوئیاں اشعیاہ اور زکریا کي ' اور سنہ ۱۵۲۳ع میں خارج شدہ کتاب وزڈم کي ' اور سنہ ۱۵۳۰ ع میں کتاب دانیال معہ باقي ماندہ خارج شدہ کتابوں کے ' اور سنہ ۱۵۳۱ اور سنہ ۱۵۳۲ ع میں باقي اَور پیغمبروں کي کتابیں چھاپي گئیں *

لیوتھر صاحب کے ترجمہ کے یہہ سب حصے اب نہایت کمیاب ہیں ' اِسکي نظر ثاني کرنے میں اُنھوں نے عالم صاف دل ملیپ میلینکتھن صاحب کي بڑي مدد لي ' جنھوں نے مشہور شخصوں سے بیبل کي نکتہ چیني کي مختلف باتوں پر اس ارادہ سے خط کتابت کي کہ جہاں تک ہوسکے صحیح ترجمہ ہووے ' اور اس ترجمہ کي درستي اور اصل سے زیادہ تر مطابقت کرنے کے واسطے ایک منتخب مجمع عالموں کا لوتھر صاحب کے پاس مقام ویٹم برگ میں ہر فقرہ کي نظر ثاني کرنے کے لیئے جو لوتھر صاحب نے صرف عبري اور یوناني متنوں ہي سے لکھا تھا جمع ہوا — میلینکتھن صاحب نے اصل یوناني سے مقابلہ کیا ' کرو سیجر صاحب نے کالدي سے اور اَور پروفسروں اور یہودي علما کي تحریروں سے مقابلہ کیا — جسٹس جونس صاحب اور جان بوجن ہیگن صاحب اور میتھیو اروگیلیس صاحب نے بھي مدد دي *

اس طرح سے نظر ثاني ہوکر یہہ تمام بیبل سنہ ۱۵۳۰ع میں چھپي ' اور سنہ ۱۵۳۴ع اور سنہ ۱۵۴۱ع اور سنہ ۱۵۴۵ ع میں مکرر چھپي — لیوتھر صاحب نے اپنا ترجمہ صرف اصلي عبري اور یوناني متن سے کیا ' اور اُن کے بہت سے دشمنوں میں سے کوئي یہہ اتہام نہ لگا سکا کہ وہ اِن زبانوں سے ناواقف ہیں — بیان کرتے ہیں کہ اُنکا ترجمہ بہت صاف اور اصل کے مطابق ہی ' اور اُسکا طرز بیان بہت عمدہ ہي *

اصل میں جو یہہ ترجمہ متفرق حصوں میں مشتہر ہوا ' چنانچہ یہہ حصے درجہ درجہ دست بدست رہے ' اسلیئے لیوتھر صاحب کے ترجمہ سے بہت عجیب اثر پیدا ہوئے ' اور بے تعداد لوگوں کي طبیعتوں میں سے گرجا روم کے غلط مسایلوں اور کتب مذہبي استعمالوں کے نکال دینے کا یہہ ترجمہ بہت بڑا سبب ہوا *

علاوہ جیسا کہ لیوتھر صاحب کا جرمني ترجمہ کتابوں اقدس کا بہت قیمتي ہی ویسا ہي اُسکے چھپنے کے بعد مذہب کي تھیوم کے دشمنوں نے جنکي کتابوں کو والچیس صاحب نے

شمار کیا هی اُسپر سخت حملے کیئے - لیوتهر صاحب کے ترجمه کو فرنه‌زنگلین اور کهلو نست نے ترمیم کرکے بے شمار مرتبه مختلف مقاموں میں چهاپا هی *

۳ لیوجوڈا صاحب نے مقام زیورچ میں سویس‌ٹرینسلیشن کي جرمني زبان میں کتاب‌هاے اقدس کا ترجمه سنه ۱۵۲۵ ع اور سنه ۱۵۲۹ ع میں چهاپا - جهاں تک هوسکا اُنهوں نے لیوتهر صاحب کے ترجمه کے ایسے حصوں سے جو اُسوقت میں چهپے تهے اس ترجمه کے کرنے میں مدد لي - مقام زیورچ میں سنه ۱۶۶۷ ع میں ایک نیا اور نظر ثاني کیا هوا ترجمه چهپا تها - اس نسخه میں تبدیلیاں اور اصلاحیں اسقدر کثرت سے هیں که اُسکو ایک نیا ترجمه سمجها جاتا هی، اور اس نظر سے که لیوجوڈا صاحب کے پورانے زیورچ ترجمه کو اس نسخه سے تمیز کرسکیں اسکو نیا زیورچ بیبل پکارتے هیں *

۴ زیورچ نسخه جو لیوتهر صاحب کے نسخه سے بهت اختلاف رکهتا هی اسلیئے جان پسکیٹر صاحب نے جونیس اور ٹریمیلیس صاحب کے رومي ترجمه سے جسکي اُنهوں نے نهایت پیروي کي هی ایک اَوْر ترجمه کرنا اختیار کیا - یهه ترجمه درمیان سنه ۱۶۰۲ عیسوي اور سنه ۱۶۰۴ ع کے متفرق حصوں میں مشتهر هوا، اور سترهویں صدي میں پهر چهپا *

علاوه مذکوره بالا جرمني زبان کے ترجموں کے جو پروٹسٹنٹ کے کیئے هوئے هیں رومن کیتهلک محققین کے کیئے هوئے ترجمے بهي هیں، جن میں ایک کا آگے بیان کیا جاتا هی *

۵ جان‌ڈیٹنبر جر صاحب کا ترجمه، جس سے یهه صاف معلوم هوتا هی که اُسکا مترجم اُس کام کے لایق نه تها جو اُسنے اختیار کیا - اس شخص نے بهت سا کچهه لیوتهر صاحب کے ترجمه میں سے لیا هی، مگر لیوتهر صاحب کو بهت برا لکها هی *

۶ اُس زبان میں بهي عهد عتیق کے ترجمه هیں جسکو ملک جرمني کے یهودي بولتے هیں، اور جسکا نام یهودي جرمني هی *

۷ یهودي جرمني زبان میں ایک ترجمه عهد عتیق کا جسکو یهودي عالم جو کیتهیل اِبن اسحاق بلیٹز نے کیا هی مقام ایمسٹرڈیم میں سنه ۱۶۷۹ ع میں چهپا - کارتهولٹ صاحب اِسکے مترجم کو خدا کا برا کهنے والا فریبي بتاتے هیں، اور یهه الزام دیتے هیں که اُسنے اپنے مذهب کي پچ سے چند پیشین گوئیوں متعلقه مسیح کو چهپا دیا هی *

اُن زبانوں میں کے ترجمے جو انگریزوں کے جزیروں میں بولي جاتي هیں

اگرچه ایسے دراز زمانه کے گذرنے پر یهه بات تحقیق کرني غیر ممکن هی که انگلستان کے جزیره میں مذهب عیسائي نے اول هي کب اور کس سے رواج پایا، اور پهلے پهل کتاب‌هاے اقدس اُسکے باشندوں کي زبان میں کب ترجمه هوئیں، پهر بهي همکو یهه معلوم هی که بهت برسوں تک اُسکے باشندوں کے پاس مقدس کتاب کا کچهه حصه اُنکي خاص زبان میں تها *

نہایت زمانہ ابتدا کا ترجمہ جسکے باب میں ہم اطلاع رکھتے ہیں کہ زبور کا وہ ترجمہ ہی جو ایڈھیلم یا ایڈیلم صاحب نے جو شربورن کے اول بشپ تھے قریب سنہ ۷۰۶ کے زبان سیکسن میں ترجمہ کیا *

۲ ایگبرٹ صاحب بشپ لینڈس فرن نے جنکا انتقال سنہ ۷۲۱ میں ہوا چاروں انجیلوں کا سیکسن زبان میں ترجمہ کیا *

۳ چند سال کے بعد معزز بیڈ صاحب نے تمام بیبل کا سیکسن زبان میں ترجمہ کیا *

۴ قریب دوسو برس کے بعد بیڈ صاحب کے بادشاہ الفرڈ نے خواہ تو ایڈھیلم صاحب کے ترجمہ کا نقصان پورا کرنے کے واسطے جسکو خیال کرتے ہیں کہ ڈنمارک کی لڑائی میں معدوم ہوگیا تھا ، یا بیڈ صاحب کے ترجمہ کو صفائی اور ترقی دینے کے واسطے زبور کا ایک اَوْر ترجمہ کیا *

۵ ایک سیکسن زبان کا ترجمہ توریت کا ، اور کتاب یوشع اور کتاب سلاطین کے کچھہ حصے ، اور کتاب استھر اور جوڈت کے خارج شدہ کتابوں اور کتاب‌ہاے میکبیز کا ترجمہ ، الفرک یا الفرڈ صاحب سے جو سنہ ۹۹۵ میں کینٹربری کے آرچ بشپ تھے منسوب کیا جاتا ہی *

۶ اس زمانہ کے بعد کئی صدیئیں گذر گئیں جن میں معلوم ہوتا ہی کہ کتب مقدس تغافل میں پڑیں ، اور اُن کے عام پڑھے جانے کی پوپ نے منادی کی - اول انگریزی ترجمہ بیبل کا جسکا موجود ہونا معلوم ہوا ہی کسی نامعلوم شخص کا ہی جسکو آرچ بشپ اشر صاحب سنہ ۱۲۹۰ کا بتاتے ہیں اس ترجمہ کے تین قلمی نسخے کتب خانہ بوڈلین اور آکسفرڈ میں گرجہ عیسائی اور شہزادی کے کالجوں کے کتب خانوں میں محفوظ ہیں *

۷ چودھویں صدی کے انجام کے قریب کہتے ہیں کہ جان ڈی ٹریویسا صاحب نے جو مقام برکلی واقع صوبہ گیلاسسٹر کے پادری تھے اپنے مہربان لارڈ برکلی صاحب کی خواہش سے عہد عتیق اور عہد جدید کا ترجمہ انگریزی زبان میں کیا ، مگر اس ترجمہ کے کسی حصہ کا کبھی چھاپا جانا جو معلوم نہیں ہوتا اس سبب سے یہہ خیال کیا گیا ہی کہ جو ترجمہ اُس سے منسوب کیا جاتا ہی وہ چند ہی متنوں میں محدود رہا جو جان ڈی ٹریویسا صاحب کے مہربان کے گرجہ واقع قلعہ برکلی کی دیواروں پر نقش کردیئے گئے تھے ، یا جو اُن کی کتابوں کے چند حصوں میں جنکے اب بہت سے قلمی نسخے موجود ہیں متفرق پھیلے ہوئے ہیں *

۸ مذکورہ بالا مصنف کے ہم زمانہ مشہور جان وکلف صاحب نے قریب سنہ ۱۳۸۰ع کے تمام بیبل کا اُس زمانہ کی انگریزی زبان میں ترجمہ کیا ، کیونکہ عبری اور یونانی زبانوں سے وہ بخوبی واقف نہ تھے *

۹ انگلستان میں بھی اسیطرح سے جیساکہ یورپ کے اَوْر حصوں میں واقع ہوا مذہبؔ کی ترمیم کی پاک تعلیموں کے پھیلنے سے باشندوں کی خاص زبان میں نئے ترجمہ ہوئے کتب مقدسہ کے اول چھپے ہوئے انگریزی ترجمہ کے واسطے ہم ولیم ٹنڈال صاحب کے ممنون ہیں جنہوں نے عہد جدید کا اصلی یونانی سے انگریزی میں ترجمہ کرنے کا قصد کیا - اور اسی نظر سے مقام اینٹورپ واقع فلینڈرز کو گئے - اس مقام میں بمدد عالم جان فرایی یا فرتھہ صاحب کے جنکو مقام اسمتھ فیلڈ میں مذہب کی بنیاد میں غلطی کرنے کے اتہام سے سنہ ۱۵۵۱ ع میں زندہ جلادیا گیا تھا ' اور بمدد ایک مذہبی بھائی کے جسکا نام ولیم رائے صاحب تھا اور اُنکو بھی سبب اسی اتہام کے مقام پور چگل میں قتل کیا گیا ولیم ٹنڈال صاحب نے اپنے ترجمہ کو پورا کیا اور خواہ بمقام اینٹ ورپ یا بمقام ھیم برگ کے سنہ۱۵۲۶ ع میں یہہ ترجمہ چھپا *

۱۰ میلس کور ڈیل صاحب نے جو خدا پرستی اور علم کتب مقدسہ اور وعظ کی جفا کشی کے سبب سے بہت معزز تھے تمام بیبل کے انگریزی ترجمہ کو سنہ ۱۵۳۵ ع میں چھاپکر اپنے بادشاہ کے نام سے مخصوص کیا ' اور اُن اوصاف کے سبب سے بادشاہ ایڈورڈ چوتھے نے اُنکو ضلع ایکسیٹر کی بشپی پر ممتاز کیا - یہہ اول انگریزی ترجمہ تمام بیبل کا ہماری زبان میں چھپا ہوا ہی - اِسکو اس وجہہ سے خاص ترجمہ کہتے تھے کہ پہلے انگریزی ترجموں سے مختلف ہی جیسا کہ لیوس صاحب نے اسکو ٹنڈال صاحب کے ترجمہ سے مقابلہ کرکے ثابت کیا ہی *

۱۱ گریفٹن اور وٹ چرچ صاحب نے مقام ھیم برگ میں بموجب قول چند شخصوں کے یا مقام مال بیرو یا مار برگ واقع ھیسی یا بمقام مار بک واقع صوبہ ویٹم برگ میں بموجب قول اَوْروں کے انگریزی بیبل کا ایک اَوْر نسخہ سنہ ۱۵۳۷ ع میں چھاپا اس ترجمہ پر طامس میتھیو صاحب کا نام تھا - وینلی صاحب کی یہہ رائے ہی کہ کتاب تاریخ کا آخر تک اس نسخہ میں ٹنڈال صاحب کا ترجمہ ہی ' اور وہاں سے آگے کتاب خارج شدہ تک کور ڈیل صاحب کا ترجمہ ہی - وینلی صاحب نے یہہ بھی معلوم کیا تھا کہ تمام عہد جدید بھی ٹنڈال صاحب کی ترجمہ کی ہوئی ہی - ہیلن صاحب بیان کرتے ہیں کہ یہہ نسخہ ٹنڈال صاحب اور کور ڈیل صاحب کے نسخہ میں سے کچھہ تبدیل کرکے بنا ہی - میتھیو صاحب کو اس ترجمہ کا مترجم چندوجوہ کے سبب سے نہیں قرار دیا گیا ہی ' جن میں سے ایک وجہہ یہہ ہی کہ یادگاری ٹنڈال صاحب کی بہت سے لوگوں کو ناگوار ہوگئی تھی ' اسلیئے میتھیو صاحب کا نام اُسپر لکھدیا گیا تھا - بیان کیا گیا ہی کہ جان راجرز صاحب کو جو ایک عالم مدرس تھے اور سلطنت شاہزادی میری میں جو لوگ جلادیئے گئے تھے اُنمیں سے یہہ اول تھے کربن مر صاحب نے اس نسخہ کے چھپنے کا اہتمام کرنے اور چند اصلاحوں اور افزودگیوں کے کرنے کے واسطے جو ضروری سمجھی گئی تھیں مقرر کیا تھا *

۱۲ انگلستان میں سے جوں هي پوپ کي قوت خارج هوئي ' اور پارليمنت نے سنه ۱۵۳۴ ع میں بادشاه کي عظمت قرار دي تب کرين مر صاحب نے کتب مقدسه کے ترجمه کو عام زبان میں ترقي دينے کے واسطے بهت محنت کي ' کيونکه وه يهه خوب جانتے تھے که اس تجويز پر مذهب کي ترميم کي ترقي بهت منحصر هی - ماه اپريل سنه ۱۵۳۵ع میں گريفٹن اور وٹ چرچ صاحب نے وه بيبل جسکو بيبل کلاں کہتے هيں چھاپي - اسکے متن میں رومي ترجمه کے اُن حصوں کو جو عبري يا يوناني متن میں نهيں پائے جاتے هيں چھوٹے حرفوں میں چھاپا هی' مثلاً تين آيتيں چودهويں زبور کي جو انگريزي دعا کي کتاب کے ترجمه میں پانچويں چھٹي اور ساتويں آيتيں هيں اور مقام متنازعه اول يوحنا باب ٥ — ۷ و ۸ کا عبري اور کالدي متنوں کي عبارت کے اختلاف کو ظاهر کرنے کے واسطے ايک علامت مقرر کي گئي هی - يهه نسخه گويا نظر ثاني کي هوئي مينهيو کي بيبل هی - اس ترجمه میں بهت سي تبديلياں اور اصلاحيں خصوصاً کتاب زبور میں کي گئي هيں - جانسين صاحب کتب مقدسه کے اس تيسري بار کے چھپے هوئے نسخه کو ايسي بيبل کے نام سے تميز کرتے هيں جسکي بهت بڑي جلد هی' اور اُسکو سنه ۱۵۳۹ع کا بتاتے هيں - وه بيان کرتے هيں که مائلس کورڈيل صاحب نے اس ترجمه کو عبري سے مقابله کيا ' اور بهت سے مقاموں میں اصلاح دي - اس نسخه کے مرتب کرنے میں وه مقدم رهنما تھے *

۱۳ جان بيڈل صاحب نے سنه ۱۵۳۹ع کے درميان میں ايک اَور بيبل جسکو تيورنر صاحب کي بيبل اس سبب سے کہتے هيں که اُسکے مرتب کرنے والے کا نام ريچرڈ تيورنر تها چھاپي - جس انگريزي بيبل کا هم ابھي اُوپر بيان کرچکے هيں نه اُس بيبل کا نظرثاني کيا هوا يهه نسخه هی نه نيا ترجمه هی' مگر ايک اوسط درجه کي کتاب هی جس میں ميتهيو صاحب کي بيبل کو صحيح کيا گيا هی' جسکے حاشيه کي شرح میں سے کسيقدر اس نسخه میں داخل کرديا گيا هی' اور کسيقدر چھوڑ ديا گيا هی' اور کتنا هي اسکے مرتب کرنے والوں نے اپني طرف سے بھرديا هی *

۱۴ بيبل کلاں میں بهت سي افزودگياں جو عام رومي ترجمه سے ليکر داخل کي گئي هيں اُنکو بشپ کي بيبل میں نهيں داخل کيا گيا' جسکو بشپ کي بيبل اس وجهه سے کہتے هيں که اُسکو بشپوں نے تيار کيا تها ' اور آيت ۷ اول يوحنا باب ٥ جسکو مختلف حرفوں میں چھاپنے سے امتياز کيا گيا تها اس بيبل میں بدون کسي امتياز کے اُسکو چھاپا گيا هی - يهه بيبل سنه ۱۵۷۲ع میں بهت سي اصلاحوں اور ترميموں معه بهت سے ديباچه کي گفتگوؤں کے دوباره چھپي - بيبل کا يهه دوسري مرتبه کا چھپا هوا نسخه ميتهيو پارکر صاحب کي بيبل کہلاتا هی *

۱۵ اخیر انگریزي ترجمہ جسکا تذکرہ کرنا باقي ھی وہ ترجمہ ھی جو اب مروج ھی* اسکو بادشاہ جیمس کي بیبل کھتے ھیں - یہہ بادشاہ سنہ ۱۶۰۳ میں انگلستان کا تخت نشین ہوا ' اور اُسکے اگلے سال میں دربار ھیمپٹن میں جو مجلس جمع ہوئي تھي وھاں بشپ کي بیبل پر بہت سے اعتراض پیش کیئے گئے تھے - پس بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک نیا ترجمہ کیا جاوے ' اور اس امر اھم کے سرانجام کے لیئے ۵۴ عالم مقرر ہوئے - یہہ علماء چھہ گروھوں میں منقسم ہوئے ' اور ھرگروہ کو معین حصے بیبل کے ترجمہ کرنے کے واسطے دیئے گئے ' اور جو کچھہ بادشاہ نے اُن عالموں کو اسکے باب میں ھدایتیں کیں اُنمیں سے چند ذیل میں درج ھیں *

معمولي بیبل جو گرجے میں پڑھي جاتي ھی اور جسکو عموماً بشپ کي بیبل کہتے ھیں اس ترجمہ کرنے میں اُسیکي پیروي کیجاوے ' اور اُس میں اسقدر تبدیلي کیجاے جسقدر اصل کا مقتضا ہو *

پیغمبروں اور مقدس مورخوں کے ناموں کو معہ اَوْر اُن ناموں کے جو متن میں ھیں جہاں تک ممکن ہو اُسي طرح رھنے دیا جاوے جیسے کہ وہ عام استعمال میں ھیں *

جب کسي لفظ کے کئي معنے ہوں تو اُن میں سے وہ معنے لیئے جاویں جو مناسب موقع کے ہوں اور عقاید ایمانیہ کے برخلاف نہوں ' جنکو نہایت مشہور متقدمین کثرت سے عام استعمال میں لاتے تھے *

دوصدیوں سے زیادہ گذریں ھیں کہ یہہ اجازت دیا گیا ترجمہ کتب مقدسہ کا جو اب تک استعمال میں ھی انگریزوں کي قوم کو حاصل ہوا - اس مدت دراز کے اندر اگرچہ عالموں نے خاص کتابوں کے بہت سے مقامات کي تفسیر بہت خوبي اور قابلیت سے کي ھی' تاھم اُسکي سلاست عبارت اور بالکل اصل سے مطابق ہونے اور عمدگي سے ھمارا یہہ ترجمہ عیسائیوں کي راے میں جہاں کہیں انگریزي پڑھي جاتي ھی نہایت اعلیٰ اور برتر رتبہ رکھتا ھی- مگر چند سال سے اس مشہور ترجمہ پر جو سچے عیسائي دل کے لیئے بڑي رھنمائي ھی عجب تیزي سے حملہ ہوا ھی' اور اُسپر یہہ الزام لگایا گیا ھی کہ وہ اصل سے مطابق ہونے اور خوبي اور عمدگي عبارت میں ناقص اور مشکوک اور غلط یہانتک ھی کہ بڑے بڑے امر اھم کے امور میں بھي صحیح نہیں ھی *

اس ترجمہ کے مقدم دشمن اس زمانہ میں (علاوہ ڈاکٹر گیڈس صاحب اور اَوْروں کے جنکي گستاخ اور بیہودہ تفسیروں کو ھم ذکر نہیں کرتے ھیں) جان بلیمي صاحب ھیں جنھوں نے اپني بیبل کے نئے ترجمہ کي تجویز اور دیباچہ اور شرحوں میں اس ترجمہ پر اعتراضات کیئے ھیں اور دوسرے سرجیمس بلینڈ برجس صاحب ھیں ، جنھوں نے اپنی دلایل

متعلقہ ضرورت نئے ترجمہ کتب مقدسہ میں اس ترجمہ میں عیب نکالے ہیں — ان مورخوں میں سے پہلے نے اپني تجویز میں جسکو اُنھوں نے سنہ ۱۸۱۸ع میں مشتہر کیا یہہ اقرار دیا کہ سنہ ۱۲۸ عیسوي سے اصل عبراني متن سے کوئي ترجمہ نہیں ہوا ہی ' اور یہہ کہ چوتھي صدي میں جیروم صاحب نے اپنا رومي ترجمہ یوناني ترجمہ سے کیا تھا ' اور اُنکے ترجمہ سے رومي ولگت ترجمہ ہوا ' اور رومي ولگت سے تمام یورپ کے ترجمے ہوئے ' اور اس تقریر سے اول منرجموں کي تمام غلطیوں کي ہمیشگي ثابت کرتے ہیں *

ملک ویلز کي زبان کے ترجمے

ڈاکٹر رچرڈ ڈیوس صاحب کے ایک نامہ سے جو سینٹ ڈیوڈ کے بشپ تھے' اور یہہ نامہ اُس زبان کے اُس عہد جدید کے نسخہ میں جو سنہ ۱۵۶۷ع میں چھپا شامل تھا' ہمکو دریافت ہوتا ہی کہ قریب سنہ ۱۵۲۷ ع کے ایک برطانیہ یا ویلز زبان کا ترجمہ نسخہ توریت کا موجود تھا ' اگرچہ اُسکے منرجم کا نام معلوم نہیں ہی — چند دیگر قلیل اور متفرق مقاموں کتابہاے اقدس کا ترجمہ معلوم ہوتا ہی کہ بادشاہ اڈورڈ چھٹے کي سلطنت میں ہوا ' اور غالباً بادشاہ کے ہمراہي مذہبي گروہ کے استعمال کے واسطے چھپا ' مگر ملکہ الزبت کي سلطنت تک اسبات کي کافي تدبیریں نہیں کي گئي تھیں کہ صوبہ ویلز کے باشندوں کو اُن کي خاص زبان میں کتاب اقدس کا ترجمہ بہم پہونچایا جاوے *

ولیم مارگن صاحب بشپ مقام لینڈاف نے تمام عہد عتیق کو معہ خارج شدہ کتابوں کے زبان ویلز میں ترجمہ کیا' اور عہد جدید کے پہلے ترجمہ کو بھي نظر ثاني کیا اور اصلاح دي — اُنکے یہہ دونوں ترجمے سنہ ۱۵۸۸ میں چھپے اور ڈاکٹر پیري صاحب نے بھي جو ضلع سینٹ اِساف کے بشپي میں مارگن صاحب کے جانشین ہوئے بادشاہ جیمس اول کي سلطنت میں ویلز زبان کے ترجمہ کا امتحان کیا اور تصحیح کي — یہہ صحیح کیا ہوا ترجمہ جو عموماً پیري صاحب کي بیبل کہلاتا ہی اُس زبان کے تمام اگلے نسخوں کي بنیاد ہی *

جزیرہ ایرلینڈ کي زبان کے ترجمے

جبکہ عہد جدید کا ترجمہ اس زبان میں ولیم ڈینیل صاحب توآم کے آرچ بشپ نے کیا تب ڈاکٹر بیڈل صاحب نے جو سنہ ۱۶۲۹ میں مقام کلمور اور ارداغ کي بشپي پر سر بلند ہوئے عہد جدید کا ترجمہ کرنے کے واسطے مسٹر کنگ صاحب کو بہم پہونچایا — ان صاحب نے بسبب اِس بات کے کہ وہ اصلي زبانوں سے واقفیت نرکھتے تھے اُسکا ترجمہ انگریزي ترجمہ سے کیا ' اسلیئے بیڈل صاحب نے اس ترجمہ کو عبري متن اور سپتو ایجنٹ اور ڈایوڈیٹي کے رومي ترجمہ سے مقابلہ اور نظر ثاني کیا' اور بیڈل صاحب نے کنگ صاحب کے اس کام کي نہایت مدد کي *

گیلک زبان کے ترجمے

اس زبان میں عہد جدید کا ترجمہ پادری جیمس اسٹوارٹ صاحب نے کیا ہی
اصل سے مطابق ہونے اور درستی کے سبب سے یہہ ترجمہ بہت معزز ہی - عہد عتیق کی بہت
سی کتابوں کا متفرق حصوں میں مختلف ایام میں ترجمہ ہوکر چھپا *

فرانسیسی زبان کے ترجمے

۱ نہایت شروع زمانہ کا فرانسیسی ترجمہ کتب مقدسہ کا گیئرس ڈی مولن صاحب
نے کیا تھا - یہہ صاحب سینٹ پیرڈی ایئر واقع بشپی ترورین کے کینن تھے - اس ترجمہ میں جو
لگت سے ہوا سنہ ۱۲۹۱ ع سے سنہ ۱۲۹۴ تک یہہ مصروف رہے - جیمس ڈی فیور صاحب
ساکن استیپلز نے جو جاکوبس فیبر استیپولینسس والے کے نام سے زیادہ تر مشہور ہیں سینٹ
پال کے ناموں کا ترجمہ معہ نکتہ چینی شرحوں اور ایک تفسیر کے سنہ ۱۵۱۲ ع میں چھاپا -
اس ترجمہ میں رومی ولگت ترجمہ کو وہ آزادی سے ملامت کرتے ہیں - لی فیور صاحب کا
ترجمہ کہتے ہیں کہ تمام اگلے فرانسیسی بیبل کے ترجموں کی بنیاد ہی جنکو خواہ رومن
کیتھلکس نے کیا خواہ پروتستینٹ نے کیا *

۲ رابرت پیترآلوتن صاحب نے بمدد مشہور ترمیم کنندہ مذہب جان کالون صاحب
کے جو اُنکے قرابتی ہیں جنہوں نے آیفت ورپ مقام کے چھپے ہوئے نسخہ کو اُن اُن مقاموں
میں صحیح کیا جہاں جہاں عبری متن سے اختلاف رکھتا تھا - اول پروٹسٹینٹ فرانسیسی
بیبل کو چھاپا - یہہ بیبل معہ افزودگی کی اصلاحوں کالون صاحب کے بمقام جینوا
سنہ ۱۵۴۶ میں چھپا *

۳ مقام جینوا میں ایک اور نسخہ سنہ ۱۵۸۸ ع میں چھپا جسکو جینوا کے ترمیم شدہ
ترجے کے پروفسروں اور پاسٹروں کے کالج نے نظرثانی کیا ' اور اُنہوں نے آلوتن صاحب کی
بیبل کو طرز بیان اور عبارت کی درستی میں اسقدر ترقی دی کہ تب سے اُسکا نام جینوا
کی بیبل ہوگیا ' جیساکہ وہ اب عموماً مشہور ہی - علاوہ یہہ نہایت عمدہ فرانسیسی ترجمہ
ہی جو اب موجود ہی ' مگر بہت سے پروتستینٹ فرقہ والوں کی یہہ خواہش ہی کہ یہہ
ترجمہ کچھہ تھوڑا اَور لفظی ہوتا *

۴ ایک اَور فرانسیسی پروتستینٹ ترجمہ جوڈایوڈیتی صاحب کے ترجمہ سے ہوا
سنہ ۱۵۹۲ ع میں چھپا - اس ترجمہ کی فرقہ کالونسٹ نے بہت قدر کی ہی ' اور فرانسیسی
ترجمہ سیبیسٹین کیسٹلیو صاحب کا جو فرانسیسی زبان کا اچھی طرح علم نرکھتے تھے بمقام
بیسل سنہ ۱۵۵۵ ع میں مشہور ہوا - یہہ ترجمہ اُنہی صاحب کے رومی ترجمہ کے موافق
ہوا تھا ' اس سبب سے جو اُس ترجمہ پر اعتراض تھے وہ اس پر بھی تھے *

٥ چارلس ئي سهن صاحب نے پوري بيبل کا ترجمہ مقام ايمسٹرڈيم ميں چھاپا - تو وہ گرانلنجن کي گورنمنٹ نے اپنے ملک ميں اس ترجمہ کے پھيلنے کي اس سبب سے ممانعت کي کہ اُس ميں عقايد سوسنيون کي پرورش کي گئي تھي *

٦ مشہور نکتہچين لي کلرک صاحب نے بھي عہد جديد کا ايک فرانسيسي ترجمہ مقام ايمسٹرڈيم ميں چھاپا - بيان کيا جاتا ھي کہ يہہ ترجمہ عقايد ايماني سوسنين سے رنگين ھي' اور يہہ پڑھنے ميں کچھ نہيں آتا *

٧ ابم لوت صاحب کا ترجمہ عہد جديد کا ولگٹ ترجمہ سے ھوکر سنہ ١٦٦٦ و سنہ ١٦٦٧ و سنہ ١٦٦٨ ع ميں چھپا - فادرسائمن صاحب نے اس ترجمہ کے عيبوں پر ازروے انصاف کے سخت نکتہ چيني اور اعتراض کيئے ھيں *

٨ عاقل نکتہ چين فادرسائمن صاحب کے فرانسيسي ترجمہ کو جو معہ شرحوں کے سنہ ١٧٠٢ ميں چھپا مسٹرويبسٹر صاحب نے انگريزي ميں ترجمہ کيا - کارڈيل نل تي نوئيس صاحب آرچ بشپ پيرس کے حکم سے اور اُن دو ھدايتوں کے سبب سے بھي کہ جنکو بشپ ماکس مسمي باسوئت صاحب نے جاري کيا يہہ ترجمہ ناپسند ھوا اور خارج ٹھيرا *

ملک بلجيم کي زبان کے ترجمے

کتب مقدسہ کا ايک فليمش زبان کا ترجمہ ولگٹ سے سولھويں صدي ميں ھوا تھا - مدت تک سب ملکوں کے پروٹسٹنٹ کے پاس صرف ڈچ زبان کا ترجمہ تھا' جو لوتھر صاحب کے جرمني ترجمہ سے جسکي ھم اطلاع ديچکے ھيں سنہ ١٥٦٠ع ميں ھوا تھا' مگر نہ سبب ايک حکم کے جو مجلس واقع ڈورٹ سے جاري ھوا تھا ايک نيا ترجمہ عبري اور يوناني متنوں سے کيا گيا تھا - جب يہہ ترجمہ پورا ھوچکا تب اُسکا اس نظر سے خوب امتحان کيا گيا کہ وہ اصلي کے مطابق ھوا يا نہيں *

رومي زبان کے ترجمے

رومي زبان ميں بيبل کے چار ترجمے ھيں اُن ميں سے نہايت زمانہ ابتدا کا نکوليو رمي صاحب کا ترجمہ ھي - اُنھوں نے اس ترجمہ کو رومي ولگٹ سے کيا' اور دويم ترجمہ ترجمہ اين ٹونيو برکسيولي صاحب کا ھي - وہ بيان کرتے ھيں کہ ھمنے يہہ ترجمہ عبري اور يوناني سے کيا ھي' مگر والنجيس صاحب کہتے ھيں کہ اُنھوں نے خاص کر سينکتس پگنينس صاحب کے رومي ترجمہ کي پيروي کي ھي - بيان کيا جاتا ھي کہ پوپ سکستس صاحب پانچويں کي مد نظر سے ايک رومي ترجمہ چھپا ھي' مگر اُسکي موجودگي ميں بہت شک ھي' اور ايک پروٹسٹينٹ رومي ترجمہ عہد جديد کا بمقام جينوا سنہ ١٥٩١ ميں چھپا' اور پوري بيبل کا ترجمہ سنہ ١٥٦٢ ميں چھپا' اس ترجمہ کو برکسيولي صاحب کے نسخہ کا نظر ثاني کيا ھوا نسخہ سمجھا جاتا ھي' مگر والدنس صاحب بيان کرتے ھيں کہ

وہ بالکل ایک نیا ترجمہ ہی - جي اوویئی ڈایوڈیٹي صاحب کا ترجمہ جو عمدہ اور اصلي سے مطابق ہی اور جو سنہ ۱۶۰۷ میں چھپا اس ترجمہ سے زیادہ قدر یافتہ ایک مدت سے رہا ہی - نہایت زمانہ حال کا رومي ترجمہ وہ ترجمہ ہی جسکو بمطابقت رومي ولگٹ ترجمے کے این ٹونیو مارٹني صاحب آرچ بشپ مقام فلارنس نے اٹھارویں صدي کے اخیر پر تیار کیا - اس ترجمہ کو پوپ پایس چھٹے نے پسند اور منظور کیا *

اسپین کي زبان کے ترجمے

اس زبان میں کتب مقدسہ کا سب سے پہلا نسخہ رومي ولگٹ سے ترجمہ ہوا تھا - انتورڈ پینل صاحب نے یہودیوں کے واسطے عہد عتیق کا ترجمہ زبان اسپین میں سنہ ۱۵۵۳ع میں کیا - اس ترجمہ سے ایک بہت پہلے کا ترجمہ بیان کیا جاتا ہی کہ چند یہودیوں نے کیا تھا جسکو بغیر فکر کیئے ہوئے یہودي عالم داؤد کمچي سے منسوب کرتے ہیں *

عبراني اور یہودیوں کي اسپین زبان میں عہد عتیق کا ایک نسخہ مقام ویٹا میں قسطنطنیہ کے یہودیوں اور ترکي کے اُن نکتہ چینوں کے استعمال کے واسطے جو قوم یہود میں سے رہنے والے اسپین کے ہیں سنہ ۱۸۱۳ و سنہ ۱۸۱۴ و سنہ ۱۸۱۵ و سنہ ۱۸۱۶ ع میں چھپا *

عیسائیوں میں سے کیسیو ڈورڈي رینا صاحب نے کتب مقدسہ کا ترجمہ زبان اسپین میں اصلي زبانوں سے کیا، مگر اس ترجمہ کرنے میں پیگنینس اور لیو جوڈا صاحب کے رومي ترجموں سے بھي مدد لي *

روسي زبان کے ترجمے

اسکلیوانک یا قدیم روسي زبان کے ترجمہ کي ہم ابھي اطلاع کرچکے ہیں، مگر یہہ ترجمہ اگرچہ یوناني گرجہ کا معین ترجمہ ہی مگر عام لوگوں کي سمجھہ میں اب نہیں آتا، اسلیئے گلک صاحب نے جولائي ورنیا کے پادري ہیں بیبل کا زمانہ حال کي روسي زبان میں ایک ترجمہ کیا، اور سنہ ۱۶۹۸ع میں مقام ایمسٹرڈیم میں چھاپا، چنانچہ روسي زبان میں اتنے عرصہ میں بہت سي تبدیلیاں واقع ہوئي ہیں، اس سبب سے شہنشاہ الکزنڈر نے ایک فرمان مورخہ فروري سنہ ۱۸۱۶ع سے ماسکو کي مقدس مجلس کو ایک نیا ترجمہ تیا کرنے کي ہدایت کي *

کروٹیا کي زبان کے ترجمے

کروٹیا کي زبان میں عہد جدید اول مرتبہ بمقام ٹیوبنجن سنہ ۱۵۵۱ع میں چھپا - اسکا ترجمہ پاسٹرٹروبر صاحب نے کیا، اور اسي مقام میں پھر معہ چند اصلاحوں کے مترجم نے اُسکو دوبارہ چھاپا *

بیسکوئٹ زبان کے ترجمے

اس زبان میں عہد جدید کو معہ ایک فرانسیسی دیباچہ کے جس میں جان نے ایلبرٹ ملکہ نوار سے اس ترجمہ کو مخصوص کیا گیا تھا جان نے لیارنگ نے برسکس صاحب نے بمقام روچل سنہ ۱۵۷۱ ع میں اول دفعہ چھاپا *

ھنگری زبان کے ترجمے

ھنگری زبان کا پروتستنت ترجمہ کیسپر کیرولی صاحب نے کیا اُنھوں نے وے تیبلس اور پیگ نینس اور مفسٹر اور تریمیلیس صاحب کے ترجموں اور ولگت ترجمہ سے مدد لی، اور اس زبان میں ایک کیتھلک ترجمہ بھی ھی جسکو جارج کیلدی صاحب نے رومی ولگت سے کیا ھی *

پولینڈ کی زبان کے ترجمے

اس زبان میں تین ترجمے چھپے - اول ترجمہ رومن کیتھلک کے استعمال کے واسطے ھوا تھا، اور دوسرا فرقہ ساسنین نے بمدد اور خرچ شاھزادہ نیکولس ریڈزیول صاحب کے کیا اور تیسرا ترجمہ فرقۂ کالونسٹ نے سنہ ۱۵۹۶ ع میں کیا *

وہ عہد جدید کا ایک ترجمہ جو زبان جیوڈیوپولش میں ھی جس زبان کو پولینڈ والے یہودی جو کثرت سے ھیں بولتے ھیں پادری سالومن صاحب نے یہودیوں میں مذھب عیسائی کی ترقی دینے کے لیئے لنڈن کی سوسئیٹی کے مدد خرچ سے تیار کیا، اور سنہ ۱۸۲۱ ع میں چھاپا، اور عہد جدید کا ایک اور ترجمہ زبان سیموجیشیا میں جو پولینڈ کا ایک صوبہ ھی سنہ ۱۸۲۰ ع میں روس کی بیبل سوسئیٹی کے خرچ سے چھپا تھا *

بوھمیا کی زبان کے ترجمے

اس زبان میں اول ترجمہ کتب مقدسہ کا رومی ولگت سے ھوکر بمقام پریگ سنہ ۱۴۸۸ ع میں چھپا - ایک اَور ترجمہ ایلبرٹ نکولے اور جان کیپیٹو اور اسایاسی پولا صاحب اور دیگر عالم مذھب کے ترمیم کرنے والوں نے بوھمیا کے استعمال کے واسطے اصلی متنوں سے کیا *

زمانۂ حال کی یونانی زبان کے ترجمے

رومیک یعنی زمانہ حال کی یونانی زبان قدیم یونانی زبان کے بگڑنے سے پیدا ھوئی - اِس میں اور اُسمیں اب اسقدر اختلاف ھی کہ اُسکو ایک نئی زبان کہا جاسکتا ھی یہہ - زبان اب تحریر اور گفتگو میں ھی، قدیم یونانی زبان کا استعمال صرف مذھبی کار و بار کے لیئے ھوتا ھی - عہد جدید کو اُس زبان میں میکسیمس کیلیرجی صاحب نے ترجمہ کیا، اور یہہ ترجمہ بمقام جینوا سنہ ۱۶۳۸ ع میں ایک بڑی جلد اور دو کالم میں چھپا، جن میں سے ایک کالم میں قدیم یونانی زبان میں اور دوسرے میں زمانہ حال کی زبان میں متن تھا،

مگر یونانی اس ترجمہ سے خوش نہ ہوئے - اس ترجمہ کے اُس نسخہ میں جو سنہ ۱۷۰۵ع میں چھپا سرافن صاحب کے دیباچہ میں جو کچھہ قابل اعتراض کے مقام تھے اُنکو چھاپنے سے چھوڑ دیا گیا تھا ' اور مَیکسیمس کیلھرجی صاحب بمدد دو عالموں کے قدیم یونانی زبان سے زمانہ حال کی یونانی زبان میں عہد عتیق کا ترجمہ بھی کررہے ھیں *

ولیشیا اور بلگیریا کی زبان کے ترجمے

عہد جدید کا ایک ترجمہ زبان ولیشی میں بمقام بلگریڈ سنہ ۱۶۴۸ع میں چھپا تھا ' اور بہدایت پیٹرز بوگ کی بیبل سوسئیٹی کے بلگیریا کی زبان میں بھی عہد جدید کا ترجمہ ہو رہا ہی *

رومانیز زبان کے ترجمے

زبان رومانیز دو زبانوں یعنی چرویلش اور لیڈنایک میں منقسم ہی - اِن میں سے پہلی زبان کو باشندے انگڈاین کے جو ایک نہایت بلند وادی سوئیٹزرلینڈ میں نائیرال سے ملحق ہی بولتے ھیں' اور دوسری زبان قوم لیڈن جو اٹلی کی سرحدوں پر رہتی ہی بولتی ہی - کتب مقدسہ زبان چرویلش میں ترجمہ ہوکر بمقام اسکو آل کے جو انگڈاین کے نیچے کے حصہ کا ایک شہر ہی سنہ ۱۶۵۷ع میں چھپی' اور زبان لیڈنایک میں بمقام کایر سنہ ۱۷۱۹ع میں چھپی - حال میں اِن ترجموں کے بہت سے نسخے بیسل کی بیبل سوسئیٹی نے بمدد برٹش فارن بیبل سوسئیٹی لنڈن کے چھاپے ھیں *

ترکی کی زبان کے ترجمے

عہد جدید اس زبان میں بمقام اکسفرڈ سنہ ۱۶۶۶ع میں چھپی ' اور لازرس سیمین صاحب نے بھی عہد جدید کو اس زبان میں ترجمہ کیا ' اور معزز رابرٹ بائل صاحب اور لنڈن کی ترکی کمپنی کے مشمولہ خرچ سے ترکی کے عیسائیوں کے فائدہ کے واسطے جنھوں نے اس ترجمہ کو بہت احسانمندی سے لیا چھپا تھا - اسی سال میں تمام بیبل کا ترجمہ اس زبان میں البرٹس بابوسکی صاحب نے جو پورٹ کے اول مترجم ھیں پورا کیا ' اور پادری ڈاکٹر ھنڈرسن صاحب نے غلط ترجمہ کرنے اور ایسے لفظوں کے استعمال کرنے کے جو استعمال سے خارج ہوگئے ھیں چند سنجیدہ الزام اس مترجم پر لگائے ھیں *

پورچگال کی زبان کے ترجمے

اس زبان میں عہد جدید بمقام ایمسٹرڈیم سنہ ۱۶۸۱ع میں چھپی '. اور مقام ترنکوبار کے مشنریز نے سترھویں صدی کے پہلے حصہ میں چند منفرق حصے کتب مقدسہ کے اس زبان میں چھاپے - عہد عتیق کا اسی زبان کا ایک ترجمہ جو جواؤ فریرا ڈی ایلمیڈا اور یعقوب الدین اتر نے کیا تھا بمقام بٹیویا میں سنہ ۵۳ - اور ۱۷۴۸ع میں چھپا - یہہ ترجمے

پروٹسٹنٹ کے کوئے ہوئے ھیں' اور این ٹانھو پھریرا صاحب نے مقام لسبن میں سنہ ۱۷۸۱ع میں عہد جدید کا اس زبان میں ترجمہ چھاپا' اور سنہ ۱۷۸۳ ع میں تمام بیبل بھی چھاپی- یہہ ترجمہ ولگٹ رومی ترجمہ سے ہوا ھی' تمام مسائل مذھبی میں گرجا روم سے اتفاق رکھتا ھی *

ایلبینین زبان کے ترجمے

ایلبینین ایک مضبوط قوم اُن ملکوں میں آباد ھی جو زمانہ قدیم میں الیریکم اور ایپورس کے نام سے مشہور تھی — اُن میں سے بہت سی قومیں میسیڈونیا اور موریہ یا پیلوپونیسس کے ملکوں میں بھی پھیل گئی ھیں- ڈاکٹر ایوین جی لاس میکسی کاس صاحب نے مدد اور خرچ برٹش اور فارن بیبل سوسئیٹی کے سنہ ۱۸۲۰ ع میں عہد جدید کا ایک ترجمہ تیار کیا جسکو دو کالموں میں چھاپنے کا ارادہ ھی' جن میں سے ایک میں یونانی متن ہوگا اور دوسرے میں ایلبینین زبان کا متن ہوگا *

ایشیا کی زبانوں کے زمانہ حال کے ترجمے

عبرانی ترجمے

عالم ایلیس ھٹر صاحب نے عبری میں عہد جدید کا اول ترجمہ کیا' اور اپنے عہد جدید کے مجموعہ میں جس میں اِن بارہ زبانوں کے متن ھیں (یعنی یونانی سریانی اور عبری اور رومی اور جرمنی اور بوھیمیا اور اٹلی اور اسپین اور فرانس اور انگلستان اور ڈنمارک اور پولینڈ کی زبانوں) اس ترجمہ کو مقام نریم برگ سنہ ۱۵۹۹ اور ۱۶۰۰ ع میں چھاپا' اور ھٹر صاحب کے مجموعہ میں سے عبری متن معہ چند اصلاحوں کے ولیم رابرٹس صاحب کے اہتمام سے لنڈن میں سنہ ۱۶۶۱ ع میں علحدہ چھپا - پادری ڈاکٹر بکانن صاحب نے ھندوستان کے سفر میں ایک عبری نسخہ عہد جدید کا تراونکور کے ضلع میں سے حاصل کیا- یہہ نسخہ مقام کیمبرج کتب خانہ یونیورسٹی میں اب موجود ھی' اور چھوٹے عبرانی حرفوں میں لکھا ہوا ھی اِسکا مترجم کوئی یہودی عالم ہوگا یہہ ترجمہ عموماً اصل سے مطابق ھی - اِسکے مترجم نے عہد جدید کا بعینہٖ ترجمہ اس نظر سے کرنا چاھا تھا کہ عہد جدید کی بنیاد ڈھا دے اور اپنے ھمسایہ سینٹ تھوم یعنی شامی عیسائیوں کی دلایل کو رد کرے *

کیلڈی زبان کے ترجمے

اس زبان میں عہد جدید اب تک نہیں چھپی ھی' مگر ایک قلمی نسخہ کتبخانہ ویٹی کن میں موجود ھی - اس قلمی نسخہ میں عہد عتیق اور عہد جدید دونوں ھیں اور سریانی زبان کے حرفوں میں بزبان کیلڈی لکھا ھی *

ترجمے مشرقي زبانوں کے جنکو بپٹسٹ مشنریز سیرام پور نے کیا یا هندوستان کے مشنریز نے چھاپا

بپٹسٹ مشنریز سنه ۱۷۹۳ ع میں هندوستان میں آئے اور سیرام پور میں جو ڈنمارک والوں کا شہر قریب کلکته کے هی بود باش اختیار کي — پادریوں کے اُسي گروہ سے مذهب عیسائي کي ترقي بذریعه ترجموں بیبل کے خاصکر متعلق هی *

هندوستان میں جو زبانیں بولي جاتي هیں وہ تین قسم کي هیں اول عربي ' دوسري سنسکرت ' اور تیسري چیني ' اور اَور زبانیں اُن سے مشابهت رکھتي هیں یا اُن سے نکلي هیں *

زمانۂ حال کے ترجمے عربي زبان اور اُسکي متعلق زبانوں کے

تمام بیبل کا ایک عربي ترجمه همارے وقت تک پہنچا هی - اگرچه اس سبب سے که وہ اصل سے مطابق اور درست هی چند مشرقي علماء اُسکي بہت قدر کرتے هیں ' مگر اُسکي زبان ایسي قدیم هی که اب استعمال میں نہیں رهي - اس وجهه سے اب علماء عرب اُسکو پسند نہیں کرتے - اسلیئے اب ایک نیا ترجمه زمانه حال کي زبان عربي میں باهتمام پادري هنري مارٹن صاحب کے مشہور عربي عالم مسمی ثبات نے کرنا شروع کیا - عهد جدید کا ایک عربي نسخه جو سوریاني زبان کے حرفوں میں لکھا هوا هی بیبل سوسئیٹي کے خرچ سے بمقام پیرس سنه ۱۸۲۲ ع میں چھپا *

فارسي ترجمے

جس فارسي ترجمه کي همنے پہلے اطلاع دي هی اُسکي زبان بھي بسبب قدامت کے غیر مستعمل هوگئي ' اسلیئے لفٹننٹ کولبروک صاحب نے نیا ترجمه کرنا شروع کیا - عهد جدید کا تمام ترجمه بہت عمدہ سلیس فارسي میں پادري مارٹن صاحب نے کیا - اُنهوں نے اس غرض سے هندوستان سے شیراز کا سفر کیا اور عهد عتیق کا ایک فارسي ترجمه پونا کے پادري رابنسن صاحب نے باجازت پادري ریجینالڈ هیبر صاحب بشپ کلکته کے کرنا شروع کیا هی *

پشتو یا افغاني زبان کے ترجمے

یهه زبان دریاے انڈس کے پار ایک قوم جسکو هر وجهه سے یهه مانا گیا هی که اسرائیل کي دس قوموں میں سے هی بولتي هی - مشہور پادري جان لیڈن صاحب نے عهد جدید کا ایک ترجمه اس زبان میں شروع کیا ' اور سنه ۱۸۱۲ ع میں اُنکي وفات کے بعد سیرام پور کے بپٹسٹ مشنریز نے اس ترجمه کے تمام کرنے کے واسطے ایسے شخص بهم پہنچائے جو اس زبان سے واقف تھے *

بلوچي زبان کے ترجمے

یہہ زبان دریاے انڈس کے مغربي کنارہ پر بولي جاتي هی - بلوچستان کا ملک مغرب کي طرف ایران تک پهیلا هوا هی - اس زبان میں عهد جدید کا ترجمه کرنے میں مشنریز نے بهت سی نرقي کي هی' چنانچه چاروں انجیلوں کو اس زبان میں چهاپا هی *

شنسکرت اور اُن زبانوں کے ترجمے جو اُسی سے مشابه هیں یا اُسی سے نکلي هیں

ترجمے شنسکرت زبان کے

اگرچه اس زبان سے وہ تمام زبانیں نکلي هیں جو مغربي اور جنوبي هندوستان میں بولي جاتي هیں' مگر فی‌الحال کسي ملک میں یهه زبان نهیں بولي جاتي' البته هندوستان میں جا‌بجا پڑھے لکھے آدمي اسکو علماء بولتے هیں — عهد جدید کا ترجمه اس زبان میں مقام سیرام پور سنه ۱۸۰۸ ع میں چهپا ' اور توریت اور کتب تواریخ کا ترجمه سنه ۱۸۱۱ ع میں ' اور اَوَر مقدس تحریروں کا ترجمه سنه ۱۸۱۲ ع میں اسي مقام میں چهپا ' اور پیغمبروں کي کتابوں کا ترجمه سنه ۱۸۱۸ ع میں پورا هوا *

مغربي هندوستان میں شنسکرت زبان سے اُنتیس سے کم زبانیں نهیں نکلي هیں' اُن میں سے سترہ زبانوں میں کتب مقدسه کا ترجمه کُلي یا جزوي هوا هی' جنکا ذیل میں بیان کیا جاتا هی *

سکهه یا پنجابي زبان جو صوبه پنجاب میں یا پانچ دریاؤں کے ملک میں بولي جاتي هی (یعني پنج کے معني پانچ اور آب کے معني پاني) - اس زبان میں کل بیبل کا ترجمه هوا هی *

آگے آنیوالي زبانوں میں صرف عهد جدید کا هي ترجمه هوا هی

آسام کي زبان میں عهد جدید کا ترجمه هوا هی *

کشمیري زبان میں بهي عهد جدید ترجمه هوکر چهپي هی - یهه زبان کشمیر کے بڑے صوبه میں جو هندوستان کے شمال میں هی بولي جاتي هی *

زبان وچ یا ملتاني میں' یهه ملک دریاے انڈس کے مشرقي کنارہ پر واقع هی اور پنجاب سے اوچ تک اسکي سرحد هی *

گجراتي زبان میں ' یهه زبان گجرات میں بولي جاتي هی *

زبان بیکانیر میں' یهه زبان پنجاب کے جنوب میں بولي جاتي هی' اور مغرب میں اُس ملک تک جہاں سے زبان وچ شروع هوتي هی یهي زبان بولي جاتي هی *

زبان کنکنا میں، یہہ زبان وہاں سے شروع ہوتي هی جہاں سے گجراتي زبان موقوف هوتي هی، اور یہہ زبان بمبئي میں اور کنارہ سمندر پر مقام گواتک بولي جاتي هی *

عہد جدید کے ترجمے آگے آنے والي زبانوں میں سنہ ۱۸۲۵ ع تک نصف سے زیادہ هوئے تھے اور اُسکے بعد پورے هوگئے هیں

مارواڑي زبان میں، یہہ زبان بھکانیر کے مغرب و جنوب میں بولي جاتي هی *

اوجیني یعني اوجین کي زبان میں *

نیپالي یعني سلطنت نیپال کي زبان میں *

هندي یا هندوستاني زبان سے جو زبانیں نکلي هیں اُن میں بہت اختلاف هیں، اور یہہ زبان هندوستان کے بہت سے حصہ میں بولي جاتي هی، اور تین مختلف ترجمے کتب مقدسہ کے اس زبان میں چھپے هیں *

بنگالي یا صوبہ بنگالہ کي زبان میں تمام کتب مقدسہ چھپي هیں *

اوڈیا یا اوڑیسہ زبان اسي نام کے صوبہ میں بولي جاتي هی - یہہ زبان بنگالي زبان سے بہت مشابہت رکھتي هی، مگر حرف اسکے مختلف هیں اور لفظ بھي مختلف انجام هیں - اس زبان میں بیپٹسٹ مشنریز نے تمام بیبل کا ترجمہ کیا *

برج بھاشا زبان جو هندوستان کے اوپر کے صوبہ میں بولي جاتي هی نہ نسبت کسي اَور زبان کے شنسکرت کي زیادہ آمیزش رکھتي هی — اس زبان میں چاروں انجیلوں کا ترجمہ هوا *

کرناٹا یا کناري زبان اُس ملک میں بولي جاتي هی جو شمالي جانب نلي چري سے گواتک پھیلتا هی اور مشرقي جانب میں ملیبار کے کنارہ سے لیکر اُس ملک تک جہاں تامول زبان بولي جاتي هی، اور تمام میسور میں بھي اسکا استعمال هی — اس زبان میں عہد جدید کو پادري هینڈس صاحب کے ترجمہ سے سنہ ۱۸۲۰ع میں چھاپا تھا *

زبان تامول هندوستان کے جنوبي مشرقي حصہ میں مدراس سے لیکر رأس کماري تک بولي جاتي هی - اس زبان میں عہد عتیق اور عہد جدید کے مختلف ترجمے هوئے هیں - زبان تامول کے عہد جدید کا نسخہ کلکتہ کي مددگار بیبل سوسئیٹي کے خرچ سے سھرامپور کے چھاپہ خانہ میں سنہ ۱۸۱۳ع میں چھپ کر تیار هوا، اور بسبب گذرنے ایک زمانہ کے جو اس نسخہ میں کچھہ اصلاحیں ضروري هوئیں پادري ریڈیس صاحب اور پادري ڈاکٹر راٹلر صاحب مدراس والے نے فبریسیس صاحب کے نسخہ کي نظرثاني کي *

زبان تلنگا جسکو کبھی تلو گو بھی کہتے هیں شمالی سرکار مین بولی جاتی هی — اس زبان میں جو تامول زبان سے نکلی معلوم هوتی هی مشنری شلتز صاحب نے بیبل کا ترجمہ کیا ' مگر یہہ ترجمہ کبھی چھپا نہیں 'لیکن بعدہ هر دو عهد عتیق اور عهد جدید کا ترجمہ مشنریز نے کیا اور چھاپا *

زبان جزیرہ سیلون (یعنی سرندیپ) میں ڈچ قوم کے لوگوں نے جو اس جزیرہ پر پہلے قابض تھے اور انگریزوں نے بھی جو اسپر حال میں قابض هیں کتب مقدسہ کا ترجمہ چھاپا *

زبان مالدیپ میں سیرام پور کے مشنریز نے عهد جدید کا ترجمہ چھاپا هی — یہہ زبان جزایر مالدیپ میں جو چھوٹے چھوٹے بہت کثرت سے هیں بولی جاتی هی *

زبان ملیا میں جو صرف جزیرہ ملاکا هی میں نہیں بولی جاتی هی بلکہ آرکی پلیگو هند کے بہت سے جزیروں میں بھی بولی جاتی هی تمام بیبل کے بہت سے ترجمے هیں — تمام ملیا زبان کی بیبل رومی حرفوں میں اول مرتبہ سنہ ۱۷۳۱ع اور سنہ ۱۷۳۳ع میں چھپی' اور تمام بیبل کا ایک اور نسخہ عربی حرفوں میں بمقام بتویا سنہ ۱۷۵۸ع میں چھپا *

زبان ملیمار مالابار کے کنارہ پر ملک تراونکور میں بولی جاتی هی — اس زبان میں مقام کاتم کے سریا کے گرجے کے پادریوں نے کتب مقدسہ کا ترجمہ کیا *

ترجمے چینی اور دیگر اُن زبانوں کے جو اُس سے مشابہت رکھتی هیں یا اُس سے نکلی هیں

چینی زبان کو جسکے حرف اُسی سے مخصوص هیں صرف چین میں هی نہیں بلکہ کوچین اور جزایر جاپان میں بھی قریب تیس کروڑ سے زیادہ آدمیوں کے بولنے هیں — اس زبان میں تمام بیبل کے دو ترجمے موجود هیں ' ان ترجموں کے مترجموں کی مدد اس بڑے خرچ کے کام میں برٹش اور فارن بیبل سوسئیٹی نے کی هی *

چینی زبان سے سات زبانیں اور نکلی هیں جو مشرقی هندوستان میں بولی جاتی هیں — اِن میں سے تین زبانوں یعنی کھاسی اور منی پورہ اور برمی میں عهد جدید کا ترجمہ هوا هی *

کھاسی زبان ایک آزاد قوم پہاڑیوں کی بولتی هی ' اور یہہ قوم بنگال کے مشرقی سرحد اور برما کی بادشاهت کی شمالی سرحد کے درمیان آباد هی - اس زبان میں بپٹسٹ مشنریز نے چاروں انجیلوں کا ترجمہ کرکے چھاپا هی *

زبان منی پورہ اسی نام کی چھوٹی سی بادشاهت میں جو درمیان برما اور آسام کے هی بولی جاتی هی — اس زبان میں متی کی انجیل چھپی هی *

زبان برما میں جو اسی نام کی بادشاهت میں بولی جاتی هی شنسکرت کے حرف لیئے هیں — اس زبان میں عهد جدید کا ترجمہ فیلکس کیری صاحب پسر ڈاکٹر کیری صاحب سیرام پوری نے کیا هی *

دیگر ایشیائی زبانوں کے ترجمے کتب مقدسہ کے

ترجمہ زبان فارموسا ' جزیرہ فارموسا کے باشندوں کے واسطے متی اور یوحنا کی انجیلوں کا اُنکی زبان میں اُسیوقت میں ترجمہ هوا جبکہ ڈچ اُس جزیرہ پر قابض تھے ' مگر فارموسا والوں نے کچھہ فائدہ اُن انجیلوں کے ترجمہ سے نہ اُتھایا *

ترجمے تاتاری زبانوں کے — تاتاری ترکوں کی نسل میں سے هیں ' اگرچہ وہ اب اُنسے بالکل مختلف اور ایک علاحدہ قوم هیں' اور اُنمیں پھر اَور کئی قومیں هوگئی هیں جنمیں سے هرایک قوم اپنی زبان خاص رکھتی هی — اِن قوموں کی زبانوں میں سے پندرہ زبانوں میں کتب مقدسہ کے ترجمے روسی بیبل سوسئیٹی کے خرچ سے چھپے هیں — نام ان پندرہ زبانوں کے یہہ هیں ' زبان نوگی تاتار ' اور منگولین ' اور کالمک ' اور اورن برگ تاتار ' اور اسکو ویسچین ' اور اسکریمشین ' اور تاتاری عبری' (یہہ زبان ایشیا کے درمیانی حصہ میں بولی جاتی هی) اور مورڈ واسچین ' یا مورڈ وینین ' اور اوستی ایکین ' اور واگولین ' اور سیمانی ڈین ' اور اسکیپو جنهیں ' اور زیرین ' اور آسی تنهیں ' اور تاتار کی ایک اَور زبان جو سائبریا میں بولی جاتی هی *

زبان جارجیہ کے ترجمے — اتھارھویں صدی کے شروع میں شاهزادہ ویکتاغ کے حکم سے مقام تفلس واقع جارجیہ میں تمام عهد جدید اور زبور اور کتب پیغمبروں کا ترجمہ جارجیہ زبان میں چھپا ' اور ایلزبت ملکہ روس کے خرچ سے بمقام ماسکو سنہ ۱۷۴۳ ع میں کل بیبل کا ترجمہ چھپا *

بموجب یونانی گرجا کی روایت کے زبان جارجیہ کا ترجمہ اصل میں یوفیمیس صاحب ساکن جارجیہ نے آٹھویں صدی میں کیا جنهوں نے جارجیہ کا عبادتخانہ جو کوہ ایتھاس پر هی تعمیر کیا تھا ' اور اسی عبادتخانہ میں اُنکا اصل نسخہ سنہ ۱۸۱۷ ع میں ملا تھا جو آجتک موجود هی *

زمانہ حال کی زبان ارمینیہ کے ترجمے — ایک ارمینیہ والے عالم نے جو پیرس کے رهنے والے هیں قدیمی زبان ارمینیہ کے متن سے زمانہ حال کی ارمینیہ زبان میں چاروں انجیلوں کا ترجمہ کیا هی' اور اسی شخص نے تمام عهد جدید کا بھی ترجمہ کرنا شروع کیا *

زبان تهيتي كے ترجمے — مشنريز جو جزيزه تهيتي كو بهيجے گئے تهے وہ كتب مقدسه كا وعظ كرنے ميں كامياب هوئے' اور اسي طرح سے وهاں كے باشندوں كي زبان ميں كتب مقدسه كا ترجمه كرنے ميں بهي كامياب هوئے *

افريقه كي زبانوں ميں زمانۂ حال كے ترجمے

١ ترجمے زبان ايمهرك اور تائيگر كے جو ايبسنيا كي زبانيں هيں — جو ترجمه گرجا كے يا اتهيوپيا يا ايبسنيا كي قديم زبان ميں هى جسكا هم ابهي ذكر كرچكے هيں وہ ترجمه صرف گرجوں هي كے استعمال كے ليئے منحصر هى اور سوا پادريوں كے چند شخص اسكو سمجهتے هيں' اس سبب سے ايم اسيلن تي چرول صاحب نے جو مقام قاهرہ ميں فرانس كے كاسل هيں ايمهرك زبان ميں جو گونڈر كے دربار ميں بولي جاتي هى اور شاهي زبان هى اور افريقه كے اُن مشرقي حصوں كے بهي جو خط استوا كے قريب واقع هيں يهي زبان هى تمام بيبل كا ترجمه كرنا چاها ' اور تائيگر ميں جو تائيگر كے بڑے صوبه كي روز مرہ زبان هى نتهانيل پيرس صاحب نے انجيلوں كا ترجمه كيا *

٢ ترجمه بلم زبان كا – افريقه كے مغربي كنارہ پر بلم ايك بهت بڑي قوم كثرت سے هى جس ميں گرجا كي مشنري سوسئيٹي' كے مشنريز نے بهت سے برسوں تك وعظ كيا — ان لوگوں كي زبان ميں چاروں انجيلوں اور اعمال حواريان كا ترجمه هوا هى *

٣ زبان سسو كا ترجمه — قوم سسو بهي افريقه كے مغربي كنارہ پر قريب سيرا ليون كے كثرت سے آباد هى ' مذكورہ بالا سوسئيٹي' كے مشنريز نے چاروں انجيلوں اور اعمال حواريان اور عهد جديد كے ديگر حصوں اور عهد عتيق كي كتني كتابوں كا اُن لوگوں كي زبان ميں ترجمه كيا *

امريكه كي زبان ميں زمانه حال كے ترجمے – اگرچه اُن زبانوں كي كثرت كے سبب سے جنكو شمالي امريكه كي بت پرست قوميں بولتي هيں يهه معلوم هوتا تها كه جو جوانمرد شخص يهه خواهش ركهتے تهے كه اُن لوگوں كو كتاب اقدس كے علم سے آگاہ كريں اُنكي تمنا بر نه آوے' ليكن اس بات كي تحقيق سے يهه هرج رفع هوگيا كه وہ زبانيں ايك دوسرے سے اسقدر قربت ركهتي هيں كه ايك جوان جاهل باشندہ امريكه اچهي سمجهه والا اِن سب سے اپنے آپ كو ماهر كرسكتا هى – مفصله ذيل وہ زبانيں هيں كه جنميں تمام بيبل يا كچهه حصه اُسكا ترجمه هوا هى *

١ ورجنيا كي زبان ميں بيبل كا ترجمه پادري جان ايليٹ صاحب نے كيا هى – اُنكو بسبب اُنكي اُس مشقت كے جو اُنهوں نے امريكه والوں ميں مذهب عيسائي كے پهيلانے ميں كي امريكه والوں كا حواري خطاب ديا گيا *

۲ ٹلاویر کي زبان شمالي امریکه کے بہت سے حصه میں بولي جاتي ہي ' اِس زبان میں کتاب مقدسه کے منفرق حصے ترجمے ہوئے ہیں *

۳ مساچوسٹ کي زبان میں بھي مشنریز نے کچھه حصه کتب مقدسه کا ترجمه کرکے چھاپا *

۴ موهاک زبان کو علاوه اُس قوم کے جس سے اِس زبان کا نام نکلا ہي مشہور پانچ قومیں امریکه والوں کي اور قوم تسکیرورا اور ویاندوت یا هورن بھي سمجھتے هیں — اِس زبان میں بھي کتب مقدسه کے مختلف حصے چھپے هیں *

۵ مشنریز نے زبان موهیگن میں بھي کچھه حصه بدل کا ترجمه کیا هي ' مگر یہه نہیں معلوم هوتا هي که اُسکے چھاپنے اور مشتہر کرنے میں بھي وه کامیاب هوئے یا نہیں *

۶ زبان اسکوئي ماکس میں بیبل کے چند بہت مفید حصے ترجمه هوکر مشہور هوئے هیں ' جو لوگ اس زبان کو بولتے هیں اُن لوگوں نے اِن حصوں کے ترجموں کو بہت احسان‌مندي سے قبول کیا *

۷ گرین‌لینڈ کي زبان میں تمام عہد جدید کا ترجمه هوا هي' اُسکے باشندوں نے اُسکو شکرگذاري سے لیا *

۸ عہد جدید کا ترجمه زبان کریولیز میں عیسائي حبشیوں کے واسطے جو امریکه کے جزیروں مقبوضه قوم ڈچ میں رهتے هیں کیا گیا تها ' اور مقام کوپن هیگن میں دنمارک کے بادساه کے خرچ سے سنه ۱۷۸۱ ع میں مشتہر هوا *

یہه تمام حالات ترجموں کے جو مینے اوپر بیان کیئے اِن سے بخوبي ظاهر هوتا هي که ترجموں کي جن مشکلات کا میںنے ذکر کیا هي وه صرف خیالي هي نہیں هیں بلکه وه مشکلیں تمام ترجموں میں پیش آئي هیں ' اور بڑے بڑے عالموں نے جو دونوں زبانوں سے واقفیت رکھتے تھے ان مشکلات کے واقع هونے کا اقرار کیا هي ' اب میں ایک اَور ترجمه کا ذکر کرتا هوں جس سے اُن مطالب کي زیاده تر تصدیق هوتي هي *

مذهبي رومن کیتھلک سوسیٖئٹي نے سنه ۱۶۲۵ ع میں کتب خمسه حضرت موسی علیه‌السلام کا ایک عربي ترجمه معه لیٹن ترجمه کے چھاپا هي ' اُسکے مترجم نے اپنے ترجمه پر ایک دیباچه لکھا هي جس سے معلوم هوتا هي که ترجمه میں اُسکو کیا کیا مشکلیں پیش آئیں هیں' چنانچه وه دیباچه بعینه اِس مقام پر لکھتا هوں *

ان الکلام الذي انزله‌الله سبحانه فکتبه اولاالانبیاء والرسل بلغاتهم کل واحد منهم للغة بلدته او قومه ثم من بعدهم نقل الی السنة مختلفة لیعرف جمیع‌الامم ما اوحی به‌الله لخلاصهم	جو کلام که خدا پاک نے بهیجا اُسکو پہلے‌پہل نبیوں اور حواریوں نے اپنی زبان میں لکھا هر ایک نے اُن میں سے اپنے شهر یا اپني قوم کي بولي میں' پهر اُسکے بعد مختلف زبانوں

میں اُسکے ترجمے ہوئے تاکہ تمام دنیا کے لوگ
جان لیں کہ کیا وحی بھیجی الله نے اُن سب
کی نجات کو ' اور اگرچہ مقبول کیئے ہوئے
نسخہ میں لفظوں کا اختلاف تھا جیسیکہ
ہر ایک لفظ کے اصل میں بہت سے معنی
ہونیکے سبب سے لغت میں اختلاف ہوتا ہی '
لیکن اُن سبکا اُس چیز میں جو حقیقت
سے ملی ہوئی ہی ایک ہی حکم ہی ' اور کوئی
چیز اُس میں حقیقت کی ضد نہیں ہی '
خصوصاً اس عام نسخہ میں جو مروج ہی
اور جس کو بڑا پاک کلیسہ رسولیہ روم کا
استعمال کرتا ہی ' اور یہہ حال صرف معنوں
ہی میں نہیں ہی بلکہ اکثر لفظوں میں
بھی وہ اصلی عبرانی اور یونانی متن کے
موافق ہی ' باوجود ان سب باتوں کے شاید نہ
پاوے کوئی بات ناقص اور خراب کسی نسخہ
میں اُس کتاب کے کیا رومیوں کے پاس کے
نسخہ میں اور کیا اُن کے سوا اَور لوگوں کے
پاس کے نسخہ میں کاتبوں کی بھول سے یا
مترجموں کی کم سمجھی سے ' اور اسیطرح اصل
عبرانی اور یونانی نسخوں میں بھی تھوڑاسا
نقصان اور تھوڑی سی غلطی ہی ' اور بعید
نہیں کہ کتابوں میں سے کوئی کتاب کو وہ
صحیح اور کامل ہی ہو نہ پائی جاوے مگر
یہہ کہ اُس میں کچھہ غلطی یا نقصان ہو '
مگر کوئی شخص حق کو یہہ نہ کہیگا کہ
اس سبب سے وہ کتاب کی کتاب ہی خراب
اور نکمی ہوگئی " اور نسخے کتب مقدسہ کے
جہت میں موافق کثرت زبانوں اور حرفوں کے '
سو اگلے زمانہ سے عربی نسخہ بھی مشہور

اجمعين و انكان في نسختنا المقبولة اختلاف
الكلمات كاختلاف اللغات لكثرة المعاني التي لكل
واحدة من الكلمات في اصلها لاكن لكلهن حكم
واحد فيما يلي الحقيقة وليس فيه شيء مضاد لها
فخاصة في هذه النسخة العامة المعروفة التي
يستعملها الكنيسة المقدسة الرسولية المعظمة
الرومانية فانها لا في المعاني فقط بل وفي اكثر
الالفاظ يوافق المتن الاصلي اي العبراني واليوناني
ومع ذلك كله لعلك تجد شيئا ناقصا مفسودا
في بعض نسخ الكتاب المذكورة اما عند الروم
واما عند غيرهم من الطوايف من سهو الكاتبين
او من قلة اجتهاد المترجمين و كذلك في اصل
العبراني واليوناني ايضاً يكون نقص يسير او غلط
صغير ولا يكاد يوجد كتاب من الكتب و انكان
هو صحيحا كاملا الا وفيه غلط اونقص لاكن لايقول
احد بالحق لاجل ذلك انه مطلقا كتاب مفسود
او مرفوض اما نسخ الكتب المقدسة هي كثيرة
كحسب كثرة اللغات والشعوب فكانت قديما
النسخة العربية ايضا مشهورة تامة في الفاظها و
في المعاني حين زهر في نواحي الشرق دين
المسيح ولم يكن بعد انقلبت الامور من شدة
الاحزاب والهراطقة في تلك البلدان لاكن من
بعد ما نقص هناك العلم والايمان حسرت ايضا
النسخة المذكورة وبقيت منها مصاحف قليلة
فقط وفيها غلطات كثيرة و نقصانات عزيزة ذلك
من قلة النساخ والعلماء ومن كثرة العشومة
والجهالة فهذا السبب دعا الاب المكرم المشهور
في النقل والجود المعتبر في العلم والحكمة
سركيس الهاروني من بيت الوز مطران الشام
ليحسن الي طايفة ويقوم باحتياجها على

هی لفظوں کے پورے ہونے اور معنوں کے
درست ہونے میں، جب سے کہ مشرقی ملکوں
میں دین مسیحی چمکا ہی اور اب تک
انقلاب امور بسبب لڑائیوں اور بربادیوں کے
اُن ملکوں میں نہیں ہوا تھا، لیکن جبکہ وہاں
علم اور ایمان ناقص ہوگیا تو اُس نسخہ نے
بھی نقصان اُٹھایا اور صرف تھوڑے نسخے اُسکے
باقی رہ گئے، اور اُن میں غلطیاں بہت ہیں
اور نقصان بڑے ہیں، بہہ سبب قلت لکھنے
والوں اور عالموں کے اور بسبب کثرت نادانی
اور جہالت کے، یہی سبب باعث ہوا پاپا
بزرگ کو کہ تقوی اور جودت طبع میں
مشہور اور علم و حکمت میں معتبر ہی یعنی
سرکیس ہارونی خاندان رزمطران شام کو کہ
احسان کرے اپنے لوگوں پر اور مستعد ہو اُنکی
حاجت روائی پر موافق اپنی طاقت کے اِس
سبب سے کہ رغبت کی تھی بعضے مطارنہ اور
اساقفہ مشرقی ملکوں نے حضرت سیدنا پاپا
اربانوس آٹھویں سے وہ اُس سے اُسکا حکم چاہتے
واسطے اصلاح اُس عربی نسخہ کے اور اُسکے
چھاپنے کے روم کبیر میں واسطے فایدہ اُنکے
کنیسوں اور اُنکی رعایا کے، پھر اجازت دی
اُس پاپا نے اُن لوگوں کو، پھر اِس کام کا متولی
کیا بزرگ پیشواؤں بلند مرتبہ کردینالیہ
کو جو متعین تھے مقدس سوسئیتی پر واسطے
پھیلانے دین مسیحی کے، پھر اُنھوں نے سمجھایا
مطران سرکیس کو جسکا اوپر ذکر ہوا جمع
کرنیکو اپنے شہر میں بہت سے عالموں علم
الٰہی کو اور پادریوں اور عابدوں اور عالموں
اور جاننے والوں عبرانی اور یونانی اور عربی

حسب قدرته بما قدكان رغبوا لبعض المطارنة
والاساقفة من بلاد الشرق الى قدس سيدنا البابا
اربانوس الثامن مستاذنين له في امره باصلاح
النسخة العربية وبطبعها في رومية العظمى
لمنفعة كنايسهم و رعايا هم فاذن البابا المذكور
طلبتهم فولى هذا الامر للسادة المكرمين المتعالين
الكردينالية المتوكلين على المجمع المقدس
في انتشار الايمان المسيحي فاماهم فاوصوا
المطران سركيس المقدم ذكره بجمع في داره
كثيرا من العلماء اللاهوتيين قسوسا ورهبانا
وعلمانيين و معلمي للسان العبراني واليوناني
والعربي وغيرها ليصلح معهم النسخة العربية
فبدوا يفعلون ذلك لغاية الاجتهاد في سنة ١٦٢٥ ع
الف وستماة و خمسة وعشرين بميلاد المسيح
بعون الله تعالى وتوفيقه فاختاروا من كل
واحد في المصاحف العربية ما وجدوا فيه اصح
واصلح وموافق المصدر العبراني واليوناني
وجبروا الناقص واصلحوا الفاسد على مثل
المصدر المذكور والنقل العام الذي عند الكنيسة
الرومانية فكذلك ردوا على قدر طاقتهم الكتب
المقدسة الى الطايفة العربية المشهورة وغيرها
من الطوايف المستعمل عندهم اللسان العربي
كما كانت لهم في الزمان القديم اما في هذا
الامر الكبير كل سعي الناس و همم خفيف
قليل فلذلك امر المجمع المقدس ان يطبع
في هذا النقل المتن اللاطيني العام قبالة المتن
العربي حتى يكون لكل واحد قانونا امينا
يعرف به و يصلح كما بقي من العربي من نقص
او غلط لم يدره المترجمون والمصححون ثم اعلم
ايها القاري الحبيب اننا في اصلاحنا هذا لم

وغیرہ زبانوں کو کہ اُن سب کے ساتھہ اصلاح
دیجاوے عربي نسخہ کو ' پھر اُنھوں نے یہہ
کام شروع کیا نہایت کوشش سے سنہ ١٦٢٥ع
میں الله تعالی کي مدد اور اُسکي توفیق سے
پھر پسند رکھا اُنھوں نے ھر ایک عربي نسخہ
میں سے جس چیز کو کہ اُنھوں نے پایا
صحیح اور درست اور موافق صیغوں عبراني
اور یوناني کے' اور درست کیا ناقص کو اور اچھا
کیا بُرے کو مانند اُن صیغوں کے اور مانند
اُس عام نقل کے جو کنیسہ رومانیہ میں ھی'
اور اسیطرح اُنھوں نے پھیرا اپني طاقت کے
موافق کتب مقدسہ کو مشہور عربي گروہ کے
پاس اور اُنکے سوا جن لوگوں کے ھاں عربي
زبان مستعمل تھي جیساکہ پہلے زمانہ میں
اُسکے لیئے تھا ' اور اِس بڑے کام میں کوشش
آدمیوں کي اور اُنکي ھمت چھوٹي اور تھوڑي
ھی اسلیئے اُس مقدس سوسئیٹي نے حکم دیا
اس نقل کے ساتھہ عام لاطیني متن کے چھپنے
کا مقابل میں عربي متن کے تاکہ ھو ھرایک
کے لیئے اچھا قاعدہ ' اور اِس سے جان لیا جاوے
اور اصلاح کیا جاوے جو کچھہ باقي رہ گیا ھو
عربي میں نقصان اور غلطي جسکو چوک
گئے ھوں ترجمہ کرنے والوں اور اصلاح دینے والوں
سے ' پس جان لے اے میرے پیارے پڑھنے والے
ھمنے اپني اس اصلاح میں نہیں ملایا ھمیشہ
اصلي متن کو لفظ بلفظ بلکہ ھمنے پیروي کي
ھی اگلے مترجموں کي عادت کي' پس بہت
جگہہ ھمنے نگاہ میں رکھا ھی صرف مطلب
کو اور ھمنے دھیان نہیں کیا لفظوں کي
ترتیب اور اُنکي گنتي کا ' اور جہاں کہیں

نلحق دايما المتن الاصلي كلمة بكلمة بل
اقتدينا عادة التراجمة السابقين فمرات كثيرة
حفظنا الحكم فقط و تغافلنا عن ترتيب الالفاظ
و عددها وحيث كان اختلاف بين الحكم العربي
واللاطيني بغير مضرة الحق لم نران نغيره
بشيء بل ابقينا تاويل الاولين كرامة لهم
و قد صارت لاهل الشرق العادة فيه من زمان
طويل فكان التغيير يكون لهم مكروها ثم ان المتن
الاصلي ايضا قبول في خط ذلك الحكم
بالسواء و بين الحكمين اختلاف فقط بالاستضادة
و في كليهما تصديق لامور ثم معروض عليك
اننا في اسماء التي تختص بها الناس والمواضع
و قفنا على اثار الخط العبراني و حروفه الا
ان العادة وفي اللسان العربي تارة منعتنا عن
ذلك كقولك ابراهيم عوض ابرهم و سليمان
عوض سلومه و أورشليم عوض يورشليم و مثل
ذلك فاما اسماء الاحجار والاشجار و ساير
النباتات والحيوانات مما تشابه بذلك انكان
في اللفظ شك او ريب في معناه والمترجمون
في تاويلها مختلفون فتركتها بلا تغيير في المتن
العربي ثم انك في هذا النقل تجد شيأً من الكلام
غير موافق قوانين اللغة بل مضادا لها كالجنس
المذكر بدل المونث والعدد المفرد بدل الجمع
والجمع بدل المثنى والرفع مكان الجر والنصب
في الاسم والجزم في الفعل و زيادة الحروف
عوض الحركات و ماتشابه ذلك فكان سببا لهذا
كله سذاجة كلام المسيحيين فصار لهم نوع
تلك اللغة مخصوصا وليكن ليس في اللسان
العربي فقط بل في اللاطيني واليوناني والعبراني
تغافلت الانبياء والرسل والاباء الاولون عن

مطلب کا اختلاف تھا عربي و لاطیني میں غیر نقصان حق بات کے أسکا کچھہ بھي بدلنا ہمنے مناسب نہیں دیکھا بلکہ أسکو ہمنے دیا جسطرح بیان کیا تھا پہلوں نے أنکي بزرگي کے لحاظ سے' اور ہوگئے تھے مشرق کے رہنے والے أسیکے عادي بہت مدت سے

قیاس الکلام لانہ لم یرد روح القدس ان نعیق اتساع الکلمة الالہیة بالحدود الضیقة التي حدتہا الفرایض النحویة تقدم لنا الاسرار السماویة بغیر فصاحة و بلاغة بکلمات یسیرة مستسہلة لئلا تختص قوة البشر وحیلہم بعمل خلاصہم العدیم النظم و بدخول العالم في دین المسیح انتہی *

سو أسکا بدلنا أنکو بُرا معلوم ہوتا اور جبکہ اصلی متن میں بھي موجود ہی اپنے خط میں تو پھر یہہ مطلب برابر ہی اور دونوں مطلبوں میں صرف اختلاف ہی بغیر تضاد کے اور أن دونوں میں جو بات ہی أسکي تصدیق ہی' پھر نسیے یہہ بھي کہا جاتا ہی کہ ہمنے ایسے ناموں کو جو آدمیوں کے لیئے اور مقاموں کے لیئے خاص ہیں موقوف رکھا ہی اوپر نشان عبراني خط کے اور حرفوں کے مگر زبان عربي کے محاورہ نے کبھي بار رکھا ہمکو بس سے جیسے کہ نو کہے ابراہیم بدلے ابرہم کے' اور سلیمان بدلے سلومہ کے' اور أورشلیم بجائے یورشلیم کے اور مانند اسکے' مگر پتھروں کے نام اور درختوں کے اور نباتات کے اور جانوروں کے اور جو چیزیں کہ أنکي مانند ہیں اگر لفظ میں شک ہی' یا أسکے معني میں تردد ہی' اور مترجموں میں أسکے معني بیان کرنے میں اختلاف ہی' تو أسکو ہمنے بغیر بدلنے کے عربي متن میں چھوڑدیا ہی' پھر تو اس متن میں پاویگا بعض کلام خلاف قاعدہ زبان کے بلکہ أسکے برعکس' جیسے مذکر بدلے مونث کے' اور مفرد بدلے جمع کے' اور جمع بدلے تثنیہ کے' اور پیش جگہہ زبر کے' اور زیر اسم میں' اور جزم فعل میں' اور زیادتي حرف کي بدلے حرکت کے' اور مانند اسکے' اس سب کا سبب ہی سادگي کلام عیسائیوں کي' پس ہوگئي ہی ایسي بولي خاص أنکي' اور یہہ بات عربي ہي زبان میں نہیں ہی بلکہ لاطیني اور یوناني اور عبراني میں بھي ہی' دہیان نہیں کیا نبیوں اور رسولوں اور مقدمین بزرگوں نے کلام کے باقاعدہ بولنے میں' اسلیئے کہ روح القدس نے یہہ بات نہیں چاہي کہ کلام الہي کي وسعت کو مقید کرے تنگ حدوں میں جنکو نکالا ہی قواعد نحویہ نے' پھر پہنچے ہمارے پاس بھید آسماني بغیر فصاحت و بلاغت کے لفظوں تھوڑے میں جو آسان تھے سمجھ کے لیئے تاکہ نہ خاص ہوجاوے قوت إنسان کي اور طاقت أنکي اپني نجات کے کام میں عجیب نظم کي اور بسبب داخل ہونے عالم کے دین مسیحي میں *

اِس دیباچہ پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اگلے اور پچھلے مترجموں کو اِن ترجموں میں کسقدر مشکلیں پیش آئي ہیں' اور یہي سبب ہی کہ ہم ترجموں میں اختلاف پاتے ہیں' با اینہمہ جسقدر إختلافات کہ ترجموں میں واقع ہوئے ہیں وہ ایک نہایت بیش بہمت چیز ہی أنپر غور کرنے سے ہرایک عالم کي راے معلوم ہوتي ہی' اور خیال کیا جاتا

هی که أس عالم مترجم نے کلام الهي کا کیا مطلب سمجها تها' پس جو لوگ که کتب مقدسه پر تحقیقات کرنے اور اصلي روشني حاصل کرنے کا أن سے ارادہ رکهتے هیں أنکو چاهیئے که أن اختلافات تراجم کو بهت عزیز رکهیں' اور أنپر نهایت تامل اور وقار سے غور کریں ' نه یهه که أن اختلافات سے یهه سمجهیں که در اصل کلام الهي میں اختلاف هی *

اب میں مناسب سمجهتا هوں که چند ترجموں کا جو میرے پاس بالفعل موجود هیں اور جنسے میںنے اپني تفسیر لکهنے میں مدد لي هی أنکا ذکر اس مقام پر لکهوں *

۱ انگریزي ترجمه لیٹن ولگٹ بیبل کا جسکو سواے عبري اور یوناني متنوں کے مختلف زبانوں کے أور نسخوں سے مقابله کیا گیا هی جو منظوري ریٹ ریورنڈ ڈاکٹر ڈین ور صاحب کے بمقام لندن سنه ۱۸۳۸ ع میں چهپا *

۲ انگریزي ترجمه بیبل کا جو اصلي زبانوں سے ترجمه هوا اور جسکو بادشاه جیمس کے حکم سے پہلے ترجموں سے خوب مقابله اور نظرثاني کرلیا گیا *

۳ عربي ترجمه بیبل کا جسکو سارا هاگسن صاحب نے بمقام نیوکیسل سنه ۱۸۱۱ ع میں چهاپا *

۴ قلمي ترجمه عربي زبور کا بطور تفسیر کے جسپر مازني کا نام لکها هی *

کچهه تحقیق نهیں هوسکتا که یهه مازني کون ' هی ایا وه مشهور نحوي عالم جو سنه ۲۰۴ هجري مطابق سنه ۸۱۹ ع میں مرا یا اور کوئي' زمانه تحریر بهي تحقیق نهیں هی' طرز خط سے معلوم هوتاهی که سولهویں یا سترهویں صدي کا لکها هی- جس شخص نے اول أسکو خریدا أسنے سنه ۱۰۹۸ هجري مطابق سنه ۱۶۸۶ع أسپر لکهے هیں' مگر تعجب یهه هی - که سواے چند ورسوں کے اور کسي ورس کي مطابقت موجوده زبور سے نهیں هوتي معلوم هوتا هی که مترجم نے عربي محاورہ کی زیادہ‌تر پابندي کي هی' اور ترجمه اور تفسیر اسطرح پر ملادیا هی که کچهه تمیز نهیں هوسکتي - بااینهمه چند ورس جنکي مطابقت پائي جاتي هی اسمقام پر نقل کرتا هوں *

ترجمه مازني	ترجمه أردو
طوبى لرجل لم يسلك طرق الخطائين و لم يجلس في مجالس المستهزئين و لم يعمل باعمال المذنبين *	مبارک وه آدمي جو نهیں چلا رسته گناه‌گاروںکا اور نه بیٹها مجلس میں ٹهٹا کرنے والوں کي اور نه کیئے کام گناه‌گاروں کے *
ولكنه في ناموس الرب يدرس الليل والنهار *	بلکه خداوند کي شریعت میں رات دن سوچ کرتا هی *

فمثله كمثل شجرة علي شطالمياه توتي اكلها و نفدس ربها ناضرة اوراقها و هي سامعة مطيعة لربها *

سو اُسکي مثال اُس درخت کي مانند هی جوپانيوں کے کنارہ پر هو اور اپنے وقت پر میوے لاوے، اور خدا نے اُسکو ستهرا کيا اور سبز هيں پتے اُسکے فرمانبردار اور اطاعت کرنيوالا اپنے رب کا *

ليس كذلك المنافقون لان اعمال المنافقين سفيها الرياح *

ليکن گناہگار ايسے نهيں کيونکه گناہگاروں کے عمل اُنکو هوا اُڑا ديتي هی *

من اجل ان الله يعلم سبيل المنافقين و سبيل المحسنين *

اسليئے که الله جانتا هی رسته گناہگاروں کا اور رسته نيکوں کا *

٥ ترجمه عهد جديد جسکو رچارڈواٹس صاحب نے بمقام لندن سنه ۱۸۳۱ ع ميں اُس نسخه کے مطابق چهاپا جو سنه ۱۶۷۱ ع ميں مقام روم ميں چهپا تها *

٦ ترجمه عربي قلمي چاروں انجيلوں کا جسميں يوحنا کي انجيل ناقص هی اگرچه اس کتاب کا کاغذ بهت کهنه اور جلد بهت پراني هی مگر معلوم نهيں هوتا که کس کا ترجمه اور کب کا اور کهاں کا هی، يهه نهايت غالب هی که يهه نسخه چاروں انجيلوں کے اُس نسخه سے جو روم ميں سنه ۱۶۷۱ ع ميں چهپا نقل هوا هو - چار چيزيں اسکي قابل اطلاع هيں، اول يهه که يهه نسخه عهد جديد کے اُس نسخه سے جو لندن ميں سنه ۱۸۳۱ ع ميں چهپا بهت مطابق هی - دويم اسميں ورسوں کا نشان نهيں هی - سويم اس نسخه ميں به نسبت موجودہ بيبل کے عهد جديد کے زيادہ باب هيں، غالباً اِسکے بابوں کي تقسيم نسخه مطبوعه سنه ۱۶۷۱ ع کي تقسيم سے مطابق هی - چنانچه هر انجيل کے بابوں کا شمار اِس مقام پر لکها جاتا هی - انجيل متی ۱۰۱ باب، انجيل مارک ٥۳ باب، انجيل لوک ۸٦ باب، انجيل يوحنا تمام نهيں هی ٦۱ باب سے زيادہ هيں، موجودہ انجيل يوحنا کے چهٹے باب کي ساتهويں آيت تک هی - چهارم اِس ترجمه ميں هرايک انجيل کے سرے پر ايک عبارت لکهي هوئي هی که وہ عبارت کسي موجودہ بيبل کي انجيلوں ميں نهيں پائي جاتي هی، اسليئے اُن چاروں عبارتوں کو بجنسه نقل کرتا هوں *

انجيل مقدس متی

بشارة يسوع المسيح كتاب مار متى واحد من اثنى عشر من تلامذه *

انجيل مقدس مارک

بسم الاب والابن والروح القدس الا له الواحد بشارة الاب بطريرک الرسول القديس ماري مرقس الانجيلي *

انجيل مقدس لوک

بسم الاب والابن والروح القدس الا له الواحد بشارة الاب الفاضل لوقا الانجيلي *

انجيل مقدس یوحنا

بسم الاب والابن والروح القدس الا له الواحد بشارة القديس الجليل التلميذ الرسول یوحنا ابن زبدي حبيب ربنا يسوع المسيح *

یاد رکھنا چاهیئے که عهد جدید کے اس ترجمه کے نسخه کو میں اپني تفسیر میں عربي نسخه عهد جدید سنه ۱۶۷۱ ع کے نام سے همیشه بیان کرونگا *

۷ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو بحکم اسکاتلینڈ کي مذهبي مجلس کے ولیم گلن صاحب نے اصل عبري متن سے ترجمه کیا اور بمقام ایڈنبرا سنه ۱۸۴۵ ع میں چهاپا *

۸ فارسي ترجمه کتب عهد عتیق کا جسکو ریورنڈ طامس رابنسن صاحب آرچ ڈیکن مدراس نے ترجمه کیا اور سنه ۱۸۳۸ ع میں بمقام کلکته چهاپا *

۹ ترجمه کتب خمسه موسی کا جسکو ریورنڈ طامس رابنسن صاحب نے اصل عبري سے ترجمه کیا بمقام کلکته سنه ۱۸۲۸ ع میں چهاپا *

۱۰ فارسي ترجمه زبور کا جو اصلي عبري سے هوا اور جسکو رچرڈ واٹس صاحب نے بمقام لندن سنه ۱۸۳۵ ع میں چهاپا *

۱۱ فارسي ترجمه زبور کا جسکو ریورنڈ طامس رابنسن صاحب نے ترجمه کیا اور بمقام کلکته سنه ۱۸۳۸ ع میں چهپا *

۱۲ فارسي ترجمه عهد جدید کا جسکو هنري مارٹن صاحب نے ترجمه کیا اور سنه ۱۸۲۸ ع میں بمقام کلکته چهپا *

۱۳ فارسي ترجمه هنري مارٹن صاحب کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۲ ع میں چهپا *

۱۴ اُردو ترجمه بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں هے جسکو ولیم کلوز صاحب وغیره نے بمقام لندن سنه ۱۸۶۲ ع میں چهاپا *

۱۵ اُردو ترجمه بیبل کا جو رومن کیرکٹر میں بمقام مرزا پور سپرنٹنڈنٹ میتهر صاحب نے سنه ۱۸۴۵ ع میں چهاپا *

۱۶ اُردو ترجمه عهد عتیق کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۲ ع یا سنه ۱۸۴۳ ع میں چهپا *

۱۷ اُردو ترجمه عهد جدید کا جسکو هنري مارٹن صاحب نے ترجمه کیا اور بمقام لندن سنه ۱۸۱۹ ع میں چهپا *

۱۸ اُردو ترجمه عهد جدید کا جو کلکته کے بپتست ... ز نے ترجمه کرکے بمقام کلکته سنه ۱۸۳۹ع میں چھاپا *

۱۹ اُردو ترجمه عهد جدید کا جو بمقام کلکته سنه ۱۸۴۴ع میں چھپا *

۲۰ اُردو ترجمه عهد جدید کا جو بمقام لندن سنه ۱۸۶۰ع میں چھپا *

کتب مقدسه کے ترجمے بہت زبانوں میں هوئے هیں' اور حق یهه هی که دنیا میں اور کوئي کتاب ایسي نهیں هی جسکے اسقدر مختلف زبانوں میں ترجمے هوئے هوں' چنانچه اِس مقام پر ایک کتاب میں سے جسکا نام بیبل هرزمین هی اُن تمام زبانوں کي فهرست جن میں کتب مقدسه کا ترجمه هوا هی درج کرتا هوں - اِس فهرست میں اُن زبانوں کو آتهه جماعتوں میں تقسیم کیا هی جنمیں سے هر جماعت میں' ایک مقدم زبان معه اُن زبانوں کے هی جو اُس سے نکلي هیں *

واضح هو که جن زبانوں میں کتب مقدسه کا ترجمه کرنا تجویز کیا گیا تها یا خیال میں تها مگر پورا نهیں هوا یا رایج نهیں هوا اُن زبانوں کے ناموں کو دارک حرفوں میں چهاپا هی *

پهلي جماعت

مانو سیلیبک

چیني
برمي
اراکاني یا رکهنگ
سیامي
لائوس یالا
کیم بوجي
انامي
پیگوئي یا تالین یا مان
کارن
منی پوري
کهاسي
تبتي
لپکا

دوسري جماعت

شیمیتک

پراني عبري
نئي عبري
سامري
کالدي
سریا
سریا کي کالدي
حال کي سریا
کارشن
عربي
افریقي عربي
اتهیوپیا
ٹائیگر
ایمهرک

تیسری جماعت
انڈو یورپین

(الف) خاندان میڈو پرشین

فارسی
پشتو یا افغانی
بلوچی
پورانی آرمینی
نئی آرمینی
ارارت آرمینی
کردی
آسی ٹنین

(ب) خاندان شہنسکرت

شہنسکرت
پالی
اُردو
ہندوی
برج یا برج بھاشا
قنوجی
کشالی
بھوج پوری
ہریانی
بندیل کھنڈی
بگھیل کھنڈی
اوجینی
ہروتی
اودے پوری
مارواڑی
جیپوری
شیخا واتی

تیسری جماعت
(تتمہ)

بیکانیری
بٹانیری
بنگالی
مگدھی
ترہتی یا متھلی
اسامی
اوریا یا اوڑیسہ
کچھی
سندھی
ملتانی
پنجابی
جنبو
کاشمیری
نیپالی
پلپا
کماؤنی
گڈھوالی یا سری نگری
گجراتی
مرہٹی
کانکنی
وامنی یا جیسی
تامول
تلنگا یا تلگو
کرناٹی یا کناری
تولو
ملایالم
سنگالی
مالدیوی

تيسري جماعت
(تمه)

(ت) خاندان سلتک

ويلش
گيالک
آئرش
مينکس
بريٽن يا ارموري کن

(ث) خاندان ٽيوٽانڪ

گاٿڪ
قديم سيڪسن
اينگلو سيڪسن
انگلش
فليمش
ڊچ
ايلمينڪ يا پراڻي جرمني
جرمني
آئيسلينڊڪ
ڊينش
سوئيڊش
فاروبز

(ج) خاندان گريڪو لهتين

پراڻي يوناني
نئي يوناني
رومي
فرانسيسي
اسپيني
پرتگالي
اِٽالين
ڊاکو رومهنا يا ويلڪين
پوراوينکل يا رومانت
واڊايس
پوٽماٽنيز

تيسري جماعت
(تمه)

رومهنيز
کيٽيلن
زمان ٽالوس

(ح) خاندان ٿهريکو املرين

ايلمينين

(خ) خاندان اسکليوانڪ

اسکليوانڪ
روسي
ليٽش يا ليوونين
پولش
لٿهوايئين
سيموجٽين
اُوپر کي وينڊش
ٺيچي کي وينڊش
هنگري کي وينڊش
بوهيمين
کارنيولن
کروشين يا ڊلميشين سروين
بلگيرين
باسنين

چوٿهي جماعت

اگروتاتار

(الف) خاندان يوس کيرين

فرنچ باسک
اسپينش باسک يا اسکيوايرا

(ب) خاندان فنش

فنش
ليوونيز
کوايفين يا ناروين ليپ لينڊش
هنگرين
کاريلين

چوتھي جماعت
(تتمه)

ڈارپٹ اسنہانین

ریول اسنہانین

اسکرمسین

مارڈمي ویڈین یا مارڈوین

زیرین یاسرینین

اولوٹزین

واگرلین

اسٹي ایکن یا آست جیکین

واڈیجین یا وات جیکین

(ت) خاندان تنگوسین

منچو

تنگوسین

(ث) خاندان مانگولین

مانگولین

کالمک

بریت

(ج) خاندان ترکش

ترکي

کاراس یا ترکي تاتار

اورن برگ تاتار

کریمین تاتار

ٹرینس کاکیشین تاتار

اسکوویسچین

(ح) خاندان کاکیشین

جارجین

(خ) خاندان سیموئیڈکي

سیموئیڈکي

چوتھي جماعت
(تتمه)

(د) خاندان اُن زبانوں کا جو مشرقي ایشیا اور کوریه کے جزیروں میں بولي جاتي ہیں

جاپانی

لوجوآن

ابلیوشین

کوریس

پانچویں جماعت

پولي نیسین یاملاین

ملایا

نیچے کي ملایا

فارموسا

جوانیس

تجک

واڈا

بوا

بوجس

میکیسر

ہوائي

تہي

رارونونگا

مارکوئیسن

ٹونگا

نیوزیلینڈ یا ماوري

میلاگاسي

سلموآن

فیجین

نیوساؤتھ ویلز کي ایباري جینل

ڇهين جماعت

افريقن

ڪاپتڪ
سپدڪ
ناشمورڪ
نوبو
ڪهدمسي
مان ڊنگو
جاوف
سسو
بلم
شربرو
ياريبا يا يارونا
هاسا
ٽيماني
باسا
گربو
ايڪرا
فانٽي
اشانٽي يا اوجي
ديوالا
اِسوبو
فرنين ڊين
پونگ وي
سيڪوآنا
سسوٽا
ڪافر
تساڪوا
ڪلا
ڪسواهيلي
ڪيڪمبا
ڪنيڪا

ستوين جماعت

امريڪن

اسڪوئماڪس
گرين لينڊش
ورگهنين
ميسي چوست انڊين
موهيگن
ڊلاوير
ڪري
چيپي وي يا اوجبوي
اوٽاوا
پاٽاواٽومي
مڪميڪ
ابينا ڪوئي
شواني
موهاڪ
سنيڪا
چيروڪي
چوڪٽا
ڊيڪوٽا يا سي اوڪس
آئي اووا
پاني
ميڪسي ڪن
آٽومي
ٽيراسڪو
مسٽي ڪو
[illegible]
[illegible]
مڪسڪوئيٽو
پروين يا ڪيچوا

ساتویں جماعت

(تتمہ)

اي مارا

کوارني

بويزيلي

کارف یا کارب

اراوک

آٹھویں جماعت

مخلوط یا پٹائیس زبانیں

مال یبر

جودبواسبینش

جوش جرمن

جوڈیوپولش

کریولیز

نیگرو زبان سوینم

نیگرو زبان کوریکوا

انڈوپور چوگیز

المقدمة العاشرة

مسلمانوں کے مذھب میں ناسخ و منسوخ کیا ھی

اول یہہ بات جان لیني چاهیئے که جسقدر مذهب دنیامیں هیں اُن سب میں ناسخ اور منسوخ احکام پائے جاتے هیں' اگرچه یہودي حضرت موسیٰ علیہ‌السلام کي شریعت کو ابدي بناتے هیں لیکن اُنکو اسبات کا اقرار کرنا ناگزیر هی که اُس سے پہلے کي شریعت بهي خدا کي طرف سے تهي اور اُسکے بعض احکام حضرت موسیٰ کي شریعت سے منسوخ هوگئے *

اکثر عیسائیوں نے اور مسلمانوں میں کے بعض فرقوں نے احکام الهي کے منسوخ هونے سے انکار کیا اور کہا که خدا کے احکام میں ناسخ اور منسوخ هونا خدا تعالی کے تقدس کے برخلاف هی' مگر جو لوگ که کتب سماویه پر اعتقاد رکھتے هیں خواه یہودي خواه عیسائي خواه مسلمان اُنکو کچهه چاره نہیں هی بجز اِسکے که وه اقرار کریں که بلاشبهه احکام الهي میں ناسخ اور منسوخ هی' چنانچه هم چند مثالیں بیان کرتے هیں جنسے ناسخ و منسوخ کا احکام الهي میں هونا ثابت هوتا هی *

۱ † حضرت موسیٰ علیہ‌السلام نے اجازت دي که بعد نکاح کے اگر کسي سبب سے جورو ناپسند هو تو اُسے طلاق دے اور طلاقنامه لکھدے' حضرت عیسیٰ علیہ‌السلام نے اُسکو منسوخ کہا اور فرمایا ‡ که بجز زنا کے اَوْر کسي سبب سے طلاق دینا درست نہیں *

---

† استثناء ۲۴ — ۱

‡ متی ۵ — ۳۱

۲ حضرت آدم علیہ السلام کی † شریعت میں حلال جانور چرند و پرند کا خون و چربی بھی حلال تھی ‡ حضرت نوح علیہ السلام کی شریعت میں وہ حکم منسوخ ہوا اور خون جانوروں کا حرام ہوا § حضرت موسیٰ کی شریعت میں وہ حکم بھی منسوخ ہوا اور خون اور چربی اور سور اور بعض اقسام جانوروں کے حرام ہوئے *

۳ حضرت ابراہیم کی ‖ شریعت میں سوتیلی بہن سے نکاح درست تھا حضرت موسیٰ کی ¶ شریعت میں یہہ حکم منسوخ ہوا *

۴ حضرت یعقوب کی شریعت میں حقیقی دو بہنوں سے ایک کے جیتے جی * نکاح کرنا درست تھا حضرت موسیٰ کی شریعت میں منسوخ ہوا *

۵ پہلی شریعتوں میں پھوپی سے ‡ نکاح درست تھا حضرت موسیٰ کی شریعت میں منسوخ ہوا ‡‡ اور علی‌ہذالقیاس اور بہت سے احکام ہیں جو منسوخ ہوگئے، مگر بحث ہی دو باتوں میں ایک یہہ کہ نسخ کے معنی کیا رہیں دوسرے یہہ کہ نسخ کس چیز میں ہوتا ہی *

جاننا چاہیئے کہ نسخ کے لفظ کے ظاہری معنی یہہ سمجھہ میں آتے ہیں کہ جو حکم پہلے دیا گیا تھا یا جو کام پہلے کیا گیا تھا اُسمیں کچھہ نقصان معلوم ہوا یا اُس سے زیادہ اچھا حکم سمجھہ میں آیا اسلیئے اُس پہلے حکم کو منسوخ کرکر دوسرا حکم جاری کیا، مگر یہہ معنی نسخ کے ہم مسلمانوں کے نزدیک ہرگز نہیں ہیں بلکہ اِسکو خدا کے تقدس کے برخلاف سمجھتے ہیں اور جو شخص ایسا اعتقاد رکھے اُسکو کافر جانتے ہیں *

ہم مسلمانوں کے مذہب میں نسخ کے معنی صرف گذرجانے میعاد ایک حکم کے ہیں خواہ وہ میعاد پہلے سے معلوم ہو خواہ نہو، مثلاً اگر حکم دیا جاوے کہ فلاں کام ایک برس تک دیا جاوے تو جب وہ میعاد گذرجاویگی تو کہینگے کہ وہ حکم منسوخ ہوگیا مگر درحقیقت وہ منسوخ نہیں ہوا بلکہ پورا ہوا صرف اِتنی بات ہوئی کہ اُسکے بجالانیکی میعاد باقی نرہی *

---

† پیدایش ۱ — ۳۰
‡ پیدایش ۹ — ۳
§ استثنا ۱۴ — ۹ اشعیاہ ۱۱ — ۴ لغایت ۸
‖ پیدایش ۲۰ — ۱۲
¶ احبار ۱۸ — ۹ — ۲۰ — ۱۷ استثنا ۲۷ — ۲۲
* پیدایش ۲۹ — احبار ۱۸ — ۱۸
‡ خروج ۶ — ۲۹
‡‡ احبار ۱۸ — ۱۲ — ۲۰ — ۱۹

یا مثلاً ایک طبیب حاذق نے جسکی تشخیص اور تجویز اور تدبیر میں کسیطرح کی غلطی کا احتمال بھی نہیں ایک مریض کے لیئے پہلی دفعہ ایک دوا تجویز کی اور اُسکو یہہ نہ بتایا کہ کب تک اُسکو استعمال میں لاوے' مگر وہ طبیب پہلے سے خوب جانتا تھا کہ اِتنے دنوں تک جب یہہ مریض اس دوا کو استعمال کرلیگا تو اُسکا مزاج دوسری دوا کے دینے کے لایق ہوگا' جب وہ دن گذر گئے اور اُسکا مزاج دوسری دوا کے استعمال کے لایق ہوا اُس طبیب نے وہ دوسری دوا اُسکو بتادی اور پہلی دوا کے استعمال کو منع کردیا' ظاہر میں پہلی دوا کا استعمال منسوخ کیا' مگر درحقیقت منسوخ نہیں ہوا بلکہ طبیب نے صرف پہلی دوا کے استعمال کی میعاد بتادی *

پس حقیقت میں کوئی حکم خدا کا منسوخ نہیں ہوتا' اُسکو منسوخ کہنا صرف ایک اصطلاح ہی' یہاں تک کہ جو حکم اب منسوخ ہوگئے ہیں اگر فرض کیا جاوے کہ اِس زمانہ کے آدمیوں کا ایسا حال اور ایسی طبیعت ہوجاوے جو اُس زمانہ کے آدمیوں کی تھی جب وہ حکم جاری تھے تو اب بھی سب کو اُنھی حکموں پر چلنا پڑیگا' جیسیکہ فرض کرو کہ اُس بیمار کو پھر وہی مرض شروع ہو جو پہلے ہوا تھا تو اُسکو وہی دوا استعمال کرنی پڑیگی جسکا اسنے پہلی دفعہ استعمال کیا تھا *

یہہ مذہب ہم مسلمانوں کا جو نسخ کے باب میں ہی بالکل حضرت مسیح علیہ السلام کے ارشاد کے مطابق ہی' جبکہ طلاق کے باب میں آپ نے فروسیوں سے فرمایاکہ † " موسیٰ نے تمہاری سخت دلی کے سبب تمکو اجازت دی کہ اپنی جورو کو چھوڑ دو پر ابتدا میں ایسا نہ تھا " اس سے صاف پایا جاتا ہی کہ وہ حکم خدا کا اُس زمانہ کے لوگوں کے مزاج کے مناسب تھا' جب حضرت مسیح علیہ السلام کے آنے سے دلوں میں رحمت اور شفقت پیدا ہوئی تو اُسوقت دوسری دوا کا استعمال کیا گیا یعنی طلاق دینے کا حکم منسوخ ہوگیا *

باقی رہی دوسری بات اُسکی نسبت ہم مسلمانوں کا یہہ مذہب ہی کہ تمام انبیاء نے جسقدر صفات خدا تعالیٰ کی بیان فرمائی ہیں' اور حالات قیامت کے بتائے ہیں' یا جو گذشتہ واقعات کی خبریں دی ہیں' یا جو آیندہ کے واقعات کی پیشین گوئی کی ہی' اُسمیں کبھی نسخ نہیں ہوسکتا' اور اسیطرح جو دعائیں کہ انبیاء نے خود مانگیں یا اُنکے مانگنے کی اجازت دی' یا جو مناجاتیں خدا کے سامنے اُنھوں نے کیں یا کرنے کی اجازت دی' اُنمیں بھی کسیطرح پر نسخ نہیں ہوسکتا اور اسیطرح جو اصلی مقصد انبیاء کے بھیجنے سے ہی جسپر انسان کی نجات ابدی موقوف ہی' یعنی خدا کو واحد جاننا' اور اُسکی عبادت کرنا' اور اپنی روح کو بری باتوں سے پاک کرنا' اور جو صفتیں خدا کی ذات میں ہیں اُن صفات کو بقدر طاقت بشری اپنے میں پیدا کرنا اُسمیں بھی کسیطرح نسخ نہیں ہوسکتا' صرف باقی رہ گئی یہہ بات کہ خدا کی عبادت کسطرح پر کی جاوے' اور اپنے نفس

† متی ۱۹ — ۸ — مارک ۱۰ — ۵

میں کسطرح پر وہ صفات پیدا کی جاویں اس میں البتہ نسخ کا احتمال ہی مگر اُنہی معنوں میں جو اوپر مذکور ہوئے کیونکہ رفتہ رفتہ انسان کی عقل اور اُسکا علم روز بروز ایک حد تک ترقی پاتا ہی پس ضرور ہی کہ جب تک طریقہ اُن صفات کے حاصل کرنے کا غایت حد تک نہ پہونچ جاوے اُس وقت تک اُس طریقہ میں ترقی ہوتی رہے *

اب سمجھنا چاہیئے کہ جو لوگ یہہ بات سمجھتے ہیں کہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں یہہ بات ہی کہ زبور کے آنے سے توریت اور انجیل کے آنے سے زبور اور قرآن کے آنے سے انجیل اس مراد سے منسوخ ہوگئی کہ اُنمیں کچھہ نقص تھا یہہ اُنکی سمجھہ محض غلط ہی نہ ہم مسلمانوں کے مذہب میں یہہ بات ہی نہ ہمارا یہہ اعتقاد ہی اور اگر کوئی جاہل مسلمان اسکے برخلاف کہے تو وہ اپنے مذہب اور اپنے مذہب کے احکام سے واقف نہیں *

الحمدالله کہ میری تفسیر کے مقدمات تمام ہوئے ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم *

تبیین الکلام

فی

تفسیر التوراة والانجیل علیٰ ملة الاسلام

حصہ دوم

توریت مقدس

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی کتابوں میں سے پہلی کتاب

مسمیٰ بہ

کتاب پیدایش

از باب اول تا باب یازدھم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ عہد عتیق

بیبل یونانی لفظ ہی اور اُسکے معنی کتاب کے ہیں، مگر اب یہہ لفظ ہرایک کتاب پر نہیں بولا جاتا بلکہ خاص اُس کتاب پر بولا جاتا ہی جسمیں خدا کی بہیجی ہوئی وہ وحیاں لکہی گئی ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل اور حضرت مسیح علیہ السلام اور اُن کے حواریوں کو پہونچیں *

اسکریپچرز جمع ہی اسکریپچر کی اور اُسکے معنی ہیں تحریروں کے، یہہ لفظ لیٹن یعنی رومی لفظ سے نکلا ہی، لیٹن میں اِسکو اسکریپچرا کہتے ہیں اور وہ مشتق ہوا ہی اسکریبو جسکے معنی ہیں تحریر کے، مگر اب یہہ لفظ بہی ہرایک تحریر پر نہیں بولا جاتا بلکہ خاص اُنہیں پاک تحریروں کے لیئے کہا جاتا ہی جنمیں خدا کی بہیجی ہوئی وہ وحیاں لکہی گئی ہیں جو انبیاء بنی اسرائیل اور حضرت مسیح علیہ السلام اور اُن کے حواریوں کو پہونچیں، پس بیبل اور اسکریپچرز دونوں لفظوں سے ایک ہی مراد ہی *

علماء مسیحی نے بیبل یا اسکریپچرز کو دو حصوں میں تقسیم کیا ہی، ایک اولڈ تستمنٹ جسکے معنی ہیں پرانے عہد نامہ کے اور جسکو کہا جاتا ہی عہد عتیق، دوسرا نیو تستمنٹ جسکے معنی ہیں نیا عہد نامہ اور جسکو کہا جاتا ہی عہد جدید *

عہد عتیق میں وہ کتابیں داخل ہیں جو قبل حضرت مسیح علیہ السلام کے انبیاء بنی اسرائیل کو ملیں، اور عہد جدید میں وہ کتاب ہی جو حضرت مسیح کو دی گئی معہ اُن ناموں اور رسالوں کے جو اُنکے حواریوں نے لکہے *

علماء عیسائی عہد عتیق کی کتابوں کو ۳۹ شمار کرتے ہیں، اور بہ ترتیب زمانہ تحریر کے اُنکو بیبل میں شامل کرتے ہیں، مگر یہودی عالم اُنکو بہ تعداد عبری زبان کی الف بے کے حرفوں کے بائیس شمار کرتے ہیں اور کئی کئی کتابونکو ایک کتاب گنتے ہیں، اور اُنکو تین سلسلوں میں منسلک کرتے ہیں — اُنکا شمار اور اُنکے سلسلے اسطرح پر ہیں *

پہلے سلسلہ میں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پانچ کتابیں ایک کتاب میں تہیں جسکو وہ قانون کہتے تہے *

۱ کتاب پیدایش	۴ کتاب اعداد
۲ کتاب خروج	۵ کتاب استثنا
۳ کتاب احبار	

دوسرے سلسلہ میں تیرہ کتابیں تہیں اور اُنکو پرافتس یعنی کتب پیغمبران کہتے ہے *

۱ کتاب یوشع ۲ کتاب قضات معہ روث } ایک کتاب میں	۹ کتاب اشعیاہ
۳ دونوں کتابیں شموئیل کی ایک کتاب میں	۱۰ دونوں کتابیں یرمیاہ کی ایک کتاب میں
۴ دونوں کتابیں سلاطین کی ایک کتاب میں	۱۱ کتاب حزقیل
۵ کتاب عزرا ۶ کتاب نحمیا } ایک کتاب میں	۱۲ کتاب دانیال
۷ کتاب استیر	۱۳ بارہ کتابیں چھوٹے † پیغمبروں کی ایک کتاب میں
۸ کتاب ایوب	یعنی * ہوشع * یوئیل * عاموس * عوبدیاہ * یوناہ * میکاہ * ناحوم * حبقوق * صفنیاہ * حگی * زکریاہ * ملاکی *

تیسرے سلسلہ میں چار کتابیں تہیں جسکو یہودی کتبیم کہتے ہیں اور یونانی میں ہیجیو گریفا *

۱ زبور
۲ امثال سلیمان
۳ کتاب واعظ
۴ غزل الغزلات
} ایک کتاب میں

اِن کتابوں کو یہودی بعضے صرف زبور بھی کہتے تھے اسلیئے کہ سب سے اول جو کتاب تھی اُسکا نام زبور تھا *

زمانہ حال کے یہودی عہد عتیق کی کتابوں کی تعداد چوبیس گنتے ہیں اور چار سلسلوں میں منسلک کرتے ہیں *

اول قانون جسمیں پانچ کتابیں حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ہیں *

۱ پیدایش	۴ اعداد
۲ خروج	۵ استثنا
۳ احبار	

دوسرے اگلے پیغمبروں کی کتابیں جنمیں یہہ کتابیں شامل ہیں

۶ یوشع	۸ دونوں کتابیں شموئیل کی
۷ قضات	۹ دونوں کتابیں سلاطین کی

---

† چھوٹے پیغمبروں سے یہہ مراد ہی کہ اُنکی کتابیں چھوٹی تہیں اور یہہ مطلب نہیں ہی کہ وہ اَور پیغمبروں سے کمتر تھے

تیسرے پچھلے پیغمبروں کي کتابیں جن میں یہہ کتابیں داخل ھیں، اور یہہ دونوں قسم نبیئیم کہلاتي ھیں

۱۰ اشعیاہ | ۱۲ حزقیل
۱۱ یرمیاہ | ۱۳ بارہ چھوٹے پیغمبر

چوتھے کتبیم یا ھیجیو گرفا جن میں یہہ کتابیں شمار ھوتي ھیں

۱۴ زبور | ۲۰ استیر
۱۵ امثال سلیمان و غزل الغزلات | ۲۱ دانیال
۱۶ ایوب | ۲۲ عزرا
۱۷ روت | ۲۳ نحمیاہ
۱۸ نوحہ یرمیاہ | ۲۴ دونوں کتابیں تاریخ کي
۱۹ واعظ

معلوم ھوتا ھی کہ علماء مسیحیي بھي عہد عتیق کو تین حصوں میں تقسیم کرتے ھیں *

اول قانون جس میں پانچ کتابیں حضرت موسی علیہ‌السلام کي داخل ھیں

۱ کتاب پیدایش | ۴ کتاب اعداد
۲ کتاب خروج | ۵ کتاب استثنا
۳ کتاب احبار

دوم بارہ کتابیں مورخوں کي

۱ کتاب یوشع | ۷ دوم سلاطین
۲ کتاب قضات | ۸ اول تواریخ ایام
۳ کتاب روت | ۹ دوم تواریخ ایام
۴ اول شموئیل | ۱۰ کتاب عزرا
۵ دوم شموئیل | ۱۱ کتاب نحمیا
۶ اول سلاطین | ۱۲ کتاب استھر

سوم بائیس کتابیں نظم و نثر انبیا کي

۱ کتاب ایوب | ۶ کتاب اشعیاہ
۲ زبور داؤد | ۷ کتاب یرمیاہ
۳ امثال سلیمان | ۸ نوحہ یرمیاہ
۴ واعظ سلیمان | ۹ کتاب حزقیل
۵ سرود سلیمان | ۱۰ کتاب دانیال

۱۱	کتاب هوشیع	۱۷	کتاب ناحوم
۱۲	کتاب یوئیل	۱۸	کتاب حبقوق
۱۳	کتاب عاموص	۱۹	کتاب صفنیاه
۱۴	کتاب عوبدیاه	۲۰	کتاب حگی
۱۵	کتاب یوناه	۲۱	کتاب زکریاه
۱۶	کتاب میکاه	۲۲	کتاب ملاکی

یهه سب ملکر انتالیس کتابیں هوتی هیں *

هم مسلمانوں کی مذهبی کتابوں میں عهد عتیق کا نام کئی طرح پر آیا هی، تهی صرف لفظ الکتاب کا عهد عتیق اور عهد جدید دونوں پر بولا گیا هی جو بالکل مطابق هی لفظ بیبل کے – الله تعالی سوره بقر میں فرماتا هی که " یهودیوں نے کہا که عیسائی نهیں کچهه راه پر اور عیسائیوں نے کہا که یهودی نهیں کچهه راه پر او وه سب پڑهتے هیں کتاب " *

سورة البقر آیت ۱۱۳
وقالت الیهود لیست النصاری علی شیء وقالت النصاری لیست الیهود علی شیء وهم یتلون الکتاب

اور کبهی الکتاب کا لفظ صرف عهد عتیق کی کتاب کے لیئے استعمال کیا گیا هی کیونکه الله تعالی نے قرآن مجید میں اکثر جگهه صرف یهودیوں کو اهل کتاب کهکر پکارا هی *

اور اکثر عهد عتیق کی کل کتابوں پر صرف لفظ توریت کا استعمال کیا گیا هی کیونکه ان میں سب سے اول جو کتابیں هیں وه توریت کهلاتی هیں اور اسطرح پر نام لینے کو همارے هاں کی اصطلاح میں تسمیة الکل باسم الجز کہتے هیں، الله تعالی سوره المائده میں فرماتا هی که " اور نبیوں کے پیچهے همنے بهیجا عیسی مریم کے بیٹے کو سچ کرتا هوا اس چیز کو جو تهی آگے سے توریت " *

سورة المائدة آیت ۴۹
وقفینا علی آثارهم بعیسی ابن مریم مصدقا لما بین یدیه من التوراة

اس آیت میں بیان هوا که " اور نبیوں کے پیچهے همنے عیسی کو بهیجا " پهر فرمایا که " جو کچهه اس سے آگے تها اسکو سچا کرتا هوا بهیجا " پس " جو کچهه " کے لفظ میں اگلے نبیوں کی سب کتابیں داخل هیں، پهر الله صاحب نے اس " جو کچهه " کے لفظ کا بیان فرمایا " توریت " اس سے ثابت هوا که لفظ توریت کا کل نبیوں کی کتابوں پر جو حضرت مسیح علیه السلام سے پہلے تهے فرمایا گیا هی *

علاوه اسکے هماری مذهبی کتابوں میں بیبل کے هر ایک ٹکڑے پر صحف اور زبر اور سفر کے لفظ کا بهی اطلاق آیا هی، الله تعالی سورة النجم میں فرماتا هی " کیا خبر نهیں پهونچی جو هی موسی کے صحیفوں میں " پس حضرت موسی کی کتاب کے ٹکڑوں پر صحف کا لفظ اس آیت میں فرمایا گیا *

سورة النجم آیت ۳۶
ام لم ینبأ بما فی صحف موسی

سورۃالشعراء آیت ۱۹۶ و انہ لفی زبرالاولین

اور اللہ تعالی نے سورہ شعراء میں فرمایا ھی کہ " یہہ لکھا ھی پہلوں کی کتابوں میں" یعنی اگلے نبیوں کی کتابوں میں پس اس آیت میں اگلے نبیوں کی کتابوں پر زبر کا لفظ فرمایا گیا *

سورۃالجمعہ آیت ٥ مثل الذین حملوا التوریۃ ثم لم یحملوھا کمثل الحمار یحمل اسفارا

اور اللہ صاحب نے سورہ جمعہ میں یہودیوں پر الزام دیکر فرمایا " مثال اُن لوگوں کی جن پر توریت رکھی گئی تھی پھر اُنھوں نے اُسکے حکموں کو نہ اُتھایا گدھے کی سی مثال ھی جسپر اسفار یعنی کتابیں لدی ھوں " اور قاموس میں ھی کہ سفر کہتے ھیں توریت کے تکڑے کو *

غرضکہ عہد عتیق کی کتابوں کے ھماری مذھبی کتابوں میں متعدد نام ھیں، مگر کوئی سلسلہ تقسیم کا قایم نہیں ھی، البتہ حضرت موسی علیہ‌السلام کی پانچوں کتابوں کو بالتخصیص توریت کے نام سے پکارتے ھیں *

توریت یعنی حضرت موسی کی پانچوں کتابوں کو یونانی میں † پینتے تیوک کہتے ھیں جسکے معنی ھیں پانچ اوزار یا پانچ کتابیں، یہودی اِسکو خومسں کہتے ھیں جو بالکل مشابہ پینتے تیوک کے ھی، مگر اکثر اُسکو قانون یا قانون موسی کہتے ھیں اسلیئے کہ اُس میں مذھبی اور ملکی احکام ھیں جو خدا تعالی نے بنی اسرائیل پر بھیجے، یہودی قلمی نسخوں میں آج تک پینتے تیوک ایک جلد میں اور بڑے چھوٹے حصوں میں تقسیم ھی، اور کتاب پیدایش اور خروج اور احبار اور اعداد اور استثنا کا یہہ مرکب نام بہت قدیم ھی، اگرچہ ھمکو اسباب کی اطلاع نہیں ھی کہ اس نام نے اول کب رواج پایا مگر علانیہ ظاھر ھی کہ ان کتابوں کے نام یونانی سے لیئے گئے ھیں اور جوزیفس نے جو چند برس بعد عروج حضرت مسیح علیہ‌السلام کے تھا اپنی تصنیف میں حضرت موسی کی اِن پانچوں کتابوں کا بیان کیا ھی، اسلیئے اسباب کے یقین کرنے پر ھر طرح سے ھمکو دلیل ھی کہ سکندریہ کے مترجموں نے پینتے تیوک کا نام سپٹو ایجنٹ ترجمہ پر رکھا تھا *

اس میں کچھہ شک معلوم نہیں ھوتا کہ توریت کو حضرت موسی علیہ‌السلام نے خود اپنے ھاتھہ سے لکھا تھا اور اپنے مرنے کے قریب قبۃالضمان میں تابوت سکینہ کے ساتھہ رکھا تھا ۔ کتاب استثنا کے باب ۳۱ ورس ۲۴ لغایت ۲۶ میں ھی کہ " اور ایسا ھوا کہ جب موسی اُس شریعت کی باتوں کو کتاب میں لکھہ چکا اور وہ تمام ھوئیں تو موسی نے لاویوں کو جو خداوند کے عہدنامہ کے صندوق کو اُتھاتے تھے فرمایا کہ اس شریعت کی کتاب کو لیکے

---

† ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۴ صفحہ ۱ ۔

خداوند اپنے خدا کے عہد کے صندوق کے پہلو میں رکھو تا کہ وہ تمہارے برخلاف شاہد رہے ' پس توریت اُسي وقت سے تبۃالضمان میں تھي اُسکے بعد جب بني اسرائیل بیابان سے نکل کر کنعان میں آباد ہوئے' اور جب حضرت سلیمان علیہ‌السلام نے بیت‌المقدس یا مسجد اقصیٰ تعمیر کي جسکو اُورشلیم یا یروشلیم یا جروشلیم کہتے ہیں تو وہ کتاب معہ اور تمام تبرکات اور تابوت سکینہ کے وہاں رکھي گئي' اور حضرت سلیمان نے فرمایا کہ اُسکے بعد جسقدر اوّر کتابیں نبیوں کي لکھي گئي ہیں وہ بھي اُسي مقدس جگہہ میں رکھي جاویں' اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ تمام کتابیں یوناہ اور عاموص اور ہوشیع اور یوئیل اور میکاہ اور ناحوم اور صفنیاہ اور یرمیاہ اور حبقوق اور عوبدیاہ پیغمبروں کي جو بابل کي قید سے پیشتر لکھي گئي تھیں وہ سب بیت‌المقدس میں رکھي گئي تھیں *

سنہ ۵۸۸ قبل مسیح میں بخت نصر نے بیت‌المقدس کو جلا دیا ' اب یہہ بات تحقیق نہیں ہی کہ اُس آفت میں وہ قلمي نسخے بھي جلگئے یا نہیں' مگر علماء عیسائي بہت سے معتمد دلیلوں سے ثابت کرتے ہیں کہ وہ نسخے بالکل معدوم نہیں ہوئے تھے بلکہ بجنسہٖ یا اصلي نسخے یا اُنکي نقلیں بچ گئي تھیں *

† وہ کہتے ہیں کہ اول تو اُس زمانہ کے لوگ یا وہ پیغمبر جو اُسکے بعد ہوئے کتب مقدسہ کے جل جانے یا معدوم ہوجانے کي کچھہ شکایت نہیں کرتے' دوسرے یہہ کہ بخت نصر نے بیت‌المقدس کے خزانوں کو ادب کے لوٹے مقدس سمجھہ کر بیت‌المقدس میں محفوظ رکھا تھا ۔ اسلیئے غالب ہی کہ یہہ اصلي نسخے بھي اُس میں بچ گئے ہوں بالخصوص اِس وجہہ سے کہ بخت نصر یہودي مذہب سے خاص دشمني نرکھتا تھا ۔ باوجود اِن سب باتوں کے اگر یہہ قبول کرلیں کہ وہ اصلي کتابیں بیت‌المقدس کے ساتھہ برباد ہوگئي تھیں تو بھي یہہ بات یقیني ہی کہ اُس وقت میں اُن کي بہت سي نقلیں تھیں' اور اِس بات میں کچھہ شک نہیں ۔ ہوسکتا ہی کہ اُن میں سے چند کتابوں کو بھوکھي بابل کو لیگئے ہوں اور باقي یہودیہ میں رہگئي ہوں ــــ کتب مقدسہ کي اس قدر تعظیم تھي اور ایسے دور دراز مقاموں میں پھیل گئي تھیں کہ اُن سب نسخوں کے ضایع یا تلف ہوجانے کا امکان نہیں تھا – علاوہ اسکے کتاب دانیال باب ۹ ــــ ۱۱ و ۱۲ سے پایا جاتا ہی کہ زمانہ قید میں توریت کا نسخہ موجود تھا ' اور کتاب نحمیا کے باب آٹھویں سے پایا جاتا ہی کہ قید کے تھوڑے دنوں بعد حضرت عزرا نے لوگوں کو توریت صرف سنائي اور سمجھائي ہي نہیں بلکہ حضرت موسیٰ کے قانون اور رسومات کے بموجب تمام الہیہ پرستش اور تمام قربانیوں کو جاري کیا تھا' پس اُسوقت میں توریت کا کم سے کم ایک صحیح نسخہ ضرور ہوگا' کیونکہ اِسبات کا یقین نہیں ہوسکتا کہ اُنھوں نے ایسي عبادت کے ازسرنو قایم کرنے کا قصد کیا ہو

† تفسیر ڈائلي جلد ۲ صفحہ ۳۰

جس میں سب چھوٹی چھوٹی رسومات جنکو حضرت موسیٰ نے مقرر کیا تھا واجب
العمیل خیال کیجاتی تھیں اور اگر اُن سے ذرا بھی انحراف ہوتا تھا تو نہایت بےادبی کلام
الٰہی کی سمجھی جاتی تھی، پس یہہ سب باتیں کیونکر ہوتیں اگر حضرت عزرا کے پاس
خواہ اصلی نسخہ توریت کا خواہ ایک ایسی نقل جسکی صحت پر لوگوں کے دلوں میں
کچھہ شک نہ تھا حقیقت میں نہوتی *

یہودیوں کے مذہب میں ایک ایسی روایت ہی جسپر کوئی اعتراض نہیں کرتا، وہ یہہ ہی
بیت‌المقدس کے دوبارہ بننے کے تقریباً پچاس برس بعد حضرت عزرا نے باتفاق علماے یہود
کے کتاب ہاے اقدس کا ایک مجموعہ بنایا کہ جس میں یہودیوں کے دید میں جانے
کے وقت سے یہہ کتابیں درج کئی تھیں، یوحنہ یرمیاہ، کتاب حزقیال، کتاب دانیال، کتاب حجّی،
کتاب زکریاہ، جو کہ حضرت عزرا کو خود الہام ہوا تھا اسلیئے نہیں ڈرنا چاہیئے کہ جو کچھہ
اُنکی ہدایت سے کیا گیا تھا وہ سب صادق تھا، اِس اصلی مجموعہ میں جو بموجب قدیم
رسم کے بیت‌المقدس میں رکھا گیا تھا بعد کو وہ پاک کتابیں جنکو خود حضرت عزرا نے لکھا
تھا شامل کی گئی تھیں، اور کتابیں نحمیا اور ملاکی کی بھی جو بعد وفات حضرت عزرا کے
لکھی گئیں تھیں شامل کی گئی تھیں، اِن کتابوں کا ملانا غالباً سائیمن نامی نے جو علماے یہود
معروف بہ سنیگاگ اعظم میں سے آخیر تھا عہد عتیق کی کتابوں کو پورا کرنے کے لیئے کیا تھا،
کیونکہ ملاکی کے بعد کوئی پیغمبر حضرت یحییٰ تک پیدا نہوا تھا جسنے کوئی کتاب عہدناموں کی
شامل کیا اور جسکے حق میں ملاکی نے باب ۴—۵ میں پیشین گوئی کی کہ وہ عیسیٰ کے آنے سے
پیشرو آویگا — اب یہہ بات تحقیق نہیں کی جاسکتی کہ آیا حضرت عزرا کے نسخہ کتاب‌ہاے
اقدس کو انطیا کس اپی فینس نے بروقت تاراج کرنے بیت‌المقدس کے برباد کیا یا نہیں،
اور نہ اسکا تحقیق کرنا کچھہ ضرور ہی، کیونکہ یہہ بات معلوم ہی کہ جوڈس مکابیس نے
بیت‌المقدس کی مرمت کی اور خدا کی عبادت بجالانے کو ہرایک چیز اُسنے مہیا کی
جس میں ایک صحیح نسخہ بھی تھا گو وہ حضرت عزرا کا اصلی نسخہ نہو، یہہ نسخہ
خواہ حضرت عزرا کا تھا یا نہ تھا بیت‌المقدس میں اُسوقت تک رہا جبتک ٹائیٹس نے
اورسلیم کو فتح کیا، اور اُسکے بعد روم کبیر میں لیجایا گیا اور ویسپیشین کے شاہی محل میں
رکھا گیا *

یہہ تمام وجوہات اور دلایل جو علماء مسیحی نے بیان کیں ہم مسلمانوں کے مذہب
سے کسی طرح مخالفت نہیں رکھتیں اور سب کی سب قابل تسلیم کے ہیں، اگرچہ
ہمارے ہاں کی کتابوں سے یہہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ بخت نصر کے بیت‌المقدس کے
برباد کرنے کے بعد کوئی نسخہ توریت کا مطابق اُس نسخہ کے جو حضرت موسیٰ علیہ‌السلام
نے خود لکھا تھا باقی رہا تھا، مگر یہہ بات ثابت ہی کہ حضرت عزرا علیہ‌السلام نے توریت

کو از سرنو لکھا ' اور کچھہ شبہہ نہیں کہ یہہ نسخے توریت کے جو اب پائے جاتے ہیں اُسیکی نقل ہیں جو حضرت عزرا علیہ السلام نے لکھے تھے *

امام فخرالدین رازي صاحب اپني تفسیر میں ابن عباس سے روایت لکھتے ہیں کہ

تفسیر کبیر سورہ توبہ آیت ۳۰
عن ابن عباس ان الیهود اضاعوا التوراة وعملوا بغیر الحق فانساهم الله التوراة ونسخها الله من صدورهم فتضرع عزیر الی الله وابتهل له فعاد حفظ التوراة الی قلبه فانذر قومه به فلما جربوه وجدوه صادقا فقالوا مابیشر هذا العزیر الا انه ابن الله وقال الکلبي قتل بخت نصر علماء هم فلم یبق فیهم احد یعرف التوراة وقال السدي العمالقة قتلوا هم فلم یبق منهم یعرف التوراة

" یہودیوں نے کھودیا تھا توریت کو اور جو اصلي حکم تھا اُسکے برخلاف کام کرتے تھے پھر اللہ نے توریت اُنسے بھلا دي اور اُنکے دلونسے بھي لے لي پھر عزیر نے اللہ کے سامنے عاجزي کي اور اُسکے سامنے دلي انکسار کیا پھر اللہ نے اُنکے دلکو توریت یاد دلادي پھر اُس سے اُنہوں نے بني اسرائیل کو ہدایت کي جب اُنہوں نے تجربہ کیا تو اُنہوں نے صحیح پایا پھر کہنے لگے کہ عزیر تو آدمي نہیں ہی مگر وہ تو خدا کا بیٹا ہی اور کلبي نے یہہ بات کہي کہ بخت نصر نے یہودیوں کے عالموں کو قتل کرڈالا تھا اور اُنمیں کوئي نہیں رہا تھا جو توریت کو جانتا ہو پھر حضرت عزیر کو اللہ تعالی نے یاد دلائي اور سدي نے یہہ بات کہي ہی کہ عمالقہ نے یہودیوں کو قتل کرڈالا تھا اور اُن میں کوئي نہیں رہا تھا جو توریت کو جانتا ہو پھر حضرت عزیر کو اللہ تعالی نے یاد دلائي *

غرضکہ ان روایتوں سے یہہ بات ثابت ہی کہ یہہ توریتیں جو اب موجود ہیں حضرت عزرا کي لکھي ہوئي ہیں' اور ہم مسلمانوں کے مذہب کے بموجب جیسا اعتبار اور عظمت اُس توریت کي تھي جسکو خود حضرت موسی نے لکھا تھا ویسا ہي اعتبار اور عظمت اِس توریت کي ہی جسکو حضرت عزرا نے خدا کے الہام سے لکھا ہی کیونکہ حضرت موسی اور حضرت عزرا دونوں نبي تھے اورہم مسلمان کسي نبي میں کچھہ فرق نہیں کرتے *

علاوہ اسکے ہم مسلمانوں کے مذہب بموجب اس توریت کے اصلی ہونے کي ایک بڑي دلیل یہہ ہی کہ یہي توریتیں ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت میں مروج تھیں ' اور باوجودیکہ یہودیوں کو تحریف کا بڑا الزام دیا گیا تھا مگر اسبات کا الزام کہ یہہ توریت اصلي نہیں ہی کبھي نہیں دیا گیا ' اسکا سبب یہي تھا کہ جو توریت حضرت موسی نے خود لکھي تھي اور اُسکے معدوم ہوجانے کے بعد جو توریت عزرا نے الہام سے لکھي تھي اُن دونوں کا اعتبار اور عظمت برابر تھي کچھہ فرق نہ تھا *

اب مناسب ہی کہ ہم اس مقام پر اُن لوگوں کي طرف متوجہہ ہوں جو لوگ توریت مقدس کي صحت پر شبہہ کرتے ہیں گو اُنکے اعتراضات کیسے ہی ناقابل التفات ہوں *

وہ لوگ دو طرح سے ان کتابوں پر شبہہ کرتے ہیں اول یہہ کہ اِن کتابوں کے بہت سے درسوں سے جنمیں سے کسیقدر کا حوالہ حاشیہ پر ہی پایا جاتا ہی کہ یہہ کتابیں حضرت

خروج باب ۳—۱ موسی علیہ السلام کی لکھی ہوئی نہیں ہیں

" " ۳ بلکہ کسی اَور شخص نے حضرت موسی کا حال

" ۱۱ لکھا ہی، کیونکہ ان کتابوں میں حضرت موسی کی

" ۱۴ طرف کوئی متکلم کی ضمیر نہیں ہی بلکہ اکثر غائب

" ۱۵ کی ضمیر ہی، اور اکثر جگہہ لکھا گیا ہی کہ موسی

۴—۱ نے یوں کہا خدا نے موسی سے یہہ کہا، جس سے

" ۴ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت موسی اس کے لکھنے

" ۱۰ والے نہیں ہیں کوئی دوسرا شخص لکھتا ہی،

" ۱۴ کیونکہ اگر وہ ہوتے تو متکلم کے صیغہ سے لکھتے *

" ۱۹ دوسرے یہہ کہ بعض ایسے نام اور حالات

" ۲۰ ان کتابوں میں آئے ہیں جو بہت دنوں بعد

" ۲۱ حضرت موسی علیہ السلام کے واقع ہوئے ہیں *

" ۲۸ پیدایش باب ۱۳—۱۸ میں ہی " اور

" ۲۹ ابرام نے اپنا ڈیرہ اُٹھایا اور ممری کے بلوطوں

۵—۲۲ میں جو حبرون میں ہی جا رہا" اور اسیطرح

۶—۱ اسی کتاب کے باب ۳۵—۲۷ اور باب ۳۷—۱۴

" ۲ میں حبرون کا نام آیا ہی اور حبرون ایک گانوں

" ۹ تھا بنی اسرائیل نے جب فلسطین کو فتح کیا

" ۱۰ تب اُس گانوں کا نام حبرون رکھا اگلے زمانہ

" ۱۲ میں اُسکا نام † قریہ اربع تھا اِس سے معلوم ہوتا

" ۲۶ ہی کہ یہہ کتاب بعد فتح ہونے فلسطین کے

" ۲۸ لکھی گئی ہی جو واقع ہوئی بعد زمانہ

: ۲۹ حضرت موسی علیہ السلام کے *

۷—۱ اور کتاب پیدایش باب ۳۵—۲۱ میں ہی "

" ۶ پھر اسرائیل نے کوچ کیا اور اپنا خیمہ برج عیدر

† دیکھو کتاب یوشع باب ۱۴—۱۵

و ۷ کے اُسطرف اسادہ کیا " اور عیذر اُس مینار کا
و ۱۰ نام هی جو اُورسلم کے دروازہ پر تھا اِس سے ظاہر
هی که یهه کتاب بعد تعمیر اُورسلم کے لکھی گئی هی اور تعمیر اُورسلیم کي بعد زمانه
حضرت موسی کے هوئي هی *

اور کتاب پیدایش باب ۳۱ — ۳۱ میں هی " بادشاہ جو ملک ادوم پر مسلط هوئے
پیشتر اُس سے که بني اسرائیل کا کوئي بادشاہ هو بهي هیں" اِس سے معلوم هوتا هی که یهه
کتاب بني اسرائیل میں چند بادشاہ هوچکنے کے بعد لکھي گئي هی جو حضرت موسی کے
زمانه کے بعد هوئے هیں *

اور کتاب خروج باب ۱۶ — ۳۵ و ۳۶ میں هی " اور بني اسرائیل چالیس برس
تک جب تک که وہ بستي میں آئے من کھاتے رهے جب تک که وہ زمین کنعان کي نواحي
میں آئے من کھاتے رهے اور ایک اومر ایفا کا دسواں حصه هی " اِس سے معلوم هوتا هی
که یهه کتاب اُسوقت لکھي گئي جب بني اسرائیل کنعان میں پهونچ چکے تھے اور من
کھانا موقوف هوچکا تھا اور وزن ایفا کا رائج هوگیا تھا ' اور یهه باتیں † حضرت موسی علیه
السلام کي زندگي میں نهیں هوئیں *

اور کتاب اعداد باب ۲۱ — ۳ میں هی " یهواہ نے بني اسرائیل کي آواز سني اور
کنعانیوں کو گرفتار کردیا اور اُنھوں نے اُنھیں اور اُنکي بستیوں کو حرم کردیا اور اُسنے اُس
مکان کا نام حرم رکھا " اِس سے معلوم هوتا هی که یهه کتاب اُس وقت تصنیف هوئي هی
جب کنعاني قتل هوچکے تھے اور اُن بستیوں کا نام حرمه هولیا تھا اور یهه واقعات حضرت
موسی علیه السلام کے بہت ‡ پیچھے هوئے هیں اِس سے یهه نتیجه نکلا که اس کتاب کو حضرت
موسی نے نهیں لکھا بلکه کسي اَوْر شخص نے اُن کے بہت دنوں بعد لکھا هی *

کتاب اعداد باب ۳۲ — ۴۱ میں هی که " منسا کا بیٹا یایر نکلا اور اِسنے اِس نواحي
کے گاٰنؤں کو لے لیا اور اُنکا نام یایر کے گاٰنؤں رکھا " اور کتاب استثنا کے باب ۳ — ۱۴ میں
هی که " منسا کے بیٹے یایر نے ارجوب کي ساري مملکت جسوریوں اور معکاتیوں کي نواحي
تک لے لي اور اُسنے جالوت یاور باسان اُسکا نام رکھا " (جو اُسکا نام تھا وهي نام آج
تک هی *

اِن ورسوں سے معلوم هوتا هی که یهه کتابیں اُس زمانه کے بعد لکھي گئي هیں که
جب یایر نے اُن ملکوں کو لے لیا تھا ' اور یهه واقعه بہت مدت بعد حضرت موسی کے
هوا هی *

---

† دیکھو کتاب یوشع باب ۵

‡ دیکھو کتاب قضات باب ۱ — ۱۷

کتاب استثنا باب ۳۴ میں حال وفات حضرت موسیٰ علیہ‌السلام کا اور ذکر اُنکی قبر کا مذکور ہی جس سے معلوم ہوتا ہی کہ یہہ کتاب حضرت موسیٰ علیہ‌السلام کی لکھی ہوئی نہیں ہی بلکہ کسی اَور شخص کی لکھی ہوئی ہی *

اِن اعتراضات کے رفع کرنے میں البتہ اُن لوگوں کو مشکلیں پیش آئی ہیں جو اسبات کے قایل ہوئے ہیں کہ توریت مقدس جو اب ہمارے ہاتھہ میں موجود ہی اُسی نسخہ کی نقل ہی جس کو حضرت موسیٰ علیہ‌السلام نے خود لکھا تھا ٬ مگر جبکہ ہم مسلمان اسبات کے قایل ہیں کہ یہہ توریت مقدس حضرت عزرا علیہ‌السلام کی لکھی ہوئی ہی تو کسیطرح کی مشکل باقی نہیں ہی٬ کیونکہ اِس توریت مقدس کو حضرت عزرا علیہ‌السلام نے لکھا تو ضرور تھا کہ حضرت موسیٰ کو تمام کتاب میں غایب کی ضمیر سے لکھا جاتا اور جو حالات کہ حضرت عزرا کے وقت تک گذر چکے تھے وہ اسیطرح لکھے جاتے جس طرح کہ توریت مقدس میں لکھے گئے ہیں ٬ پس اگر انصاف سے دیکھا جاوے تو یہہ سب باتیں قوی دلیل ہیں اوپر صحت توریت مقدس کے نہ کسیطرح کا اُسپر شبہہ کرنیکی *

قدیم مورخ بیان کرتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ‌السلام کی پانچوں کتابیں چون ٹکڑوں میں منقسم تھیں ـ بہت سے یہودی اسبات کے قایل ہیں کہ یہہ تقسیم خود حضرت موسیٰ علیہ‌السلام نے کی تھی٬ مگر غالباً یہہ معلوم ہوتا ہی کہ حضرت عزرا علیہ‌السلام نے یہہ تقسیم کی تھی٬ اس تقسیم کا مقصد یہہ تھا کہ ان ٹکڑوں میں سے ایک ایک ٹکڑا ہر سبت کو یہودیوں کے معبد میں پڑھا جاتا تھا٬ اُن کے حسابی سال میں چون سبت ہوتے ہیں ٬ مگر اُنکی معمولی سالوں میں سبتوں کی تعداد صرف باون تھی٬ اسلیئے وہ دو چھوٹے حصوں کو بڑے حصوں میں ملاکر اُن چون حصوں توریت مقدس کو باون حصے کرلیتے تھے *

انطیاکس ادی فینس کے ظالم عہد تک یہودی اپنے معبدوں میں صرف توریت کو پڑھتے تھے مگر جب اُسکے پڑھنے کی ممانعت ہوئی تو اُنہوں نے اُسکے بدلے پیغمبروں کی کتابوں کے چون ٹکڑے کرکو اُنکا پڑھنا مقرر کیا٬ اور جب مکابیس نے پھر توریت کے پڑھے جانے کی اجازت دی تو ہر سبت کو اول توریت مقدس میں کا ٹکڑا اور پھر پیغمبروں کی کتابوں میں کا ایک ٹکڑا پڑھا جاتا تھا *

یہہ ٹکڑے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں میں منقسم تھے٬ اور غالباً یہہ تقسیم حضرت عزرا نے خود کی تھی یا اُنکے بعد بہت قریب زمانہ میں کی گئی تھی٬ اس تقسیم کے رواج کا غالباً یہہ سبب تھا کہ جب یہودی بابل کی قید سے چھوٹ کر واپس آئے تو عبری زبان کا استعمال بہت جاتا رہا تھا اور اُسکے بدلے کالدی زبان بولی جاتی تھی ٬ اسلیئے یہہ قاعدہ ٹھیر گیا تھا کہ اول توریت مقدس اصل عبری زبان میں پڑھی جاتی تھی٬ اور اُسکے بعد لوگوں کے سمجھانے

کے لیئے کالدّی زبان میں ترجمہ سنایا جاتا تھا ' اور اس کام کے لیئے یہہ تقسیم بہت ہی مفید تھی *

زبور کے سوا باقی کتب مقدسہ کی تقسیم بابوں میں جیسیکہ اب ہمارے پاس موجود ہی بہت حال کے زمانہ کی ہی' بعضے لوگ کہتے ہیں کہ استیفن نے یہہ تقسیم کی ہی' مگر غالباً یہہ ہی کہ اس تقسیم کو ہیوگودی سینٹ کیرو نے ایجاد کیا ہی جو ہیوگودی کارتی نیلس کے نام سے مشہور ہی - یہہ شخص سنہ ۱۲۴۰ ع میں نہایت مشہور عالم تھا' اسنے کتب مقدسہ پر ایک شرح بھی لکھی اور کنکارڈنس کا طریقہ ایجاد کیا ' اُسکا منشاء یہہ تھا کہ کتب مقدسہ کا جونسا لفظ یا مقام چاہیں آسانی سے مل جاوے' اسلیئے ضرور ہوا کہ کتب مقدسہ چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کی جاویں' اور ہر ایک حصہ چھوٹے ٹکڑوں میں' اور ہر ٹکڑہ فقروں میں' کسواسطے کہ اُسوقت تک تمام بیبلوں میں مطلق تقسیم نہ تھی - یہہ حصے جب سے تقسیم ہوئے بیبل کے باب ہیں' مگر ان بابوں کی تقسیم ورسوں میں ایسی نہ تھی جیسے اب ہی - ہیوگو کی ترکیب اُنکی مکرر تقسیم کرنیکی بذریعہ حروف ا ب ت کے تھی جو حاشیہ پر ایک دوسرے سے برابر فاصلہ پر بقدر طوالت بابوں کے لکھی جاتی تھی - ان بابوں کی مکرر تقسیم ورسوں میں جیسکہ اب ہمارے پاس موجود ہی ایک مشہور یہودی عالم موردکائی نیتھن نے قریب سنہ ۱۴۴۵ ع کے کی ہی - اس عالم نے یہودیوں کے استعمال کے لیئے ہیوگو کارڈی نیلس کی بنا سے عبری کتب مقدسہ کے لیئے ایک کنکارڈنس لکھا ' اگرچہ اُسنے ہیوگو کی کتاب کے بابوں کی تقسیم میں پیروی کی' مگر اُسنے بابوں کو ورسوں کی تقسیم میں زیادہ آراستگی دی' اور ہر باب کے لیئے ورس یعنی آیتیں ایجاد کیں - یہہ ترکیب نہایت مفید اور زیادہ آرام‌دہ تھی' اور جسوقت سے ایجاد ہوئی سب اُسکو تسلیم کرتے آئے - بہر حال یہہ تقسیم بابوں اور ورسوں کی جب سے نکلی ہمیشہ مروج رہی' اور جسطرح کہ یہودیوں نے کتب مقدسہ کے بابوں کی تقسیم کو عیسائیوں سے لےلیا' اسیطرح عیسائیوں نے بابوں کی تقسیم کو یہودیوں سے حاصل کیا *

علاوہ اِسکے بیبل میں جو ہر باب کے سرے پر اُس باب کا خلاصہ ہوتا ہی اور ورسوں کے حوالے جو حاشیہ پر لکھے جاتے ہیں یہہ اصلی بیبل میں نہیں تھے حال کے زمانہ کے ایجاد ہیں' مگر ان حوالوں میں بعض حوالے وہ ہیں جنکا نشان اصل متن میں پایا جاتا ہی اس قسم کے حوالوں کو ہم الہامی سمجھتے ہیں اور اُنمیں غلطی یا نقصان کا احتمال نہیں کرتے' باقی حوالے جو عالموں نے اپنی راے سے اضافہ کیئے ہیں اُنکو ہم الہامی نہیں

سمجھنے اور اُنھیں خطا اور غلطی کا امتحان جانتے ھیں' دارمختص جو بیبل کے حاشیہ پر لکھے
جاتی ھیں یہہ بھی اصلی بیبل میں نہیں نہیں' حال کے زمانہ میں ڈاکٹر ولیم لایڈ صاحب
نے جو بشپ وارسسٹر کے تھے اور سنہ ۱۷۱۱ع میں اُنہوں نے استعمال کیا اِس کو ایجاد
کیا ھی *

بسم الله الرحمن الرحيم

ديباچه كتاب پيدايش

لفظ پيدايش ترجمه هى جينسس كا جو يوناني لفظ سے نكلا هى – اس كتاب ميں دنيا كي پيدايش اور انسان كي نسل كا بيان هى اسليئے اسكا كتاب پيدايش نام ركها هى – يهه نام ترجمه سپتو اجنت ميں ركها گيا هى ' يهودي اسكا يهه نام نهيں ليتے ' يهوديوں كي عادت تهي كه يا تو وه كتابوں كا نام اُنكے مصنفوں كے نام پر ليتے تهے يا اُس كتاب كے شروع ميں جو لفظ هوتا تها وهي نام اُس كتاب كا ليتے تهے – اِس كتاب كے شروع ميں لفظ براشيث هى جسكے معني سرے كے هيں ' اِسليئے يهودي اس كتاب كا يهي نام ليتے هيں *

جبكه هم مسلمان يهه تسليم كرتے هيں كه پانچوں كتابيں حضرت موسى عليه السلام كي دوباره حضرت عزرا عليه السلام نے لكهي هيں تو اس كتاب كو بهي هم مسلمان حضرت عزرا كي لكهي هوئي تسليم كرتے هيں' مگر جو لوگ اسمات كے قايل هيں كه يهه كتاب حضرت موسى عليه السلام كي لكهي هوئي هى اُنكو اسبات پر گفتگو كرنيكي ضرورت پيش آئي هى كه يهه كتاب كب لكهي گئي تهي – بوسي بيس اور اَوْر علماء محققين عيسائي يهه بيان كرتے هيں كه حضرت موسى نے اِس كتاب كو اُس زمانه ميں لكها جبكه وه اپني سسرال ميں مدين كے جنگل ميں بكرياں چراتے تهے – اِس راے پر بڑا اعتراض يهه هوتا هى كه اگر يهه صحيح هو تو لازم آتا هى كه يهه كتاب حضرت موسى نے نبي هونے سے اور وحي آنے سے پيشتر لكهي هى *

تهيودورت صاحب كي راے جسكو مولڈن هيور صاحب اور اَوْر متاخرين علماء محققين عيسائي بهي اختيار كرتے هيں يهه هى كه " حضرت موسى نے اِس كتاب كو اُسوقت ميں لكها هى جبكه وه مصر سے بني اسرائيل كو نكال كر لائے تهے اور جبكه كوه طور يا كوه سينا پر اُنكو توريت عنايت هوئي تهي كيونكه قبل اِسكے كه خدا نے حضرت موسى كو پكارا جسكا ذكر كتاب خروج كے تيسرے باب ميں هى حضرت موسى مثل اَوْر آدميوں كے ايك انسان تهے اور نبي نهيں هوئے تهے اور بدون نبي هونيكے ايسي درستي سے تمام حالات پيدايش اور واقعات جو اُنكے وقت تك گذرے نهيں لكهه سكتے تهے " اِس راے پر بجز اِسكے كه ايك قياسي بات هى اور اِسكي كوئي سند موجود نهيں هى اَوْر كچهه اعتراض نهيں هوسكتا *

ربی موسی بن نکمان اور اؤر عالم یہودیوں کی یہہ راے ھی کہ جبکہ حضرت موسی کو کوہ طور پر چالیس دن خدا کے سامنے حاضر رہنے کی اجازت هوئی تهی اُن دنوں میں خدا تعالی نے حضرت موسی کو اس کتاب کا تمام مضمون بتا دیا تها' اور پہاڑ پر سے اُترنے کے بعد اُنہوں نے اُسکو لکها ' اِس راے کی سند میں وہ لوگ کتاب خروج باب ۲۴ — ۱۲ پیش کرتے هیں جو یہہ هی " اور خداوند نے موسی کو کہا کہ پہاڑ پر مجهہ پاس آ اور وهاں رہ اور میں تجهے پتهر کی لوحیں اور شریعت اور احکام جو میںنے لکهے هیں دونگا تاکہ تو اُنہیں سکهلاوے" یہہ عالم کہتے هیں کہ پتهر کی لوحوں سے تو وہ دس احکام مراد هیں جو حضرت موسی کو ملے تهے' اور شریعت سے تمام وہ احکامات مراد هیں جو مذهبی رسومات اور شرعی باتوں سے متعلق هیں' اور اؤر احکام سے تمام باقی تحریریں حضرت موسی علیہ السلام کی مراد هیں جو تعلیمانہ یا مورخانہ لکهی هیں — اس راے پر کوئی اعتراض واقع نہیں هوسکتا ' کیونکہ جو کتاب حضرت موسی علیہ السلام نے لکهی تهی وہ بلاشبہہ ان تمام واقعات کے بعد لکهی هوگی کیونکہ اُس سے پہلے لکها جانا ممکن نہ تها *

باوجود ان تمام باتوں کے علماء محققین کی یہہ راے هی کہ درحقیقت زمانہ تحریر اُس کتاب کا جسکو حضرت موسی علیہ السلام نے لکها تها تحقیق نہیں اور نہ اُسکا تحقیق هونا ممکن هی ' چنانچہ † هارن صاحب نے ایک بڑے مذهبی مورخ کا قول نقل کیا هی کہ " اِس بات کو قرار دینا کہ اِن راؤں میں سے (یعنی جو رائیں درباب اختلاف زمانہ تصنیف کتاب پیدایش کے هیں) کون سی راے نہایت عمدہ اصلیت رکهتی هی جیسا کہ غیر ضروری هی ویساهی غیر ممکن هی ' اور همارے لیئے یہہ جاننا کافی هی کہ موسی اِس مقدس کتاب کی تصنیف میں ناقابل تصور قوت سے مدد کیا گیا تها ' اور جس کتاب کو موسی نے قوانین اور احکام کا جو آیندہ کی کتابوں میں هیں مناسب دیباچہ سمجها هی *

هم مسلمانوں کے مذهب کے بموجب یہہ بات ناقابل شبہہ کے هی کہ یہہ کتاب ازروے الہام کے لکهی هی کیونکہ اِس میں دنیا کے پیدا هونے کے ایسے حالات لکهے گئے هیں جنکا بغیر الہام کے لکها جانا ممکن نہیں هی ' اور بہت سے قصص اگلے زمانوں کے جو قرآن مجید میں خدا تعالی نے فرمائے هیں ' اور جن میں هم مسلمان ذرا بهی شبہہ نہیں رکهتے وہ اِس میں پائے جاتے هیں *

اس کتاب میں بموجب عام حساب کے دو هزار تین سو اُنہتر برس کے حالات مندرج هیں ' اور ڈاکٹر هیلر صاحب نے جو اِس زمانہ کو وسعت دی هی اُن کے حساب بموجب تین هزار چهہ سو اُنیس برس کے حالات هیں' اور دنیا کی پیدایش اور انسان کی خلقت '

† هارن صاحب کا انٹرو ڈکشن جلد ۴ صفحہ ۴

اور اُن کا پھیلنا ' اور طوفان کا آنا' اور زمین کا انسانوں میں تقسیم ہونا ' اور زبانوں کا اختلاف ' اور نبیوں کے حالات حضرت یوسف علیہ السلام کی وفات تک اِس کتاب میں مذکور ھیں *

اِس کتاب کے پہلے اور دوسرے اور تیسرے باب پر بعض عیسائی عالموں نے بہت گفتگو کی ھی - علماء محققین جرمن اور علماء موحدین انگلستان جو یونی ٹیرین کہلاتے ھیں علی الخصوص بائیر صاحب اور روزن ملر صاحب اور ڈاکٹر گیڈس صاحب کی یہہ راے ھی کہ بیان پیدایش اور ذکر تنزل حضرت آدم علیہ السلام واقعات اصلیہ نہیں ھیں بلکہ دانائی سے ایک بنایا ھوا قصہ ھی جسکو حضرت موسی علیہ السلام نے یونانی مورخوں کے طریق پر اپنے قوانین کے باوقار ھونے کے لیئے بنا لیا تھا ' اور اُسکے ذریعہ سے گناہ کی اصلیت کا نشان بتایا تھا ' پس یہہ باب گویا بطور دلالت استہلال یا تشبیہ شاعرانہ کے ھیں ' اسلیئے وہ عالم ان میں سے بہت باتوں کو صرف شاعرانہ جھوت سمجھتے ھیں روزن ملر صاحب کہتے ھیں کہ یہہ ایک ایسی حقیقی بات ھی جسپر اعتراض نہیں ھوسکتا *

یہودی عالموں کی جو حضرت مسیح علیہ السلام سے پیشتر تھے یہہ راے ھی کہ اس کتاب کے تینوں بابوں میں جوکچھہ مذکور ھی وہ اصلی اور حقیقی ھی' یعنی جس طرح مذکور ھی اُسی طرح پر ھوا ھی *

بعض علماء مفسرین عیسائی نے یہہ طریقہ اختیار کیا ھی کہ اِن بابوں کے بعض حصوں کو بطور تمثیل کے سمجھتے ھیں اور بعض سے لفظی معنی مراد لیتے ھیں *

† هارن صاحب نے اپنے انٹرو ڈکشن میں اسپر بہت سی گفتگو کی ھی اور عہد عتیق اور عہد جدید کی کتابوں کی بہت سی سندوں سے ثابت کیا ھی کہ اِن بابوں میں کوئی بات بھی بطور قصہ کے مذکور نہیں ھی بلکہ سب اصلی اور حقیقی ھیں' ایک نہایت عمدہ دلیل اُنہوں نے یہہ لکھی ھی کہ " جب یہہ بات مانی جاوے کہ حضرت موسی علیہ السلام نے وحی کے بموجب توریت لکھی ھی تب یہہ خیال کرنا نا ممکن ھی کہ اُنہوں نے پیدایش اور تنزل انسان کا بیان جھوت لکھا اور بطور وحی کے لوگوں کو دیا کیونکہ یہہ بات خدا کی نسبت دشنام دھی سے کم نہوگی" *

هارن صاحب اسبات کی بھی اجازت نہیں دیتے کہ ان بابوں کی کوئی بات بھی تمثیلی سمجھی جاوے' بلکہ وہ لکھتے ھیں کہ " حضرت موسی علیہ السلام کی تاریخ بیان اصلی حقیقتوں کا ھی اس تمام تاریخ کو تمثیلی سمجھنا اسپر نہایت پریشانی کا پردہ ڈالنا اور تمام توریت کو شک اور تاریکی میں مبتلا کرنا ھی نہیں ھی بلکہ مذھب عیسائی کی بنیاد کو زلزلہ دینا ھی جسکی ابتدا اُس وعدہ سے ھی کہ عورت کا تخم سانپ کے سر کو کچلیگا - فی الحقیقت اگر ھم تنزل انسان کی تاریخ کو سواے ظاھری لفظی مراد کے اور

---

† هارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۹ — ۹

کسی مراد میں سمجھیں تو ہم بڑی پریشانیوں میں مبتلا ہونگے - بعض مفسروں نے ان تمام مشکلات کے دفع کرنے کو اسطرح پر کوشش کی ہی کہ حضرت موسیٰ کی تاریخ کے بعض حصوں کو تمثیلی مراد میں لیا ہی اور بعض کو لفظی مراد میں، مگر ایسا کرنا ایک ایسا طور ہی کہ جو اُس تاریخ کے مضمون کی اصلیت اور منشاء سے اور ایک ایسے مورخ کی راؤں سے بالکل نامطابق ہی جسکی کتاب کی مشہور علامتیں سادگی اور صفائی اور راستی ہیں، اُس میں نہ ملاوٹ ہی اور نہ بناوٹ ہی کل تمثیلی ہی یا کل لفظی ہی - اگرچہ چند اعتراض کتاب پیدایش کے زمانہ ہمارے واقعات پر کیئے گئے ہیں اِس طور سے کہ اُسکی رو سے دنیا کی مدت کم ثابت ہوتی ہی بہ نسبت اِسکے جیسا کہ بعض زمانہ حال کے خود پسند حکماء کے خیالات سے ثابت ہوتا ہی، مگر جسقدر زیادہ امتحان کیا جاوے اور جو فضول اور ناقابل بیانات کالیدیا والوں اور مصریوں اور چینیوں اور ہندیوں کی تاریخ میں ہیں اُن سے جسقدر زیادہ مقابلہ کیا جاوے اُتناہی زیادہ استحکام سے اس کتاب کے زمانوں کی تاریخ کی صداقت اور سچائی قایم ہوتی ہی، حاصل کلام یہہ ہی کہ بدون اِس تاریخ کے دنیا میں جیسکہ اب روشنی ہی اسیقدر اُس میں تاریکی ہوتی، کیونکہ یہہ نہیں جانا جاتا کہ کہاں سے دنیا آئی اور کہاں کو جاتی ہی، اِس مقدس کتاب کے اول صفحہ سے ایک بچہ ایک گھنٹہ میں اُس سے زیادہ واقفیت حاصل کر سکتا ہی جتنے میں تمام حکماء نے دنیا کے بغیر اس کتاب کے ہزار برس میں حاصل کی ہی *

ہم مسلمان اِسباب میں ہارن صاحب کے بالکل طرفدار ہیں بلکہ ہمارے مذہب بموجب یہہ خیال کرنا کہ حضرت موسیٰ علیہ‌السلام یا حضرت عزرا علیہ‌السلام نے یہہ جھوٹا قصہ اپنی طرف سے بنادیا ہی محض کفر و الحاد ہی، مگر ہارن صاحب نے جو اسقدر سختی کی ہی کہ اِسمیں سے کسی مقام کو بھی تمثیلی مراد میں لینا جایز نہیں رکھہ اس میں ہم اُن کے ساتھہ نہیں ہیں، ہم مسلمانوں کے ہاں قاعدہ ہی کہ ہمیشہ جہاں تک ہوسکتا ہی لفظ سے اُسکے اصلی اور حقیقی معنی مراد لیتے ہیں، مگر جہاں کہیں کہ سیاق کلام سے یا اَور کسی دلیل سے معلوم ہوتا ہی کہ یہاں حقیقی معنی مراد نہیں ہیں بلکہ تمثیلی معنی مراد ہیں جسکو ہم مجاز یا استعارہ کہتے ہیں وہاں اُسکے تمثیلی معنی قرار دیتے ہیں، مگر دلیل سے خواہ وہ دلیل اسی مقام میں موجود ہو یا دوسرے مقام میں — پس اسیطرح ہم مسلمان اِن بابوں میں اور نیز تمام بیبل کے اَور مقامات میں اس طرح پر معنوں کا لینا جایز سمجھتے ہیں *

کلام الہی کی اصلی مراد سمجھنے کے لیئے بعض مقامات میں اسطرح پر معنونکا لینا جایز ہی نہیں ہی بلکہ نہایت ضروری ہی - غور کرنے کی بات ہی کہ اللہ تعالی نے ہماری تہذیب اخلاق اور پاکیزگی روح کے لیئے انبیاء بھیجے اور اُنکو وحی عنایت کی، تاکہ اُس

سے هم اپنے اخلاق بهي درست کریں اور نجات ابدي بهي حاصل کریں، پهر وه تعلیمیں همارے خیال اور گمان میں بهي نه تهیں ؛ علاوه اِسکے اُن میں ایسے دقیق اور نازک مضامین بهي هے جنکا سمجهه میں آنا اور اُنکي اصلیت اور حقیقت کا دریافت کرنا انسان کي سمجهه اور فکر سے باهر تها اور ایسے مضامین تو بهت کثرت سے هے جنکا بغیر ترقي علم کے سمجهه میں آنا غیر ممکن تها اور رحمت اور حکمت الهي مقتضي اِسبات کي تهي که هماري تمام جماعت انساني بقدر اپني اپني استعداد کے اُس سے فائده اُتهاوے ؛ خصوصاً اُسوقت میں بهي جبکه هماري سوسئیتي بچپن کی حالت میں تهي اور کسي طرح علم نے ترقي نهیں پائي تهي، اسلیئے مقتضاے حکمت یهه تها که خدا کي وحي ایسے طرز و انداز بیان سے نازل هو که اُسکے اصلي نتیجه سے کسي زمانه میں اور کوئي شخص محروم نه رهے - پس ضرور هوا که ایسے مضامین جو درحقیقت انسان کي سمجهه سے باهر هیں یا بچپن کي حالت هماري سوسئیتي کي اُنکے سمجهنے کي لیاقت نرکهتي تهي وه بطور مثال اور تشبیهه کے بیان کیئے جاویں ؛ اور گو که وه مضامین مثالي اور تشبیهي کسي زمانه میں حقیقي سمجهے گئے هوں، مگر اُس سے کچهه نقصان اور قباحت هماري خلقي اور روحاني تربیت کو نهیں بهي کیونکه اُسکے نتیجه میں خواه وه مضامین مثالي اور تشبیهي سمجهے جاویں جسطرح پر نه بیان هوئے تهے خواه اصلي اور حقیقي کسیطرح کا تفاوت نه تها ان باعثوں کے سبب ضرور تها که کلام الهي صرف بطور حقیقت هي کے نه بیان کیا جاوے بلکه بطور مثال اور تشبیهه کے بهي هو تاکه هماري ضعیف عقل اُسکے ذریعه سے اُس اصلي تعلیم اور اُسکے مقصد نتیجه سے محروم نرهے - پس کلام الهي کو یکسر تمثیل اور تشبیهه سے خالي سمجهنا اور اُسکے سیاق اور اُسکے مقتضی سے درگذرنا ایسا هي هی جیسیکه اُسکے تمام کلام کو تمثیلي اور تشبیهي اور خیالات شاعرانه سمجهنا ✱

جسطرح که اقسام مذکوره بالا کے مضامین نے جو کلام الهي میں واقع هیں اُسپر اعتقاد رکهنے والوں کو گهبرالیا هی اُسیطرح اُن الفاظ نے بهي جو کلام الهي میں واقع هیں اور حال کي ترقي علم نے اُنکے برخلاف ثابت کیا هی حد سے زیاده اُنکو گهبرا دیا هی؛ مگر وهي ترقي علم همکو یهه بهي دکهاتي هي که اُن الفاظ کے تعبیر معاني میں جسقدر قصور تها همارے علم کا تها نه کلام الهي کا ؛ درحقیقت انبیاء کے بهیجنے اور وحي کے نازل کرنے سے اصلي مقصود انسان کي روحاني تربیت هی؛ جو اُمور که تجربه اور ترقي علم پر منحصر هیں جو روز بروز انسان کو هوتي جاتي هی اُن سے کچهه بهي علاقه نهیں هی - اِسلیئے ضرور تها که جو الفاظ انبیاء کے دل میں ڈالے جاویں وه انسان کي هر حالت علم اور سمجهه سے باهر نهوں مگر اُسکے ساتهه یهه بهي ضرور تها که وه الفاظ حقیقت کے بهي برخلاف نهوں تاکه هر ایک زمانه کے آدمي بقدر اپنے علم کے جو اُسي زمانه میں رکهتے هیں اُس سے روحاني فائده اُتهاویں؛

اور جبکہ انسان کے علم کو زیادہ تر ترقي ہو اور حقیقت اشیاء نسبت سابق کے زیادہ‌تر اُس پر منکشف ہوں تو وہ جان لے کہ جو الفاظ انبیاء کے دلوں میں ڈالے گئے تھے وہ بھي اسي ترقي یافتہ علم کي طرف اشارہ کرتے تھے، اُنکے معاني کي تعبیر میں جہاں تک تصور تھا ہمارے هي علم کا تھا نہ اُن الفاظ کا - اِس بیان سے معلوم ہوسکتا هی کہ کلام انبیاء کا کسقدر عظمت اور منزلت رکھتا هی کہ باوجود ہمارے مخالف اور متباین خیالات کے مطابق حقیقت اور ہر ایک وقت ہماري روحاني تربیت کو مفید اور کافي تھا *

انبیاء بلاشبہہ خدا کي طرف سے حقیقت اشیاء اور اُن الفاظ کي حقیقي مراد سے واقف تھے، مگر جو کہ وہ الفاظ صرف ترقي علم سے علاقہ رکھتے تھے اور ہر ایک زمانہ کے آدمي بقدر اپنے علم کے اُن الفاظ کے جو معني تعبیر کرتے تھے اُس میں انبیاء کو مداخلت کرني ہرگز ضرور نہ تھي، کیونکہ وہ لوگ روحاني تربیت اور ابدي نجات دینے کو آئے تھے نہ اُن الفاظ اور اصطلاحات کي اصلاح کو، اور اگر وہ ایسا نکرتے تو جو اصلي کام اُنکا تھا وہ پیچھے پڑجاتا اور ایک نیا جھگڑا برپا ہوتا جو اُس زمانہ کے علم اور اُس زمانہ کے آدمیوں کي سمجھہ سے بالکل باہر ہوتا *

بعضے خودپسند فلاسفہ ہمکو طعنہ سے یہہ بات کہتے ہیں کہ کلام الہی کے الفاظ کے جو معني قدیم سے لیتے چلے آئے ہیں اُنکو اِس باعث سے کہ زمانہ حال کي ترقي علوم سے اصلي حقیقت اُنکے برخلاف ثابت ہوئي هی چھوڑنا نچاهیئے، کیونکہ ایسا نہو کہ آیندہ کی ترقي علم سے کوئي اور ایسي بات ثابت ہوجاوے جو اِسکے بھي برخلاف ہو، اور پھر اُن معنوں کے چھوڑنیکي بھي فکر پڑے، مگر اُنکا یہہ طعنہ ہمکو کچھہ رنج نہیں پہنچاتا کیونکہ ہمارا علم کتنا هي هم اُسکو ترقي پر پہنچاویں کلام الہی کے دقایق کے سمجھنے میں قاصر هی، مگر کلام الہي بلاشبہہ ایسي چیز هی کہ جہاں تک علم کي ترقي ہو جب هم اُس پر غور کرینگے اُسکو حقیقت کے مطابق پاوینگے، اور جہاں تک تصور پاوینگے اپنے هي علم کا پاوینگے نہ کلام الہي کا *

اگر مجھکو اندیشہ طوالت کا نہوتا تو میں اِس مقام پر اپني اِس گفتگو کے اثبات پر بہت مثالیں کلام الہي سے لاتا مگر جو کہ میري تفسیر میں یہہ تمام بحثیں اپنے اپنے موقع پر آنے والي هیں اس لیئے مناسب هی کہ اب میں اپني تفسیر پر متوجہہ ہوں *

توریت مقدس

کتاب پیدایش

پہلا باب

۱ آسمان اور زمین کی پیدایش ۳ روشنی کی ۶ فضا کی ۹ خشکی کا تری سے الگ کیا جانا ۱۱ اور سب نباتات و درختوں کا اُگنا ۱۴ سورج اور چاند اور ستاروں کی پیدایش ۲۰ دریائی جانوروں اور پرندوں کی ۲۴ جنگلی جانوروں اور چارپایوں کی ۲۶ خدا کی صورت پر انسان کے پیدا ہونے کا احوال ۲۹ اُن کی خوراک کا بندوبست *

سورۂ براشیث

توریت مقدس

* قع ۴۰۰۰م

بِرِاشِیث بَرَا اِلُهِیم اِث هَشَّمَیِم وَاِث هَارِض

۱ † شروع میں پیدا کیا خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو ‡

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

* قم ۴۵۷۵

۱ الحمدلله الذي خلق السموات والارض (سورۂ انعام آیت ۱)

الله خالق كل شی و هو علی كل شی وكیل له مقالید السموات والارض (سورۂ زمر آیت ۶۲ و ۶۳)

سب تعریف الله کو جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو الله پیدا کرنے والا هی هر چیز کا اور وہ هرچیز کا مختار نے والا هی اسیکے پاس هیں کنجیاں آسمانوں اور زمین کی

---

† یوحنا ۱ — ۱ و ۲
نامہ عبرانیان ۱ — ۱۰

‡ زبور ۸ — ۳ — ۳۳ — ۶ — ۸۹ — ۱۱ و ۱۲ — ۱۰۲ — ۲۵ — ۱۳۶ — ۵ — ۱۳۶ — ۶
اشعیاہ ۴۴ — ۲۴
یرمیاہ ۱۰ — ۱۲ — ۵۱ — ۱۵
ذکریاہ ۱۲ — ۱
اعمال ۱۴ — ۱۵ — ۱۷ — ۲۴
نامہ کلوسیان ۱ — ۱۶ و ۱۷
نامہ عبرانیان ۱۱ — ۳
مشاهدات ۴ — ۱۱ — ۱۰ — ۶

* (قع) سے اشارہ هی سال قبل ولادت حضرت مسیح (قم) سے اشارہ سال قبل ولادت محمد مصطفی صلعم *

۱ پہلے ورس سے دنیا کی پیدایش کی ترتیب کا ذکر شروع نہیں ہوا بلکہ خدا کی عظمت اور اُسکی شان جتانیکو پہلے ہی یہہ بات بتائی کہ تمام دنیا کا یعنی آسمان اور زمین کا اور جو کچھہ اُسمیں ہی پیدا کرنے والا خدا ہی اور وہی کتاب اور شریعت دیتا ہی جسکی تابعداری اُن سبکو جنکو اُسنے پیدا کیا کرنی چاہیئے ٭

ربی شمعون بن یوحا یہودی عالم نے تفسیر رشی میں لکھا ہی کہ پہلی آیت سے یہہ مت سمجھو کہ یہہ آیت مخلوقات کی ترتیب بتاتی ہی بلکہ یہہ مطلب ہی کہ آسمان اور زمین پہلے پیدا کیئے گئے یہہ مطلب نہیں ہی کہ سب سے پہلے پیدا کیئے گئے کیونکہ " براشیث " کے لفظ سے ہمیشہ ابتداے اضافی مراد ہوتی ہی ٭

اِس باب میں جس طرح پر آفرینش عالم کا بیان ہوا ہی اُس سے معلوم ہوتا ہی کہ آفرینش عالم سے پہلے خدا کی ذات کے سوا کچھہ نہ تھا جب عالم شہادت اُسنے پیدا کرنا چاہا تو سب سے پہلے پانی پیدا کیا پھر اندھیرا پھر نور پھر ہوا پھر آسمان پھر زمین پھر نباتات پھر سورج چاند ستارے پھر حیوانات پھر حضرت انسان اور یہی مذہب عالم شہادت کے پیدا ہونے میں ہم مسلمانوں کا ہی ٭

یہہ مت خیال کرو کہ یہہ کام خدا پر کچھہ مشکل تھے اسلیئے اُسنے رفتہ رفتہ اُنکو بنایا ' نہیں درحقیقت یہہ سب چیزیں ایک آن میں اُسکے کن † کے کہنے ہی موجود ہوگئی تھیں ' مگر اُسنے اپنی حکمت کاملہ سے عالم شہادت کی ایک تقدیر ‡ یعنی اندازہ مقرر کیا ہی اور اُسکی حکمت کا مقتضی یہہ ہوا کہ اُن سب چیزوں کا ظہور عالم شہادت میں ایک نہایت خوب صورت ترتیب سے اور مبنی اسباب پر ہو ' کیونکہ اُسنے اِس عالم کو عالم اسباب بنایا ہی اِسلیئے ' ان سب چیزوں کا ظہور عالم شہادت میں بہ ترتیب اور بذریعہ اسباب کے کیا ہی ٭

" الہیم " خدا کا اسم ذات نہیں ہی بلکہ اسماء صفات میں سے ہی ' علماء یہود اس مقام پر ایک نکتہ لکھتے ہیں کہ خدا نے اپنے کلام کو کیوں نہیں شروع کیا اسم ذات سے اور شروع کیا " الہیم " کے نام سے جو اسماء صفات میں سے ہی ' پھر اسکا بیان یوں کرتے ہیں کہ خدا جانتا تھا کہ اگر دنیا اسم ذات سے بنائی جائیگی جسکا مقتضی جلال اور عدالت ہی تو دنیا آباد نرہیگی ' اسلیئے اُسنے اپنی رحمت کو بڑھا دیا یعنی اپنے اسماء صفات میں سے اُس نام کے ساتھہ جسکا مقتضی رحمت ہی آباد کیا اور پھر دونوں کو یعنی

---

† زبور ۱۴۸ — ۵ سورۂ نحل آیت ۴۰ ٭

‡ زبور ۱۴۸ — ۶ سورۂ فرقان آیت ۲ ٭

عدالت اور رحم کو ملادیا جہاں کہا † " یہوہ الہیم " تاکہ انصاف اور رحم دونوں سے دنیا کا انتظام رہے — ہمارے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مخلوقات کے پیدا کرنے سے پہلے یہہ بات لکھی ہی کہ میری رحمت میرے غضب سے آگے بڑھی ہوئی ہی *

فی المشکواۃ ان اللہ تعالی کتب کتابا قبل ان یخلق الخلق ان رحمتی سبقت غضبی

علماء عیسائی اس لفظ سے تثلیث ثابت کرتے ہیں ' وہ کہتے ہیں کہ " برا " فعل واحد ہی اور " الہیم " اُسکا فاعل صیغہ جمع کا ہی اس طرز کلام سے پایا جاتا ہی کہ حضرت موسی کو خدا کے وجودونکی تثلیث ظاہر کرنے کا ارادہ تہا چنانچہ یہہ جمع کا اسم وجودوں کی جمعیت ظاہر کرتا ہی اور فعل واحد کا اُسکے ساتھہ لگانے سے خدا کی یکتائی ظاہر ہوتی ہی *

اس خیال کو تمام اگلے اور حال کے یہودی جو عبری زبان کے محاورہ سے بخوبی واقف ہیں اور ہم مسلمان بہی صحیح نہیں جانتے کیونکہ اس مقام سے نہ تثلیث پائی جاتی ہی اور نہ جمعیت وجودوں کی ثابت ہوتی ہی *

" الہیم " کے لفظ کا مادہ " الہ " ہی بمعنی عبادت مگر یہہ لفظ یہودی زبان میں مستعمل نہیں ہی " الوہ " کا لفظ جو اُس سے مشتق ہوا ہی وہ مستعمل ہی اور معبود برحق اور معبود باطل دونوں معنوں میں اسکا استعمال آتا ہی " الہیم " اسی لفظ سے بنا ہی اِسکے معنی معبودان کے ہیں اِسکا استعمال بہی معبودان باطل اور معبود برحق دونوں پر آتا ہی علاوہ اِسکے یہہ لفظ بادشاہوں اور قاضیوں اور سرداروں اور فرشتوں کے معنی میں بہی آتا ہی جمعیت کے معنی اس لفظ میں لازمی نہیں ہیں بلکہ اکثر جگہہ اُوپر واحد حقیقی شخصی کے استعمال کیا جاتا ہی چنانچہ جن ورسوں کا اشارہ حاشیہ پر ہی اُس میں خدا نے حضرت موسی کو کہا کہ میں نے تجہے فرعون کے لیئے " الہیم " بنایا اور یہہ بہی کہا کہ تو ہارون کے لیئے " الہیم " ہوگا ان ورسوں سے بخوبی ظاہر ہی کہ یہہ لفظ اکیلے حضرت موسی پر بولا گیا جنمیں کسیطرح نہ تثلیث کے نہ جمعیت کے معنی ہیں بلکہ واحد حقیقی کے معنی میں استعمال کیا گیا ہی *

الوہ بمعنی معبود برحق — نحمیا ۹ — ۱۷
الوہ بمعنی معبود باطل — دانیال ۱۱ — ۳۷ و ۳۸
۲ — تواریخ ۳۲ — ۱۵
حبقوق ۱ — ۱۱
ایوب ۱۲ — ۶

خروج ۷ — ۱
خروج ۴ — ۱۶

---

† پیدایش ۲ — ۴ —

اب یہہ دیکھنا چاہیئے کہ عبری زبان کے محاورہ کے موافق اِس لفظ کا استعمال واحد اور جمع پر کیونکر آتا ہی سو ہم کتاب مقدس پر غور کرنے سے پاتے ہیں کہ اکثر اس لفظ کا استعمال جمعیت کے معني میں معبودان باطل پر ہوا ہی اور بادشاہوں یا سرداروں اور قاضیوں یا فرشتوں پر اکثر بمعني جمعیت اور کبھي بمعني وحدت اور معبود برحق پر ہمیشہ بمعني واحد حقیقي استعمال ہوا ہی پس بموجب اِس استعمال کے ثابت ہوا کہ اس مقام پر جو "الہیم" کا لفظ معبود برحق کے معنوں میں آیا ہی صرف وحدت حقیقي اُس سے مراد ہی اور کسي طرح معني جمعیت کے اس میں نہیں ہیں پس جمعیت وجودوں کي اِس لفظ سے ثابت نہیں ہوتي اور اگر برتقدیر یہہ بات کہي جاوے کہ گو جمعیت وجودوں کي اس سے ثابت نہو مگر اِس لفظ کا بمعني جمع بھي استعمال میں آنے سے ایک لطیفہ اور اشارہ جمعیت وجودوں کا نکلتا ہی گو یہاں بمعني واحد حقیقي استعمال کیا گیا ہو مگر یہہ تقریر جب ہوسکتي ہی جب تثلیث وجودوں کي پہلے ثابت ہوجاوے حالانکہ ہم مسلمانوں کے نزدیک تمام اسکرپچرز سے بجز وحدت حقیقي کے اور کچھہ ثابت نہیں ہی *

(الوہیم) بمعني جمع واسطے معبودان باطل کے
استثنا ۱۳ — ۱۷ — ۳۲ — ۳۹
قضات ۵ — ۸ — ۱۰ — ۱۲
۱ سلاطین ۹ — ۲
۲ سلاطین ۱۹ — ۱۸
۱ تواریخ ۵ — ۲۵
۲ تواریخ ۱۳ — ۹ — ۲۵ — ۱۳
زبور ۹۷ — ۷
۱۳۶ — ۲
یرمیاہ ۲۵ — ۱۱ — ۱۱ — ۱۲
۱۶ — ۲۰

(الوہیم) بمعني بادشاہان و سرداران و قاضیان
خروج ۲۲ — ۲۸
بموجب ترجمہ انگلش
استثنا ۱۰ — ۱۷
بموجب ترجمہ انگلش
زبور ۸۲ — ۱ — ۱۳۸ — ۱
پیدایش ۶ — ۲ و ۴
بموجب ترجمہ انگلش
و ترجمہ عربي سنہ ۱۸۱۱ ع
خروج ۲۱ — ۶ — ۲۲ — ۸ — ۲۲ — ۹

(الوہیم) بمعني فرشتہہا
۱ شموئیل ۴ — ۸ — ۲۸ — ۱۳
۲ شموئیل ۷ — ۲۳
زبور ۸۲ — ۶
۸ — ۵

(الوہیم) بمعني خداے واحد حقیقي
پیدایش ۱ — ۱
۱ سلاطین ۱۸ — ۲۴
۳۹

" شمیم " اِس لفظ کا ترجمہ اکثر مترجموں نے آسمان واحد کے صیغہ سے کیا ہی مگر فارسي ترجمہ سنہ ۱۸۴۵ ع میں جمع کے لفظ سے ترجمہ ہوا ہی اور صیغہ جمع ہونا اِس لفظ کا کتاب مقدس کے اور † مقاموں میں سے بھي پایا جاتا ہی ' آسمان حقیقت میں ایک شی ہی اُسپر تعدد کا اطلاق باعتبار اُسکے انواع یا طبقات کے ہوتا ہی ' اسلیئے اُن پر خواہ مفرد کے صیغہ کا استعمال کیا جاوے خواہ جمع کے صیغہ کا دونوں کا نتیجہ صحیح ہوتا ہی *

---

† دیکھو کتاب ایوب ۲/۱ = ۲۲/۴ = ۲۷/۲ = ۳/۲ = ۳۱/۱ = ۴ زبور ۱۳۸/۲ = ۲ اشعیاہ ۱/۲

تمام متقدمین کیا یہودی اور کیا عیسائی اور کیا مسلمان یہہ خیال کرتے تھے کہ آسمان مثل گنبد کے مجسم هی اور زمین کے چاروں طرف محیط هی اور زمین کے گرد پھرتا هی اور چاند سورج ستارے سب اُس میں جڑے ہوئے ہیں اور اُسکے ساتھہ پھرتے ہیں جوزیفس صاحب نے کہا هی کہ آسمان معلق قایم هی اور بلوری خانہ کی مانند هی ٭

وہ لوگ کتابہاے اقدس † سے بھی اپنے اس خیال کی پختگی سمجھتے تھے اور مسلمان ‡ قرآن مجید کے الفاظ سے اسیطرح کے معنی نکالتے تھے ' مگر درحقیقت اسکی بجز یا قرآن مجید اِن معنوں کی طرف اشارہ نہیں کرتا ' اُن سے صرف اسیقدر ثابت ہوتا هی کہ اللہ تعالی نے آسمان کو پیدا کیا اور یہہ بات کہ وہ کیسا هی اور کیونکر هی اس سے بحث نہیں کی ' چند جا کتاب مقدس اور قرآن مجید میں ایسے لفظ آئے ہیں جن سے معلوم ہوتا هی کہ آسمان صرف اُس جو کا نام هی جو همکو بلند دکھائی دیتا هی ' کیونکہ توریت مقدس میں لکھا هی کہ اللہ تعالی نے پانی میں پھیلاؤ پیدا کیا اور اُسکا نام § آسمان رکھا ' اور ‖ قرآن مجید سے پایا جاتا هی کہ جسکا نام آسمان هی ' وہ دخان یعنی بخارات ہیں ' اور بہت جگہہ فرمایا هی کہ آسمان پر سے مینہہ برستا هی ¶ جس سے پایا جاتا هی کہ اسی جو کا جہاں سے مینہہ آتا هی آسمان نام هی ' اگلے لوگوں کے دلوں میں جو ارسطو کی حکمت بس رہی تھی اور جسکے سبب وہ یقین کرتے تھے کہ آسمان بلوری گنبد کی مانند هی اُنہوں نے کتابہاے اقدس میں جہاں ذرا بھی سہارا پایا وہی معنی لگا لیئے ٭ مگر کتاب ہاے اقدس میں جو حقیقت تھی وہ بدستور قایم هی اور همیشہ قایم رهیگی گو همارا علم اور هماری عقل کتنی هی بدلتی جاوے ٭

(ارض) زمین حقیقت میں ایک هی مگر بلحاظ اُسکی انواع کے کبھی جمع کے صیغہ سے بولی جاتی هی ¶ اور عبری زبان میں ארצות (اراصوت) اُسکی جمع آتی هی ' جیسے عربی میں ارضون اور ارضات اور اروض اور اراض اور اراضی اُسکی جمع آتی هی ' مگر یہہ اسم جنس هی اور جمع اور واحد دونوں کا نتیجہ واحد هی ٭

اِسباب میں کہ کتابہاے اقدس اور قرآن مجید سے زمین کی صورت کیسی ثابت ہوتی هی مدت سے کچھہ تنازع نہیں رہا ' اور سب لوگ سمجھتے ہیں کہ زمین گول هی اور

---

† حزقیل ۱ — ۲۲ — خروج ۲۴ — ۱۰ — زبور ۱۰۴ — ۲ ٭

‡ سورہ بقر آیت ۲۲ — سورہ رعد آیت ۲ — سورہ مومن آیت ۶۴ — سورہ ملک آیت ۳ — سورہ طور آیت ۵ ٭

§ پیدایش ۱ — ۸ ٭

‖ سورہ حم سجدہ آیت ۱۱ — سورہ النحل آیت ۶۵ ٭

¶ ۲ تواریخ ۱۳ — ۹ — ۱۷ — ۱۰ ٭

کتب سماویہ اور تحقیقات علمي کو اسباب میں متحد جانتے هیں ' مگر درباب حرکت اور سکون زمین کے اُن لوگوں کے درمیان میں جنکے دل اِن امورات پر غور فکر سے خالي هیں اور صرف اپني موروثي راے کي پیروي پر سرگرم هیں اب تک تنازع باقي هی *

اِن لوگوں کے دلوں میں ارسطو کي حکمت نے اپنا ایسا مضبوط قدم گاڑھا هی که وہ یہہ سمجھتے هیں که اگر اسبات کا اعتقاد نہ کیا جاوے که زمین ساکن هی اور وہ کسي طرح سرکتي نہیں اور آسمان اور چاند اور سورج اور ستارے سب زمین کے گرد پھرتے هیں تو تمام کتب سماویہ کي بنیاد ڈہ جاتي هی ' کیونکہ وہ اپنے اعتقاد میں کتب سماویہ کے چند مقاموں میں † سے بھي اسي طرح سمجھتے هیں ' مگر یہہ اُنکي غلطي هی کیونکہ کتب سماویہ اِس معاملہ میں چُپ هیں اور جسطرح اُنمیں زمین کا متحرک هونا مذکور نہیں هی اُسیطرح اُن سے زمین کا ساکن هونا بھي ثابت نہیں هی ' پس خواہ زمین ساکن هو اور آسمان متحرک هو اور خواہ آسمان ساکن هو اور زمین متحرک کتب سماویہ جیسیکہ تھیں اپني حقیقت پر قایم هیں ' باقي رهے وہ مقامات جن سے ارسطو کي حکمت کي پیروي کرنے والے زمین کا ساکن هونا اپنے خیالات کے موافق نکالتے هیں اُنکے خیالات کي غلطي هم اپني تفسیر میں مناسب مناسب مقامات پر هر ایک ورس کي تفسیر کے نیچے بیان کرینگے انشاء الله تعالی *

غرضکہ اِس آیت میں آسمان اور زمین کي پیدایش کے بیان سے صرف اتني بات بتاني مقصود هی که هر چیز کا پیدا کرنے والا خدا هی اُسیکے هاتھہ میں سب چیز کي کنجیاں هیں اور وهي سب چیز پر قادر هی *

مگر جب انسان کو یہہ بات معلوم هوئي که یہہ تمام عظیم‌الشان چیزیں اور جو کچھہ اُن میں هی وہ سب پیدا کیا هوا هی' تو اُسوقت اُسکے دل میں یہہ خیال گذرتا هی که اِس تمام مخلوقات سے پہلے کیا تھا ' اُسکا بیان دوسرے ورس میں هی که خدا کے سوا کچھہ نہیں تھا اور عالم شہادت میں صرف پاني تھا اور خدا کي روح اُسکو سے رهي تھي *

---

† زبور ۹۳ ــ ۱ ــ ۱۰۴ ــ ۵ ــ ۱۹ ــ ۴,۲ ــ
سورۂ یسین آیت ۳۸ ــ
سورۂ الطارق آیت ۱۱ ــ
سورۂ کہف آیت ۸۶ آیت ۹۰ ــ
سورۂ النمل آیت ۶۱ ــ
سورۂ مومن آیت ۶۴ ــ
سورۂ عم آیت ۶ ــ

توریت مقدس

قم ۴۰۰۰

(۲) وِ ھَا آرِص ھَائِیتہ تُوھُو وَ بُوھُو وِھُوشِخ عَل پِنِی تِہُوم وِرُوَاح اِلُوھِیم مِرَحِفِیتِ عَل پِنِی ھَمَّائِم *

(۳) وَیُّومِر اِلُوھِیم یِہِی آور وَیِہِی آور *

(۴) وَیَّار اِلُوھِیم اِیتہ ھَا آور کِی طُوب وَیَّبدِیل اِلُوھِیم بِین ھَا آور وُبِین ھَا ھُوشِخ *

۲ اور زمین تھی ویران اور خالی اور اندھیرا اوپر منہہ پانی کے + اور روح خدا کی ہلنے والی اوپر منہہ پانیوں کے —

۳ † اور کہا خدا نے ہو ‡ نور اور ہوا نور —

۴ اور دیکھا خدا نے نور کو کہ اچھا ہی. اور § جدا کردیا خدانے درمیان نور کے اور درمیان اندھیرے کے —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

قم ۴۵۷۵

۱ § این کان ربنا قبل ان یخلق خلقہ قال کان فی عماء ماتحتہ هواء وما فوقہ هواء || وکان عرشہ علی الماء

۳ || الحمد لله الذی خلق السموات والارض و جعل الظلمات والنور —

۴ || فالق الاصباح —

* تولج اللیل فی النہار و تولج النہار فی اللیل —

رسول خدا سے لوگوں نے پوچھا کہاں تھا ہمارا خدا پہلے پیدا کرنے اپنی خلقت کے فرمایا تھا بیچ عما کے نہ نیچے اسکے ہوا اور نہ اوپر اسکے ہوا اور تھا عرش اسکا پانی پر —

سب تعریف الله کو جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور کیا اندھیرا اور اوجالا —

نکالنے والا صبح کے اوجالے کا —

تو لاتا ہی رات کو دن میں اور تو لاتا ہی دنکو رات میں —

---

§ مشکوٰۃ باب بدء الخلق —

+ زبور ۳۳ — ۶ اشعیا ۳۰ — ۱۲ و ۱۳

| سورۃ ہود آیت ۷ —

|| سورۃ انعام آیت ۱ —

† زبور ۳۳ — ۹ —

‡ نامہ کارنتھیان ۴ — ۶ —

|| سورۃ انعام آیت ۹۶ —

§ (نسخہ) روشنی کو تاریکی سے تقسیم ہو —

* سورۃ آل عمران آیت ۲۷ —

(۵) وَ يِقْرَا اِلُوهِيم لَاُور يُوم وِ لَهُوشِخ قَارَا لَائِيلَاه وَيِهِي عِرِب وَ يِهِي بُوقِر يُوم اَحَاد

۵ * و جعلنا الليل و النهار آيتين فمحونا آيت الليل و جعلنا آيت النهار مبصرة -

۵ اور کہا خدا نے نور کو دن || اور اندھیرے کو کہا رات اور ‡ تھی شام اور تھی صبح دن پہلا

اور کیا ہمنے رات اور دن کو دو نشان پھر مٹایا ہمنے نشان رات کا اور کیا ہمنے نشان دنکا دیکھنے کو -

تفسير

۲ كوئي شخص اِس سے انكار نهيں كرسكتا كه اِس دوسرے ورس ميں بهي جو كچهه بيان هوا هى وه عالم شهادت كي ابتدا كا بيان هى، كيونكه كتاب هاے اقدس سے ارواحوں كا اور فرشتوں كا بهي وجود پايا جاتا هى اور اُن كي پيدايش كا اِس مقام پر كچهه ذكر نهيں هى *

حضرت موسى عليه‌السلام نے اُنهيں چيزوں سے جو همكو دكهلائي ديتي هيں انسانوں كو تربيت كرنا كافي سمجها تها ، اسي لئے اُنهيں كي پيدايش كا حال بتلانا شروع كيا ورنه اِس سے پهلے يهه سب كچهه اور اور بهت كچهه هوچكا تها *

هم مسلمان جسطرح كه ابتداے آفرينش عالم پر اعتقاد كرتے هيں وه يهه هى ، كه ازل سے صرف ايك مقدس اور پاك هستي تهي، جب حضرت موسى نے اُس مقدس اور پاك هستي كا نام † پوچها تو يهي جواب پايا كه " ميں وه هوں جو هوں " اور تو ميرا پيغام اسيطرح پهنچا كه " وه جو هى اُس نے مجهے بهيجا هى " اِس سے ثابت هوتا هى كه هستي مطلق وهي ايك پاك هستي هى ، يهه هستي مطلق جس طرح ازل سے موجود تهي اسي طرح تمام صفات كمال بهي اُس ميں ازل سے تهيں ، اور وه صفات كمال اور كهيں سے اُس كے پاس نهيں آئيں تهيں ، بلكه خود اُس كي ذات ميں تهيں ، نه نه بلكه اُس كي ذات وهي اُس كي صفات تهيں ، اور اُس كي صفات وهي اُس كي ذات تهي ، اُنهي صفات ميں سے اراده اور علم كي صفت بهي تهي ، اُن كا مقتضى يهه تها كه جو كچهه خدا كو كرنا تها اور جو كچهه هونا تها وه سب اُسكے علم ميں موجود هو ، چنانچه هرايك ذره ذره اور جو كچهه اُسپر گذرنے والا تها وه سب كچهه اُس كے علم ميں محفوظ تها ، اسي

---

* سورة بني اسرائيل آيت ۱۲ -

|| زبور ۷۴ — ۱۶ — ۱۰۴ — ۲۰ -

‡ (نسخه) شام اور صبح هوئي اول دن *

† خروج ۳ — ۱۴ -

صفت باري کو هم مسلمانوں کے هاں لوح و قلم تعبیر کیا هی ' مشکواۃ میں حدیث هی که " سب سے پہلے خدا نے قلم کو پیدا کیا پھر اُس کو کہا که لکھه اُس نے کہا کیا لکھوں الله تعالی نے فرمایا که لکھه اندازہ عالم کو پھر اُس نے لکھا جو تھا اور جو ابد تک هونے والا هی " یہه مت سمجھو که یہه قلم همارا سا نیزہ کا یا پر کا قلم تھا ' بلکه اُسي صفت ارادہ کو ان الفاظ سے تعبیر کیا هی تاکه لوگ محسوسات میں اُس کي مثال سمجھه کر خدا کي عظمت اور اُس کي بزرگي پر اقرار کریں *

مشکواۃ
ان اول ما خلق الله القلم فقال له اکتب قال ما اکتب قال اکتب القدر فکتب ما کان و ما هو کاین الی الابد —

اِسي طرح مشکواۃ میں حدیث هی که " الله تعالی نے آسمان و زمین پیدا کرنے سے پہلے مخلوقات کا اندازہ لکھه لیا تھا " اور بخاري میں هی که هرچیز کو لوح محفوظ میں لکھه لیا تھا " کیا لوح محفوظ هماري سي کاٹ کي تختي یا پتھر کی سلیٹ تھي ؟ نہیں اُسي صفت علم کو عام لوگوں کے سمجھانے کو لوح محفوظ سے تعبیر کیا هی *

مشکواۃ
کتب الله مقادیر الخلایق قبل ان یخلق السموات والارض
بخاري
کتب في الذکر کل شی —

غرضکه جو کچھه هوا اور هوگا یہه سب چیزیں علم الهي میں موجود تھیں ' پھر اُس کي صفت قدرت نے بمقتضی اپنے کمال کے یہه چاها که اُنھي صور علمیه کا جو ذات باري میں تھیں ظہور هو ' چنانچه اُنکا ظہور هوا ' اگرچه اُنکا ظہور آني هو مگر نفس ظہور میں تدریج لازم تھي ' اس لیئے ایک مرتبه ظہور کا وہ تھا که اُن صور علمیه کا ظہور علم باري سے تو هوا مگر اُنھوں نے کچھه امتیاز ایک دوسرے سے حاصل نه کیا ' دوسرا مرتبه ظہور کا وہ تھا که اُنھیں صور علمیه نے جو ایک طرح کا ظہور حاصل کیا تھا اُس کا ظہور اس درجه تک هوا که اُنھوں نے امتیاز بھي حاصل کیا اور آپس میں بھي ایک دوسرے کو پہچانا ' اور میں اور تم کا اطلاق هونے لگا ' یہاں تک که وهیں ایک نے دوسرے سے دوستي و محبت بھي حاصل کي جس کا اثر هم اس عالم میں بھي پاتے هیں ' اور اسي کا نام همارے مذهب میں عالم ارواح هی ' مشکواۃ میں بخاري اور مسلم سے حدیث نقل کي هی که " رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که ارواحیں لشکر هیں جو اکھٹے تھے اُن میں سے وهاں جس نے جس کو جانا یہاں بھي آپس میں اُلفت هوئي اور جس نے جس کو وهاں نجانا اُن میں یہاں بھي نا واقفیت رهي " مگر یہه مرتبه ظہور کا ایسا هی که اس میں کوئي چیز قابل اشارہ حسي کے نه تھي ' جب تیسرے مرتبه کا ظہور هوا اُس میں هر ایک چیز اشارہ حسي کے قابل هوئي ' اور یہه اور وہ کا اُسپر اطلاق هونے لگا اور اسی کا نام همارے مذهب میں عالم مثال هی ' اور جب اور زیادہ ظہور اُنھي صور علمیه

بخاري و مسلم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الارواح جنود مجندۃ فما تعارف منها ائتلف وما تناکر منها اختلف —

کا ہوا تو ہر چیز نے ایک ظاہری وجود بھی حاصل کیا جس کو ہم تم دیکھتے ہیں اور اسکا نام ہمارے مذہب میں عالم شہادت ہی ' اس دوسرے ورس میں حضرت موسی علیہ السلام نے یہی فرمایا کہ عالم شہادت سے پہلے کچھہ ظاہر میں نہ تھا اور سب چیز پردہ میں چھپی ہوئی تھی ' ابتداے عالم شہادت میں پانی تھا اور روح خدا کی اُس کو سے رہی تھی ' اور یہی بات ہمارے جناب پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی کہ عالم شہادت کے پیدا کرنے سے پہلے خدا عما میں یعنی پردہ میں تھا ' پانی پیدا ہوچکا تھا اور اُس کا عرش پانی پر تھا ' عما کے معنی لغت میں باریک ابر کے ہیں اور اُس سے مراد حجاب کی لی جاتی ہی ' مگر اس لفظ سے اس مقام میں نہ باریک ابر مراد تھا نہ پردہ جس سے اُوٹ ہو جاتی ہی بلکہ خود اپنے آپ میں پوشیدہ ہونا مراد تھا ' اس مطلب کے واضح کرنے کے لیئے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اُس عما کے نہ اوپر ہوا تھی نہ نیچے ہوا تھی ' یعنی اُس سے یہہ ظاہری بادل یا یہہ ظاہری پردہ مت سمجھو ' بلکہ ہویت ذات کی غیبت سمجھو *

یہہ پانچ درجے ظہور عالم کے جو بیان ہوئے اُن میں سے پہلے چار درجے قدیم ہیں کیونکہ خدا سے اُنکا وجود اور اُنکا ظہور بمقتضاے اُن صفات کمال باری کے ہوا ہی جو ازل سے اُس میں تھیں ' پس جب سے وہ تھیں جب ہی سے اُنکا ظہور بھی تھا ' اور جب ظہور عالم کا عالم مثال تک ہو گیا تو کوئی ایسی بات جس سے نقصان یا تعطل صفات باری میں ہو باقی نہیں تھی ' کیونکہ عالم شہادت میں کوئی زیادتی معنوی عالم مثال پر نہیں ہوتی ہی اسلیئے عالم شہادت کا قدیم ہونا کچھہ ضروری نہ تھا بلکہ وہ تمام چیزیں جو عالم مثال میں موجود تھیں جس ترتیب اور تدریج سے کہ اُس ہستی مطلق کی حکمت نے تقاضا کیا اُسیطرح اُنکا ظہور عالم شہادت میں ہوتا گیا ' کسی وقت اُسنے پانیکو ظاہر کیا اور کسی دن اندھیرے اور نور کو کسی دن آسمان اور زمین کو اور کسی دن چرند و پرند کو اور کسی دن آدم کو اور کسی دن ہم تم کو ' اور معلوم نہیں کہ ابھی اور کیا کیا اُسکو ظاہر کرنا ہی اور کب تک بہت —

چو شبہا نشستم دریں دیر گم
کہ حیرت گرفت آستینم کہ قم

مگر اِن تمام حالات پر غور کرنے سے ظاہر ہی کہ جو کچھہ ہم دیکھتے ہیں سب نقش بر آب ہی اور حی قایم اور دایم صرف وہی ایک ہستی ہی جسنے کہا کہ میں ہوں ولله درمن قال مصرعہ —

الا کل شی ماخلا اللہ باطل

ایک بڑا نتیجہ جو اس گفتگو سے نکلتا ہی قابل غور کے ہی اور وہ یہہ ہی کہ تمام عالم کا وجود ایک ہی چیز سے ہوا ہی ' جس چیز سے کہ ہمارا وجود ہوا ہی اُسی چیز سے پتھر

اور درخت اور حیوانات کا بھی وجود ہوا ہی اور جو چیز ہم میں ہی وہی چیز ان سب میں ہی ' صرف ظہور کے طریقہ کا فرق ہی جسکے سبب ہمکو انسان اور ہاتھیوں کو حیوان اور درخت پتھر کہا جاتا ہی ' ورنہ اصلیت سب کی ایک ہی ' اور اسبات نے یہہ بات ضروری کردی ہی کہ تمام چیزیں جو عالم میں ہیں وہ سب ایک نسبت کے ساتھہ ہوں ' مثلاً معدنیات چاہیئے ایک قسم پتھر کی دوسری قسم پتھر سے نباتات کے قریب ہوتی جاویں یہانتک کہ اخیر قسم معدنیات کی نباتات سے نہایت مشابہ اور قریب قریب ہو ' اسیطرح نباتات چاہیئے کہ ایک قسم نباتات کی دوسری قسم نباتات سے حیوانات کے قریب قریب ہوتی جاوے یہاں تک کہ اخیر قسم نباتات کی نہایت قریب تر ہو حیوانات کے ' اور اسیطرح حیوانات کی قسمیں قریب تر ہوتی جاویں انسان کے یہاں تک کہ اخیر قسم حیوان کی نہایت قریب قریب انسان کے ہو ' اس ترتیب سے معدنیات و نباتات اور حیوانات کے پیدا ہونے پر اگرچہ ابھی لوگ یقین نکرینگے مگر ترقی علم کی جو روز بروز ہوتی جاتی ہی امید ہی کہ وہ ہمکو ان سب باتوں پر یقین کرادیگی ' اور جان لیا جاویگا کہ جو بات ملہم شخصوں کے ہونٹوں سے لیگئی ہی وہ کیسی سچ ہی ' اسی جگہہ سے یہہ بات بھی سمجھہ لو کہ جسطرح ہم اپنے سے نیچے درجہ بدرجہ مخلوقات دیکھتے ہیں اسی طرح ہمسے اوپر بھی درجہ بدرجہ بہت سی مخلوقات خدا کی ہی جس سے اگر انکار کیا جاوے تو انکار کے لیئے کوئی دلیل نہیں ہی *

مگر ہمارے مذہب کے اکثر علماء کی یہہ راے ہی کہ درباب افرینش عالم کے زیادہ کاوش اور بحث کرنی نہیں چاہیئے ' بلکہ صرف اسقدر مضبوط اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ ابتدا میں صرف ذات باری تھی اور کچھہ نہ تھا ' بمجرد اُسکے حکم کے تمام چیزیں نیست سے ہست ہو گئیں اور اُسنے اپنے کمال قدرت سے اُنکو موجود کردیا ' چنانچہ یہی اعتقاد ہم مسلمانوں کا ہی اور یہودی اور عیسائی بھی یہی اعتقاد رکھتے ہیں *

(ویران اور خالی) یعنی زمین نے ابتک کوئی صورت نہیں پکڑی تھی اور اُسکا مادہ جس سے زمین بنی منتشر اور پانی میں ملا ہوا تھا *

(اندھیرا) تمام مفسرین اس لفظ سے یہی تاریکی سمجھتے ہیں جو بسبب نہونے روشنی کے موجودات کے دکھائی دینے سے باز رکھتی ہی ' یہہ معنی جو مفسروں نے لیئے صحیح ہیں اور یہہ بھی ممکن ہی کہ اس اندھیرے سے یہہ ظاہری اندھیرا مراد نہ لیا جاوے ' کیونکہ ابھی تک نہ کوئی چیز ظاہر ہوئی تھی اور نہ کوئی دیکھنے والا تھا ' بلکہ اس مقام پر اندھیرے سے وہی حجاب مراد لیا جاوے جسکو ہمارے ہاں کی مقدس کتابوںمیں عما کہا ہی ' اور مراد یہہ ہی کہ تمام چیزیں جو اس کے بعد ظاہر ہوئیں سب پردہ میں تھیں اور اُس بڑے تماشا کرنے والینے ابتک کوئی تماشا پردہ میں سے نہیں نکالا تھا بلکہ آپ ہی آپ تھا *

(تہوم) کا ترجمہ سب مترجموں نے پالی یا پانیوں یا سمندر دیا ہی اور عربي اور فارسي مترجم نے غمر اور لجہ جسکو اُردو میں پانیکے تھہر سے تعبیر کیا جاسکتا ہی اور درحقیقت اس سے بہتر ترجمہ نہیں ہوسکتا' اس ورس سے علانیہ ظاہر ہی سب سے پہلے پاني پیدا ہوچکا تھا *

عربي سنہ ١٨١١ ع } (غمر)
فارسي سنہ ١٨٢٨ع
فارسي سنہ ١٨٣٩ع } (لجہ)

(اور روح خدا کي) یہہ ایک لفظ نہایت غور طلب ہی' اس کے معني روح کے اور ریاح کے یعني ہوا کے دونوں آئے ہیں کئي مترجموں نے اس لفظ کا ہوا ترجمہ کیا ہی † علماے یہودي اسکا مطلب یہہ لکھتے ہیں کہ " خدا کے جلال کا تخت قایم تھا بیچ جو کے خدا کے منہہ کي ہوا سے یعني اُسکے حکم سے " یہہ مطلب بالکل مطابق ہی اُس مضمون سے جو ہمارے قرآن مجید میں آیا ہی کہ (خدا کا عرش پاني پر تھا) مگر اس کے معني بیان کرنے میں ہمارے ہاں کے علماء میں اختلاف ہی بعضے کہتے ہیں کہ ہمکو اس پر زیادہ غور کرني در کار نہیں ہی' اور اسي پر اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ خدا کا ایک عرش ہی اور وہ پاني پر رکھا ہوا تھا ' مگر مطلب جو صریحاً اس سے پایا جاتا ہی وہ یہہ ہی کہ عرش کے معني بزرگي اور جلال کے آتے ہیں' پس مراد آیت کي صاف ہی کہ عالم شہادت کي آفرینش سے پہلے صرف پاني پیدا کیا گیا تھا اور خدا کي شان اور اُسکا جلال پاني پر تھا ' کیونکہ وہ پاني ہي سے تمام چیزوں کو عالم شہادت میں پیدا کرنے والا تھا ' اور اسي واسطے اُسکے جلال کو پاني پر ہونے سے مخصوص کیا گیا ہی' اور یہي مراد اس مقام میں روح کے پاني پر ہونے سے ہی *

أنقلس کالدي ترجمہ
عربي سنہ ١٨١١ ع ریاح الله

في القاموس العرش العز —

مگر علماء مسیحي روح کے لفظ سے برخلاف یہودیوں کے اور برخلاف ہم مسلمانوں کے مراد لیتے ہیں' وہ کہتے ہیں کہ تثلیث میں کا تیسرا وجود جسکا نام روح القدس ہی وہ اس مقام پر روح کے لفظ سے مراد ہی' مگر ہم مسلمان اور نیز یہودي اسکو تسلیم نہیں کرتے ہیں' کیونکہ اول تو تمام اسکرپچرز سے تثلیث ثابت نہیں' اور اگر بالفرض اُس سے قطع نظر بھي کیا جاوے تو روح کے لفظ سے تثلیث میں کا تیسرا وجود مراد نہیں ہوسکتا ' کیونکہ روح کا لفظ مضاف ہی الوہیم کي طرف اور جب الوہیم کو جمع کا صیغہ قرار دیا تو اُس میں تینوں وجود تثلیث کے یعني باپ اور بیٹا اور روح القدس داخل ہیں اور مضاف ہمیشہ غیر ہوتا ہی مضاف الیہ کا پس تو یہہ روح بالضرور غیر ہوني چاہیئے باپ اور بیٹے اور روح القدس یعني اقانیم ثلاثہ تثلیث کے' پھر کیونکر اس روح کے لفظ سے تثلیث میں کا تیسرا وجود مراد ہوسکتا ہی *

---

† دیکھو تفسیر رشي —

(مرحفت) سے نے والی عبری میں یہہ لفظ اُن معنوں میں بولا جاتا ھی جبکہ کوئی جانور انڈے سینے کے وقت پھول کر اور سب انڈوں کو اپنے تلے کرلیتا ھی' اس مقام پر اس لفظ کا استعمال بہت مناسب تھا تاکہ خدا کی وہ شان جو اُس وقت میں تھی خیال میں آجاوے' کیونکہ خدا تعالی پانی ھی سے سب چیز پیدا کرنیکو تھا *

(میم) (پانیکے) بعض مترجموں نے اس لفظ کا واحد کے صیغہ سے ترجمہ کیا ھی بعض نے جمع کے صیغہ سے ' کتاب اقدس میں اسپر جمع کا بھی اطلاق آیا ھی اسلیئے کہ کئی جگہہ اسکے لیئے † جمع کا فعل آیا ھی' مگر حقیقت میں یہہ لفظ اسم جنس ھی اور اسپر باعتبار تعدد انواع کے جمع کا اطلاق ھوتا ھی' پس واحد اور جمع دونوں کا نتیجہ واحد ھی *

۳ اس آیت سے عالم کی پیدایش کا ذکر شروع ھوا ' اس کلام سے کہ خدا نے کہا کہ " نور ھو " معلوم ھوتا ھی کہ تاریکی پہلے پیدا ھوچکی تھی' بعض علماء ھمارے مذھب کے یہہ کہتے ھیں کہ تاریکی امر وجودی نہیں ھی بلکہ عدم النور کا نام تاریکی ھی ' مگر یہہ قول صحیح نہیں معلوم ھوتا ' کیونکہ اس سے لازم آتا ھی کہ تاریکی قدیم اور غیر مخلوق ھو اور یہہ صریح باطل ھی' خدا تعالی نے اس دنیا کا انتظام اسطرح پر کردیا ھی کہ تاریکی جاتی ھی اور روشنی آتی ھی ' اور تاریکی آتی ھی اور روشنی جاتی ھی ' اور اس سبب سے ھمارے خیال میں جم رھا ھی کہ تاریکی ھوگی تو روشنی نہوگی' اور روشنی ھوگی تو تاریکی نہوگی' اور جیسے یہہ بات ھمارے خیال میں نہیں آتی کہ تاریکی اور روشنی دونوں ایک ساتھہ موجود ھوں' ویسے ھی ھمارے خیال میں یہہ بات نہیں آتی کہ تاریکی اور روشنی دونوں ایک ساتھہ نہوں' مگر یہہ تصور ھماری عقل کا ھی' جیسا کہ ھم نہیں سمجھہ سکتے کہ جب کوئی چیز پیدا نہیں ھوئی تھی تو کیا تھا ' ویسے ھی ھم اسکو نہیں سمجھہ سکتے کہ جب تاریکی اور نور دونوں نہ تھے تو کیا تھا ' ھم یقین کرتے ھیں کہ ابتدا میں صرف خدا کی ذات تھی اُسکے سوا کچھہ نہ تھا نہ اندھیرا نہ روشنی' پھر اُسنے سب کو پیدا کیا پس تاریکی امر عدمی نہیں ھی بلکہ مخلوق اور امر وجودی ھی *

(ویومر) (اور کہا) ‡ بشپ پٹرک صاحب کہتے ھیں کہ جہاں کہیں پیدایش کے حال میں یہہ لفظ آیا ھی تو اس کے معنے یہہ سمجھنے چاھیئیں کہ خدا نے چاھا ' بشپ پیرسن صاحب اسکی دلیل میں کہتے ھیں کہ " یہہ عجب موت خدا کی سزاوار تعریف ھی کہ اُس کا چاھنا کسی کام کا گویا کرلینا ھی اور ارادہ کرنا گویا پورا کرنا ھی " عربی ترجمہ سنہ ۱۸۱۱ع میں جہاں یہہ لفظ آیا ھی اُسکا ترجمہ " شاء " کیا ھی یعنی چاھا ھم مسلمان بھی اس لفظ کے یہی معنی سمجھتے ھیں اور اسمات کو بیان رکھنا چاھیئے کہ اس لفظ کے یہہ معنی لینے میں ھم اور عیسائی دونوں متفق ھیں *

---

† پیدایش ۱ - ۹ - ۷ - ۲۴ -

‡ تفسیر ڈائیلی جلد اول صفحہ ۲ -

(اور) (نور) اس لفظ سے ایک قدرتی نور مراد ہی جو قبل پیدایش آفتاب اور ستاروں کے پیدا کیا گیا تھا ' اور وہی نور آفتاب اور ستاروں کے وجود کا مادہ ہی *

نور کی پیدایش پر جو اِس ورس میں بیان ہوئی ہی بعض علماء عیسائی کو بہت مشکلیں پیش آئی ہیں ' جن لوگوں نے دنیا کے حالات پر موجودہ علامتوں سے زیادہ تحقیقات کی ہی وہ کہتے ہیں کہ روشنی اول دن کے کام سے بھی مدتوں پیشتر موجود تھی ' کیونکہ حیوانات کی جو بقیہ ہڈیاں ایسے زمانوں کی ہاتھہ آئی ہیں جو انسان کے ظہور سے مدتوں پیشتر گذر گئے تھے اُن ہڈیوں میں آنکھیں موجود ہیں ' اور ظاہر ہی کہ اُن حیوانات میں آنکھیں دیکھنے کو دکھائی گئیں تھیں ' اِس لیئے اُس زمانہ میں بھی روشنی کا ہونا ضرور پڑا ' اور یہہ سب باتیں کتاب اقدس کے برخلاف معلوم ہوتی ہیں جس میں اول روز کا بیان اِس طرح † پر ہی کہ خدا نے کہا نور ہو پھر نور ہوگیا ' اور پھر چوتھے دن کے کام میں سورج چاند ستاروں کی ‡ پیدایش کا بیان ہوا ہی *

اس مشکل کا حل بعض علماء عیسائی نے اس طرح پر کیا ہی کہ " اول مقام میں یہہ نہیں کہا گیا ہی کہ روشنی ازسرنو پیدا کی گئی یا دکھائی گئی تھی بلکہ اُسکو طلب کیا گیا تھا اور اُسکو یہہ حکم دیا گیا تھا کہ تاریکی میں سے جو پانی کے منہہ پر تھی چمک نکلے ' اور دوسرے مقام پر بھی یہہ نہیں کہا گیا ہی کہ آفتاب اور چاند اور ستارے چوتھے روز پر پیدا کیئے گئے تھے ' بلکہ جو عبری لفظ یہاں استعمال ہوا ہی وہ بمعنی کیا اور مقرر کیا اور بنایا اور خاص مطلب یا استعمال کے لیئے مقرر کیا کے معنوں میں مستعمل ہوا ہی ' ڈیڑہ سو جگہہ کتاب پیدایش میں یہہ لفظ آیا ہی اور ایک جگہہ بھی پیدا کرنے کے معنوں میں اِستعمال نہیں کیا گیا " حاصل یہہ کہ یہہ سب چیزیں پہلے سے تھیں صرف اُن کو کاموں پر مقرر کیا گیا تھا *

مگر یہہ تقریر جو بیان ہوئی دلچسپ نہیں ہی ' پہلے ہی ورس سے تمام یہودی اور عیسائی اور مسلمان کتاب اقدس کا یہہ منشاء سمجھے ہیں کہ ان تمام چیزوں کا بیان ابتدا ہی میں اسلیئے ہوا ہی تاکہ اِس بات کے جاننے سے کہ تمام چیزوں کا پیدا کرنیوالا خدا ہی لوگوں کے دل میں خدا کی عظمت اور بزرگی پیدا ہو ' اور اُس کی شریعت کی اطاعت پر سرگرم ہوں ' اور یہہ بات جب ہی حاصل ہوتی ہی جب کہا جاوے کہ پہلے ان چیزوں میں سے کوئی چیز نہ تھی ' خدا ہی نے نور پیدا کیا ' خدا ہی نے سورج چاند ستارے پیدا کیئے ' اور اگر برخلاف اس کے ایسا طرز کلام اختیار کیا جاوے جسکا یہہ منشاء ہو کہ

---

† پیدایش ۱ — ۳ —

‡ پیدایش ۱ — ۱۶ لغایت ۱۸ —

نور اور سورج پہلے سے تھے صرف اُنکو خدا نے طلب کیا تھا یا ایک خاص کام پر مقرر کیا تھا تو وہ مطلب حاصل نہیں ہوتا ' بلکہ یہہ شبہہ رہتا ہی کہ خدا سے بھی بڑا کوئی اور شخص ہی جس نے اُن کو پیدا کیا اور خدا صرف اُن کو کاموں پر مقرر کرنے والا اور صرف اُنکا منتظم ہی ' اس لیئے ہم مسلمان اس تقریر کو تسلیم نہیں کرتے ' بلکہ ان ورسوں کے یہی معنی سمجھتے ہیں کہ یہہ سب چیزیں معدوم تھیں درحقیقت خدا نے پہلے دن نور پیدا کیا اور چوتھے دن آفتاب پیدا کیا ' اور جو اعتراض کہ اس پر کیا جاتا ہی درحقیقت وہ اعتراض نہیں ہوتا چنانچہ عنقریب اُسکی نسبت جو کچھ کہ ہم بیان کرینگے اُس سے معلوم ہو جاویگا *

(وسرالوهیم) (اور دیکھا خدا نے نور کہ اچھا ہی) اس سے یہہ مطلب نہیں ہی کہ خدا کو پہلے نور کی کیفیت معلوم نہ تھی جب اُس کو پیدا کرچکا تو یہہ بات جانی کہ اچھا بنا ' بلکہ اس طرح کا طرز کلام صرف اُس چیز کی خوبی اور اچھا پن کے ظاہر کرنے کو استعمال ہوتا ہی ' اور مراد اُس سے صرف اسقدر ہی کہ جو کچھہ بنا بنا ہی وہ اسی طرح جاری رہے *

(ویبدل) (اور بدلا کردیا) یعنی نور کو جدا کردیا اور اندھیرے کو جدا کردیا اس طرح پر کہ جہاں نور ہو وہاں اندھیرا نہو' اور جہاں اندھیرا ہو وہاں نور نہو ' اس سے معلوم ہوا کہ نور کے پیدا ہونے سے اندھیرا بالکیہ معدوم نہیں ہوا تھا بلکہ نور اپنی جگہہ پر موجود رہا اور اندھیرا اپنی جگہہ پر موجود رہا *

۵ (شام اور صبح) اس ورس میں دو لفظ ہیں ایک " عرب " جسکے معنی شام کے ہیں اور دوسرا " بقر " جس کے معنی صبح کے ہیں' حقیقت میں شام اُس وقت کو کہتے ہیں جب دن ختم ہوتا ہی اور رات شروع ہونے کو ہوتی ہی ' اور صبح اُسوقت کو کہتے ہیں جب رات ختم ہوتی ہی' اور دن شروع ہونے کو ہوتا ہی ' مگر یہاں یہہ مراد نہیں ہی بلکہ یہاں اندھیرے کو شام اور نور کو صبح کہا ہی ' پس معنی اس ورس کے یہہ ہیں کہ اندھیرا تو پہلے دن کی رات تھی' اور نور پہلے دن کا دن تھا *

علماء عیسائی نے بھی ان دونوں لفظوں کے یہی معنی لیئے ہیں † ڈاکٹر ویلز صاحب کہتے ہیں کہ شام سے اس مقام پر تاریکی کا تمام دور مراد ہی' اور صبح سے اُس کے آگے آنے والی روشنی کا تمام دور ' اور شام کو صبح سے پہلے غالباً اسلیئے بیان کیا ہی کہ اندھیرا پیدایش کی تاریخ بموجب اوجالے سے پہلے وجود رکھتا تھا *

بشپ کدر صاحب کہتے ہیں کہ " یہی سبب ہی کہ یہودیوں کا قدرتی دن شام سے شروع ہوتا ہی ‡ ہم مسلمانوں کے ہاں بھی اسی سبب سے جتنے شرعی دن ہیں اُنکا حساب رات

† تفسیر ڈایلی جلد ۱ صفحہ ۲ —

‡ احبار ۲۳ — ۳۲ —

سے جو اُس دن کے پہلے ہی شروع ہوتا ہی' اور دن کے پورا ہونے پر ختم ہوتا ہی' نہ یہہ کہ دن سے شروع ہو اور اُسکے آگے آنے والی رات پر ختم ہو *

اس ورس سے پایا جاتا ہی کہ جب اندھیرا پیدا ہوچکا تو وہ ایک زمانہ تک رہا اور جب نور پیدا ہوا تو وہ بھی ایک زمانہ تک رہا ' پھر وہ نور دوسری جگہہ چلا گیا اور اندھیرا پھر آگیا ' کیونکہ اگر نور کا دورہ بھی پورا نہولے تو اندھیرے اوجالے پر پہلے دن کا اطلاق نہیں ہوسکتا ' اسلیئے اس مقام پر دو سوال پیدا ہوتے ہیں *

ایک یہہ کہ اُس اندھیرے اور اوجالے کا زمانہ کسقدر تھا آیا یہی بارہ بارہ گھنٹہ کا یا کیا *

دوسرے یہہ کہ اس اندھیرے اور اوجالے نے کسطرح پر اپنا دورہ کیا *

پہلے سوال کا جواب ہم یہہ دیتے ہیں کہ اس رات اور دن کی مقدار ہمکو معلوم نہیں ہی' کیونکہ یہہ رات اور دن اُن سببوں سے نہیں ہوا تھا جسسے اب ہم اپنی رات اور اپنا دن رکھتے ہیں' بلکہ بغیر ظاہری سبب کے خدا نے اندھیرا اور اوجالا پیدا کیا تھا ' پس جب تک اندھیرا رہا رات تھی' اور جب تک اوجالا رہا دن تھا ' اور اُنکی مقدار معلوم نہیں' ممکن ہی کہ بارہ بارہ گھنٹہ ہوں یا اُس سے کم یا اُس سے بہت زیادہ ' اور اسی سبب سے پہلے تین دنوں کی مقدار ہم کچھہ معین نہیں کرتے ' کیونکہ وہ تینوں دن بغیر ظاہری سبب کے محض قدرتی دن ہیں *

اور دوسرے سوال کا جواب ہم یہہ دیتے ہیں کہ ابھی تک نظام شمسی مرتب نہیں ہوا تھا ' اسلیئے جس طرح اندھیرے اور اوجالےکا پیدا کرنا محض قدرت سے تھا اسیطرح اُنکا دورہ بھی محض قدرت سے تھا *

ہم اسبات کو تسلیم کرتے ہیں کہ نیچر خدا کا کام ہی اور وحی اُسکا کلام ہی' اور اُسکے کام اور اُس کے کلام میں کبھی اختلاف ہونا نہیں چاہیئے' کیونکہ وہ ایک مبدء سے نکلے ہیں' ہم اُسکے نیچر کو دیکھتے ہیں کہ زمین کی حرکت سے اندھیرا اوجالا رات دن ہوتا ہی' پھر کہا جاسکتا ہی کہ برخلاف اس نیچر کے اندھیرے اوجالے نے تین دن تک کیونکر اپنا دورہ کیا *

ہمکو سمجھنا چاہیئے کہ اگر ابتدا ہی سے ہر ایک چیز کو قوانین نیچر کا پابند مانا جاوے تو تمام عالم کے وجود سے جو ہر دم ہماری آنکھوں کے سامنے ہی اور جس سے ایک دم بھی انکار نہیں کرسکتا انکار کرنا پڑتا ہی' کیونکہ جب کچھہ نہ تھا اور خدا ہی خدا تھا تو کونسے قوانین نیچر کی پابندی سے اُسنے عالم کو پیدا کیا ' ظاہر ہی کہ اُس وقت تک کوئی قاعدہ نیچر کا موجود نہ تھا جس کی پابندی کا ہم خیال کریں' بے شک اب ہمارے لیئے قاعدہ قدرت کا یہہ ہی کہ آفتاب کی روشنی اور زمین کی گردش سے ہم اندھیرا اوجالا رات دن رکھتے ہیں' مگر آفتاب اور زمین کی پیدایش کونسے قاعدہ قدرت پر تھی' بلاشبہہ ہماری آنکھوں کے سامنے قاعدہ قدرت یہہ ہی کہ ہم جو بوتے ہیں اور جو کاٹتے ہیں

اور گیہوں بوتے ہیں اور گیہوں کاتے ہیں، مگر جب کوئی درخت دنیا میں نہ تھا تو کونسے قوانین قدرت کی پابندی سے ہمنے پھلدار درخت پائے تھے جن کا بیج اُنہی میں تھا نیچر کی پابندی جب سے ہونی چاہیئے جب سے کہ اُس قادر مطلق نے اپنے انتظام کو قدرتی قوانین کا پابند کیا، نہ اُس سے پہلے، تمیز کرو اس مقام پر خدا کے طرز کلاموں کو کہ وہ دو طرح پر بولے گئے ہیں ؛ ایک اس طرح پر کہ ایک چیز دوسری چیز سے پیدا نہیں ہوئی، بلکہ اُس نے کہا کہ ہوہوگئی، یہہ طرز کلام صرف اُس قادر مطلق کی قدرت ہمکو بتاتا ہی اور اپنے قدرتی کاموں کو نیچر کے قوانین کی پابندی سے آزادی جتاتا ہی، دوسرے اس طرح پر کہ ایک چیز کو دوسری چیز سے بناتا ہی یہہ طرز کلام قوانین قدرت کی پابندی ہمکو سمجھاتا ہی، پس نیچر کی پابندی ہمکو جب ہی سے چاہیئے جب سے کہ اُس قادر مطلق نے اپنے کاموں کو نیچر کا پابند کیا *

اس سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ اگر بعد مرتب ہوجانے نظام شمسی کے اور پابند ہوجانے رات دن کے نیچر کے قوانین پر ہم اندھیرے اُجالے کے دورہ کو خلاف نیچر قرار دیں تو البتہ ہم خلاف قاعدہ نیچر کے بات کہتے ہیں، مگر جبکہ ہم اُسوقت کی بات کہیں جو نیچر کے قوانین کے مقرر ہونے سے پہلے کی ہی تو ہم پر قوانین نیچر کے توڑنے کا الزام نہیں آسکتا *

توریت مقدس

(۶) ویومر الوهیم یهی رقیع بتوخ همائم ویهی مبدیل بین مائم لمائم *

۶ اور کہا خدا نے ہو || پھیلاؤ درمیان پانی کے اور § ہو بدلنے والا درمیان پانی کے پانی کو —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۶ † اولم یرالذین کفروا ان السموات والارض کانتا رتقا ففتقنهما و جعلنا من الماء کل شی حي افلا یومنون —

‡ ثم استوی الی السماء وهي دخان فقال لها وللارض ائتیا طوعا او کرها قالتا اتینا طائعین

کیا نہیں دیکھا ان منکروں نے کہ آسمان اور زمین دونوں تھے گٹھری پھر ہمنے اُنکو کھولا اور کیا ہمنے پانی سے ہر چیز کو زندہ پھر بھی یقین نہیں کرتے —

پھر متوجہ ہوا طرف آسمان کی اور وہ دھواں ہی پھر کہا اُس کو اور زمین کو آؤ خوشی سے یا زور سے کہا دونوں نے ہم آئے خوشی سے —

---

† سورۃ انبیاء آیہ ۳۰ —

|| ایوب ۳۷ — ۱۸ — زبور ۱۳۶ — ۵ — یرمیاہ ۱۰ — ۱۲ — ۵۱ — ۱۵ —

§ (نسخہ) انگریزی مترجم نے آسمان ترجمہ کیا ہی —

‡ حم سجدہ آیہ ۱۱ —

تفسیر

۶ اس ورس میں جو (رقیع) کا لفظ ہی اُس کا ترجمہ مختلف طرح سے مترجموں نے کیا ہی جنمیں عربي ترجمہ سب سے برا ہی کہ کسیطرح اُس سے عبري لفظ کي مراد حاصل نہیں ہوتي یہہ لفظ عبري کا بجنسہ عربي زبان میں بھي مستعمل ہی اور اِس کے معني † آسمان یا پہلے آسمان کے ہیں انگریزي ترجمہ اس کے بہت قریب قریب ہی ‡ بشپ ہارنصاحب کہتے ہیں کہ " یہہ لفظ ایسے مصدر سے نکلا ہی جس کے معني ہیں چاروں طرف پھیلنا اور کشادہ ہوجانا اور پتلا کرنا " بہر حال اس لفظ سے خواہ نخواہ سخت مادہ کے معني حاصل نہیں ہوتے، بلکہ جس طرح عربي میں سماء کے لفظ کا اطلاق بلندي اور وسعت اور جو پر آتا ہی اسیطرح اس عبري لفظ سے بھي وسعت اور پھیلاؤ مراد ہی، اور اسي لیئے ہمنے اُردو میں پھیلاؤ اُس کا ترجمہ کیا ہی *

عربي سنہ ۱۸۱۱ ع (جلد)
اُردو سنہ ۱۸۳۲ع، رومن کیرکٹر سنہ ۱۸۵۵ع، رومن کیرکٹر سنہ ۱۸۶۰ع (فضا)
فارسي سنہ ۱۸۲۸ ع (جو)
انگریزي ولگٹ سنہ ۱۸۳۸ع انگریزي (فرمنٹ)
فارسي سنہ ۱۸۳۵ ع (رقیع)

اس مقام سے ہوا کا پیدا ہونا ثابت ہوتا ہی، کسلیئے کہ نور کي حرارت نے پاني میں بخارات پیدا کیئے جسکے سبب وسعت پیدا ہوئي اور پاني پانیوں سے جدا ہوگئے، جیسے دیگ میں ہوا بند ہوکر پاني سے پاني جدا ہوجاتا ہی، اور بیچ میں وسعت پیدا ہو جاتي ہی *

توریت مقدس

(۷) وَیَّعَسْ اِلُوهِیمْ اِیتْ هَارَقِیعَ وَیَبْدّیلْ بیِنْ هَمَائِمْ اَشِرْ مِتَّحَتْ لَرَقِیعَ وَبِینْ هَمَائِمْ اَشِرْ مِعَلْ لَرَقِیعَ وَیِہِي خِین *

(۸) وَیِقْرَا اِلُوهِیمْ لَرَقِیعَ شَمَائِیمْ وَیِہِي عِرِبْ وَیِہِي بُوقِرْ یُومْ شِینِي *

۷ اور بنایا خدا نے پھیلاؤ کو اور § جدا کیا درمیان پاني کے جو تھا نیچے پھیلاؤ کے اور درمیان پانیکے جو تھا اوپر || پھیلاؤ کے اور ہوا ایسا ہي —

۸ اور کہا خدا نے پھیلاؤ کو آسمان اور تھي شام اور تھي صبح دن دوسرا —

† رقیع کا سہر السماء او السماء الاولی قاموس —
‡ تفسیر ڈائلي جلد اول صفحہ ۲ —
§ امثال ۸ — ۲۸ —
|| زبور ۱۴۸ — ۴ *

۷ ساتویں ورس میں جو یہہ کلام واقع ہوا ہی کہ خدا نے پہیلاؤ کو بنایا ' اور جو پانی پہیلاؤ کے اوپر تھے اور جو پانی پہیلاؤ کے نیچے تھے اُن میں فرق کیا ' اس کلام سے اکثر علماء یہودی اور عیسائی یہہ نتیجہ سمجھتے ہیں کہ کتاب اقدس سے آسمان یا جو کے اوپر بھی پانی کا موجود ہونا ثابت ہوتا ہی ' اسلیئے اُنہوں نے آسمان پر کے پانیوں سے ابر میں کے پانی مراد لیئے ہیں ' یہہ بات تسلیم کرنی چاہیئے کہ چند جا کتاب ہاے اقدس میں آسمان پر کے پانیوں سے ابر میں کے پانی مراد لیئے گئے ہیں ' مگر اس جگہہ اسطرح پر مراد لینے کی کچھہ ضرورت نہیں ہی ' کیونکہ اس مقام سے آسمان کے اوپر پانیوں کا موجود رہنا پایا نہیں جاتا *

اس مقام میں پانیوں کا پانیوں سے جدا ہونا صرف پہیلاؤ کے پیدا ہونے کے لیئے بیان کیا گیا ہی ' یعنی جب پانی میں بسبب پیدا ہونے بخارات کے بلبلہ کی طرح وسعت پیدا ہوئی تو پانیوں سے پانی جدا ہوگئے ' مگر یہہ بات کہ اُس پہیلاؤ کے اوپر کے پانی بدستور موجود رہے کسی طرح کتاب اقدس سے پایا نہیں جاتا ' بلکہ نویں ورس پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہی کہ اُنہیں بخارات کے سبب اوپر کے پانی معدوم ہوگئے ' کیونکہ اُس ورس میں نیچے کے پانیوں کا بیان ہی ' اگر اوپر کے پانی موجود رہتے تو ضرور اُن کا بھی کہیں ذکر آتا *

قرآن مجید سے پایا جاتا ہی کہ آسمان و زمین سب ایک گٹھری میں بندھے ہوئے تھے ' یعنی سب اکھٹے تھے ' پھر اُنکو کھول لیا ' آسمان صرف بخارات ہیں کوئی سخت مادہ نہیں ہی ' یہہ بیان زیادہ تر آسمان کی حقیقت کو وضاحت سے ظاہر کرتا ہی ' اور بتاتا ہی کہ جو بات صدہا سال پیچھے تحقیقات علمی نے ہمکو بتائی وہ کسطرح پہلے ہی سے وحی کی زبان سے نکل چکی تھی *

۸ وہی پہیلاؤ جو پانی میں ہوا کے پیدا ہونے سے ہوا تھا اُسی کو خدا تعالی نے آسمان کہا ' اِس سے معلوم ہوتا ہی کہ آسمان کوئی چیز مجسم نہیں ہی جیسا کہ اگلوں نے خیال کیا تھا ' بلکہ صرف وسعت کا جسکو ہم جو کہتے ہیں آسمان نام ہی *

اس ورس میں جو کام بیان ہوئے وہ دوسرے دن ختم ہوئے ' پانچویں ورس سے جہاں خدا نے پہلے دن کا ذکر کیا یہہ بات معلوم ہوئی تھی کہ پہلے اندھیرا تھا پھر اوجالا ہوا اور پھر اوجالا چلا گیا اور اندھیرا آیا کہ اُس کے سبب پہلے دن کا رات دن ختم ہوا ' اس ورس میں جو پھر یہہ بات کہی کہ تھی شام اور تھی صبح دوسرا دن ' اس سے ثابت ہوتا ہی کہ جسطرح پہلے دن اندھیرے اور اوجالینے دورہ کیا تھا اسیطرح اس دوسرے دن کے اندھیرے اور اوجالے نے دورہ کیا ' پہلے دن کے ختم ہونے پر جو اندھیرا آیا تھا وہ چلا گیا اور پھر اوجالا آیا اور وہ بھی چلا گیا جس کے سبب دن پورا ہوگیا ' اور اسی اندھیرے اوجالے کو خدا نے دوسرا دن کہا ' یعنی اندھیرا دوسرے دن کی رات تھی اور اوجالا دوسرے دن کا دن *

توریت مقدس

(۹) ویومر الوهیم یقاوو همائم متحت هشمائم ایل - مقوم

احاد وسرا ایه هیباشه ویهی خین *

(۱۰) ویقرا الوهیم لیباشه ارص ولمقوه همیم قارا یمیم

ویار الوهیم کی طوب *

(۱۱) ویومر الوهیم تدشی هارص دیشی عسب

موزریعا زرع عص پری عسه پری لمینو آشر زرعو بو عل هارص

ویهی خسن *

۹ اور کہا خدا نے ٹھہر جاویں † پانی نیچے سے آسمانوں کے بیچ جگہہ ایک کے اور دیکھائی دے خشکی اور ہوا ایسا ہی -

۱۰ اور کہا خدا نے خشکی کو زمین اور ٹھہراؤ پانی کو کہا سمندر اور دیکھا خدا نے کہ اچھا ہی -

۱۱ اور کہا خدا نے پھٹارے ‡ زمین پھٹاو گھاس کے دینے والے بیج درخت پھل کے دینے والے پھل اپنی § قسم کے جنکا بیج اُنمیں ہو اوپر زمین کے اور ہوا ایسا ہی -

تفسیر

۹ و ۱۰ دوسرے ورس سے یہہ بات معلوم ہوئی تھی کہ زمین پانی میں تربتر تھی اور کوئی صورت نہیں رکھتی تھی بسبب نور کی حرارت اور ہوا کی پیدایش کے اجزاے ارضیہ جو پانی میں ملے ہوئے تھے اُن میں زیادہ ترسختی آگئی تھی اب خدا نے حکم دیا کہ پانی ایک جگہہ جمع ہو جاویں اور تمام اجزاے ارضیہ مجتمع ہوکر خشکی ظاہر ہو چنانچہ ایسا ہی ہوا اور خدا نے خشکی کا نام زمین اور پانیوں کے مجمع کا نام سمندر رکھا *

---

† ایوب ۲۶ - ۱۰ - ۳۸ - ۸ - زبور ۳۳ - ۷ - ۹۵ - ۵ - ۱۰۴ - ۹ - ۱۳۶ - ۶ - امثال ۸ - ۲۹ یرمیاہ ۵ - ۲۲ - نامہ پطرس ۳ - ۵ -

‡ نامہ عبریان ۶ - ۷ -

§ لوک ۶ - ۴۴ -

توریت مقدس

۱۲ وتوصي ھاآرص دیشي عسب زرع مزریع زرع لمینیھو وعص عسہ پري اشر زرعوبو لمینیھو ویار الوھیم کي طوب *

۱۲ اور نکالا زمین نے پھاڑ گھاس کے دینے والے بیج اپنی قسم کے اور درخت لانے والے پھل کے جنکا بیج اُنمیں ھی اپنی قسم کا اور دیکھا خدا نے کہ ھی اچھا

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۲ § والارض مددناھا والقینا فیھا رواسي وانبتنا فیھا من کل شی موزون وجعلنا لکم فیھا معایش و من لستم لہ برازقین —

اور زمین کو ھمنے پھیلایا اور ڈالا ھمنے اُسپر بوجھہ اور اوگائی ھمنے اُسمیں ھر چیز اندازہ کی اور بنادیں تمکو اُسمیں روزیاں اور جنکو تم نہیں روزی دیتے —

تفسیر

۱۲ زمین کے بنانے کے بعد خدا تعالی نے زمین کو حکم دیا کہ اپنے میں سے ھر قسم کی گھاس اور ساگ اور پھل دار درخت نکالے اور اُن کے بیج بھی اُنھی میں ھوں جسکے سبب آیندہ کو وہ تمام روئیدگیاں دنیا میں نیچر کے قاعدہ کے موافق پھیلتی رھیں اور انسان کی نسل اُسکی نسل سے فائدہ اُٹھاتی رھے *

توریت مقدس

۱۳ ویہي عرب ویہي بوقر یوم شلیشي *

۱۳ اور تھي شام اور تھي صبح دن تیسرا —

تفسیر

۱۳ یہہ کام تیسرے دن ختم ھوئے اور جسطرح پہلے اور دوسرے دن اندھیرے اور اوجالے نے اپنا قدرتي دورہ کیا تھا اسي طرح اس دن بھي اُس نے اپنا دورہ پورا کیا *

توریت مقدس

۱۴ ویومر الوھیم یہي مارُوت برقیع ھشمایم لہبدیل بین ھیوم وبین ھلایلہ وھیو لاُوتوت ولموعدیم ولیمیم وشنیم *

۱۴ اور کہا خدا نے ھوں چمکدار † بیچ پھیلاؤ آسمانوں کے ‡ بدلنے کو درمیان دن کے اور درمیان رات کے اور ھوں نشانیوں کو اور عیدوں کو اور دنوں کو اور برسوں کو —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۴ ‖ ھوالذي جعل الشمس ضیاء والقمر نورا و قدرہ منازل لتعلموا عدد السنین والحساب

وھي ھی جس نے بنایا سورج کو روشني اور چاند کو اُجالا اور ٹھہرائیں اُس کو منزلیں تاکہ پہچانو گنتي برسوں کي اور حساب —

---

§ سورہ حجر آیت ۱۹ و ۲۰ —
‖ سورہ یونس آیت ۵ —
† استثنا ۴ — ۱۹ — زبور ۷۴ — ۱۶ — ۱۳۶ — ۷ —
‡ (ترجمہ انگریزي) تقسیم کرنے کو دن کو رات سے —

‡ وجعلنا الليل والنهار آيتين فمحونا آية الليل وجعلنا آية النهار مبصرة لتبتغوا فضلا من ربكم و لتعلموا عدد السنين والحساب -

* و يسئلونک عن الاهلة قل هي مواقيت للناس -

ǂ وجعل الليل سكنا والشمس والقمر حسبانا ذلک تقدير العزيز العليم و هو الذي جعل لکم النجوم لتهتدوا بها في ظلمات البر والبحر قد فصلنا الايات لقوم يعلمون -

اور کیا ہمنے رات اور دن کو دو نشان پھر مٹایا ہمنے نشان رات کا اور کیا ہمنے نشان دن کا دیکھنے کو کہ تلاش کرو فضل اپنے پروردگار کا اور جانو گنتی برسوں کی اور حساب ـ

اور پوچھتے ہیں تجھسے نئے چاند کے نکلنے کو کہہ یہہ وقت ٹھیرے ہیں واسطے آدمیوں کے ـ

اور بنائي رات آرام اور سورج اور چاند حساب یہہ اندازہ رکھا ہے بڑے دانا نے اور اُسي نے بنادیئے تمکو تارے تاکہ راہ پاؤ اُن سے اندھیروں میں جنگل اور دریا کے ہمنے کھول کر بتائیں نشانیاں اُن لوگوں کو جو جانتے ہیں ـ

تفسیر

۱۴ اس ورس میں اور اس کے بعد کے ورسوں میں سورج اور چاند اور ستارے بنانے اور اُن کو رات دن کي حکومت پر مقرر کرنے کا اور نظام شمسي کے آراستہ ہوجانے کا ذکر ہے جس کے سبب رات اور دن کا ہونا نیچر کے قوانین کا پابند ہوگیا *

توریت مقدس

۱۵ وَهَايُو لِمأُورُوت بِرقِيعَ هَشَّمَيِم لِهَاِير عَلْ هَاآرِص

وَيِهِي خين *

۱۵ اور ہوں چمکدار بیچ پھیلاؤ آسمانوں کے اوجالا پہونچانے کو اوپر زمین کے اور ہوا ایسا ہي ـــ

---

‡ سورۂ بني اسرائیل آیت ۱۲ ـ

* سورۂ بقر آیت ۱۸۹ ـ

ǂ سورۂ انعام ۹۶ و ۹۷ ـ

تفسیر

۱۵　چند لفظ ان درسوں میں قابل بحث ہیں اول لفظ (مأُورت) کا ' یہہ لفظ سورج اور ستاروں پر بھي بولا گیا ہی اور چاند پر بھي بولا گیا ہی ' بعض مترجموں نے اس کا ترجمہ روشنیاں کیا ہی ' اس غلطي ترجمہ کے سبب لوگوں نے یہہ اعتراض پیش کیا ہی کہ چاند بالذات روشن نہیں ہی بلکہ آفتاب کي روشني سے چمکتا ہی پھر کیونکر خدا نے چاند کو بھي خلاف واقع کہا کہ آسمان میں روشنیاں بنائیں – بعض لوگوں نے اس کا یہہ جواب دیا کہ گو چاند بالذات روشن نہیں ہی مگر اس سبب سے کہ ہمکو وہ روشن دکھائي دیتا ہی اُس پر روشني کا اطلاق کیا گیا ہی – مگر یہہ جواب ٹھیک نہیں کیونکہ در اصل عبري لفظ کے ترجمہ میں غلطي ہی عبري کا لفظ نري روشني کے معني نہیں دیتا بلکہ نوراني جسم کے معني دیتا ہی جس کو عربي میں منور کہتے ہیں – پس تمام ستارے اور چاند سورج منور ہیں خواہ اُن کي نورانیت خود اُن کي ذات میں ہو خواہ دوسرے سبب سے وہ منور ہوئے ہوں *

انگریزي ترجمہ } (روشنیاں)
انگریزي والگٹ
سنہ ۱۸۴۸ع
اُردو وفارسي ترجمے ... (نیر)
عربي سنہ ۱۸۱۱ع ... (انوار)

توریت مقدس	مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے
۱۶　ویّعس اُلوهیم ایتہ شونے همّاُوروت هگّدولیم ایتہ همّاُور هگّدول لمم شلیت هیوم و ایتہ همّاُور هقّطُون لمم شیلیت هلّیلاه و ایتہ هکّوکبیم *	۱۶　† تبارک الذي جعل في السماء بروجا و جعل فیہا سراجا و قمرا منیرا – ‡ هوالذي جعل الشمس ضیاء والقمر نورا – § وجعل القمر فیہن نورا و جعل الشمس سراجا –
	بڑي برکت ہی اُس کي جس نے بنائے آسمان میں برج اور رکھا اُس میں چراغ اور چاند اوجالا کرنے والا وهي ہی جس نے بنایا سورج کو چمک اور چاند کو اوجالا —
۱۷　اور بنایا † خدا نے دو چمکدارون چیزوں کو چمکدار بڑا واسطے سرداري دن کے اور چمکدار ‡ چھوٹا واسطے سرداري رات کے اور ستاروں کو § —	اور کیا چاند اُن میں اوجالا اور رکھا سورج چراغ روشن —

† زبور ۱۳۶ — ۷ و ۸ و ۹ — ۱۴۸ — ۳ و ۵ (انگریزي ترجمہ) حکومت کرنے کو دن پر —
‡ زبور ۸ لغایت ۳ —
§ ایوب ۳۸ — ۷ —
† سورۃ فرقان آیت ۶۱ —
‡ سورۃ یونس آیت ۵ —
§ سورۃ نوح آیت ۱۶ —

† و جعلنا سراجا وهاجا –
‡ و لقد زینا السماء الدنیا بمصابیح –
اور بنایا ایک چراغ چمکتا —
اور ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغوں سے ■

تفسیر

۱۶ اس ورس میں ہی کہ اللہ تعالی نے دو بڑی منور چیزیں بنائیں یعنی چاند اور سورج' اسپر لوگوں نے یہہ اعتراض کیا کہ چاند بہ نسبت اور ستاروں کے بڑا نہیں ہی بلکہ اور بہت سے ستارے اُس سے بڑے ہیں پھر خدا نے چاند پر بڑے ہونے کا کیونکر اطلاق کیا ■

§ ڈاکٹر ویلز صاحب اور بشپ پیٹرک صاحب اور اسٹیک ہوس صاحب نے یہہ جواب دیا ہی کہ " چاند کو اگرچہ وہ بلاشبہہ تاریک جسم اور بہ نسبت بہت سے سیاروں کے وہ ایک چھوٹا جسم ہی اگر بڑی روشنی کہیں تو نا مناسب نہیں ہی کیونکہ زمین کے قریب ہونے کے سبب چاند بہ نسبت دیگر سیاروں کے ہمکو زیادہ روشنی پہونچاتا ہی اور زیادہ فیض رساں اور کار آمدنی ہی " ■

مگر درحقیقت کتاب اقدس کے طرز کلام سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ خدا نے چاند کو اور سیاروں سے بڑا بتایا ہی خصوصاً ایسی صورت میں جبکہ اسی ورس میں اُسپر چھوٹے ہونے کا بھی اطلاق کیا گیا ہی – اصل مطلب یہہ ہی کہ یہاں سے خدا تعالی کو اُن کواکب کا بیان منظور ہی جنکو رات دن پر اُسنے حکومت بخشی ہی' اسلیئے اس مقام پر فرمایا کہ دو منور چیزیں بنائیں اُن میں سے جو بڑی ہی اُسکو دن پر حکومت دی اور جو چھوٹی ہی اُسکو رات پر حکومت دی' شروع ورس میں جو دونوں پر بڑے ہونے کا اطلاق ہوا ہی وہ ایک محاورہ زبان کی بات ہی کیونکہ اکثر یہہ ہوتا ہی کہ جب دو چیزوں کا ایک ساتھہ ذکر کرتے ہیں تو دونوں کو ایک ہی حکم میں شامل کرلیتے ہیں گو وہ آپس میں کیسی ہی مختلف ہوں' جیسے مشرق اور مغرب دونوں پر تغلیباً مشرقین یا مغربین کا اطلاق ہوتا ہی پس اس طرز کلام سے چاند کا اور سیاروں سے بڑا ہونا پایا نہیں جاتا ■

توریت مقدس

۱۷ وَیِتِّن اُوتَم اِلُوهِیم بِرقِیعَ هَشَّمَاۤیِم لِهَاۤئِیر عَل هَاآرِص

۱۷ اور رکھا اُنکو خدا نے بیچ پھیلاؤ آسمانوں کے اُجالا پھیلانے کو اُوپر زمین کے —

---

† سورہ نبأ آیت ۱۳ –
‡ سورۂ ملک آیت ۵ –
§ تفسیر ڈائلی جلد ۱ صفحہ ۳ —

(۱۸) و لمشول بیوم وبلیلاه ولہبدیل بین ہا اور و بین ہا

حوشخ وییر الوہیم کے طوب *

(۱۹) ویہی عرب ویہی بوقر یوم ربیعی *

۱۸ اور † سرداری کے لیئے دن میں اور رات میں اور جدا کرنے کے لیئے درمیان نور کے اور درمیان اندھیرے کے اور دیکھا خدا نے کہ ہی اچھا *

۱۹ اور تھی شام اور تھی صبح دن چوتھا *

تفسیر

۱۷—۱۹ اٹھارھویں ورس سے ظاہر ہی کہ اللہ تعالی نے چاند اور ستارے اور سورج پیدا کرنے کے بعد اندھیرے اور اوجالیکا دورہ اُن سے متعلق کیا اور جو کام پہلے وہ صرف اپنی قدرت کاملہ سے کرتا تھا اب اُسنے بمقتضاء اپنی حکمت کاملہ کے اُسکو نیچر کے قوانین کا پابند کیا اسلیئے یہہ رات اور یہہ دن جسکا اس ورس میں ذکر ہی اُسی نیچر کی پابندی سے ہوا یعنی زمین کی حرکت سے جو ابھی پیدا ہوچکی ہی رات گئی اور دن آیا اور یہہ رات دن وہی معمولی دن تھا یعنی بارہ گھنٹہ کی رات اور بارہ گھنٹہ کا دن *

ان ورسوں میں کئی دفعہ خدا نے سورج اور چاند اور ستاروں کا پیدا کرنا اور اُنکا آسمان میں روشنی کے لیئے رکھنا بیان فرمایا اسکی نسبت بشپ پٹرک صاحب ‡ لکھتے ہیں کہ اس مضمون کو مکرر بیان کرنے سے لوگوں کے دلوں میں اسبات کا جما دینا مقصود ہی کہ گو آسمانی اجرام کیسے ہی شان دار ہیں لیکن اُنکو بھی خدا ہی نے بنایا ہی جیسے اور مخلوق کو اور اپنی ترتیب اور انتظام سے ہمکو روشنی دینے کے واسطے اُنکو مقرر کیا اسلیئے اُسیکی پرستش کرنی چاہیئے نہ اُن اجرام نورانی کی *

توریت مقدس

(۲۰) ویومیر الوہیم یشرصو ہمیم شرص نفش حیہ

و عوف یعوفف عل ہارض عل پنی رقیع ہشمایم *

۲۰ اور کہا خدا نے کلبلاویں پانی کلبلانے والی جاندار جنتیں کے اور § اڑنے والے اڑیں زمین || پر اوپر منہہ پھیلاؤ آسمانوں کے —

† یرمیاہ ۳۱ — ۳۵

‡ تفسیر ڈایلی جلد ۱ صفحہ ۳ —

§ (ترجمہ انگریزی) پرند جو اوڑے —

|| (ترجمہ انگریزی) بیچ کھلی ہوئی وسعت آسمان کے —

(۲۱) ویبرا الوهیم اِت هتّنینم هگّدولیم وایت کول نفش هحیه هارومیشت آشر شارصو همّیم لمینیهم و ایت کول عوف کناف لمینهو ویار الوهیم کی طوب *

(۲۲) ویبارخ اوتام الوهیم لیمر پیرو ارو بو امل او ایة همّایم بیمّیم وهاعوف یرب بارص *

(۲۳) ویهی عرب ویهی بوقر یوم حمیشی *

۲۱ اور پیدا کیا † خدا نے مچھلیوں بڑي کو اور ہر جیتي جان والي چلنے والي کو جنکو کلبلایا تھا پاني نے اُنکي قسموں کر اور ہر پرند بازو والے کي قسموں کو اور دیکھا خدا نے کہ ہوا اچھا ۔

۲۲ اور برکت دي اُنکو خدا نے کہہ کر ‡ پھلو اور بڑھو اور بھرو پانیکو دریا میں اور پرند بڑھیں زمین پر ۔

۲۳ اور تھي شام اور تھي صبح دن پانچواں ۔

تفسیر

۲۰ لغایت ۲۲ ان ورسوں میں اللہ تعالی نے تمام دریائي اور پرند جانوروں کا پیدا ہونا بیان فرمایا ھی ان ورسوں میں (تنینیم) کا لفظ آیا ھی جسکے معنوں پر بحث کي گئي ھی یہہ لفظ اور جگہہ بھي کتاب اقدس میں آیا ھی وہاں اسکے § معني اژدھے کے ھیں مگر تمام مترجموں نے اسمقام پر اس لفظ کا ترجمہ دریائي بڑے جانور یا مگر مچھہ کیا ھی ڈاکٹر ویلز صاحب کہتے ھیں کہ اس سے تمام قسموں کي بڑي مچھلیاں مراد ھیں بعض لوگ خیال کرتے ھیں کہ شاید اس لفظ سے وھیل مراد ھو جو سمندر کا بہت بڑا جانور ھی بلکہ یہہ اصطلاح اُن تمام دریائي جانوروں کے لیئے لي جاسکتي ھی جنکا خون گرم ھوتا ھی اور جو اپنے بچوں کو دودہ پلاتے ھیں بہر حال اس میں کچھہ شک نہیں ھوسکتا کہ یہاں اس لفظ سے دریائي بڑے جانور مراد ھیں *

۲۳ یہہ پانچواں دن جو اس ورس میں مذکور ھی یہہ بھي وھي دن ھی جو سورج کي روشني اور زمین کي گردش سے قوانین نیچر کي پابندي سے ھوا تھا *

† باب ۲ – ۲۰ – ۷ – ۱۴ – ۸ – ۱۹ = زبور ۱۰۴ – ۲۶ –

‡ باب ۸ – ۱۷ –

§ خروج ۷ – ۹ و ۱۰ و ۱۲ –

توریت مقدس

(٢٤) ویومر الوهیم توصي هاآرص نفش حیه لمینه بهمه و رمس وحیتو ارص لمینه ویهي کن ✻

(٢٥) ویعش الوهیم اية حیة هاآرص لمینه و اية هبهمه لمینه وآیة کول رمش هاادمه لمینهو و یار الوهیم کے طوب ✻

٢٤ اور کہا خدا نے نکالے زمین جیتي جان والے اُنکي قسموں کو چوپائے اور رینگنے والے اور جانور زمین کے اُنکي قسموں کو پھر ھوا ایسا ھي —

٢٥ اور بنایا خدا نے جانوروں زمین کو اُنکي قسموں کو چوپاؤں کو اُنکي قسموں کو اور سب زمین کے چلنے والوں کو اُنکي قسموں کو اور دیکھا خدا نے کہ ھی اچھا —

تفسیر

٢٤ و ٢٥ ان ورسوں میں تمام صحرائي حیوانات کے پیدا ھونیکا جو زمین پر چلنے میں بیان ھوا ھی اور کوئي لفظ ان ورسوں میں ایسا نہیں ھی جس پر کچھہ بحث کي جاوے ✻

توریت مقدس

(٢٦) ویومر الوهیم نعسه آدم بصلمنو کدموتنو ویردو بدگت هیم او بعوف هشمیم او ببهمه او بکول هاآرص او بکول هرمس هرمس عال هاآرص ✻

٢٦ اور کہا خدا نے بناویں ھم † آدم کو اپني پرچھائیں سے مانند اپني شبیہ کے اور ‡ غالب ھو مچھلیوں دریا پر اور پرند آسمانوں پر اور چوپاؤں پر اور ساري زمین پر اور سب رینگنے والوں پر جو رینگتے ھیں زمین پر —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

٢٦ ⁂ واذقال ربک للملائکة اني جاعل في الارض خلیفه ✻

اور جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتوں کو مجھے بنانا ھی زمین میں ایک نایب —

⁂ سورۂ بقر آیت ٣٠ —

† باب ٥ — ١ و ٩ — ٦ — زبور ١٠٠ — ٣ واعظ ٧ — ٢٩ اعمال ١٧ — ٢٠ و ٢٨ و ٢٩ ١ — نامہ کرنتھیان ١١ — ٧ — افیسین ٣ — ٢٤ — کلسیان ٣ — ١٠ — یعقوب ٣ — ٩ —

‡ باب ٩ — ٢ — زبور ٨ — ٦ —

تفسیر

۲۶ (نعسه آدم) اس ورس کے یهه الفاظ هیں که خدا نے کہا یا حکم دیا که هم بناویں آدم کو یهه بات اوپر بیان هوچکی که علماء یهود اور علماء مسیحی اور هم مسلمان بالاتفاق اسبات کے قایل هیں که کتاب پیدایش میں جهاں کہیں یهه لفظ آیا هی که خدا نے حکم دیا اُس سے یهه مراد هی که خدا نے چاها پس اِس جگهه بهي اس لفظ سے یہي مراد هی که خدا نے آدم کا بنانا چاها ٭

انگریزي مترجموں نے اس ورس کے شروع کا ترجمه اسطرح پر کیا هی " اور خدا نے کہا بنانے دو همیں آدمي " یهه طرز ترجمه ایسي هی جیسیکه کئي شخص هوں وہ سب ملکر ایک کام کرنا چاهیں اور آپس میں کہیں که هم کو یهه کام کرنے دو اس طرز کلام کو موجب اُردو کے محاورہ کے اسطرح پر کہنا چاهیئے اور خدا نے کہا آؤ هم بناویں آدمي کو جب انگریزي مترجموں نے اسطرح پر اسکا ترجمه کیا جس سے انسان کے پیدا کرنے پر خدا کا مشورہ کرنا اور ملکر کام کرنا نکلتا تها تب علماء عیسائي نے کہا که اس طرز کلام سے الوهیت میں جمعیت وجودوں کي پائي جاتي هی ٭

ایبي فینیس صاحب نے کہا که خدا نے یهه کلام صرف اپنے پیدا کیئے هوئے بیٹے سے کیا هی جیسیکه تمام ایماندار یعني عیسائي یقین کرتے هیں اور پهر یهه بات کہي که آدم باپ اور بیٹے اور روح قدس کے هاتهه سے بنا ٭

آرچ بشپ دیک صاحب کہتے هیں که سینٹ بارنا بلس کا کلام جو منقدمین حواریوں میں سے هی یهه هی که اسلیئے خداوند (یعني حضرت مسیح علیه السلام) هماري جانوں کے لیئے ایذا اُٹهانے پر راضي هوئے اگرچه وہ تمام دنیا کے مالک تهے اور جنسے خدا نے آغاز دنیا کے پیشتر یهه کہا که بنانے دو همیں آدمي ٭

بشپ ولسن صاحب کہتے هیں که سینٹ کریزا سستم صاحب نے اسي کلام پر آگے آنے والي فصیح باتوں میں چند کیفیتیں بطور نتیجه کے لکهي هیں که — کون تها وہ جس سے خدا نے کہا آؤ هم انسان کو بنائیں کون اور هوسکتا هی سواء اُسکے جو بڑي کونسل کا فرشته بڑا صلاح کار — اور بڑا قوي مطلق اور شاهزادہ امن پدر زمانه آینده کا یعني پیدا کیا هوا بیٹا خدا کا هی اور جو اصلیت میں اپنے باپ کي برابر هی که جسنے تمام چیزوں کو پیدا کیا اُسي هي سے یهه کہا گیا تها که بنانے دو همیں آدمي ٭

مگر جب غور کیا جاوے تو یهه ترجمه جو انگریزي مترجموں نے اختیار کیا هی وہ کسي طرح عبري لفظوں سے نهیں نکلتا اس مقام پر عبري کے صرف چار لفظ هیں ایک (ویومر) جسکا ترجمه هی (اور حکم کیا) اور اگر بطور حاصل مطلب ترجمه کیا جاوے تو اُسکا ترجمه یهه هی (اور کہا) دوسرا لفظ هی (الوهیم) جس کے معني خدا کے هیں تیسرا

لفظ ہی (نعسہ) جسکے معنی ہیں بناویں یا بناویں ہم چوتھا لفظ (آدم) کا ہی پس تحت لفظی ترجمہ اس کا یہہ ہوا کہ (اور حکم کیا خدا نے بناویں ہم آدم کو) تمام کتاب پیدایش میں جہاں پہلا لفظ آیا ہی اُس سے یہہ مراد لی گئی ہی کہ خدا نے چاہا اس تقدیر پر ترجمہ ان الفاظ کا یہہ ہوتا ہی کہ (اور چاہا خدا نے بناویں ہم آدم کو) پس ان عبری لفظوں سے کسی طرح یہہ بات نہیں نکلتی کہ آدم کے بنانے پر خدا نے کسی سے مشورہ کیا ہو یا خدا کے ساتھہ کسیلے ملکر آدم کو بنایا ہو خصوصاً اسصورت میں کہ اُسنے بارہا اسکام کو اپنے ہی اوپر موقوف رکھا ہی یہہ کہتے ہوئے کہ میں نہ دونگا عزت اُسکام کی کسیکو ٭

باقی رہا لفظ (نعسہ) کا جو صیغہ جمع متکلم کا ہی اُسکا استعمال ہر بڑا شخص اپنے لیئے کرتا ہی خدا تعالی نے انسان کی عزت اور اُس کی قدر اور اُس کا مرتبہ جتانے کو بہت سے مضامین یہاں فرمائے ہیں جیسے اُس کو اپنی † صورت پر بنانا اور تمام حیوانات پر اُس کو سرداری دینا اسی طرح اپنے آپ کو بھی ایسے لفظ سے بنایا ہی جس لفظ کا استعمال اُس زمانہ کے محاورہ کے موافق جب کہ حضرت موسی کو وحی دی گئی ایک بڑے ذی اقتدار اور عظیم‌الشان بادشاہ کو زیبا تھا تاکہ اپنے تئیں انسان کا ایسا عظیم‌الشان پیدا کنندہ ظاہر کرکو زیادہ تر انسان کی عظمت اور شرافت اور دیگر مخلوقات پر جن کا پیدا ہونا ابھی بیان ہوچکا ہی ثابت کرے اس طرح کا استعمال بہت دفعہ انسان بھی اپنے پر کیا کرتے ہیں مگر کبھی کسی کو ایسے متکلم کے وجودوں کی جمعیت کا خیال بھی نہیں گذرتا چہ جائیکہ اُس واحد حقیقی کے اس طرح پر کلام کرنے سے اُس پر وجودوں کی جمعیت کا گمان گذرے جس نے بارہا بتایا کہ میں اکیلا اور نرالا ہوں میرا شریک دوسرا کوئی نہیں ٭

(آدم) یہاں یہہ سوال ہی کہ یہہ آدم جسکو خدا نے پیدا کیا ہی وہی آدم ہی جسکا ذکر دوسرے باب کے ساتویں ورس میں ہی یا یہہ اَوْر کوئی آدم تھا یہہ سوال ایسا ہی کہ لوگ اسکے جواب کو دیکھکر تعجب کرینگے اَوْر کچھہ دور نہیں کہ اسکو ایک نئی بات سمجھکر مجھکو بھی اسیطرح مجرم ٹھہراویں جسطرح گلیلیو کو زمین کی حرکت پر مجرم ٹھہرایا تھا مگر میں مجبور ہوں کیونکہ کتاب اقدس جس پر میں مضبوط اعتقاد رکھتا ہوں یہی ہدایت کرتی ہی کہ یہہ آدم اور تھا اور وہ آدم ہمارا باپ جسکا ذکر دوسرے باب کے ساتویں ورس میں ہی اور تھا اور معلوم نہیں کہ ان کے درمیان میں اور کتنے آدم گذر گئے اور کتنی پشتیں حیوانات اور نباتات کی اس درمیان میں ہوگئیں الله تعالی سورہ کہف میں اپنے پیغمبر کو فرماتا ہی کہ تو کہدے کہ اگر سمندر ہوے خدا کے کلمات لکھنے کو سیاہی ہو تو سمندر نبڑ جاویگا اس سے پہلے کہ نبڑے خدا کے کلمات نبڑیں اور گو ویسا ہی

سورة کہف آیت ۱۰۹
قل لوکان البحر مدادا لکلمات ربی لنفد البحر قبل ان تنفد کلمات ربی ولو جئنا بمثلہ مددا

† پیدایش باب ۱ آیت ۲۶

دوسرا سفر اُس کی مدد کو بھی لے آویں اور ہمارے ہاں یہہ بات ٹھہر چکی ہی کہ کلمات اللہ خدا کی مخلوقات کو کہتے ہیں پس اِس آیت سے ثابت ہوتا ہی کہ خدا کی مخلوقات بے حد و عد ہی *

دیکھو اِس ورس میں خدا نے اس آدم کا بنانا چاہا اور ستائیسویں ورس سے ظاہر ہی کہ اُس کو پیدا کردیا اور اُس کو اکیلا نہیں بنایا بلکہ نر و مادہ جوڑے کا جوڑا بنایا پھر اُنکو حکم دیا کہ زمین † کو معمور کرو اور پھلو اور بڑھو اور تمام حیوانات پر سرداری کرو اور جمیع اقسام کے ‡ نباتات کے پھل کھانے کی اُن کو اجازت دی اور پھر ایسا ہی ہوگیا اور خدا نے § سب پر جو اُس نے بنایا تھا نظر کی اور دیکھا کہ بہت اچھا ہی اس سب کچھہ ہوچکنے کے بعد || مقدس مورخ فرماتا ہی کہ آسمان اور زمین اور اُس کی ساری آبادی تیار ہوگئی پس اُس سے صاف ثابت ہی کہ یہہ کارخانہ جو خدا نے بنایا تھا وہ سب پورا ہوچکا تھا کوئی بات اُسمیں ہونی باقی نہیں رہی تھی *

اب غور کرو کہ دوسرے باب کے ساتویں ورس میں ہمارے باپ آدم کے بنانے کا ذکر ہی وہاں مذکور ہی کہ اب تک یعنی ہمارے باپ آدم کے پیدا ہونے تک ¶ میدان کے سب نباتات زمین پر نہ تھے اور میدان کی سب گھاس نہ اوگی تھی اور اُس پہلے آدم کے پیدا ہونے سے پہلے تمام * نباتات اوگ چکی تھی † پہلے آدم کو سب نباتات کے پھل کھانے کی اجازت دی تھی اور اس ہمارے باپ آدم کو سب درختوں کے پھل کھانے کی ‡ اجازت نہ تھی *

اُس آدم کو خدا نے جوڑا بنایا § اور اس آدم کو اکیلا بغیر جوڑے کے بناکر باغ عدن || میں رکھا اور پھر اُس کی پسلی سے اُسکا جوڑا پیدا کیا *

پہلے آدم کو صرف درختوں کا ¶ پھل کھانیکی اجازت تھی حیوانات کے کھانیکی اجازت نہ تھی اور معلوم ہوتا ہی کہ دوسرے آدم * کو جانور کھانیکی اجازت تھی *

---

† پیدایش ۱—۲۸ —
‡ پیدایش ۱—۲۹ —
§ پیدایش ۱—۳۱ —
|| پیدایش ۲—۱ —
¶ باب ۲—۵ —
* پیدایش ۱—۱۱ —
† پیدایش ۱—۲۹ —
‡ پیدایش ۲—۱۷ —
§ پیدایش باب ۱—۲۷ —
|| پیدایش ۲—۱۸ و ۲۲ —
¶ پیدایش ۱—۲۹ —
* پیدایش ۲—۷ و ۳ —

اگلے زمانہ کے † پرندے اور چرندے سب درختوں کی پتی کہاتے تھے حالانکہ ہمارے زمانہ کے پرندے اور درندے درختوں کی پتی نہیں کہاتے *

دیکھو خدا تعالی اُس پہلے آدم کے بنانے کو اور جو کچھہ سامان اُسکو دیا تہا اُسکے بیان کو دوسرے باب کے تیسرے ورس پر بالکل پورا کرتا ہی اور پھر پانچویں ورس سے از سرنو ہمارے باپ آدم کے پیدا کرنے کا ذکر کرتا ہی پس صاف ظاہر ہی کہ وہ جدا مخلوقات اسی زمین پر اور اسی آسمان کے تلے تہی اور یہہ جدا مخلوقات اسی زمین پر اور اسی آسمان کے تلے ہی اور نہیں معلوم اور کتنی پشتیں مخلوقات کی اسی زمین پر اور اسی آسمان کے تلے گذر گئیں اور گذرتی جاویں گی *

اب کہاں ہیں وہ خود پسند فلاسفر اور کہاں ہیں وہ جیالوجین جو چند حیوانوں کی پرانی ہڈیاں پاکر کتاب مقدس پر حملہ کرتے ہیں اور یہہ نہیں جانتے کہ خود کتاب مقدس ہمکو ہدایت کرتی ہی کہ اس زمین پر ہمارے باپ آدم سے پیشتر بہت سی پشتیں گذر چکی ہیں اُن لوگوں نے تو ابہی اُنتیس ہی قسم کی حیوانی اور نباتی پیدایشیں پائیں ہیں جو ایک دوسرے سے بسبب واقعات اخیر کے علاحدہ ہوگئی ہیں اور اُتنے ہی دو کتاب اقدس پر حملہ کرنے کو طیار ہوگئی ہیں اگر وہ لوگ اُنتیس کی جگہہ اُنتیس ہزار اُنتیس لاکہہ پاویں تب بہی کتاب مقدس اپنی جگہہ صحیح اور سچی ہی گو اُس کے معنی سمجھنے میں ہم نے اپنی کم زور عقل کے سبب کیسی ہی غلطی کی ہو *

(اپنی پرچھائیں سے مانند اپنی شکل کے) (صلم) کا لفظ جو اس ورس میں آیا ہی اُس کا ترجمہ سب مترجموں نے صورت کیا ہی اس کے معنی صورت کے بہی آئے ہیں مگر اصلی معنی اس کے سایہ کے ‡ ہیں جسکو پرچھائیں کہتے ہیں اس ورس میں دوسرا لفظ (دموت) کا آیا ہی جس کے معنی بہی مثل اور صورت کے ہیں اسلیئے پہلے لفظ کے وہ معنی لینے چاہیئیں جو اُسکے اصلی معنی ہیں *

دوسرا لفظ (دموت) کا جو اس ورس میں آیا ہی اُس پر کاف تشبیہ کا بہی ہی جسکا ترجمہ سب مترجموں نے چھوڑ دیا ہی حالانکہ وہ حرف ایک بڑے عمدہ مطلب کی طرف اشارہ کرتا ہی *

اب سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے فرمایا کہ ہم بناویں آدم کو اپنے سایہ سے مانند اپنی شکل کے اس طرز کلام سے صاف جانا جاتا ہی کہ اس سے یہہ مراد نہیں ہی کہ یہہ قد و قامت ہاتھہ پاؤں آنکہہ ناک کان جو انسان کے ہیں ایسی ہی خدا کی صورت ہی بلکہ انسان خدا کے سایہ سے بنا ہی اور اُس کے مشابہ بنا ہی یعنی جو صفتیں خدا میں

---

† پیدایش ۱-۳۰ *

‡ زبور ۳۹ — ۷ *

هیں اُنہي کا پرچھانوا اس میں هی اور اُس کے مشابہ صفتیں اس میں بھي هیں جیسے علم اور رحیمي اور ربوبیت اور ایجاد اور عدالت اور قدرت وغیرہ ٭

اللہ تعالیٰ نے انسان کو دنیا کي تمام مخلوقات پر سرداري دي هی یہہ منصب انسان کا انسان سے چھینا نہیں گیا جیسا کہ یہودي اعتقاد کرتے هیں بلکہ هر انسان میں موجود هی مگر خود هم اپني اصلیت کو بھول گئے هیں اور جس چیز کے لیئے هم بنے هیں وہ چیز همنے چھوڑ دي هی اگر هم خود اپنے منصب کے لایق بنیں تو هم وهي هیں جو هیں ٭

توریت مقدس

۲۷ وَیّبرا اُلوهیم ایتہ هَا آدم بَصلمو بَص... م برا اُوتو زَخَر او نقیَبہ بَرا اوتَم ٭

۲۷ اور پیدا کیا خدا نے آدم کو اپني پرچھائیں سے || خدا کے سایہ سے پیدا کیا اُسکو نر اور مادہ § پیدا کیا اُنکو ۔

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

۲۷ † لقد خلقنا الانسان في احسن تقویم ٭ و صورکم فاحسن صورکم

‡ عن ابي هریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ و سلم خلق اللہ آدم علی صورتہ (و في روایۃ علی صورۃ الرحمن)

همنے بنایا آدمي خوب سے خوب اندازہ پر
اور تمکو صورت بنائي پھر اچھي بنائي صورتیں تمھاري
ابو هریرہ نے کہا کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ و سلم نے پیدا کیا اللہ نے آدم کو اپني صورت پر اور ایک روایت میں هی کہ اوپر صورت رحمن کے

تفسیر

۲۷ (پیدا کیا اُنکو نر و مادہ) یعني اِس انسان کو جسکا ذکر ان ورسوں میں هی ساتھہ کے ساتھہ جوڑیکا جوڑا پیدا کیا دوسرا اُس انسان کے جسکا ذکر آگے آتا هی کیونکہ اُسکو اول صرف اکیلا پیدا کیا تھا اُس کے بعد اُسکي پسلي سے اُسکا جوڑا بنایا هی ٭

---

† سورۃ تین آیت ۴ ۔
* سورۃ مومن آیت ۶۴ ۔
|| ۱ کارنتھیان ۱۱ — ۷ ۔
‡ مشکوٰۃ کتاب الآداب باب السلام ۔
§ پیدایش ۵ ۔ ۲ — ملاکی ۲ — ۱۵ — متی ۱۹ — ۴ — مارک ۱۰ — ۶ ۔

توریت مقدس

(۲۸) وَیْبَارِخ اوتم اِلوهیم ویومر لهم اِلوهیم پرو اورِبو
او مِلو او ایتة ها ارص وخبشوها ارِدو بِدگاث هیم او بعوف
هشمائیم او بخول حیة هارومیسیة عال ها ارص *

(۲۹) ویومر اِلوهیم هنة نتتی لخم ایتة خول عسب
زرع زرع اشر عال پینی خول ها ارص و ایتة خول هعص
اشربو فری عص زرع زرع لخم یهیه لاخلاه *

(۳۰) اول خول — حیت ها ارص اول خول عوف
هشمائم اول خول رمس عل ها ارص اشر بو نفش حیه
ایتة کول یرق عسب لاخلاه ویهی خین *

۲۸ اور برکت دي اُنکو خدا نے اور کہا اُنکو خدا نے † پہلو اور
بڑھو اور بھرو زمین کو اور لو اسکو اور غالب ہو مچھلیوں دریا پر اور
پرند آسمانوں پر اور سب جانوروں پر جو چلنے والے ہیں زمین پر —

۲۹ اور کہا خدا نے خبردار میں نے دي تمکو تمہارے لیئے سب
گھاس دینے والي بیج کي جو اوپر منہہ تمام زمین کے ہی اور سب
درخت جنکے ساتھہ ہی پھل درخت دینے والے بیج کا ‡ تمہارے لیئے
ہو کھانیکو —

۳۰ اور واسطے § سب جانوروں زمین کے اور واسطے سب ‖ پرند
آسمانوں کے اور واسطے تمام رینگنے والوں زمین پر کے جنکے ساتھہ جیتي
جان ہی سب پتے گھاس کے کھانیکو اور ہوا ایسا ہی —

---

† پیدایش ۹ — ۱ و ۷ — احبار ۲۶ — ۹ — زبور ۱۲۷ — ۳ — ۱۲۸ — ۳ و ۴ —

‡ پیدایش ۹ — ۳ — ایوب ۳۶ — ۳۱ — زبور ۱۰۴ — ۱۴ ۱۵ — ۱۳۶ — ۲۵ — ۱۴۶ — ۷ — اعمال ۱۴ — ۱۷ —

§ زبور ۱۴۵ — ۱۵ و ۱۶ — ۱۴۷ — ۹ —

‖ ایوب ۳۸ — ۴۱ —

توریت مقدس

(۳۱) وَيَّار اُلُوهِيم اِيْتْ كُوْل اَشِر عَسَه وِ هِنّه طُوب مِيِ اُود وَيِہِي عِرِب وَيِہِي بُوقِر يوم هَشِيشِّي *

۳۱ اور دیکھا † خدا نے سب جو اُسنے بنایا اور جانا کہ وہ اچھے ہیں بہت اور تہی شام اور تہی صبح دن چھٹا —

مطابقت قرآن مجید ور حدیث سے

۳۱ ‡ ان ربکم الله الذي خلق السموات والارض في ستة ايام *

§ الله الذي خلق السموات والارض وما بينهما في ستة ايام *

|| الذي خلق سبع سموات طباقا ماترى في خلق الرحمن من تفوت فارجع البصر هل ترى من فطور ثم ارجع البصر كرتين ينقلب اليک البصر خاسئا و هو حسير *

تمہارا پروردگار الله هی جسنے بنائے آسمان اور زمین چهه دن میں —

الله هی جسنے پیدا کیا آسمانوں اور زمین کو اور جو اُن کے بیچ میں هی چهه دن میں —

جسنے بنائے سات آسمان درجه بدرجه کیا دیکهتا هی بنانے رحمن میں کچهه فرق پهر دوهرا کر نگاه کر کہیں دیکهتا هی کچهه خرابی پهر دوهرا کر نگاه کر دو بار اولٹی آوے تیرے پاس تیری نگاه رد هو کر تهک کر —

۲۸ لغایت ۳۱ اور الله تعالی نے انسان کے اُس جوڑیکو برکت دی که زمین پر پهیلیں اور رهیں اور سب کچهه اُنکے کهانیکو بهی دیا اور جو کچهه اُسنے بنایا تها اُسکو دیکها که اچها هی اور یهه چهٹا دن تها *

علماء مسیحی نے یهه خیال کیا هی که عبري کتاب مقدس کي رو سے دنیا کي پیدایش صرف چار هزار چار برس پیشتر سنه حضرت مسیح علیه السلام کے هوئي هی جسکے بموجب آج تک دنیا کي عمر صرف ۵۸۶۶ برسکي هوئي هی مگر اِس خیال پر اُنکو سخت سخت مشکلیں درپیش آئیں کیونکه زمانه حال میں جو تحقیقات حالات زمین اور تجربه اشیاء موجود کے عام نے ترقي پکڑي اُسکي بہت بهي دلیلوں سے جنکو مشاهده کہنا چاهیئے ثابت هو گیا که زمین اِس زمانه سے بہت پہلے کي بني هوئي هی اور اُسپر متعدد پشتیں گذرانی

‡ سورة اعراف آیت ۵۴ — سورة یونس آیت ۳ — سورة هود آیت ۷ —

† زبور ۱۰۴ — ۲۴ اثنودي ۴ — ۴ —

§ سورة سجدة آیت ۳ —

|| سورة ملک آیت ۳ و ۴ —

و نباناتي گذر چکي هيں اور يهه که روشني بهت پهلے سے تهي به نسبت أسکے جب سے که أسکا پيدا هونا خيال کيا گيا هی *

ان مشکلوں کے حل کرنیکے لیئے اور کتاب اقدس کو ان اعتراضات سے محفوظ رکھنے کے لیئے علماء عيسائي نے بہت سي کوششیں کیں بعضوں نے کہا که آفتاب پہلے هي دن يا أس سے بهي پہلے بنایا گیا تها اور چوتهے روز صرف أسکو دن کي حکومت پر مقرر کیا گیا تها بعضوں نے چهه دن کے کاموںکو چهه زمانے قرار دیا هی اور ساتویں دن سبت کو وهي معمولی دن مگر جو طرز اور منشاء کتاب اقدس کا هی جب أسپر غور کي جاتي هی تو صاف پایا جاتا هی که اسطرح کي باتیں بیان کرني خواه نخواه کتاب اقدس کو اپني مرضي کے موافق زبردستي سے کهینچنا هی حالانکه کتاب اقدس اپني جگهه سچي هی اور بالکلیه تحقیقات علمي کے مطابق هی جیسا که میں نے اوپر بیان کیا هی اور کسیطرح کتاب اقدس میں اس قسم کے تکلفات کي حاجت نہیں *

ز عشق ناتمام ما جمال یار مستغني است
به آب و رنگ خال و خط چه حاجت روے زیبارا

دوسرا باب

۱ پہلا سبت ہوا ۴ خلقت کی وضع کا بیان ۸ عدن میں ایک باغ کا لگایا جانا ۱۰ اُسکی نہروں کا بیان ۱۷ نیک و بد کی پہچان کے درخت سے کھانے کا منع ہونا ۱۹ و ۲۰ سب جانوروں کے نام رکھے جانے ۲۱ عورت کی پیدایش اور شادی کے دستور کے جاری کرنے کا بیان —

نوریت مقدس

(۱) وَ یِخُلّو هَشّمَیِم وِهَا آرِص وِخُل صِبا آم *

(۲) وَ یِخَل اِلُوهِیم بَیُّوم هَشّبِیعِي مِلَاخْتُو اَشِر عَسَه وَیِّسْبُت بَیُّوم هَشّبِیعِي مِکُّول مِلَاخْتُو اَشِر عَسَه *

(۳) وَیِبَارِخ اِلُوهِیم اِیة یُوم هَشّبِیعِي وَ یِقَدِّش اُتُو کِي بُو شَبَت مِکُول مِلَاخْتُو اَشِر بَرَا لَعَسُوت *

۱ اور بن چکے آسمان اور زمین اور سب لشکر ‡‡

۲ † ‖ اور خالی ہوا خدا دن ساتویں میں اپنے کام سے جسکو بنایا اور آرام کیا دن ساتویں میں ہر اپنے کام سے جسکو بنایا —

۳ اور برکت § دی خدا نے دن ساتویں کو اور ستھرا کیا اُسکو کیونکہ اُسمیں آرام کیا ہر اپنے کام سے جسکو پیدا کیا خدا نے بناکر —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱ و ۲ ‡ ان ربکم اللہ الذی خلق السموات والارض في ستة ايام ثم استوی علی العرش يدبر الامر ما من شفيع الا من بعد اذنه ذالکم الله ربکم فاعبدوه افلا تذکرون *

۳ ‡ هذا يومهم الذي فرض عليهم يعني يوم الجمعة فاختلفوا فيه فهدانا الله له والناس لنا فيه تبع اليهود غدا والنصاري بعد غد *

بے شک تمہارا پروردگار خدا ہی جسنے بنائے آسمان اور زمین چھہ دن میں پھر ٹھہرا عرش پر تدبیر کرتا کام کی نہیں ہی کوئی سفارش کرنے والا مگر اُسکی اجازت کے بعد وہ ہی اللہ پروردگار تمہارا پھر اُسیکو پوجو کیا تم دھیان نہیں کرتے —

یہہ دن ہی اہل کتاب کا جو مقرر کیا اللہ نے اُنپر یعنی دن جمعہ کا پھر اختلاف کیا اُنہوں نے اُسمیں پھر بتادیا ہمکو اللہ نے وہ دن اور آدمی یعنی اہل کتاب اُسمیں ہمارے پیچھے ہیں یہود ایک دن پیچھے اور عیسائی دو دن پیچھے —

---

‡ سورہ یونس آیت ۳ —

† چھٹے روز خدا نے ختم کیا اپنے کام کو جس کو وہ کرچکا تھا اور اُس نے آرام کیا ساتویں روز تمام اپنے کام سے جو اُس نے پورا کرلیا تھا — پٹرو ایچنٹ —

‡‡ زبور ۳۳ — ۶ —

‖ † خروج باب ۲۰ — ۱۱ — ۳۱ — ۱۷ — استثنا باب ۵ — ۱۴ — نامہ عبرانیوں باب ۴ — ۴ —

‡ مشکواۃ باب الجمعہ —

§ نحمیا باب ۹ — ۱۴ — اشعیاہ باب ۵۸ — ۱۳ —

توریت مقدس

(۴) ف ایلہ تو لدوت ھشمیم وھا آرص بہبارآم
بیوم عشوت یہوہ الوھیم ارص و شمایم *

(۵) وکل سیح ھسادہ طرم یہیہ بآرص وکل
عسب ھسادہ طرم یصماح کی لو ھمطیر یہوہ
الوھیم عل ھا آرص و آدم ایِن لعبد ایۃ ھا ادامہ *

(۶) و اد یعلہ من ھا آرص و ھشقہ ایۃ کل پنی
ھا ادمہ *

۴ یہہ † ھی جنم پترہ آسمانوں اور زمین کا جبکہ پیدا کیا
بیچ دن بنانے خداے معبود کے زمین اور آسمانوں کو —

۵ اور سب درخت ‡ جنگل کے ابتک نہیں تھے زمین میں
اور سب گھانس جنگل کی اب تک نہیں اوگی تھی کیونکہ نہیں
برسایا § تھا خداے معبود نے اوپر زمین کے اور آدم نہیں تھا واسطے
کمانے || زمین کے —

۶ اور کہر چڑھتی تھی زمین سے اور تر کرتی تھی تمام منہہ
زمین کو —

توریت مقدس	مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے
(۷) و ییصر یہوہ الوھیم ایۃ ھا آدم عفر من ا ھا آدمہ و ییح با پاو نشمت حییم و یہی ھادم لنفش حیۃ *	(۷) ¶ ان اللہ خلق آدم من قبضۃ قبضہا من جمیع الارض *
۷ اور بنائی خداے معبود نے آدم کی * مٹی زمین سے اور پھونکی † اُسکی ناک ‡ میں دم زندگی کی پھر ہوگیا آدم § جیتی جان —	اللہ نے پیدا کیا آدم کو خاک کی مٹھی سے جو لی تھی تمام زمین سے —

---

† پیدایش ۱ — ۱ - زبور ۹۰ — ۱ و ۲ —　‡ پیدایش ۱ — ۱۲ — زبور ۱۰۴ — ۱۴ —
§ ایوب ۳۸ — ۲۶ و ۲۷ و ۲۸ —　|| پیدایش ۳ — ۲۳ —
¶ مشکواۃ باب بدءالخلق —
* پیدایش ۳ — ۱۹ و ۲۳ — زبور ۱۰۳ — ۱۴ — واعظ ۱۲ — ۷ — اشعیاہ ۶۴ — ۸ —
۱ نامہ کرنتھیاں ۱۵ — ۴۷ —　† ایوب ۳۳ — ۴ — اعمال ۱۷ — ۲۵ —
‡ پیدایش ۷ — ۲۲ — اشعیاہ ۲ — ۲۲ —　§ ۱ نامہ کرنتھیاں ۱۵ — ۴۵ —

† اذ قال ربک للملئکة انی خالق بشرا من طین فاذا سویته و نفخت فیه من روحی فقعوا له سجدین —

‡ اذ قال ربک للملئکة انی خالق بشرا من صلصال من حماء مسنون فاذا سویته و نفخت فیه من روحی فقعوا له سجدین —

§ خلقته بیدی و نفخت فیه من روحی —

جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتوں کو میں بناتا ہوں ایک آدمی مٹی سے پھر جب ٹھیک بنا چکوں اور پھونکوں اُسمیں اپنی روح پھر گر پڑو اُسکے آگے سجدہ کرتے —

جب کہا تیرے پروردگار نے فرشتوں کو میں بناونگا ایک آدمی مٹی کھنکھناتی سڑے گارے سے پھر جب ٹھیک بنا چکوں اُسکو اور پھونکوں اُسمیں اپنی روح گر پڑو واسطے اُسکے سجدہ کرتے —

بنایا میں نے اُسکو اپنے ہاتھہ سے اور پھونکی میں نے اُس میں اپنی روح —

(۸) وَیِّطَّع یہوٗہ اِلُوہیِم گَن بِعدِن مِقّدِم وَیَّسِم شَم اِیةَ هاٰدم اَشرِ یصر *

۸ اور لگایا ¶ خداے معبود نے باغ عدن * میں پہلے سے † اور رکھا ‡ وہاں آدم کو جسے بنایا تھا —

(۸) || قال ابوالقاسم البلخی و ابومسلم الاصفهانی هذه الجنة فی الارض و حمل الاهباط علی الانتقال من بقعة الی بقعة کما فی قوله تعالی اهبطوا مصرا *

کہا ابوالقاسم بلخ کے رہنے والے نے اور ابو مسلم اصفہان کے رہنے والے نے کہ یہہ باغ زمین میں ہی اور اللہ تعالی نے جو اُتارنے کا لفظ کہا ہی اُسکے معنی ایک جگہہ سے دوسری جگہہ جانے کے ہیں جیسا کہ دوسری جگہہ اللہ تعالی نے فرمایا ہی کہ اُترو شہر میں —

---

† سورہ ص آیت ۷۱ و ۷۲ —

‡ سورہ حجر آیت ۲۸ و ۲۹ —

§ مشکواۃ باب بدءالخلق —

|| تفسیر کبیر سورہ بقر آیت ۳۵ —

¶ پیدایش ۱۳ — ۱۰ — اشعیاہ ۵۱ — ۳ — حزقیل ۲۸ — ۱۳ — یوئیل ۲ — ۳ —

* پیدایش ۳ — ۲۴ —

† پیدایش ۴ — ۱۶ — ۲ — سلاطین ۱۹ — ۱۲ — حزقیل ۲۷ — ۲۳ —

‡ پیدایش ۲ — ۱۵ —

† و قال المعتزلة (و هم من المسلمين) انها بستان كان بارض فلسطين او بين فارس و كرمان خلقه الله تعالى امتحانا لادم *

اور کہا معتزلیوں نے جو ایک فرقہ مسلمانوں میں کا ہی کہ وُہ جنت ایک باغ تہا فلسطین کے ملک میں یا درمیان فارس اور کرمان کے اُس کو بنایا تہا اللہ تعالی نے آدم کے آزمانے کو —

توریت مقدس

(۹) وَ یَصمَح یہوہ اِلوہیم مِن هادمہ کُل عِص نِحمد لِمراہ وِطوب لِماخَل وِعِص هَحییم بتوخ هگن وِعِص هدعت طوب و رع *

(۱۰) وِ نہر یُصی مِعدن لہشقوت ایة — هگن او مِشم یپارِد وِ هایہ لاربعہ راشیم *

۹ اور اوگایا خداے معبود نے زمین سے ہر § درخت اچھا دیکھنے میں اور ستھرا کھانے میں اور درخت || زندگی کا بیچ میں باغ کے اور درخت ¶ پہچان بھلائی اور برائی کا —

۱۰ اور نہر نکلی عدن سے واسطے سینچنے باغ کے اور وہیں سے ایلی ہوئی اور ہوی چار دھاریں —

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

(۹) ‡ قال القاضي ان سدرة المنتهى (اے شجر علم الخير والشر) في الارض سميت بها لان علم الملئكة ينتهي اليها *

(۱۰) * ورفعت الى سدرة المنتهى — في اصلها اربعة انهار نهران باطنان و نهران طاهران فسئلت جبريل فقال اما الباطنان ففي الجنة و اما الظاهران فالفرات والنيل *

کہا قاضی عیاض نے کہ سدرۃ المنتہی یعنی درخت پہچان بھلائی برائی کا زمین میں ہی اُس درخت کا سدرۃ المنتہی اسلیئے نام ہوا ہی کہ فرشتوں کا علم وہیں تک رہ جاتا ہی —

رسول خدا نے فرمایا کہ مجھکو سدرۃ المنتہی دکھایا گیا اُس کی جڑ میں (یعنی جہاں وہ ہی) چار نہریں ہیں دو نہریں چھوٹی ہیں اور دو نہریں بڑی ہیں پھر پوچھا میں نے جبرائیل سے پھر کہا اُنہوں نے کہ چھوٹی نہریں باغ میں ہیں اور بڑی نہریں ہیں فرات اور نیل —

---

† بیضاوی سورہ بقر آیت ۳۵ —

‡ مرقاۃ —

§ حزقیل ۳۱ — ۸ —

|| پیدایش ۳ — ۲۲ — امثال ۳ — ۱۸ — ۱۱ — ۳۰ — مشاهدہ ۲ — ۷ — ۲۲ — ۲ و ۱۴ —

¶ پیدایش ۲ — ۱۷ —

* بخاری فی حدیث المعراج —

توریت مقدس

(۱۱) شم هاحد فیشون هو هسوبب ایة کول

ارص هحوِ یلهٔ اشر شم هذ هب *

(۱۲) او زهب ها آرص هحو طوب شم هبد

لحیم و ادن هشهم *

(۱۳) وشم هذهر هشینی گیحون هو هسوبب

ایة کول ارص کوش *

(۱۴) وِ شم هذهر هشلیشي حِدِ قل هو هو

لخ ند مت اشور وهذهر هر بیعي هو فرات *

(۱۵) و یقح یهوه الوهیم ایة هادم و ینحیهو

بگن عدن لعبده او لشمره *

۱۱ نام پہلي کا فیشون هی † وه پهونچتي هی تمام ‡ زمین حویله کو جس جگهه هی سونا *

۱۲ اور سونا اُس زمین کا اچھا هی جہاں § هی || موتي اور پتهر جواهرات کے —

۱۳ اور نام نهر دوسري کا جیحون هی وه پهونچتي هی تمام زمین ¶ کوش * کو —

۱۴ اور نام نهر تیسري کا دقلهی ⸸‡ وه جاتي هی آگے § اشور کے || اور نهر چوتهي وه فرات هی —

۱۵ اور لیا خداے معبود نے آدم کو اور رکها اُسے ¶ باغ عدن میں اُس کي سیوا کو اور اُس کي باغباني کو —

---

† في ترجمة سنة ۱۸۱۱ ع نیل —
§ اعداد ۱۱ — ۷ —
¶ في ترجمة سنة ۱۸۱۱ ع بلدالحبشة —
⸸ دانیال ۱۰ — ۴ —
§ (انگریزي ترجمه) طرف مشرق —
¶ پیدایش ۲ — ۸ —

‡ پیدایش ۲۵ — ۱۸ —
|| في ترجمة سنة ۱۸۱۱ ع الماس —
* (انگریزي ترجمه) اتهیوپیا —
‡ دجلة —
|| في ترجمة سنة ۱۸۱۱ ع موصل —

توریت مقدس

(۱۶) وَیصَو یہوَہ اِلوہیم عَل ہا آدَم لیمُر مِکول عِص ہَگَّن آخُل تُوخِل ٭

۱۶ اور سمجھایا خداے معبود نے آدم کو کہکر کہ ہر درخت باغ سے کھاتا ‡ کھا —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۶ † و قلنا یا آدم اسکن انت و زوجک الجنۃ وکلا منہا رغدا حیث شئتما ولا تقربا ہذہ الشجرۃ فتکونا من الظلمین —

اور ہمنے کہا اے آدم رہ تو اور تیری عورت باغ میں اور کھاو اُس میں محظوظ ہوکر جس جگہہ چاہو اور پاس مت پھٹکو اُس درخت کے پھر ہوگے تم اپنے پر زیادتی کرنے والوں میں سے —

توریت مقدس

(۱۷) اُو مِعِص ہَدَّعَت طُوبْ وَرَع لو تُوخِل مِمِّنّو کِی بِیُوم اَخلخَ مِمِّنّو مُوت تَمُوت ٭

(۱۸) وَیُّومِر یہوَہ اِلوہیم لو طُوب ہیوت ہا آدَم لِبدّو اِعِسِرلّو عِزِر کِنِگدّو ٭

۱۷ اور § درخت پہچان بھلائی اور برائی سے مت کھانا اس سے کیونکہ جس دن کھانے تیرے کے اس سے مرنے سے ٭ مریگا تو —

۱۸ اور کہا خداے معبود نے نہیں ہی اچھا ہونا آدم کا اکیلا بناؤں ⸸ اس کے لیئے مددگار اسی کی مانند —

توریت مقدس

(۱۹) وَیّصِر یہوَہ اِلوہیم مِن ہا آدَمہ کُل حَیَّت ہسادِہ وِاِیت

۱۹ §§ اور پیدا کیا ٭٭ خداے معبود نے زمین سے ہر جانور جنگل کو اور ہر پرند آسمانوں کو اور

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۹ و ۲۰ ‡‡ وعلم آدم الاسماء کلہا ثم عرضہم علی الملئکۃ فقال انبئونی باسماء ہؤلاء ان کنتم

اور سکھائے آدم کو نام سارے پھر وہ دکھائے فرشتوں کو کہا بتاؤ مجھکو نام ان کے اگر ہو تم

---

‡ (انگریزی ترجمہ) آزادی سے کھا —

٭ (انگریزی ترجمہ) بیشک —

⸸ پیدایش ۳ — ۱۲ — ۱ نامہ کرنتھیان ۱۱ — ۹ — ۱ تموتی ۲ — ۱۳ —

٭٭ (انگریزی ترجمہ) بنایا —

‡‡ سورۃ بقر آیت ۳۱ و ۳۲ و ۳۳ —

§ پیدایش ۲ — ۹ —

|| پیدایش ۳ — ۱ و ۳ و ۱۱ و ۱۷ —

§§ پیدایش ۱ — ۲۰ و ۲۴ —

† سورۃ بقر آیت ۳۵ —

¶ پیدایش ۳ — ۳ و ۱۹ نامہ رومیان ۶ — ۲۳ — ۱ نامہ کرنتھیان ۱۵ — ۵۶ — یعقوب ۱ — ۱۵ — ۱ یوحنا ۵ — ۱۶ —

کُول عوف هشّمیم ویّبابِي اِل هاآدم
لِراوت مَهْ یِقرا لو وِکول اشِر یِقرا لو
هاآدم نفِش حیّه هُو شمُو *

(۲۰) وَیِقرا هاآدم شموت لِکول
هبِّهمه و لِعوف هشّمیم وَلِکُول حیّت
هسّاده اُول آدم لو مَصا عِزر کنِگدو *

لایا ‡ پاس آدم کے دیکھنے کو کیا کہتا ہے اُن کو
اور جو کچھ کہ آدم نے جیتی جان والے کو
کہا وہی اُس کا نام —

۲۰ اور کہا آدم نے نام ہر ایک چوپایہ کے
لیئے اور پرند آسمانوں کے لیئے اور ہر جانور جنگل
کے لیئے اور آدم نے نہ پایا مدد گار اپنی مانند —

(۲۱) وَیّپِل یِہوہ اِلُوهیم تَردِمه
عل هاادم ویّیشن وَیِقّح اَحَت مِصّلعتاو
ویِسگر بشر تَحتِنّه *

۲۱ اور اُتاری خداے معبود نے نیند § آدم
پر کہ پھر وہ سوگیا اور لی ایک اُس کی پسلیوں
میں سے اور جوڑ دیا گوشت اُس کے نیچے —

صدقین قالوا سبحنک لا علم لنا الا ما علمتنا
انک انت العلیم الحکیم قال یا آدم انبئهم
باسمائهم فلما انبئهم باسمائهم قال الم اقل لکم
اني اعلم غیب السموات والارض و اعلم ما
تبدون و ما کنتم تکتمون *

مجھے بولے تو سب سے نرالا ہی ہم جانتے نہیں
مگر جو تونے ہمکو سکھایا بے شک تو ہی ہی جانتے
والا اور حکمت والا کہا اے آدم بتادے اُنکو نام اُنکے پھر
جب اُس نے بتا دیئے نام اُن کے کہا میں نے نہ کہا
تھا تمکو مجھکو معلوم ہیں پردے آسمان اور
زمین کے اور معلوم ہی جو تم ظاہر کرو اور جو
چھپاتے ہو —

۲۱ و ۲۲ و ۲۳ ؛ † ذکر السدي عن ابن
مسعود و ابن عباس و ناس من الصحابه
ان الله لما اسکن آدم الجنته مشي فیها وحده
و ما کان معه من یستانس به فالقی الله تعالی
علیه النوم ثم اخذ من اضلاعه من شقه الایسر

روایت کی سدي نے ابن مسعود اور ابن عباس
اور بہت سے صحابیوں سے کہ الله تعالی نے جب رکھا
آدم کو باغ میں تو وہ گیا وہ اُس میں اکیلا اور نہیں
تھا اُس کے ساتھہ کوئی جس سے دل لگے پھر ڈالی
الله تعالی نے آدم پر نیند پھر لی اُس کی پسلیوں
میں سے بائیں طرف سے —

---

‡ زبور ۸ — ۷ — پیدایش ۲ — ۲۰ —
§ پیدایش ۱۵ — ۱۲ — ۱ سموئیل ۲۶ — ۱۲ —
† تفسیر کبیر سورة بقر آیت ۳۵ —

توریت مقدس	مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے
(۲۵) וַיִּהְיוּ שְׁנֵיהֶם עֲרוּמִּים הָאָדָם וְאִשְׁתּוֹ וְלֹא יִתְבֹּשָׁשׁוּ *	۲۵ † ان لک الاتجوع فیها ولا تعری و انک لا تظمؤ فیها ولا تضحی *
۲۵ اور ‡ تھے وہ دونوں ننگے آدم اور اُسکی عورت اور نہ شرماتے § تھے *	تجھکو یہہ ملا ہی کہ نہ بھوکا ہو تو اُس میں نہ ننگا اور یہہ کہ نہ پیاس لگے تجھکو اُس میں نہ دھوپ —

تفسیر

(۱) اس آیت میں (یخلوا) عبری لفظ هی اور عربی لفظ خلو کا اسی سے نکالا هی جسکے معنی هیں فارغ هونے کے اور کام چھوڑ دینے کے پس ورس کا مطلب یہہ هی کہ فارغ هوئے آسمان اور زمین اور تمام لشکر یعنی سب بن چکے *

(لشکر) اس لفظ سے وہ تمام چیزیں جو آسمان و زمین میں هیں مراد هیں اور بسبب کثرت اور نہایت عمدہ ترتیب کے جو اُن میں هی اُن پر لشکر کا اطلاق هوا هی *

(۲) (اور خالی رها اور آرام کیا) پہلے لفظ سے صرف یہہ مراد هی کہ اللہ تعالی اُن تمام چیزوں کو جنکا پیدا کرنا اُس کو منظور تها پیدا کرچکا اور دوسرے لفظ سے یہہ مراد هی کہ ساتویں دن اُس نے کچھہ پیدا نہیں کیا *

انگریزی میں ترجمہ اس فقرہ کا اس طرح پر کیا هی " اور خدا نے ساتویں دن ختم کیا اپنے کام کو اس سے پایا جاتا هی کہ ساتویں دن بهی کچھہ کام هوا حالانکہ اُس دن کچھہ کام نہیں هوا اسی لیئے || بشپ پٹرک صاحب نے فرمایا کہ زیادہ تر یہہ کہنا چاهیئے کہ وہ پورا کرچکا تها کیونکہ خدا نے ساتویں روز کچھہ کام نہیں کیا *

سپٹو ایجنٹ ترجمہ میں اس شبہہ کے رفع کرنے کو کہ ساتویں روز کچھہ کام هوا تها زیادہ وضاحت کی هی اور اُس میں ترجمہ اس ورس کا اس طرح پر کیا هی " چھٹے روز خدا نے ختم کیا اپنے کام کو جس کو وہ کرچکا تها اور اُس نے آرام لیا ساتویں دن تمام اپنے کام سے جو اُس نے پورا کرلیا تها *

† سورہ طہ آیت ۱۱۸ و ۱۱۹ —
‡ پیدایش ۳ — ۷ و ۱۰ و ۱۱ —
§ خروج ۳۲ — ۲۵ — احبار ۷۲ — ۳ —
|| تفسیر ثانی صفحہ ۲ —

اس ورس میں جو یہہ مضمون هی کہ ساتویں دن خدا نے آرام کیا بالکل مطابق هی اس مضمون کے جو قرآن مجید میں آیا هی کہ (خدا نے چھہ دن میں آسمان اور زمین پیدا کیا پھر ٹھہرا عرش پر) یعني اُس دن کوئي چیز پیدا نہیں کي *

(۳) (برکت دي اور ستھرا کیا) یعني ساتویں دن کو ایسا خیال کرنا چاهیئے کہ خدا کي عبادت کرنے کا اور اُس کي برکت حاصل کرنے کا دن هی *

ساتواں دن سبت کا وہ مبارک اور پاک دن هی جسکو یہودي اور عیسائي اور هم مسلمان سب مانتے هیں یہودیوں کو اس دن کي تعظیم کرنے کي بہت تاکید تھي یہاں تک کہ اُس کے نہ ماننے پر اُن کو سخت سخت عذاب هوئے مگر دو باتیں اسمیں بحث طلب هیں *

اول یہہ کہ سبت کي تعظیم ابتداے پیدایش عالم سے تھي یا حضرت موسی علیہ السلام کي شریعت میں مقرر هوئي تھي *

دوسرے یہہ کہ سبت کا دن کونسا هی *

پہلے سوال کے جواب میں یہودي علماء میں اور نیز عیسائي علماء میں اختلاف هی بعضوں کي یہہ راے هی کہ ابتداے آفرینش عالم سے سبت کے ماننے کا حکم تھا بعضون کي یہہ راے هی کہ حضرت موسی علیہ السلام کي شریعت میں اس کے ماننے کا حکم هوا هم مسلمانوں کا یہہ مذهب هی کہ جس طرح وہ دن ابتداے آفرینش عالم سے مبارک اور پاک بنایا گیا تھا اُسي طرح جب هي سے اس کے ماننے کا حکم هی مگر احکام اس دن کي تعظیم کے هر زمانہ کے نبي کي شریعت کے بموجب مختلف هوتے رهے حضرت موسی علیہ السلام کي شریعت میں حکم تھا † کہ اُس دن کوئي شخص کچھہ کام نہ کرے اور نہ وہ اور نہ اُس کا بیٹا نہ اُس کي بیٹي اور نہ اُس کا خدمتگار نہ اُس کي مویشي اور نہ اُسکا مہمان ‡ حضرت مسیح علیہ السلام کي شریعت میں سبت کے دن ایسے کام کرنے کا جس سے دوسرے کو نیکي پہونچے ثواب ٹھہرا اور دنیا کے ضروري کام کرنے کي بھي اجازت هوئي هم مسلمانوں کے § مذهب میں سبت کے دن جو عبادت کا معین وقت هی اُس سے پہلے دنیا کے کام کرنے کو اچھا نہیں ٹھہرایا اور عبادت کے معین وقت پر دنیا کے کاموں کو منع فرمایا اور عبادت کے بعد دنیا کے کاموں کي اجازت هوئي مگر دوسرے کو نیکي پہونچانا هر وقت ثواب رہا جیسا کہ حضرت مسیح علیہ السلام کي شریعت میں تھا *

---

† خروج ۲۰ — ۱۰ —
‡ متی باب ۱۲ — ۱ — ۱۳ —
§ سورۂ جمعہ آیت ۹ و ۱۰ —

دوسرے سوال کے جواب میں بھي اختلاف هی اگرچه کتاب‌مقدس سے صرف ساتواں دن سبت کا معلوم هوتا هی اور اس بات کي تفصیل نہیں هی که وہ کونسا دن تھا مگر اس میں کچھه شک نہیں که اگلے زمانه کے یہودي سبت کے اصلي دن کو بخوبي جانتے تھے لیکن جب اُن میں مہینوں اور هفتوں کے گھٹانے بڑھانے اور ادلنے بدلنے کا رواج هوگیا تھا تو خیال کیا جاسکتا هی که اُس سبب سے یا اس سبب سے که اُنھوں نے یہه خیال کیا که ساتوں دنوں میں سے ایک دن سبت کا هونا چاهیئے اور اسي لیئے جس دن که اُندر خدا کي برکت اور بخشش هوئي تھي اُس کو اُنھوں نے سبت کا دن قرار دیا اصلي سبت کے دن کو کھو بیٹھے اور اسي سبب سے اُنھوں نے هفته یعني سنیچر کو سبت کا دن قرار دیا *

حضرت مسیح علیه‌السلام نے بھي اگرچه سبت کے مقدس هونے کو موقوف نہیں کیا مگر یہه بات نہیں فرمائي که وہ کونسا دن هی فروسیوں سے جو گفتگو سبت کے دن کي بابت هوئي اُس سے سبت کے دن کا مقدس هونا تو پایا جاتا هی مگر جس دن کو اُس زمانه کے یہودیوں نے سبت کا دن ٹھیرایا تھا اُس کي تسلیم نہیں پائي جاتي پس عیسائیوں نے اتوار کے دن کو سبت کا دن ٹھیرایا کیونکه اُس دن حضرت مسیح علیه‌السلام زندہ هوکر اُٹھے تھے اور اُس سے زیادہ اور کوئي دن مبارک نہیں هوسکتا اس تقریر کو عیسائي حضرت مسیح کے حواریوں پر سند کرتے هیں بلکه یہه بھي کہتے هیں که حضرت مسیح علیه‌السلام کے زندہ هونے کے بعد دو سبت اُن کے سامنے بھي هوئے مگر اس میں کسي کو عذر نہیں هوسکتا که نه حضرت مسیح علیه‌السلام نے سبت کا کوئي دن مقرر کیا اور نه یہودیوں کا جو سبت تھا اُس کي تبدیلي کا اتوار سے حکم دیا *

همارے مذهب میں یہه بات هی که رسول خدا صلی‌الله علیه وسلم نے فرما دیا که سبت کا دن جس کو خدا نے فرض کیا تھا وہ جمعه کا دن هی یہودي اور عیسائي اُس دن کے معین کرنے میں مختلف هوگئے مگر همکو خدا نے بتا دیا که وہ جمعه کا دن هی اس لیئے هم مسلمان جمعه کے دن کو سبت کا دن مانتے هیں *

(۴) اس آیت سے صاف ثابت هوتا هی که جس مطلب کا بیان ابتدا سے شروع هوا هی وہ یہاں ختم هوتا هی پس پہلے باب کا اس جگهه ختم هونا چاهیئے *

(۵) پہلے ورسوں سے علانیه ظاهر هی که خدا تعالی تمام مخلوقات کي پیدایش کا بیان کرچکا اور جو جو کچھه اُس کو پیدا کرنا تھا وہ پیدا کر چکا اب اس مقام پر جو پھر پیدایش کا ذکر شروع کیا هی اس کي نسبت یہودي اور عیسائي یہه بات کہتے هیں که پہلے تمام چیزوں کي پیدایش سلسله وار مختصراً بیان کي تھي اب اُنھي میں سے بعض چیزوں کي خصوصاً حوا اور آدم کي پیدایش کا مفصل حال بیان هوتا هی *

مگر یہہ بات تھیک نہیں معلوم ہوتی کیونکہ اس ورس میں بیان ہی نہ اب تک درخت نہ تھے اور گھانس نہ اُگی تھی اور خدا نے مینھہ نہ برسایا تھا اور آدم نہ تھا کہ زمین کا کام کرے اس بیان سے صاف پایا جاتا ہی کہ جو کچھہ کارخانہ اشجار اور حیوان کا پہلے پیدا ہوچکا تھا وہ سب برباد ہوگیا تھا صرف آسمان اور زمین رہ گئے تھے مگر اسپر کے اشجار اور حیوان معہ انسان کے کچھہ باقی نہیں رہا تھا اور زمین خالی اور سنسان تھی پھر خدا نے اُس کو آباد کرنا چاہا اور ایک اَوْر آدم کو پیدا کیا اور پھر زمین کو آباد کیا *

میں نے پہلے باب کی تفسیر میں بہت سی مثالیں بیان کی ہی جن سے ثابت ہوتا ہی کہ پہلا آدم اس دوسرے آدم سے بہت سی باتوں میں مختلف تھا پس ایسی حالت میں کسی طرح نہیں ہوسکتا کہ یہہ بیان پہلے بیان کی تفصیل ہو کیونکہ اگر ایسا ہوتا تو دونوں بیان مختلف نہوتے *

اس ورس میں (طرم) کا عبری لفظ ہی جس کا ترجمہ سب مترجموں نے قبل کا کیا ہی اور اس ترجمہ نے اُن کو اس بات پر زیادہ دلیر کیا ہی کہ جو بیان یہاں ہوا ہی اُس کو پہلے بیان کی تفصیل سمجھیں مگر در حقیقت ترجمہ اس لفظ کا قبل نہیں ہی ربی شمعون جو معتبر علماے یہود سے ہیں اُنہوں نے اپنی تفسیر رشی میں لکھا ہی کہ طرم کے معنی قبل کے نہیں بلکہ اس کے معنی ہیں اب تک نہیں جس کا نتیجہ یہہ ہی کہ کوئی درخت اب تک زمین پر نہ تھا اور کوئی گھانس اب تک زمین پر نہ اُگی تھی اس سے ثابت ہوتا ہی کہ ان ورسوں میں جو بیان ہی وہ پہلی آبادی کی تفصیل نہیں ہی بلکہ نئی پیدایش اور نئی آبادی کا ذکر ہی *

(۶) اس ورس سے بھی یہی پایا جاتا ہی کہ اس میں بھی پہلی آبادی کے ویران ہونے کے بعد دنیا کی جو حالت تھی اُس کا بیان ہی یعنی زمین اور آسمان سب کچھہ موجود تھے مگر زمین خالی اور ویران پڑی تھی اور شبنم زمین کے منھہ کو تر کردیتی تھی *

(۷) (عفر) کا عبری لفظ جو اس ورس میں ہی اس کے معنی نرے متّی کے نہیں ہیں بلکہ گوندھی ہوئی متّی کے ہیں جس طرح کمہار برتن یا کھلونے بنانے کو متّی کو گوندہ کر طیار کرتے ہیں" یہہ اشارہ ہی اس بات کا کہ انسان ہمیشہ اپنی اصلیت کو یاد رکھے اور جو جو ظاہری اور روحانی کمالات آیندہ اُس کو حاصل ہوتے جاویں اُس پر مغرور نہو کیونکہ اُس کی اصلیت صرف اتنی ہی کہ وہ کیچڑ سے بنا ہوا ہی *

(دم زندگی کا) یعنی اُس متّی کے پتلے میں اللہ تعالی نے جان ڈالی جس کے سبب

وہ جاندار ہوگیا اب سمجھنا چاہیئے کہ اللہ تعالی نے انسان کے کالبد کو مٹی سے بنایا جو ایک پیدا کی ہوئی چیز تھی " یہہ اشارہ اس بات کا ہی کہ اُس کے وجود کو ہمیشہ بقا اور قیام نہیں ہی مگر روح جو اُس میں ڈالی گئی ہی وہ کسی پیدا کی ہوئی چیز میں سے نہیں نکلی بلکہ وہ خود خدا سے نکلی ہی جس میں اشارہ اس بات کا ہی کہ انسان کی روح کو فنا ہونا نہیں ہی وہ ہمیشہ دایم و قایم و باقی ہی کیونکہ ایک نا فانی ہستی سے نکلی ہی اور یہہ بھی سمجھنا چاہیئے کہ اگرچہ ہمارا جسم اور ہماری روح دونوں خدا سے نکلے ہیں مگر ہمارے جسم کے خدا سے نکلنے میں بہت سے درجے بیچ میں ہیں کیونکہ وہ مٹی سے بنا ہی مگر ہماری روح کے خدا سے نکلنے میں کوئی درجہ بیچ میں نہیں کیونکہ وہ خود خدا ہی سے نکلی ہی اس لیئے ہماری روح ہمارے جسم سے ایسا برتر اور اعلی درجہ رکھتی ہی جس کے سبب ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ دونوں مختلف اصلیت رکھتے ہیں *

پہلے باب میں کہا گیا تھا کہ ہر ایک جاندار پیدا کیا گیا اس مقام پر انسان کی نسبت کہا گیا کہ اُس میں زندگی کا دم پھونکا جو خود خدا ہی سے نکلا تھا اس لیئے ہم میں اُس روح کے سبب صرف دم لینا اور چلنا پھرنا اور کھانا پینا اور سونا جاگنا ہی نہیں ہی بلکہ اُس میں ایک اَوْر چیز بھی ہی جو اور حیوانوں میں نہیں اور جسکے سبب ہم ہر ایک چیز کو سونچتے ہیں اور سمجھتے ہیں اور گفتگو کرتے ہیں *

(۸ لغایت ۱۴) (پیشون) دریا کا نام ہی بعضے کہتے وہ † دریا ہی جو فیسس کہلاتا تھا اور اب فاز کہلاتا ہی اور جو مسچک پہاڑوں میں بہکر کالسس کے ملک میں ہوکر بحر اسود میں گرتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دریاے سیرس ہی جو اس زمانہ میں کر کہلاتا ہی اور جو دریاے ارکسز میں شامل ہو جاتا ہی اور بیان کرتے ہیں کہ یہہ دریا پہلے الگ بہتا تھا اور سمندر کیسپین میں گرتا تھا اور علماء یہود کی یہہ تحقیق ہی کہ وہ دریاے نیل ہی اس لیئے کہ پیشون کپاس کے پشتوں کو کہتے ہیں جو دریاے نیل کے کناروں پر بہت کثرت سے ہوتی تھی اور اسی سبب سے اس کا یہہ نام ہوگیا تھا اور بعض عیسائی علما کہتے ہیں کہ دریاے فرات کا ایک مغربی بازو تھا جو علاحدہ دھار ہوکر خلیج فارس میں گرتا تھا اُس کا یہہ نام ہی اور یہہ بازو سکندر اعظم کے وقت تک بہتا تھا مگر اب خشک ہوگیا ہی *

(حویلہ) بلغ عدن کے پاس جو ملک ہی اُس کا یہہ نام ہی اور حویلہ بن.کوش کے نام سے نکلا ہی اور اُس میں سونا اور جواہرات بہت ہوتے تھے اور یہہ ملک دریاے پیشون

---

† بیبل کا جغرافیہ ــــ

سے گھرا ہوا تھا اور جو ملک بعد کو مشرقی سرحد بنی اسمعیل کا بیان کیا گیا ہی
اُس کو اسی حویلہ کے مطابق سمجھتے ہیں اُس کی مغربی حد زمین شر کی ہی جو
مصر کے متصل واقع ہی اور جس کا پھر بیان ہوا ہی پہلے سموئیل باب ۱۵ — ۱۷ میں
کہ وہ ہی مشرقی سرحد عمالقہ کی جنکے قتل کو ساؤل بھیجا گیا تھا اس بیان سے حویلہ
مطابق ہوتا ہی شمالی شرقی حصہ عرب سے جو قریب کلدیا یعنی عراق عرب کے ہی اور
بعض لوگ حویلہ کو ملک کالسس میں قایم کرتے ہیں جہاں دریاے فاز ہی اور جو ملک
بحر اسود کے مشرقی اختتام پر ہی جو سونے کے لیئے مشہور ہی اور سونے کی اُون کی
کہانی وہیں کی ہی *

(جیحون) یہہ بھی عدن کے چاروں دریاؤں میں کا ایک دریا ہی بعضے کہتے ہیں کہ
دریاے تیگرس یعنی دجلہ کے نیچے کے حصہ کا یہہ نام ہی اور جس کا نام قدیم زمانہ میں
پاس تیگرس یعنی شاخ دجلہ تھا اور عدن سے بہکر خلیج فارس میں گرتا تھا بعضے خیال
کرتے ہیں کہ دریاے ارکسز یا ایرس ہی دریاے جیحون ہی جس کو اب بھی اہل فارس
جیحون کہتے ہیں اور جو سیرس سے شامل ہوکر سمندر کیسپین میں گرتا ہی *

(کوش) وہ ولایتیں جن میں کوش بن حام کی اولاد آباد تھی اور جس کا انگریزی
میں عموماً ایتھیوپیا ترجمہ ہوا ہی بسبب کثرت سے ہونے اولاد کوش اور اُن کے مختلف
جگہہ جاکر بسنے کے اُن ملکوں کو جنکو اس نام سے بیان کیا ہی محدود اور معین کرنا
آسان نہیں ہی البتہ بہت سے لوگ خیال کرتے ہیں کہ یہودی اس لفظ کا استعمال ایسی
وسعت اور غیر محدود طور سے کرتے تھے جیسے کہ یونانی ایتھیوپیا کے لفظ کا استعمال کرتے
تھے اور جیسا کہ انگریز انڈیز کے لفظ کا استعمال کرتے ہیں اور یہہ کہ وہ لوگ ہر گرم ملک
کو اور وہاں کے باشندوں کو جنکا سیاہ رنگ تھا کشن اور کش کے باشندے کہتے تھے کوش
کے معنی اور اُس کی وسعت کے قرار دینے میں دقت اس سبب سے بھی ہوئی ہی کہ
یونانی اور رومی مورخ ایتھیوپیا کے نام کو اُنہیں ملکوں پر جو مصر کے جنوب کی طرف
افریقہ میں ہیں بولتے تھے یہہ معلوم ہوتا ہی کہ کسی زمانہ میں تمام ملک جو جانب
شرق تیگرس اور نیل کے ہی وہ کوش کہلاتا تھا ایک مدت بعد اس نام کا استعمال زیادہ
محدود اور منقسم طریق پر ہونے لگا اس وجہہ سے کہ جن لوگوں نے کوش کے خاندان سے

پیدایش ۲ — ۱۳	علاحدگی کی وہ اور ملکوں میں جا بسے انگریزی ترجمہ میں
اعداد ۱۲ — ۱	اصلی لفظ کوش کا مندرجہ حاشیہ مقامات میں استعمال
اشعیاہ ۱۱ — ۱۱	ہوا ہی مگر جو کہ اصلی متن میں صرف ایک ہی لفظ کا ہو
یرمیا ۲۶ — ۹	
حبقوق ۳ — ۷	جا استعمال ہوا ہی اس لیئے کوشن اور ایتھیوپیا دونوں لفظ

كا بيان ايک عام اصطلاح كے طريق پر استعمال كرنا بهتر هى اس لئے يهه بات بالاتفاق معلوم هوتي هى كه كم سے كم تين بڑي قسمتيں هيں جو كوش كے نام سے بهبل ميں بيان هوئي هيں جنكو اس طرح پر قرار دينا چاهيئے يعني مشرقي كوش عربي كوش افريقي كوش *

(مشرقي كوش) كتاب پيدايش باب ۲ — ۱۳ ميں بيان هوا هى كه درياے جيحون يعني درياے تهگرس كوش كي تمام زمين كو گهيرتا هى جس سے صرف ايسريا كي طرف اشاره هو سكتا هى اشعياه ۱۱ — ۱۱ اور صفنياه باب ۳ — ۱۰ سے موعوده بحالي بني‌اسرائيل كي كوش سے انڈيا كي طرف اشاره سمجها جاتا هى اور سريا كيلڈيا ترجموں ميں اس لفظ كا اسي طرح ترجمه هوا هى اور صفنياه باب ۲ — ۱۲ ميں جهاں اتهيوپيا كے باشندوں كو ڈرايا هى كه تمكو تباه كرديا جاويگا أن كو ايسريا اور نينوے سے متعلق كيا جاتا هى حزقيل باب ۳۸ — ۵ ميں بهي انهي ملكوں كي طرف اشاره معلوم هوتا هى جس مقام ميں ايتهيوپيا كا يهه بيان هوا هى كه بمقابله اسرائيل كے ايتهيوپيا والوں نے ياجوج كي فوجيں جمع كيں اور عاموس باب ۹ — ۷ ميں بهي انهي ملكوں كي طرف اشاره هى جس مقام ميں اسرائيل كے گهر كو ايتهيوپيا والوں كي اولاد سے مقابل كيا گيا هى *

۲ (عربي كوش) كتاب اعداد باب ۱۲ — ۱ ميں حضرت موسى كي بي‌بي كو ايتهيوپيا كي رهنے والي بيان كيا هى جس سے بلحاظ اس كے كه وه مديان كي رهنے والي تهي عرب كي طرف اشاره لازم آتا هى اور حبقوق باب ۳ — ۷ سے عربي كوش كا بيان اس طرح پايا جاتا هى كه جب اس ميں كوش يا كوشان اور مديان كا ايک غم ميں شامل كر كو بيان هوا هى اور ايوب باب ۲۸ — ۱۹ ميں ايتهيوپيا كے جواهرات كا ذكر هى جس سے خيال كيا جاتا هى كه وه اشاره هى أن جواهرات كي طرف جو عرب كے جنوبي حصوں كي كانوں سے آتے تهے اور حزقيل باب ۲۹ — ۱۰ ميں خدا تعالى مصر كو اس طرح پر ڈراتا هى كه تجهكو سين كے برج يعني تيري جنوبي حد سے تا به كناره ايتهيوپيا كے جو تيري مشرقي حد هى تباه كرونگا اور جس كے ايتهيوپيا مقام عرب ميں قرار پاتا هى اور دوسري كتاب تاريخ باب ۲۱ — ۱۶ ميں ايتهيوپيا كے رهنے والوں كو عرب كے قريب بيان كيا هى اور يهه بات مصر والے كوش كي نسبت نهيں هو سكتي كيونكه اُس سے عرب كے رهنے والے بذريعه درياے ريڈسي كے بالكل علاحده هو جاتے هيں اور نه يهه بات مشرقي كوش كي نسبت كهي جا سكتي هى كيونكه اُس سے عرب كے باشندے ايک بڑے جنگل كے سبب جو درميان ميں آتا هى علاحده هو جاتے هيں اور دوسري كتاب سلاطين ۱۹ — ۹ اور كتاب اشعياه ۳۷ — ۹ ميں يهه بيان هى كه ترهاقه بادشاه ايتهيوپيا ايسريا كے رهنے والوں سے

لرتا هی جو ان دنوں میں یهودیه کو تباه کر رهے تھے اور دوسری کتاب تاریخ باب ۱۴ — ۹ و ۱۲ و ۱۳ و باب ۱۶ — ۸ میں یهه بیان هوا هی که زیره باشنده ایتھیوپیا اعصا باشنده یهودا کے مقابله میں هزاروں آدمي لیکر لڑنے کو آتا هی اور جس بادشاه نے اُس کو فتح کیا اور بھگا دیا ان دونوں تاریخوں کي رو سے عرب به نسبت اَوْر کسي مقام کے زیاده مناسب معلوم هوتا هی اور زبور ۶۸ — ۳۱ و زبور ۸۷ — ۴ میں مقام ایتھیوپیا میں کتاب اقدس کي ترقي کے بیان سے عرب کي طرف اشاره معلوم هوتا هی اور اسي طرح سے کتاب اشعیاه باب ۴۳ — ۳ اور باب ۴۵ — ۱۴ سے بھي یهي بات ثابت هوتي هی ان مقاموں میں سے اول مقام میں خدا تعالی یهه فرماتا هی که همنے ایتھیوپیا کو اسمعیل کي غنیمت میں دیا اور دوسرے مقام میں ایتھیوپیا اور سیبیا کے لوگوں کي سوداگري کا ذکر هی *

۳ (افریقي کوش) یهه خیال کیا جاتا هی که اولاد کوش عرب سے نکل کر اور ریڈسي کو تنگ آبناے عرب کي راه سے جس کو اب باب المندب کهتے هیں طی کرکر مصر کے جنوب میں دریاے نیل کي اوپر کي شاخوں کے پاس آباد هوئي † جس مقام پر بعدازاں نیوبیا اور سینار میں میرو کي مشهور سلطنت هوئي اُن ملکوں کے باشندے اب بھي اسي ملک کا نام ایتھیوپیا اور عز جس پر کوش کا گمان هوتا هی کهتے هیں اور اپنے تئیں آغازي اور ایتھیوپیا وان کهواتے هیں بلحاظ اس مقام کے غالباً هم اشاره کرسکتے هیں استیر باب ۱ — ۱ اور باب ۲۸ — ۹ پر جن میں یهه بیان هی که اهاسویرس کي شهنشاهي انڈیا سے ایتھیوپیا تک تھي اور نیز اشعیاه باب ۱۸ و باب ۲۰ — ۳ و ۴ و ۵ اور حزقیل باب ۳۰ — ۴ و ۵ و ۹ پر بھي اشاره کرسکتے هیں ان مقاموں میں ایتھیوپیا اور اُس زمین کو جو ایتھیوپیا کے دریاؤں کے مقابل هی بد دعا دي گئي هی اور دوسري کتاب تاریخ باب ۱۲ — ۳ سے بھي یهه معلوم هوتا هی که ایتھیوپیا والے سیشک بادشاه مصر کي فوج کے ساتھه جاتے هیں جبکه ربعام بادشاه نے یهودا پر حمله کیا اسي طرح سے آگے آنے والے مقاموں سے جن میں مصر اور لائي بیا کو ایتھیوپیا سے ملا دیا هی اُن ملکوں کي طرف جو دریاے نیل پر واقع تھے به نسبت کسي اَوْر مقام کے زیاده اشاره پایا جاتا هی اور وه مقام یهه هیں یرمیاه باب ۴۶ — ۹ نحمیاه باب ۳ — ۹ دانیال باب ۱۱ — ۴۳ جس امیر ایتھیوپیا والے کو فلپ نے بپتسمه ‡ دیا جو ایتھیوپیا والوں کي شاهزادیکا خزانچي تھا اُس کا انھي اطراف سے آنا مشهور هی اور یهه بات بھي که جب وه گیا تو کاسپیل کو ایبي سینا میں اپنے ساتھه لیگیا *

---

† جوده باب ۱ — ۱۰ —

‡ اعمال باب ۸ — ۲۷ —

(دقل) يعني دجله جسکو تيگرس کہتے هيں مغربي ايشيا کے دریاؤں ميں سے بڑا دريا هی ارمينيا کے پہاڑوں ميں سے نيفيتس پہاڑ ميں سے نکلا هی اور ايسريا اور مسوپوتاميا کي پراني سرحد کو بناتا هوا اور بابل اور سسيانا کي حدوں ميں هوکر فرات سے مل جاتا هی اور پھر خليج فارس ميں گرتا هی اور خيال کيا جاتا هی که تيگرس وہ دريا هی جس کو حضرت دانيال † پيغمبر نے ايسا دريا بيان کيا هی جسکے کنارہ پر اُنہوں نے مشہور عجيب خواب ديکها تها اس ليئے وہ دريا اُس هدقل سے مطابق هوگيا جو عدن کے چار درياؤں ميں سے ايک تها ‡ فرات اور تيگرس يعني دجله پہلے دو علحدہ علحدہ دهاروں ميں بہه کر خليج فارس ميں گرتے تهے مگر مدت سے وہ دونوں اُس مقام کے قريب مل گئے هيں جو اب کارني کہلاتا هی اور وهاں سے ايک بڑي دهار سے سمندر ميں گرتے هيں اس دهار کو متقدمين ميں سے فرات يا تيگرس اور بعض اوقات پاس تيگرس کہتے تهے مگر اب عموماً شطالعرب کہلاتا هی *

(اشور) يعني ايسريا يهه بہت مشہور ملک ايشيا کي شہنشاهي کا تيگرس دريا کے کنارہ پر هی اُس کا نام اشور بيٹے سام § سے نکلا هی بسبب ترقي فتوحات کے اس کي حدود مختلف هوتي گئيں مگر اُس کي اصلي حد تهي شمال کي جانب ارمينيا اور مشرق کي جانب ميڈيا اور مغرب کي طرف سسيانا اور مغرب || پر درياے تيگرس اور يهه بہت مطابق تها اُس سے جو اب کوردستان کہلاتا هی مگر بموجب قول سترابو صاحب کے شہنشاهي ايسريا ميں پہاڑ تارس کے جنوبي ايشيا کي ملک بجز آرمي ايفا اور عرب اور فلسطين کے شامل هوتي تهي *

(فرات) مشہور دريا هی دو علحدہ منبعوں سے نکلا هی شمالي منبع اس تارس کے پہاڑ کي قطار ميں شمالي مغربي کونه ارمينيا ميں حدود پر کپي دوشيا اور پانتس کالچس کے هی اور يهه دهار فرات کہلاتي هی جنوبي منبع پہاڑ نفيتس کے اُس حصه ميں هی جو پہاڑ ابيس يا ارارات سے مل جاتا هی اور يهه دهار درياے مراد کہلاتي هی يهه دونوں دهاريں مقابل شہر سيفوا کي جو ايشيا ميفر ميں هی مل جاتي هيں اور پهر خليج فارس ميں جا کر گرتي هيں *

(عدن) يهه پوچها جاتا هی که عدن سے کيا مراد هی آيا کوئي خاص جگهه يا کوئي شہر يا کوئي وسيع ملک هم لوگ عدن سے ايک وسيع ملک مراد ليتے هيں اور اگر بلحاظ

† دانيال ۱۰ — ۴ —
‡ پيدايش ۱۱ — ۱۴ —
§ پيدايش ۱۰ — ۲۲ اول تاريخ ۱ — ۱۷ —
|| پيدايش ۲ — ۱۴ — ۲۵ — ۱۸ —

اُن بیانات کے جو ھمارے ھاں کي مقدس تحریروں میں پائے جاتے ھیں اُس کي حدیں معین کریں تو اس طرح پر ھو سکتي ھیں که شمال میں بحر اسود اور ملک روس اور مغرب میں بحر قلزم اور اُس کے جزیرے اور صحراے لبینین اور اور جنگل جو افریقه میں ھیں اور جنوب میں وہ ٹکڑا جہاں کالا قومیں آباد ھیں اور خلیج عرب اور بحر عرب اور شرق میں خلیج فارس اور فارس اور کیسپین سے که ان حدوں میں ایشیائي ترکستان اور تمام ملک عرب اور ایک حصه شرقي افریقه کا جس میں مصر اور نوبیا اور ابي سینا ھیں داخل ھوتا ھی *

بلحاظ اُن چاروں نہروں کے جو عدن میں تھیں ھم یہه کہتے ھیں که کتاب اقدس کے یہه معني لینے که عدن میں سے ایک نہر باغ کے سیراب کرنے کو نکلي تھي اور پھر اُسي نہر کي باغ کے پاس سے چار دھاریں ھو گئي تھیں ضروري نہیں ھیں بلکه اُس کے معني یہه ھیں که عدن میں جو نہریں تھیں اُن میں سے ایک نہر باغ کے سیراب کرنے کو نکلي تھي اور عدن میں چار نہریں تھیں جو فرداً فرداً یعني الگ الگ بہتي تھیں اس لیئے ھم لوگ پیشون خیال کرتے ھیں رود نیل کو اور جیحون خیال کرتے ھیں اُس ٹکڑہ دریاے سیرس اور ارکسز کو جہاں وہ دونوں مل کر بہتے ھیں اور کبھي اُن دونوں دریاؤں کي جدا جدا دھاروں میں سے ارکسز کو جیحون اور سیرس کو سیحون کہتے ھیں اور حدقل دجله کو اور پرات دریاے فرات کو کہتے ھیں یہه چاروں دریا ملک عدن میں بہتے تھے جب انسان کي نسل بڑھنے لگي اور ھر ایک کي اولاد ملک عدن میں پھیلنے لگي تب ھر ایک ٹکڑہ کا جدا جدا نام اُن لوگوں کے نام پر ھو گیا جنکي اولاد وھاں جاکر بسي *

یاد رھے که ھمارے ھموطن عوام الناس میں جو یہه بات مشہور ھی که حضرت آدم علیه السلام جزیرہ سراندیپ یعني لنکا میں رھے تھے یہه محض غلط اور بے اصل بات ھی جس کا پتا نه توریت مقدس سے اور نه ھمارے ھاں کي مذھبي کتابوں سے پایا جاتا ھی *

(درخت زندگي کا) † بشپ ولسن صاحب کہتے ھیں که اس درخت کا یہه نام اس سبب سے تھا که اُس میں سے پھل کو جو کوئي کھاوے وہ اُس درخت کي تاثیر سے خواہ خدا کے حکم سے ھمیشه زندہ رھے کیونکه شریعت خدا کا فضل حاصل کرنے کا وسیله ھی بعض علماء عیسائي یہه کہتے ھیں که یہه باغ بہشت کا ایک نمونه تھا اس درخت سے شاید خدا نے اُس غیر فاني زندگي کے بیان ‡ کا ارادہ کیا جو اُس نے انسان کو مانند اپني زندگي کے بخشني چاھي *

---

† تفسیر ڈائلي جلد ۱ صفحه ۷ —

‡ مشاھدات ۲۲ — ۲ —

(درخت پہچان بھلائي و برائي کا) بشپ واسن صاحب فرماتے هيں که يهه ايسا درخت تها نه جس سے وه شخص جو اُس کے پهل کهاوں نيکي اور بدي سے آگاه هوں *

ڈاکٹر هيلز صاحب کہتے هيں که اس درخت کا يهه نام اس ليئے تها که وه همارے اول مردوں کي اطاعت يا نا فرماني کے آزمانے کے ليئے مقرر کي گئي کسوٹي تهي جس سے اول حالت ميں بهلائي يعني خوش نصيبي حاصل هوتي اور دوسري حالت ميں برائي يا بد بختي حاصل هوتي *

مگر يہاں يهه ايک سوال هی که کيا يهه دونوں درخت ايسے هي تهے جيسے هم درخت ديکھتے هيں جو زمين سے اُگتے هيں اور پتے اور شاخيں رکھتے اور پهولتے پهلتے هيں اگرچه همارے مذهب کے اکثر عالموں کي يهي راے هی جو علماء عيسائي کہتے هيں اور اسي پر علماء يهود بهي اتفاق کرتے هيں مگر نہيں اصل ميں يهه نہيں هی حضرت موسی عليه‌السلام نے اس مضمون کو باغ کي مناسبت سے درخت کے استعاره ميں بيان کيا هی نه يهه که يهه دونوں سچ مچ کے درخت تهے *

خدا تعالی نے انسان کے پتلے ميں روح ڈالي جو بلا شبهه اور تمام حيوانوں کي روح سے زياده تر برتر تهي اُس روح کا مقتضا يهه تها که انسان به نسبت ديگر حيوانات کے اُن باتوں ميں جو روح سے علاقه رکهني هيں فوقيت ليجاوے اور وه صرف دو چيزيں تهيں ايک وجوب وجود يعني هستي مطلق جس کو خدا نے کہا که ميں هوں اور دوسرا بهلائي اور برائي کا جاننا پس ماهيئت ان دونوں چيزوں کي خدا نے آدم پر ظاهر کي اور ان دونوں چيزوں کي ماهيت کے ظهور اور انکشاف کو خدانے زندگي کے درخت اور معرفت نيک و بد کے درخت سے تعبير کيا نه يهه که وه مثل باغ کے اور درختوں کے درخت تهے *

(۱۷) بشپ پترک صاحب لکهتے هيں که يهه ممانعت آدمؑ هي کو نه تهي بلکه حوا کو بهي کي گئي تهي هم مسلمانوں کا بهي يهي مذهب هی که دونوں کو ممانعت تهي چنانچه قرآن مجيد ميں تثنيه کے صيغه سے ممانعت کا لفظ آيا هی *

قرآن مجيد ميں جو يهه لفظ آيا هی که اُس کے نزديک مت هو اس سے يهه مطلب نہيں هی که آدم و حوا کو اُس درخت کے پاس جانے يا چهونے کي بهي ممانعت تهي بلکه اس طرح سے بولنا عربي زبان کا محاوره هی اور مطلب اس سے يهي هی که اُس کو مت کهاؤ جيسے که قرآن مجيد ميں آيا هی که نماز کے پاس مت جاؤ جب تم نشه ميں هو اس کا مطلب يهي هی که ايسي حالت ميں نماز مت پڑهو علاوه اس کے اس مطلب کے ثبوت پر ايک بڑي دليل يهه هی که قرآن مجيد ميں بيان هوا هی که جب آدم و حوا نے اُس درخت ميں سے کهايا تو اُن کي برهنگي ظاهر هوئي اس سے ظاهر هی که کهانے

هي سے منع کیا گیا کیونکہ اگر پاس جانے سے بھي منع ہوتا تو بمجرد پاس جانے کے کہانے سے پہلے اُن کي برهنگي ظاهر هو جاتي *

† بشپ پترک صاحب فرماتے هیں کہ آدم پر یہہ تہوڑي سي بندش اس لیئے رکھني مناسب تھي کہ وہ جان لیوے کہ گو اُس کو تمام چیزوں پر حکومت دي هی تو بھي وہ اُن چیزوں کا مالک نہیں هی بلکہ نہایت عظمت والے خدا کا خادم هی جس نے اُس ممانعت سے نکنارہ اپني اطاعت اور ثبوت اپني فرمانبرداري کا چاها هی *

یہہ تقریر اُن کي نہایت پسندیدہ هی اور هم مسلمانوں کو بدل تسلیم هی مگر اس مقام سے هم یہہ مطلب سمجھتے هیں کہ خدا تعالی نے یہہ ممانعت آدم کو صرف اُس کے فائدہ اور نفع کے لیئے کي بھي کوئي شرعي گناہ نہ تھا کیونکہ اسي آیت میں آگے کہا گیا هی کہ اگر تو کہاویگا تو ایک قسم کے مرنے سے مرجاویگا جو نتیجہ هی صرف اُس هدایت سے غفلت کرنے کا اور اگر اُس کا کہانا شرعي گناہ ہوتا تو زیادہ سخت وعید آدم کو دي جاتي یعني کہا جاتا کہ تو اُس کے کہانے سے خدا کے غصہ اور غضب میں پڑیگا ‡ چنانچہ همارے مذهب کے ایک گروہ علماء کا یہي مذهب هی گو کہ بہت سوں نے اس سے اختلاف بھي کیا هی *

(مرنے سے مریگا تو) علماء عیسائي اس سے مرجانا هي مراد لیتے هیں اور § بیان کرتے هیں کہ اس سے یہہ غرض نہیں هی کہ وہ في الفور مرجاویگا بلکہ یہہ کہ وہ فاني هو جاویگا اور بقا جو اُس کو بخشي گئي تھي اُس سے محروم رهیگا *

بشپ پترک صاحب کہتے هیں کہ بیماریاں اور تکلیفیں اور بے چینیاں جو موت کے مقدمات هیں خدا کي اس تنبیہہ میں آگئیں *

بشپ ہورسچ صاحب کہتے هیں کہ اس تنبیہہ سے یہہ وعدہ نکلتا هی کہ اگر وہ پھل کو نہ کہاویگا تو وہ نہ مریگا بلکہ زندہ رهیگا یہہ اول وعدہ تھا جو خدا نے انسان سے کیا *

مگر هم مسلمان اسکے یہہ معني نہیں کہتے کیونکہ اُسوقت تک آدم موت کو جانتا بھي نہ تھا کہ کیا چیز هی اس لیئے کہ اب تک موت دنیا میں آئي بھي نہ تھي پھر آدم کو موت سے ڈرانا کیا معني هیں بلکہ یہاں موت کے لفظ سے مرنا مراد بھي نہیں هوسکتا کیونکہ عبري جو لفظ هیں اُن کا مطلب یہہ هی کہ ایک قسم کي موت سے مریگا اور نہ اس سے روحاني موت مراد لی جا سکتی هی کیونکہ اننک نہ گناہ تھا نہ روحاني موت کي ماهیت

---

† تفسیر ڈائلي جلد ۱ صفحہ ۷ —

‡ دیکھو تفسیر کبیر سورۃ بقر آیت ۳۵ —

§ تفسیر ڈائلي جلد ۱ صفحہ ۸ —

معلوم تھي پس ان الفاظ سے صرف یہہ مراد ھی کہ تو اپنے حق میں برا کریگا جیسا کہ قرآن مجید میں آیا ھی کہ اگر اس درخت میں سے کھاؤ گے تو اپنے پر ظلم کروگے یعني تمھاري جو یہہ حالت ھی اور جس کو تم بخوبي دیکھتے ھو اور جانتے ھو نہ رھیگي *

(۱۸) بشپ پترک صاحب کہتے ھیں کہ درخت کا پھل کھانے کي ممانعت سے پہلے خدا نے کہا کہ آدم کا اکیلا رکھنا اچھا نہیں تاکہ یہہ نتیجہ نکلے کہ ممانعت کا حکم آدم و حوا دونوں کو ھوا تھا *

اس ورس میں ایک عبري لفظ ھی جس کے معني مددگار کے ھیں پس آدمي کو خیال کرنا چاھیئے کہ جورو در حقیقت صرف واسطے نفساني خواھش کے نہیں بنائي گئي ھی بلکہ اس لیئے بني ھی کہ دین اور دنیا کے کاموں میں اُس کي مددگار ھو *

(۲۰) (اور کہا آدم نے نام) قدیم اور زمانہ حال کے عالم حکمت ایتھیست کے یہہ بیان کرتے ھیں کہ (زبان) ایک عقل سے بنایا ھوا طریقہ کلام کرنے کا ھی جسکو وحشیوں کے متفق گروہ نے آپس میں آمد و رفت کے آرام کے لیئے اور حاجتوں اور خواھشیں ظاھر کرنے کے واسطے بتدریج ایجاد کرلیا تھا یہہ طریقہ کلام کرنے کا آپس کے اتفاق سے قایم ھوا مگر ھمارا بڑا عالم یہہ ٹھیک بیان کرتا ھی کہ زبان ضرور ھی کہ الہام سے حاصل ھوئي ھو ھزاروں بلکہ لاکھوں لڑکے ایک زبان نہیں ایجاد کرسکتے کیونکہ جب اعضا کلام کرنے کے اس قابل ھوتے ھیں تو سمجھہ اس قابل نہیں ھوتي کہ ایک زبان بنائي جاوے اور جب سمجھہ کافي ھوتي ھی تب اعضا کلام کے عمر پاکر اس قابل نہیں رھتے ھم خوب جانتے ھیں کہ ایک زمانہ مقررہ کے بعد ھم زبان نہیں سیکھہ سکتے — ڈاکٹر جانسن صاحب کا حیات نامہ مصنفہ ڈاکٹر باسویل صاحب — یہہ بات تجربہ سے بھي استحکام پاتي ھی مثلاً الکذنڈر سیلکرک کو جو جوان فرنانڈز کے جزیرہ کے جنگل میں ڈالدیا گیا تو اُس کو وھاں چند برس رھنے کے بعد اپني زبان کا استعمال بالکل نرھا جوان وحشي جس کا نام پیٹر تھا اور ھینوور کے جنگلوں میں سے پکڑا گیا تھا اگرچہ وہ ھل مل گیا مگر اُس کو کلام کرنا ھرگز نہ سکھایا جاسکا اور زمانہ حال میں جوان وحشي ایویرن کا جو فرانس میں ھی اگرچہ اُس کو مشہور سیکرڈ صاحب کے سپرد کیا گیا جو بھري اور گونگوں کے مدرسہ کے معلم ھیں مگر اب تک کبھي نہیں دیکھا گیا کہ اُس نے انسان کي طرح کوئي ذراسا بھي جزو کلام منہہ سے نکالا ھو *

یہہ بات معلوم کرنے کے قابل ھی کہ آدم کو اُس کي حالت تنہائي میں کلام کرنے کي قوت بخشي گئي تھي اور اُس نے حوا کے پیدا ھونے سے پیشتر حیوانوں کي جنسوں کے نام رکھے *

۲۱ لغايت ۲۲ خدا تعالى نے حوا كو مٹي سے پيدا نهيں كيا جس طرح كه آدم كو پيدا كيا تها بلكه آدم كي پسلي ميں سے پيدا كيا تاكه أن دونوں ميں زيادة محبت هو اور وه سمجهيں كه هم ايک هي كل ميں كے جزو هيں *

جس عورت كو خدا نے بنايا تها أس كو آدم كے حواله كيا اس بات كے كرنے سے تمام انسانوں پر شادي كو جائز كيا كه گويا قدرت هي ميں اس كي بنياد هوئي تاكه مرد اور عورت كے مل جانے سے انسان كا جسم پهر پورا هوجاوے بشپ پترک صاحب ايک لطيفه لكهتے هيں كه خود خدا نے أن كي نسبت تههرائي (اگر ميں ايسا كهه سكوں) اور أنكي شادي كركے ملا ديا *

† بشپ پترک صاحب يهه بهي كهتے هيں كه اس مقام پر اس بات كا كچهه ذكر نهيں هے كه خدا تعالى نے جس طرح آدم ميں روح ڈالي تهي اسي طرح سے حوا ميں بهي ڈالي تهي كيونكه حضرت موسى عليه السلام صرف أس شى كا بيان فرماتے هيں جو حوا كي بابت خاص خاص باتيں تهيں اور باقي حال أن الفاظ سے نكالا جاتا هے كه " ميں أس كے لئے معقول مددگار دونگا " جس كلام كا رومي ولگٹ ميں درستي سے يهه ترجمه هوا هے يعني ايک مددگار " مانند أس كي " اسي طرح يهه پهلے بهي كها گيا تها كه انسان اور عورت دونوں خدا كي مشابهت پر بنائے گئے هيں *

اس گفتگو كا جو بشپ پترک صاحب نے لكهي منشا يهه هے كه خدا تعالى نے حوا ميں بهي اپني روح پهونكي جس طرح آدم ميں پهونكي تهي مگر هم مسلمان حوا ميں اس طرح پر روح كے پهونكے جانے كے جس طرح كه آدم ميں پهونكي گئي تهي قايل نهيں هيں همارے نزديک يهه بات هے كه حوا جاندار چيز سے بنائي گئي تهي اس لئے جاندار هي پيدا هوئي اور اس سبب سے أس ميں روح پهونكنے كي حاجت نه تهي *

۲۳ (يهه هے اب هڈي ميري هڈي ميں سے) يعني پهلے جس قدر جانور آدم كے سامنے آئے تهے أن ميں سے كسي كو آدم نے اپنا همجنس نهيں پايا جب حوا پيدا هوئيں تو كها كه هاں يهه ميري هڈي ميں كي هڈي اور ميرے گوشت ميں كا گوشت هے يعني ميري همجنس هے *

۲۴ (چهوڑيگا) يعني اپني جورو سے سب سے زيادة محبت اور موانست كريگا يهه اشارة هے اس بات كي طرف كه الله تعالى نے انسان ميں ايک قدرتي اور جبلي رغبت عورت كي طرف ركهي هے جس كے سبب مرد عورت سے ايک طبعي رغبت اور محبت ركهتا هے *

---

† تفسير ڈائلي جلد ايک صفحه ۸ *

(عورت) بعضی لوگ اس سے یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ قانون قدرت کے بموجب ایک آدمي کو صرف ایک عورت کا حق ہی کیونکہ خدا جانتا تھا اور خدا کے سوا کون اس بات کو جان سکتا تھا کہ نا محدود آمیزش کے کیا کیا برے نتیجے ہوتے ہیں اور یہہ کہ نر و مادہ شمار میں خوب برابر ہونے چاہیئیں کیونکہ اگر جیسا خدا نے حکم دیا ہی اُسکے برخلاف عمل میں آوے تب بہت سے اُن میں کے شادي کے آراموں سے محروم رہینگے ٭

مگر جب غور سے دیکھا جاوے تو ایک اَور نتیجہ اس سے نکالا جاتا ہی کیونکہ یہاں اس بات سے کہ آدمي کو صرف ایک ہي عورت کا حق ہی کچھہ بحث نہیں ہی اور اگر ایسا ہوتا تو آیندہ نبیوں کو کئي عورتیں کرنے کي اجازت نہوتي اور نیز ضرور ہوتا کہ دنیا میں ہمیشہ مرد و عورت شمار میں برابر پیدا ہوتے اور اُن دونوں کا بقا بھي برابر زمانہ تک ہوتا یا ایک کے مرجانے کے بعد نہ مرد کو اور نہ عورت کو دوسري شادي کرنے کا حق ہوتا بلکہ یہاں سے یہہ نتیجہ نکلتا ہی کہ آدم کي پریشاني اور تنہائي رفع کرنے کو اور اُس کي مددگار ہونے کو اللہ تعالی نے اُس کے لیئے جورو بنائي‘ پس حقیقت میں جورو ایک معاون اور مددگار ہی خدا کي عبادت اور نیک کاموں کے بخوبي انجام ہونے کے لیئے‘ مگر جب یہہ نتیجہ حاصل نہو تو انسان کا نہ ایک عورت کا حق ہی نہ زیادہ کا‘ دوسرا نتیجہ یہہ ہی کہ جب تک مرد عورت کو اور عورت مرد کو بالتخصیص اپنے نام کا نہ کرلے اور ایسا نہ سمجھہ لے کہ گویا یہہ میرے بدن کا جزو ہی اُس وقت تک کوئي عورت کسي مرد کو اور کوئي مرد کسي عورت کو مباح نہیں ہی گویا خدا نے پہلے ہي سے اُس چیز کو جس کو پیغمبروں کي شریعت میں نکاح بیان کیا ہی مقرر کیا تھا جو کسي شریعت میں اور کسي پیغمبر کے وقت میں بدلا نہیں گیا یہاں تک کہ تمام نسلیں انسان کي اس قدرتي تقرر کي اپنے اپنے قاعدہ کے بموجب پابند ہیں اب ہمکو یہہ بھي غور کرنا چاہیئے کہ زنا کرنا جو اس مضبوط قدرتي قاعدہ کو توڑنے والا ہی کس قدر سخت اور کیسا بڑا گناہ ہی ٭

۲۵ (نہ شرماتے تھے) بعض علماء عیسائي اس کي وجہہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ وہ بے گناہ تھے اور اب تک اُنہوں نے کوئي ایسي بات نہیں کي تھي جس سے اُن کو شرم آتي ٭

ہم مسلمان اس کي وجہہ یہہ بیان کرتے ہیں کہ اب تک آدم اور حوا کو نیک و بد کي پہچان نہیں آئي تھي اس سبب سے اُن کو ننگے ہونے سے کچھہ شرم نہ تھي اس جگہہ سے معلوم ہوتا ہی کہ ایک کا دوسرے کے سامنے ننگا ہونا ایسا برا ہی کہ ابتدا سے عیب گناہ گنا گیا ہی اور اسي لیئے شرع میں گناہ شمار ہوا ہی ٭

تیسرا باب

۱ سانپ کا حوا کو فریب دینا ۷ انسان کا گناہ سے شکستہ حال ہوجانا ۹ خدا کا مرد عورت کو اپنے حضور میں بلانا ۱۴ سانپ پر لعنت کا بوجھا جانا ۱۵ عورت کی خاص نسل کا وعدہ ۱۶ انسان کی سزا کے احوال ۲۱ اُنکی پہلی پوشاک ۲۲ اُن دونوں کا باغ عدن سے نکالا جانا *

نوریت مقدس

(۱) وِہنَّحاش ہَایاہ عَرُوم مِکّول حیَّة ہَسّادہ آشِر عَسَہ یہووَاہ اِلُوہیم ویومِر اِل ہاایشّہ آف کِی آمر اِلُوہیم لُو تُو خلُو مِکّول عِص ہگّان *

۱ اور سانپ تھا ‡ متفنی§ سب جاندار جنگل سے جس کو بنایا خداے معبود نے اور کہا عورت کو تحقیق کیا کہا خدا نے نہ کھاؤ سب درخت جنت سے ـــ

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱ † فوسوس لہما الشیطان لیبدی لہما ما ووری عنہما من سوأتہما *

پھر بہکایا اُن کو شیطان نے تا کھولے اُن پر جو ڈھکی تھی اُن سے اُن کے عیب ـــ

توریت مقدس

(۲) وِتومِر ہاایشّہ اِل ہنّحاش مِپّرِی عِص ہگّان نُوخِل *

(۳) اُو مِپّرِی ہَاعِص آشِر بتوخ ہگّان آمر اِلُوہیم لُو تُو خلُو مِمّنّو وِلُو تگّعُو بُو پِن تمُوتُون *

۲ اور کہا عورت نے سانپ کو پھل درخت جنت سے ہم کھاتے ہیں ـــ

۳ اور || پھل درخت سے جو بیچ میں جنت کے ہی کہا خدا نے مت کھاؤ اُس سے اور مت چھوؤ اُسکو کیونکہ مروگے تم ـــ

---

† سورۂ اعراف آیت ۲۰ ـــ

‡ مشاہدہ ۱۲ ـــ ۹ ـــ ۲۰ ـــ ۲ ـــ

§ متی ۱۰ ـــ ۱۶ ـــ ۲ نامہ کرنتھیان ۱۱ ـــ ۳ ـــ

|| باب ۲ ـــ ۱۷ ـــ

توریت مقدس

(۴) ویومر ھنّحاش اِل ھا ایشہ لُو مُوت تمُو تُون *

(۵) کِي یُدعٰ اِلُوھیم کِي بیوم اَخلخیم ممنّو ونفقحو عینیخیم وھیِیتم کالوھیم یُدعِي طُوب وَرَع *

(۶) وَتِرِي ھا ایشہ کِي طوب ھعص لمَا خُول وَ خِي تاوَاہ ھُو لعینیم و نحمد ھا عص لہشکیل و تقّح مپریو وتوخل

۴ اور کہا ‡ سانپ نے عورت کو نہ مرنا مروگے تم —

۵ کیونکہ جانتا ہی خدا کہ بیچ دن کھانے تمہارے کے اُس سے جب کھل جائینگی آنکھیں ¶ تمہاری تب ہو جاؤگے تم مانند فرشتوں کے جانتے بھلائی اور برائی کو —

۶ اور دیکھا عورت نے کہ اچھا ہی درخت کھانے کو اور ہی پھلا وہ واسطے آنکھوں کے اور اچھا ہی درخت دانشمندی کو اور لیا اُس کے پھل سے

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۴ † فوسوس الیہ الشیطن قال یا آدم هل ادلک علی شجرة الخلد و ملک لا یبلی * *

۵ || و قال ما نھیکما ربکما عن ھذہ الشجرة الا ان تکونا ملکین او تکونا من الخلدین و قاسمھما انی لکما لمن النصحین فدلھما بغرور *

۶ * و لولا حوا لم تخن انثی زوجھا *
⊥ فیہ اشارة الی ما وقع من حوا فی

پھر جی میں ڈالا اُس کے شیطان نے کہا اے آدم میں بتاؤں تجھکو درخت ہمیشگی کا اور بادشاہی § جو پرانی نہو —

اور کہا تمکو جو منع کیا ہی تمہارے رب نے اس درخت سے مگر یہہ کہ کبھی ہو جاؤ فرشتہ یا ہو ہمیشہ رہنے والے اور اُن سے قسم کھائی کہ میں تمہارا دوست ہوں پھر ڈگمگایا اُن کو فریب سے —

اگر نہوتی حوا نہ خرابی میں ڈالتی عورت اپنے خاوند کو —

اس میں اشارہ ہی اُسکی طرف جو ہوا حوا سے اچھا دکھانے میں آدم کو کھانے درخت سے یہانتک کہ

---

† سورة طہ آیت — ۱۲۰ —
‡ باب ۳ — ۱۳ —
§ جو بادشاہت پرانی نہیں ہوسکتی وہ علم ہی —
|| سورة اعراف آیت — ۲۰ و ۲۱ —
¶ باب ۳ — ۷ — اعمال ۲۶ — ۱۸ —
* بخاری کتاب الانبیاء —
⊥ فتح الباری —

وَ تِقِّین گم لاِیشہ عِمہٗ ویوخل *

اور کھا لیا † اور دیا اپنے مرد کو بھي اپنے ساتھہ اور اُس نے کھا لیا ‡ —

تزئینها لادم الاکل من الشجرة حتی وقع في ذلک فمعنی خیانتها انها قبلت ما زین لها ابلیس حتی زینته لادم *

§ انا عرضنا الامانة علی السموات والارض والجبال فابین ان یحملنها و اشفقن منها و حملها الانسان انه کان ظلوما جهولا *

پڑا اُس میں پس معنی خرابي میں ڈالنے کے یہہ ھیں کہ اُس نے قبول کیا اُس کو جو اچھا دکھایا اُس کو شیطان نے یہاں تک کہ اچھا دکھایا اُسے آدم کو —

ھمنے دکھائي امانت آسمان کو اور زمین کو اور پہاڑوں کو پھر سب نے قبول نہ کیا کہ اُس کو اُٹھاویں اور اُس سے ڈر گئے اور اُٹھا لیا اُس کو انسان نے یہہ ھی بڑا بے ترس نادان —

توریت مقدس

(۷) وَ تِپا قِھنَہ عِینِي شِنِیھِم وَ یِدعُو کِي عِرومِم ھِم وَ یِتپِرُو عَلِه تِینَہ وَ یَعسو لَهِم حَگُو رُوت *

۷ اور کھل گئیں آنکھیں * اُن دونوں کي اور جانا ⊥ اُنھوں نے کہ ننگے ھیں ھم اور سیئے پتے انجیر کے اور بنایا اپنے لیئے تہ بند —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۷ || فلما ذاقا الشجرة بدت لهما سوأتهما و طفقا یخصفن علیهما من ورق الجنة *

¶ فاکلا منها فبدت لهما سوأتهما و طفقا یخصفن علیهما من ورق الجنة و عصی آدم ربه فغوی ثم اجتبه ربه فتاب علیه و هدی *

پھر جب چکھا درخت کھل گئے اُن پر عیب اُنکے اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے جنت کے —

پھر دونوں کھا گئے اُسمیں سے پھر کھل گئیں اُنپر اُنکي بري چیزیں اور لگے جوڑنے اپنے اوپر پتے باغ کے اور حکم ٹالا آدم نے اپنے رب کا پھر راہ سے بہکے پھر نوازا اُسکو اُسکے رب نے پھر متوجہہ ھوا اُس پر اور راہ پر لایا —

† اول تمیتھیس ۲ — ۱۴ —
‡ باب ۳ — ۱۲ و ۱۷ —
§ سورة احزاب آیت ۷۲ —
|| سورة اعراف آیت — ۲۲ —
¶ سورة طه آیت ۱۲۱ و ۱۲۲ —
* باب ۳ — ۵ —
⊥ باب ۲ — ۲۵ —

† یبنی آدم قد انزلنا علیکم لباسا یواری سوأتکم و ریشا و لباس التقوی ذلک خیر ذلک من آیات الله لعلهم یذکرون یبنی آدم لا یفتننکم الشیطن کما اخرج ابویکم من الجنة ینزع عنهما لباسهما لیریهما سوأتهما انه یریکم هو و قبیله من حیث لا ترونهم انا جعلنا الشیطین اولیاء للذین لا یومنون *

اے اولاد آدم کی ہمنے اوتاری تم پر پوشاک کہ ڈھانکے تمھارے عیب اور رونق اور لباس پرہیزگاری کا یہہ اچھا ہی یہہ نشانیاں ہیں اللہ کی شاید وہ لوگ دھیان کریں اے اولاد آدم کی نہ بہکاوے تمکو شیطان جیسا نکالا تمھارے ما باپ کو باغ سے اتروائے اُن کے کپڑے کہ دکھاوے اُنکو عیب اُنکے وہ دیکھتا ہی تمکو اور اُسکی قوم جہاں سے تم اُنکو نہ دیکھو ہمنے رکھے ہیں شیطان رفیق اُن کے جو ایمان نہیں لاتے —

توریت مقدس

(۸) وَیِّشمعُو اِیتہ قُول یہو وَاہ اِلُوہیم مِتہلّخ بگّان لِرُو اَح ہیُوم وِیِّتحبِّی ہا آدم وَ اِشتُو مِپّنِی یہو وَاہ اِلُوہیم بتُوخ عِص ہگّان *

(۹) وَیِّقرا یہو واہ الوہیم ایل ہا آدم و یومر لو اَیِّکّہ *

۸ اور سنی اُنہوں نے آواز ‡ خداے معبود کی چلتے ہوئے جنت میں وقت ٹھنڈی ہوا دنکے اور چھپ § گیا آدم اور اُسکی عورت منہہ سے خداے معبود کے بیچ میں درخت جنت کے —
۹ اور پکارا خداے معبود نے آدم کو اور کہا اُسکو کہاں ہی تو —

---

† سورۃ اعراف آیت ۲۶ و ۲۷ —
‡ ایوب ۳۸ — ۱ —
§ ایوب ۳۱ — ۳۳ — یرمیاہ ۲۳ — ۲۴ — عاموس ۹ — ۳ —

توریت مقدس

(۱۰) וַיֹּאמֶר אֶת־קֹלְךָ שָׁמַעְתִּי בַּגָּן וָאִירָא כִּי־

עֵירֹם אָנֹכִי וָאֵחָבֵא ׃

۱۰ اور کہا تیری آواز کو سنا میں نے جنت میں اور ڈرا میں † نہ ننگا ہوں میں اور چھپ گیا میں —

توریت مقدس

(۱۱) וַיֹּאמֶר מִי הִגִּיד לְךָ כִּי

עֵירֹם אָתָּה הֲמִן־הָעֵץ אֲשֶׁר צִוִּיתִיךָ

לְבִלְתִּי אֲכָל־מִמֶּנּוּ אָכָלְתָּ ׃

(۱۲) וַיֹּאמֶר הָאָדָם הָאִשָּׁה אֲשֶׁר

נָתַתָּה עִמָּדִי הִוא נָתְנָה־לִּי מִן־הָעֵץ

וָאֹכֵל ׃

۱۱ اور کہا کسنے خبر دی تجھکو کہ ننگا ہی تو کیا اُس درخت سے جس سے سمجھایا میں نے تجھکو ہرگز نہ کھانا اُس سے کھایا تونے —

۱۲ اور کہا آدم نے وہ عورت ¶ جو دی تونے میرے ساتھہ اُس نے دیا مجھکو اُس درخت سے اور کھایا میں نے —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۱ ‡ و ناديهما ربهما الم انهكما عن تلكما الشجرة و اقل لكما ان الشيطن لكما عدو مبين *

۱۲ § قالا ربنا ظلمنا انفسنا و ان لم تغفر لنا و ترحمنا لنكونن من الخسرين *

|| فتلقى آدم من ربه كلمت فتاب عليه انه هو التواب الرحيم *

اور پکارا اُنکو اُنکے رب نے کہا منع نکیا تھا میں نے تمکو اس درخت سے اور نہ کہا تھا تمکو کہ شیطان تمھارے اپنے کھلا دشمن ہی —

کہا اُنہوں نے اے رب ہمارے ہمنے زیادتی کی اپنی جان پر اور اگر تو نہ بخشے ہمکو اور ہم پر رحم نکرے تو ہم ہو جاویں نامرادوں سے —

پھر سیکھہ لیں آدم نے اپنے رب سے کئی باتیں پھر متوجہہ ہوا اُسپر بےشک وہی ہی معاف کرنے والا مہربان —

---

† باب ۲ — ۲۵ — خروج ۳ — ۶ — ۱ — یوحنا ۳ — ۲۰ —

‡ سورة اعراف آیت ۲۲ —

§ سورة اعراف آیت ۲۳ —

|| سورة بقر آیت ۳۷ —

¶ باب ۲ — ۱۸ — ایوب ۳۱ — ۳۳ — امثال ۲۸ — ۱۳ —

توریت مقدس

(۱۳) ویومر یہو واہ الوھیم لایشہ مہ زوت عسیت
و تومر ھا ایشہ ھنّحاش ھشیئنی و اخل *

۱۳ اور کہا خداے معبود نے عورت کو کیا یہہ کیا تونے اور کہا
عورت نے سانپ نے † بہولایا مجھکو اور کھایا میں نے —

توریت مقدس

(۱۴) ویومر یہو واہ الوھیم ال
ھنّحاش کی عسیت زوت ارور اتہ مکول
ھبہمہ و مکول حیۃ ھسادہ عل گحو نخ
تلخ و عفار توخل کل یمی حینخ *

۱۴ اور کہا خداے معبود نے سانپ § کو
اسلیئے کہ کیا تونے یہہ ملعون ھی تو تمام چرپایوں
سے اور تمام جاندار جنگل سے اوپر انتڑیوں کے چلیگا
تو اور مٹی ‖ کھاویگا تو تمام دن اپنی زندگی کے —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۴ ‡ قال فاخرج منها فانک رجیم و ان
علیک لعنتی الی یوم الدین *

کہا تو نکل یہاں سے کہ تو مردود ہوا اور تجھ
پر میری پھٹکار ھی جزا کے دن تک —

---

† ورس ۳ — ۲ نامہ کرنتھیان ۱۱ — ۳ — ۱ تیموتی ۲ — ۱۴ —

‡ سورۃ ص آیت ۷۷ و ۷۸ — سورۃ حجر آیت ۳۵ —

§ خروج ۲۱ — ۲۹ و ۳۲ —

‖ اشعیاہ ۶۵ — ۲۵ — میکاہ ۷ — ۱۷ —

توريت مقدس

(۱۵) وَ اِيبَه آشِيت بِينِخَ اُو بِين هَا اِيشَه اُو بِين زَرعِيخ اُو بِين زَرعَه هُو يِشُو فِخَ رُوش وِ اَتَّه تَشُو فِنُو عَقِب *

۱۵ اور دشمني ركهونگا درميان تيرے اور درميان عورت كے اور درميان اولاد تيري ¶ كے اور درميان اولاد اسكي * كے وه ✝ تاڑيگا ‡‡ تيرا سر اور تو تاڑيگا اسكي ايڑي —

مطابقت قرآن مجيد اور حديث سے

۱۵ † قال اهبطوا بعضكم عدو *

‡ قال اهبطا منها جميعا بعضكم لبعض عدو *

§ قال رب بما اغويتني لازينن لهم في الارض و لاغوينهم اجمعين الا عبادك منهم المخلصين قال هذا صراط علي مستقيم ان عبادي ليس لك عليهم سلطان الا من اتبعك من الغوين *

|| قال فبعزتك لاغوينهم اجمعين الا عبادك منهم المخلصين قال فالحق والحق اقول لاملئن جهنم منك و ممن تبعك منهم اجمعين *

كہا تم اترو ايک دوسرے كے دشمن هوكے —

كہا اترو دونوں يہاں سے سب ايک دوسرے كے دشمن —

كہا اے رب جيسا تو نے مجهكو راه سے كهويا هے اُنكو بہاريں دكهاؤنگا زمين ميں اور راه سے كهوؤنگا ان سب كو مگر جو تيرے چنے هوے بندے هيں كہا يہ راه هے مجهه تک سيدهي جو ميرے بندے هيں تجهكو اُن پر كچهه زور نہيں مگر جو تيري راه چلا خراب لوگوں ميں —

كہا تو قسم هے تيري عزت كي ميں گمراه كرونگا ان سب كو مگر جو بندے هيں اُنميں تيرے چنے هوے فرمايا تو ٹهيک بات يہہ هے اور ميں ٹهيک هي كہتا هوں مجهه كو بهرنا دوزخ تجهسے هے اور جو انميں تيري راه چلے آن سے سارے —

---

† سورة اعراف آيت ۲۴ — سورة بقر آيت ۳۶ —

‡ سورة طه آيت ۱۲۳ —

§ سورة حجر آيت ۳۸ لغايت ۴۳ —

|| سورة ص آيت ۸۲ و ۸۳ و ۸۴ —

¶ متى ۳ — ۷ — ۱۳ — ۳۸ — ۲۳ — ۳۳ — يوحنا ۸ — ۴۴ — اعمال ۱۳ — ۱۰ — ۱ يوحنا ۳ — ۸ —

* زبور ۱۳۲ — ۱۱ — اشعياه ۷ — ۱۴ — ميكاه ۵ — ۳ — متى ۱ — ۲۳ و ۲۵ — لوقا ۱ — ۳۱ و ۳۴ و ۳۵ — نامه گليسيان ۴ — ۴ —

✝ نامه روميان ۱۶ — ۲۰ — نامه گليسيان ۲ — ۱۳ — نامه عبريان ۲ — ۱۴ — ۱ يوحنا ۵ — ۵ — مشاهده ۱۲ — ۷ و ۱۷ —

‡‡ (بموجب لاطيني اور اكثر يوناني نسخوں كے تاڑيگي) —

توریت مقدس

(۱۶) ایل ہا اِیشّہ امر ہَربہ اَربہ عِصبونِخ وہِرونِخ بعِصب تلدي بَنیم وایل ہا ایشِخ تشو قاتِخ وِہو یمشال باخ *

(۱۷) اولِادم امر کي شمعت لقول اِشتِخ وتوخل من ہا عِص اشر صوِّي تیِخ لیمور لو تو خَل ممنو اروزہ ہا ادمہ بِعبورِخ بعِصبون تو خلنہ کل یِمي حیِّخ *

۱۶ عورت کو کہا بہت بڑھیگا رنج تیرا اور حمل تیرا ساتھہ سختي† کے جنیگي تو لڑکوں کو اور طرف اپنے مرد کے شوق ‡ تیرا اور وہ مسلط § رھیگا تجھپر —

۱۷ اور آدم کو کہا نہ سنا || تونے کہنا عورت اپني کا اور تونے کھا لیا ¶ اُس درخت سے جس سے * سمجھایا میں نے تجھکو کہہ کر نہ کھائیو تو اُس سے ھوئي ملعون ⁑ زمین واسطے تیرے ساتھہ سختي ‡‡ کے کھاویگا تو تمام دن اپني زندگي کے —

---

† زبور ۴۸ — ۶ — اشعیاہ ۱۳ — ۸ — ۲۱ — ۳ — یوحنا ۱۶ — ۲۱ — ۱ تمودي ۲ — ۱۵ —

‡ باب ۴ — ۷ — اور ترجموں میں تابع —

§ ۱ نامہ کرنتھیان ۱۱ — ۳ — ۱۴ — ۳۴ — نامہ افسیان ۵ — ۲۲ و ۲۳ و ۲۴ — ۱ تمودي ۲ — ۱۱ و ۱۲ تیتس ۲ — ۵ — ۱ پطرس ۳ — ۱ و ۵ و ۶ —

|| ۱ سموئیل ۱۵ — ۲۳ —

¶ ورس ۶ —

* باب ۲ — ۱۷ —

⁑ واعظ ۱ — ۲ و ۳ — اشعیاہ ۲۴ — ۵ و ۶ — نامہ رومیان ۸ — ۲۰ —

‡‡ ایوب ۵ — ۷ — واعظ ۲ — ۲۳ —

توریت مقدس

(۱۸) وِقُوص وِ دَردَر تَصمِیحْ لَخْ وِ اَخلتَ اِیت

عِسیب هَسّادِه *

۱۸ اور کانٹا † اور کڑا اوگاویگي واسطے تیرے اور کھاویگا تو ‡ گھاس کو میدان کي —

توریت مقدس

(۱۹) بزعة اَپّیخ تُو خَل لِحیم عد شُوبِخ اِیل ها اَدمه کِي مِیمِه لُقحت کِي عَفَر اَتَّه وِ اِل عَفَر تَشُوب *

۱۹ پسینے ¶ سے اپنے منهه کے کھاویگا تو طعام تاوقتیکه تیري طرف زمین کے که اُس سے لیا گیا هی تو کیونکه مٹي * هی تو اور طرف ↓ مٹي کے عود کریگا تو —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۹ § و لکم فی‌ارض مستقر و متاع الی حین قال فیها تحیون و فیها تموتون و منها تخرجون *

|| منها خلقنا کم و فیها نعیدکم و منها نخرجکم تارة اخری *

اور تمکو زمین پر ٹھیرنا هی اور اور برتنا هی ایک وقت تک کها اُسمیں تم جیئوگے اور اُسیمیں مروگے اور اُسي سے نکالے جاؤگے —

اسي زمین سے همنے تمکو بنایا اور اسي میں تمکو پھر ڈالتے هیں اور اُسي سے نکالینگے تمکو دوسري بار —

توریت مقدس

(۲۰) وِیقرا ها آدم شِم اِیشتّو حَوّه کِي هِیا هَایتَه اِم کُل حَي *

۲۰ اور پکارا آدم نے نام اپني عورت کا حوا که وه تهي ماں تمام زندونکي —

---

† ایوب ۳۱ — ۴۰ —

‡ زبور ۱۰۴ — ۱۴ —

§ سورة اعراف آیت ۲۴ و ۲۵ — سورة بقر آیت ۳۶ —

|| سورة طه آیت ۵۵ —

¶ واعظ ۱ — ۱۳ — ۲ نامه تهسلنیکیان ۳ — ۱۰ —

* باب ۲ — ۷ —

↓ ایوب ۲۱ — ۲۶ — ۳۴ — ۱۵ — زبور ۱۰۴ — ۲۹ — واعظ ۳ — ۲۰ — ۱۲ — ۷ — نامه رومیان ۵ — ۱۲ نامه عبرانیان ۹ — ۲۷ —

توریت مقدس

(۲۱) وَیَعَش یہوواہ الوہیم لِآدم و لِاشتُو کتنوت عُور و یلبِشم *

(۲۲) ویومر یہوواہ الوہیم ہین ہا آدم ہایہ کاحد ممنو لاعت طوب وارع وعتہ پن یشلح یدو ولقح گم معص ہحیم و اکل وحی لعولام *

۲۱ اور بنایا خداے معبود نے واسطے آدم اور واسطے اسکی عورت کے لباس چمڑے کا اور پہنایا انکو —

۲۲ اور کہا خداے معبود نے † اب آدم ہوا مانند ایک کے اُس میں سے بسبب جاننے بھلائی اور برائی کے اور اب شاید بڑھاوے اپنا ہاتھہ اور لیوے ‡ بھی درخت زندگی سے اور کھا لیوے اور جیتا رہے ہمیشہ —

توریت مقدس	مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے
(۲۳) وَیشلحہو یہوواہ الوہیم مگن عدن لعبد ایتہ ہا ادمہ اشر لقح میشم *	§ ۲۳ قلنا اہبطوا منہا جمیعا فاما یاتینکم منی ہدی فمن تبع ہدای فلا خوف علیہم و لاہم یحزنون * ‖ فاخرجہما مما کانا فیہ *
۲۳ اور نکالا اُسکو خداے معبود نے جنت عدن سے واسطے ¶ کمانے زمین کے جو لیا گیا تھا وہاں سے —	ہمنے کہا نکلو یہاں سے سارے پھر کبھی پہونچے تمکو میری طرف سے راہ تو جو کوئی چلا میرے بتائے پر پھر نہ ڈر ہوگا اُنکو اور نہ غم — پھر نکالا اُنکو اُسمیں سے جسمیں وہ دونوں تھے —

† ورس ۵ مشابہ اشعیاہ ۱۹ — ۱۲ — ۴۷ — ۱۲ و ۱۳ — یرمیاہ ۲۲ — ۲۳ —

‡ باب ۲ — ۹ —

§ سورۃ بقر آیت ۳۸ —

‖ سورۃ بقر آیت ۳۶ —

¶ باب ۴ — ۲ — ۹ — ۲۰ —

توریت مقدس

(۲۴) و یگرش ایتہ ھا آدم و یشکن میقدم لگن عدن ایتہ ھکرو بیم و ایتہ لہط ھحرب ھمتہپکتہ لشمر ایتہ درخ عص ھحیم *

۲۴ اور نکالدیا آدم کو اور مقرر کیا † سامنے جنت عدن ‡ کے فرشتوں کو اور چمک تلوار گھومتی کو واسطے حفاظت رستہ درخت زندگی کے —

تفسیر

(سانپ) تمام علماء یہودی اور عیسائی اور مسلمان اس پر اتفاق رکھتے ہیں کہ سانپ سے اس مقام پر شیطان مراد ہی — کتاب وزدم کا مصنف جو یہودی مذہب کے مسائل سے خوب واقف تھا اُسی کتاب کے باب ۲ — ۲۲ میں لکھتا ہی کہ شیطان کے حسد سے دنیا میں موت کا ظہور ہوا — مقدس یوحنا کی انجیل باب ۸ — ۴۸ میں لکھا ہی کہ شیطان شروع پیدایش سے قاتل ہی اور مشاہدات باب ۱۲ — ۹ باب ۲۰ — ۲ و ۱۰ میں شیطان کو ایک بڑا اژدہا پرانا سانپ کہا ہی جس نے تمام دنیا کو دغا دی " قرآن مجید میں سانپ کا لفظ نہیں ہی بلکہ اُس کی جگہہ شیطان ہی کا لفظ آیا ہی اس سے معلوم ہوتا ہی کہ سانپ سے شیطان مراد لینے پر تینوں مذہبوں کا اتفاق ہی *

مگر بحث اس پر ہی کہ شیطان نے کیونکر فریب دیا — علماء یہودی اور عیسائی کہتے ہیں کہ شیطان نے سانپ کی صورت بنکر یہہ کام کیا تفسیر § ہنری واسکاٹ میں لکھا ہی کہ " شاید آدم اور حوا نے اپنی صاف دلی اور بے سمجھی کے رغبت کرنے سے یہہ سمجھا تھا کہ سانپ میں ایسی حیوانی دانائی ہی جو بہ نسبت حیوانی دانائی کسی جانور کے انسان کی عقل کے اثروں سے زیادہ مشابہ ہی اس لیئے شیطان کو اُن کی یہہ راے دریافت ہوکر اُن کے بہکانے میں اُسی جانور کی صورت بننا خیال میں آیا کیونکہ سانپ گفتگو کرتا ہوا معلوم ہوا مگر حقیقت میں سانپ کے ظہور میں شیطان نے گفتگو کی جیسا کا حضرت مسیح علیہ السلام کے زمانہ میں ناپاک روحیں آسیب زدہ شخصوں کی زبانوں سے

---

† باب ۲ — ۸ —

‡ زبور ۱۰۴ — ۴ — نامہ عبریاں ۱ — ۷ —

§ تفسیر ہنری واسکاٹ مطبوعہ سنہ ۱۸۵۲ ع جلد ۱ صفحہ ۵ —

بولا کرتي تھيں عام راے اور تمام کتاب اقدس اس نتیجه کي طرف لیجاتي هی که سانپ صرف آله تھا اور شیطان اصلي کام کرنے والا جس کو اسي لیئے شروع زمانه سے سانپ اور قديم اژدها اور جھوٹا اور قاتل کہا جاتا هی" *

بعض عیسائي عالم یهه خیال کرتے هیں که یهه سانپ به سبب دغا بازي کے حوا کو فرشته معلوم هوا اور اُس کي سند میں مقدس یوحنا حواري کا قول هی جو کرنتھیوں کے دوسرے نامه کے باب ۱۱ — ۳ و ۱۴ میں هی لاتے هیں اور وه قول یهه هی که " شیطان بھي اپني صورت کو روشن فرشته سے بدل ڈالتا هی " اور اُسي باب میں یهه بھي هی که " سانپ نے اپني دغابازي سے حوا کو فریب دیا " * -

مگر مجھکو یهه بتانا چاهیئے که مسلمان کیا کہتے هیں هم مسلمانوں کے عالم جو درجه تحقیق تک اپنا قدم بڑهانا نهیں چاهتے اسي قسم کي باتیں بناتے هیں مگر اس مقام کي تحقیق اس بات پر موقوف هی که اول بیان کیا جاوے که شیطان کیا چیز هی *

جبکه هم مسلمان اپنے مذهب کي مقدس کتابوں پر غور کرتے هیں تو یهه پاتے هیں که شیطان کوئي علاوه وجود انسان سے نهیں رکھتا بلا شبهه جیسا که هم دیکھتے هیں که هم سے نیچے بہت سے درجے مخلوقات کے هیں اسي طرح همکو اس بات سے انکار کي کوئي وجهه نهیں هی که هم سے اوپر بھي بہت سے درجے مخلوقات کے هوں بلکه اُن کے هونے کي بہت سي سندیں هولي بیبل میں اور اپنے مذهب کي مقدس کتابوں میں بھي پاتے هیں مگر شیطان اُن سلسلوں میں سے کسي سلسله میں داخل نهیں هی *

حقیقت یهه هی که الله تعالی نے اپني حکمت کامله سے انسان کا خمیر اور اُس کي بناوٹ ایسي قوتوں سے مرکب کي هی جس میں خیر و شر دونوں هیں اور جو قواے ملکوتي اور قواے بهیمي کہے جاتے هیں اُن میں سے قواے بهیمي جو انسان کو برائي اور شرارت کي طرف ترغیب دیتے هیں اُن کا نام شرع میں شیطان رکھا گیا هی نه یهه که وه انسان سے علاحده کوئي مخلوق هی' اب میں اسکے ثبوت پر چند سندیں پیش کرتا هوں *

مشکواة شریف میں بخاري و مسلم سے حدیث نقل کي هی که حضرت انس سے روایت هی که " رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که بےشک شیطان پھرتا هی انسان میں جگهه پھرنے خون کے پس اس حدیث کي رو سے کیا تم یهه خیال کرسکتے هو که شیطان کا ایک علاحده وجود هی جو انسان میں دوڑا پھرتا هی *

مشکواة باب الوسوسة
عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان الشیطان یجري من الانسان مجري الدم متفق علیه

اور اُسي کتاب میں اُنهیں کتابوں سے حدیث نقل کي هی که حضرت ابوهریره سے روایت هی که " رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که آتا هی شیطان تم میں سے ایک کے پاس اور کهتا هی کس نے پیدا کیا اس کو اور کسنے پیدا کیا اُس کو یهانتک که کهتا هی که کسنے پیدا کیا تیرے خدا کو پهر جب وه یهاں تک پهونچے تو چاهیئے که پناه مانگے خدا سے اور بس کرے " دیکهو اس قسم کے وسوسے انسان کے دل میں اُٹهتے هیں مگر کوئي دوسرا وجود انسان کے سامنے یا اُس کے خیال میں نهیں هوتا اس سے ثابت هوتا هی که اُنهي خیالات کو جو شریر قوتوں سے خود انسان میں اُٹهتے هیں شیطان کہا گیا هی *

مشکواة
عن ابي هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم یاتي الشیطان احدکم فیقول من خلق کذا من خلق کذا حتی یقول من خلق ربک فاذا بلغه فلیستعذ بالله ولینته متفق علیه

اُسي کتاب میں مسلم سے حدیث نقل کي هی که حضرت عثمان ابن ابی العاص سے روایت هی که " اُنهوں نے رسول خدا صلی الله علیه وسلم سے عرض کیا که شیطان میرے اور میري نماز کے اور میرے پڑهنے کے درمیان میں آگیا متشابه کرتا اُس کو مجهه پر پهر فرمایا رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے وه شیطان هی جس کو خنزب کهتے هیں پس جس وقت که تو اُس کو معلوم کرے تو اُس کي برائي سے خدا سے پناه مانگ اور بائیں طرف تین بار تهو تهو کردے (یهه ایک فعل وسوسه مٹانے کا هی) راوي نے کها که میں نے اسي طرح کیا پهر دور کیا اُس کو خدا نے مجهه سے " پس غور کرو که جو حالت اس حدیث میں مذکور هی ایسي حالت میں کوئي دوسرا وجود انسان میں اور اُس کي نماز میں حایل نهیں هوتا مگر خود خیالات اُسي انسان کے جو صاف دلیل هی اس بات کي که اُنهي وسوسوں کا نام شیطان رکها گیا هی *

مشکواة
عن عثمان بن ابی العاص قال قلت یا رسول الله ان الشیطان قد حال بیني و بین صلوتي و بین قراتي یلبسها علي فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم ذاک شیطان یقال له خنزب فاذا احسسته فتعوذ بالله منه واتفل علی یسارک ثلثا ففعلت ذلک فاذهبه الله عني رواه مسلم

اُسي کتاب میں ترمذي سے حدیث نقل کي هی که " حضرت ابن مسعود سے روایت هی که رسول خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که ابن آدم یعني انسان میں ایک حصه† شیطان کا هی اور ایک حصه فرشتے کا ‡ شیطان کا حصه ڈالنا هی آدمي کا برائي

مشکواة
عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ان للشیطان لمة بابن آدم وللملک

† سوره ص آیت ۷۷ و ۷۸ سوره حجر آیت ۳۵ —
‡ خروج ۲۱ — ۹ — و — ۳ —

لمة فاما لمة الشیطان فایعاد بالشر و تکذیب بالحق و اما لمة الملک فایعاد بالخیر و تصدیق بالحق فمن وجد ذلک فلیعلم انه من الله فلیحمد الله و من وجد الاخری فلیتعوذ بالله من الشیطان الرجیم ثم قرا الشیطان یعد کم الفقر و یامرو کم بالفحشاء رواه الترمذي

میں اور سچ کے جھٹلانے میں' اور فرشتے کا ڈالنا هی آدمي کا بھلائي میں اور سچ کو قبول کرنے میں' پھر جو کوئي اُس کو پاوے تو جانے که بے شک خدا کي عنایت سے هی اور خدا کا شکر کرے' اور جو شخص اُس دوسرے کو پاوے تو چاهیئے که خدا سے پناہ مانگے شیطان مردود سے — پھر حضرت نے قرآن مجید کي آیت پڑھي که شیطان وعدہ دیتا هی تمکو تنگي کا اور حکم کرتا هی بے حیائي کا " اس حدیث سے نهایت صفائي سے ظاهر هی که یهي قواے ملکوتي و بهیمي جو هم میں هیں اُنهي میں سے ایک کا نام شیطان هی *

اُسي کتاب میں مسلم سے حدیث نقل کي هی که " ابن مسعود سے روایت هی که رسول

مشکوٰۃ

عن ابن مسعود قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ما منکم من احد الا و قد وکل به قرینه من الجن و قرینه من الملائکة قالوا و ایاک یا رسول الله قال و ایاي ولکن الله اعانني علیه فاسلم فلا یامرني الا بخیر رواه مسلم

خدا صلی الله علیه وسلم نے فرمایا که تم میں سے (یعني بني نوع انسان میں سے) کوئي نهیں هی جس کے ساتھه ایک اُس کا ساتھي جن یعني شیطان سے اور ایک ساتھي فرشتوں میں سے نهو — لوگوں نے عرض کیا که یا رسول الله آپ کے بھي — آپنے فرمایا که میرے بھي' لیکن الله تعالی نے میري مدد کي هی اُس پر پھر وہ مطیع هوگیا هی مجھکو کچھه نهیں کهتا مگر بھلائي کا " اس حدیث سے معلوم هوتا هی که شیطان وهي قواے بهیمه هیں جنسے انسان کي ترکیب هوئي هی نه اور کچھه *

اُسي کتاب میں بخاري و مسلم سے حدیث نقل کي هی که " رسول خدا صلی الله علیه

مشکوٰۃ

عن ابي هریرۃ قال قال رسول الله صلی الله علیه واله وسلم مامن بني آدم مولود الا یمسه الشیطان حین یولد فیستهل صارخا من مس الشیطان غیر مریم و ابنها متفق علیه

وسلم نے فرمایا که کوئي بچه بني آدم کا نهیں هی جسکي پیدایش کے وقت شیطان نے اُس کو نه چھوا هو' پھر وہ چلاتا هی شیطان کے چھونے سے سواے حضرت مریم اور اُن کے بیتے حضرت مسیح کے " پس غور کرو که رونا بچه کا بروقت پیدا هونے کے هوتا هی به سبب تحریک قواے بهیمه کے جسکو اِس جگهه شیطان کے چھونے سے تعبیر کیا گیا هی حضرت مریم اور حضرت مسیح علیه السلام کو اِس بات سے اسلیئے مستثنی کیا هی که قواے بهیمه غالب تر قوت جو انسان میں هی اور جو اُس کي عفت و عصمت میں خلل ڈالتي هی اُس سے اُن کا پاک هونا هر طرح پر ثابت کیا جاوے *

شیخ محب اللہ الہ آبادي در شرح فصوص میفرماید چیزیکہ باز دارد ترا از حق و یاد حق پس آں شیطان تست شیطاں دشمن ترین دشمنان تست کہ دمی از تو جدا نشود و شب و روز در تو بادم سیر کند و جز ہلاکت ترا دوست ندارد *

شیطنت گردن کشي بد در لغت * مستحق لعنت آمد این صفت
اسپ سر کش را عرب شیطانش خواند * نے ستورے را کہ در مرعي بماند

کچھہ عجب نہیں کہ بعض مسلمان اور بعض علماء عیسائي مذہب اس گفتگو سے موافقت نہ کریں ' مگر حقیقت یہي هی جو میں نے بیان کي اور انجیل مقدس سے بھی پایا جاتا هی جو میں کہتا ہوں *

مارک باب ۴ — ۱۵ میں هی کہ " شیطان فی‌الفور آکے اُس کلام کے بیج کو جو اُنکے دلوں میں بویا گیا تہا لیجاتا هی " کیا تم خیال کرسکتے هو کہ یہہ شیطان کوئي علاحدہ وجود انسان سے رکھتا هی اور هوا کي مانند انسان کے بدن‌میں گھس جاتا هی' اگر فرض کرو کہ ایسا هو تو تم خیال کرسکتے هو کہ کلام جو ایک عقلي چیز هی اور عقل هي میں اُسکا وجود یا عدم وجود هوتا هی اُس کو کوئي دوسرا خارجي وجود وہ شیطان هي کیوں نہو لیجا سکتا هی *

یوحنا باب ۱۳ — ۲۷ میں هی کہ " بعد اُس نوالہ کے شیطان اُس میں بیٹھا " کیا تم یہہ جان سکتے هو کہ شیطان هوا کي مانند یہوداہ اِیش‌کریوتي کے پیٹ میں بلکہ اُس کے تمام قوی میں گھس گیا *

مقدس پال کا تھسلنیوں کو پہلا خط باب ۲ — ۱۸ میں یہہ فقرہ هی کہ " ایک یا دو بار چاها کہ تمہارے پاس آؤں پر شیطان نے همیں روکا " کیا یہہ خیال کیا جاسکتا هی کہ جیسے هم یا تم ایک آدمي کو آنکر جانے سے روک دیتے هیں اسي طرح شیطان اپنے وجود سے جیسا اُس کا وجود هو آیا اور جانے سے روک دیا *

غرض کہ جب تدقیق نظر کلام الهي پر کي جاوے تو بجز اُس کے اَوْر کوئي متفق نتیجہ نہیں نکلتا کہ وہ همارے قوی جو هم هي میں موجود هیں اور جو برے اور بد کام کرنے کے باعث هوتے هیں اُنهي کو شیطان کہا گیا هی نہ اَوْر کسي وجود کو ' کتابہائے مقدس کے بعضی ایسے ورس یا قرآن مجید کي بعضي ایسي آیتیں جن سے ظاهر میں شیطان کا ایک اصلي وجود پایا جاتا هی قابل بحث کے باقی رهیں مگر اُن سے اِس مقام پر بحث کرني ضرور نہیں کیونکہ اُن میں جو گفتگو هی وہ اپنے اپنے مناسب مقام پر آویگي *

مگر اتني بات یاد رکھني چاهیئے کہ باوجودیکہ یہہ قوی هم هي میں سے هیں اور هماري زندگي کے لیئے ایک جزو هیں پر هماري روح سے ایک ایسي دشمني رکھتے هیں جو کبھي

جانے والي نہیں اِس زہریلے پرانے سانپ کا ایسا اثر ھی کہ اُس سے انسان کو (بجز اُنکے جن پر خدا رحم کرے) نجات نہیں حقیقت میں یہي اژدہا جھوٹا دغادینے والا ھمسے باتیں کرتا ھی ھمکو بہکاتا ھی اور ھم اُسکے فریب سے غافل رھتے ھیں' یہہ ایسا دشمن دوست نما ھی کہ انبیا کو ضرور تہا کہ اُسکے حال سے اور اُسکے کاموں سے بخوبي سبکو خبردار کردیں' اسواسطے الہام کي زبان میں اکثر اِس کو اِسطرح بیان کیا جاتا ھی جیسے ایک وجود مقابل میں انسان کے تاکہ انسانکي طبیعت پر اُسکي برائي اور بد خصلتي کا ایسا اثر پیدا ہو جیسیکہ مقابل کے دشمن کي برائي کا اثر ھوتا ھی اور اسیواسطے جو سوال وجواب کہ ھم خود اپنے آپ سے (یعني اُس شیطاني حصہ سے جو خود ھم میں ھی) کرتے ھیں اُنکو اسطرح تعبیر کیا جاتا ھی جیسیکہ ایک مقابل کے وجود سے سوال وجواب کرتے ھیں اور اسیواسطے کبھي اِسکے اثرات کو بطور وجودوں کے تعبیر کیا جاتا ھی اور جو انتظام کہ اُن اثرات میں ھیں اُنکو بطور ایک لشکر کے بیان کیا جاتا ھی تاکہ انسان اِس بغلي دشمن سے نہایت خبردار ھو جاوے ورنہ حقیقت میں کوئي علیحدہ وجود نہیں ھی ھم خود ھي شیطان ھیں اور ھم خود ھي رحمن ھیں' پس اُنہي قواے بہیمیہ کو جنسے آدم وحوا بنائے گئے تھے اور جو نہایت زہریلا اثر اور نہایت دشمني انسان کي روح سے رکھتے تھے خدا نے سانپ تعبیر کرکر بیان فرمایا تاکہ ظاھري سانپ کي دشمني اور اُسکے زہریلے اثر سے ھم اُس پرانے سانپ کي جو ھم میں ھی دشمني اور زہریلے پن پر پے لے جاویں نہ یہہ کہ وھاں کوئي ایسا شیطان تھا جو آدم وحوا سے جدا وجود رکھتا تھا اور وہ سانپ کي صورت بن گیا تھا یا اصلي سانپ میں گھس گیا تھا *

(اور کہا) آدم وحوا جو یہہ بات جان چکے تھے کہ جس درخت کے کھانے سے خدا نے منع کیا ھی وہ درخت بھلائي † اور برائي کي پہچان کا ھی اِسبات نے حوا کو اُس درخت کے کھانے کي طرف رغبت دلائي اور وہ حصہ شرارت اور شیطنت کا جو انسان میں ھی حرکت میں آیا اور حوا خود بخود اُس سے سوال وجواب کرنے لگي' اُسي حالت رغبت میں حوا کے دل میں آیا یعني اُس شیطان نے حوا سے کہا کہ کیا خدا نے اس باغ کے سب درختوں کے کھانے سے منع کیا ھی *

۲و ۳ — اِس وسوسہ کے دلمیں آنے پر حوا کو خدا کا منع کرنا یاد آیا اور جسقدر کہ خدا نے حکم دیا تھا اُسمیں زیادہ سختي کي اور خود اُس وسوسہ کا یعني شیطان کا جواب دیا کہ باغ کے سب درختوں میں سے ھم کھاتے ھیں' خدا نے صرف اُس درخت کے کھانے بلکہ اُسکے چھونے سے منع کیا ھی جو باغ کے بیچوں بیچ میں ھی تاکہ ھم ایک قسم کے مرنے سے نہ مرجاویں *

† پیدایش ۲ — ۱۷ —

۴ — حوا نے جو یہہ بات کہی کہ اُس درخت کے چھونے سے بھی منع کیا ھی خدا کے حکم میں زیادہ سختی کی کیونکہ خدا نے صرف کھانے سے منع کیا تھا اور اُس کے چھونے کی ممانعت نہیں کی تھی' اسی سختی نے جو حوا نے خدا کے حکم میں کی حوا کو دھوکے میں ڈالا اور شیطان کو یہہ کہنے کا قابو ملا کہ نہیں تم نہ مروگی *

۵ — حوا اسبات کو جانتی تھی کہ یہہ درخت بھلائی اور برائی کی پہچان کا ھی پھر اُسکے کھانے سے مرجانا کیا چیز ھی اور جس قسم کی موت کہ خدا نے بتایا تھا اُسکی اصلی ماھیت اب تک کھلی نہ تھی کیونکہ اُس درخت کے کھانے کے بدون اُسکی ماھیت کا کھلنا غیر ممکن تھا — قدر ابر دادہ ندانی بخدا تا نہ چشی — اسلیئے حوا کے دلمیں وسوسہ آیا یعنی شیطان نے کہا کہ اُس درخت کے کھانے سے تمھاری آنکھیں کھل جاوینگی اور تم فرشتوں کی طرح بھلائی اور برائی کے جاننے والے ھوجاؤ گے *

یہہ شیطانی وسوسہ حوا کی آنکھہ میں روشنی کے فرشتہ کی مانند دکھائی دیا کیونکہ وہ یہہ سمجھی کہ اِس درخت کے کھانے سے ھماری موجودہ حالت کو زیادہ ترقی ھوگی اور ھم فرشتوں کی مانند بھلائی اور برائی کے پہچاننے والے ھوکر زیادہ درجہ خدا کی بارگاہ میں حاصل کرینگے *

۶ — اِس خیال سے حوا نے اُس درخت کا پھل لیا اور کھایا اور آدم کو بھی دیا اور اُسنے بھی کھایا † تفسیر ھنری واسکات میں لکھا ھی کہ " ترغیب دینے والا اپنا مطلب پاکر زیادہ دلیر ھوگیا اور حکم الہی کے برخلاف حوا کو سیدھی رھنمائی کی اور اپنے دلیر کلاموں پر زیادہ اعتماد حاصل کرنے کے لیئے اور اُنھیں مستحکم کرنے کے لیئے اُس نے قسم کھائی اور بے ایمانی سے اپنے بڑے جھوٹوں کو سچ کرنے کے لیئے خدا کا نام لیا *

شیطان کے قسم کھانے کا ذکر قرآن مجید میں بھی آیا ھی جس کی مراد صرف اِس قدر ھی کہ وہ شیطانی وسوسہ جو حوا کے دل میں آیا تھا اُس نے خدا کی درگاہ میں زیادہ مقرب ھو جانے کی غلط نمائی سے نہایت استحکام پیدا کیا اور درجہ یقین کو پہونچ گیا اور وہ بغیر کسی شک کے یہہ بات سمجھی کہ بلاشبہہ اس درخت کا کھانا نہایت اعلی درجہ کا پھل دیگا *

کیا تم یہہ سمجھتے ھو کہ یہہ سچ مچ کا ایک درخت تھا اور اُس کا پھل توڑ کر حوا نے کھالیا اور آدم کو بھی کھلادیا' نہیں اس درخت کی ماھیت میں پہلے بیان کرچکا ھوں کہ حقیقت میں یہہ درخت مثل باغ کے اور درختوں کے نہ تھا بلکہ بھلائی اور برائی کی پہچان کی ماھیت کے ظہور اور انکشاف کو جو انسان پر ھوئی تھی خدا نے بھلائی اور برائی

† تفسیر ھنری واسکات مطبوعہ سنہ ۱۸۵۴ع جلد ۱ صفحہ ۲۱ —

كي پهچان كے درخت سے تعبير كيا تها' پهر أس درخت كا پهل كهانا صرف أس ... كا قبول كرليفا هى انسان نے اپني ناداني اور بے وقوفي سے خواهش كي كه وه صفت پهچان نيك و بد كي أس ميں ڈالي جاوے اور اس بهاري بوجهه كے أٹهانے پر (جسے آسمان و زمين نه أٹها سكے تهے) راضي هوگيا اور اپنے سر پر دهر ليا جيسا كه قرآن مجيد ميں آيا هى كه

† اناعرضنا الامانةعلى السموات والارض والجبال فابين ان يحملنها و اشفقن منها و حملها الانسان انه كان ظلوما جهولا

" همنے دكهائي امانت آسمانوں كو اور زمين كو اور پهاڑوں كو پهر سب نے قبول نه كيا كه أس كو أٹهاويں اور أس سے ڈر گئے اور أٹها ليا أس كو انسان نے وه هى بهت زيادتي كرنے والا اپنے پراور نادان - آسمان بار امانت نتوانست كشيد - قرعه فال بنام من ديوانه زدند *

حاصل اس تمام كلام كا جو الهام كي زبان سے نكلا صرف اس قدر هى كه جب خدا تعالى نے انسان كو پيدا كيا اور أس ميں جان ڈالي تو انسان مثل اور جانوروں كے محض بے عقل تها ' أس ميں خود كسي بات كي بهلائي برائي جاننے كا ماده نه تها ' جس قدر كه خدا أس كو بتاتا تها أسي قدر جانتا تها اور اسي سبب سے غير مكلف اور محض بے گناه تها اور كسي قسم كي موت كا أس كو انديشه نه تها كيونكه جو كام أس كے تهے وه اپني سمجهه سے نه تهے خدا نے ماهيت پهچان بهلائي اور برائي كي أس كے سامنے ظاهر كي اور يهه بات جتا دي كه أس كو مت لو اگر لوگے تو ايک قسم كي موت سے مرجاؤگے يعني ايک سخت مصيبت ميں پڑوگے اور اپنے كام كے خود ذمه دار هوگے هر ايک بات بهلي يا بري خود تمكو سمجهه كر كرني هوگي اور بهلے كام كا بهلا پهل اور برے كام كا برا پهل پاؤگے انسان نے خدا كي اس نصيحت كو نمانا اور علم خير و شر كو حاصل كيا جس كے سبب همنے تمام حيوانات پر برتري حاصل كي هى اور جس كے سبب هم اب اپنے كاموں كے جوابده هوئے هيں اور برے كاموں ميں پكڑے جاتے هيں اور بهلے كاموں كا بدله پاتے هيں گويا انسان پر گناه آنے كي يهي اصلي بنياد هى —

من ملک بودم و فردوس برين جايم بود * آدم آورد درين دير خراب آبادم

۷ — (اور كهل گئيں آنكهيں أن دونوں كي) يعني آدم اور حوا كو علم خير و شر حاصل هوگيا اور أنهوں نے پهلي برائي ننگے هونے كي جو أن ميں تهي أس كو جانا *

علماء عيسائي ‡ اس مقام پر لكهتے هيں كه عورت كا گناه بڑا اور كئي قسم كا تها يعني وه مجرم هوئي بلند نظري كي اور نااعتمادي اور ناشكري كي اور خواهش تلاش علم كي

† سورة احزاب آيت ۷۲ —

‡ ڈائلي جلد ايک صفحه ۱۰ —

اور ممنوعہ چیز کي خواهش کي اور علانیہ خدا سے سرکشي کرنے کي اور اپنے خاوند کو بھي خدا کے حکم سے پھر جانے کي ترغیب کرنے کي اور اُس کو اور اُس کي اولاد کو گناہ میں اور بدبختي میں مبتلا کرنے کي٬ یہہ قول هی بشپ کیڈر صاحب کا *

اور نسبت آدم کے وہ یہہ کہتے † هیں کہ جس طرح حوا فریب میں آئي تھي اُسطرح آدم فریب میں نہیں آیا تھا کیونکہ تمتھي کے نامہ اول کے باب ۱ — ۱۴ میں هی کہ آدم نے فریب نہیں کھایا پر عورت فریب کھاکر گنہگار هوئي" مگر بااین همہ وہ کہتے هیں کہ اگر اس واقعہ کے تمام حالات پر غور کریں تو اُس کو خدا کي اُن تمام نافرمانیوں کا مربي اور نمونہ کہہ سکتے هیں جو اُس وقت سے واقع هوئیں" غرض کہ علماء عیسائي کے نزدیک آدم و حوا دونوں اس نافرماني کے سبب گنہگار هوئے اور اسي سبب سے انسان کي نسل میں گناہ آیا *

اس گفتگو پر یہہ سوال هوتا هی کہ خدا تعالی کے انصاف سے نہایت بعید هی کہ باپ کے گناہ کے سبب اُسکي تمام نسل کو جو اُس وقت وجود میں بھي نہ تھي گنہگار ٹھہرادے٬ کوئي وجہہ نہیں معلوم هوتي کہ باپ کے گناہ میں بیٹا پکڑا جاوے معہذا اگر انسان کي نسل پر گناہ آنے کي یہہ وجہہ هو تو کیا وجہہ هی خود آدم پر پہلے پہل گناہ آنے کي کیونکہ اُس سے پہلے نہ وہ کسي گناہ کا مجرم تھا اور نہ اُسکے کسي مربي نے گناہ کیا تھا *

مگر یہہ اعتراض هم مسلمانوں پر وارد نہیں هوتا کیونکہ هم مسلمان بموجب قول علماء محققین کے اِس ممانعت کو جو خدا کیطرف سے تھي شرعي ممانعت نہیں سمجھتے اور نہ حوا اور آدم کے اس فعل کو شرعي گناہ جانتے هیں کیونکہ همارے نزدیک یہہ ممانعت صرف انسان کي بھلائي کے لیئے تھي نہ کوئي شرعي ممانعت٬ اسي لیئے جو وعید اُسکے خلاف کرنے پر وارد هی اُس میں خدا کي ناراضي یا قہر کا ذکر نہیں هی بلکہ جو مضرت کہ انسان کو اُس نافرماني سے هونے والي تھي اُسیکا ذکر هی اسلیئے آدم وحوا باوجود اِس نافرماني کے شرعي گناہ سے پاک اور صاف تھے مگر جبکہ اُنکو علم خیر و شر حاصل هوگیا اب وہ مکلف اور بھلے اور برے کام کرنے کے مختار هوئے اِسکے بعد وہ یا اُنکي نسل اگر کوئي برا کام کریگي تو البتہ خود اپنے کیئے هوئے کام میں ماخوذ هوگي حاصل هونا علم خیر و شر کا البتہ آدم اور اُسکي نسل کے لیئے جن میں علم خیر و شر برابر چلا آتا هی گناہ آنے کي بنیاد هی مگر وہ فعل جو آدم سے هوا آدم یا اُسکي نسل پر گناہ آنے کي وجہہ نہیں *

مگر اس گفتگو پر بلکہ مسلمانوں کے مذهب کے ایک بڑے اصول پر خود اُنھي کے مذهب سے ایک اعتراض پیدا هوتاهی اور وہ یہہ هی کہ حضرت آدم علیہ السلام بموجب قول صحیح

† هنري واسکاٹ جلد ۱ صفحہ ۶ —

کے روز پیدایش سے نبي تھے اور مسلمانوں کے مذہب بموجب تمام انبیاء معصوم اور گناہوں سے پاک ہیں اور خود قرآن مجید میں آیا ہی کہ آدم نے گناہ کیا پھر کیونکر یہہ گفتگو کہ یہہ فعل جو آدم سے ہوا گناہ نہ تھا اور یہہ اصول مذہب کہ انبیا گناہ سے پاک ہوتے ہیں صحیح ہوسکتا ہی *

اس شبہہ کے رفع کرنے کو ضرور ہی کہ نسبت عصمت انبیا کے کچھہ گفتگو کي جاوے' اگرچہ ہمارے مذہب کے عالموں نے اس میں بہت گفتگو کي ہی اور نہایت مختلف رائیں بیان کي ہیں مگر مجھکو اُس جھمیلے میں پڑنا اور ہرایک کي دلیل کو لانا اور رد و قدح کرنا ضرور نہیں ہی بلکہ جو میرے نزدیک تحقیق اور قول فیصل ہی اُسکا بیان کردینا کافي ہی *

جاننا چاهیئے کہ غلام کو اپنے آقا کا حکم نہ بجالانا یا پورا نکرنا یا جیسي خدمت کہ اُس آقا کي چاهیئے ویسي خدمت ادا کرنے میں قاصر رهنا درحقیقت گناہ میں شمار ہوتا ہی' لیکن اگر یہہ سب باتیں اسیطرح کے گناہ شمار ہوں جیسیکہ ایک شرعي گناہ تو خدا کے انصاف سے بعید ہی کہ اُس کام کے کرنے کي تکلیف دے جو طاقت سے زیادہ ہی کیونکہ یہہ بات طاقت سے باهر ہی کہ جس خدمت بجالانے کے لایق خدا کي ذات ہی ویسي ہي اُسکي خدمت ادا ہوسکے' اسلیئے ضرور ہی کہ مطلق گناہ دو قسم کا گنا جاوے ایک گناہ شرعي دوسرا گناہ عرفاني' گناہ شرعي سے ہم یہہ مراد لیتے ہیں کہ خدا نے شریعت کي روسے کسي کام کے کرنے کو منع کیا ہو اس حکم کے برخلاف جو کوئي شخص کوئي کام کریگا وہ شریعت کے بموجب گنہگار ہوگا ' اور گناہ عرفاني سے ہم یہہ مراد لیتے ہیں کہ جس شخص کو جسقدر خدا کي ذات سے زیادہ تقرب ہوتا جاتا ہی اور جسقدر معرفت الهي بڑهتي جاتي ہی اور جو خدمت اور آداب اُس عرفان کے سبب لازم آتے ہیں اُس میں کسي قسم کا قصور ہونے سے گناہ لازم آتا ہی' پس گناہ عرفاني ہر ایک شخص کے حال اور اُس کے درجہ تقرب سے جو خدا کے ساتھہ ہی متفاوت درجہ سے علاقہ رکھتا ہی بہت سي باتیں ایسي ہیں جو گناہ شرعي نہیں مگر گناہ عرفاني ہیں' اور بہت سي باتیں ایسي ہیں جو ہم تم کریں تو گناہ نہیں مگر جن کو عرفان الهي حاصل ہی اگر وہ کریں توگناہ ہی' کیا تم اس دنیا میں نہیں دیکھتے کہ بہت سے کام ایسے ہیں کہ جو عام آدمي کریں تو عیب میں نہیں گنے جاتے برخلاف اُس کے وهي کام اگر کوئي اعلی شخص کرے تو عیب میں داخل ہوتا ہی' اس پچھلے قسم کے گناہ سے کوئي خالي نہیں یہاں تک کہ انبیا بهي اس قسم کے گناہ کے گنہگار ہیں اسي بات کي طرف حضرت مسیح علیہ السلام نے † اشارہ کیا جب ایک شخص نے آکر اُن سے پوچھا کہ

---

† متی ۱۹ — ۱۶ و ۱۷ —

" اے نیک مرشد میں کون سي نیکي کروں تاکہ همیشہ کي زندگي پاؤں اُسنے اُس سے کہا تو مجھے کیوں نیک کہتا هی کہ نیک نہیں مگر ایک یعني خدا " غرضکہ کوئي شخص ایسا نہیں هی کہ جو ایسي بندگي اور ایسي خدمت جو خدا کے لایق هی بجا لاسکے اور اسیواسطے سب آدمي خدا کے سامنے گنہگار هیں انہیں باتوں کے سبب انبیا اپنے تئیں گنہگار جانتے تھے اور اسي قسم کے گناهوں کي معافي خدا سے چاهتے تھے نہ یہہ کہ وہ کسي شرعي گناہ کے گنہگار تھے *

باقي رها شرعي گناہ اُس سے تمام انبیا پاک هیں' هم مسلمانوں کا یہہ اعتقاد هی کہ جو گناہ فطرت انساني کے برخلاف هیں اور جنکے ارتکاب سے رزالت نفس کي پائي جاتي هی وہ کبھي انبیا سے صادر نہیں هوتے ' نہ زمان نبوت میں اور نہ اُس سے پہلے' کیونکہ اُنکے نفس اس قسم کے رزایل سے باعتبار اپني خلقت کے پاک و صاف هیں ' اور نیز کسي حالت میں کوئي شرعي گناہ کبیرہ دانستہ یا نا دانستہ اور کوئي گناہ صغیرہ دیدہ و دانستہ اُن سے سرزد نہیں هوتا نہ حالت نبوت میں اور نہ اُس سے پہلے ' البتہ نبوت کے بعد اُن سے نیک ارادہ اور زیادہ نیکي حاصل کرنیکي نیت سے خطاے اجتہادي کا هونا ممکن هی' اور ظاهر هی کہ جو کام نیک ارادہ سے کیا گیا هو وہ کسیطرح شرعي گناہ بلکہ در حقیقت گناہ نہیں هوسکتا ' مگر انبیا کي نسبت وہ بھي گناہ هی' انبیا کا معاملہ خدا کے ساتھہ ایسا نہیں هی جیسا کہ همارا تمهارا هی' وهاں اور هي راز و نیاز کي باتیں هیں' انبیا سے یہہ چاها گیا هی کہ وہ بھلائي اور برائي سے کچھہ غرض نرکھیں جو حکم پاویں وہ بجالاویں' پھر اُنکو خود کسي بھلائي یا نیکي کا قصد کرنا بھي اُنکے حق میں گناہ هی' یهي بات تھي جسنے آدم پر خفگي کروائي اور اسي سبب سے کہا گیا کہ آدم نے اپنے پروردگار کا گناہ کیا' مگر یہہ وہ گناہ نہیں هی جس میں هم تم گرفتار هیں — کار پاکان را قیاس از خود مگیر * گرچہ ماند درنوشتن شیر شیر *

۸ — (اور سني اُنهوں نے آواز خداے معبود کي) علماء عیسائي اس ورس کي یوں تفسیر کرتے هیں † کہ اس جگہہ خدا سے باپ خدا سمجھا جاتا هی مگر مقدس یوحنا کي انجیل باب ۱ — ۱۸ و باب ۶ — ۴۶ سے ثابت هی کہ باپ خدا کو نہ کسي آدمي نے کبھي دیکھا اور اُسي کتاب کے باب ۵ — ۳۷ سے ظاهر هی کہ نہ کسي نے اُسکي آواز کو کبھي سنا هی اور نہ صورت کو دیکھا هی اسلیئے یہہ آواز معرفت عیسی مسیح کے تھي جو خدا کا کلام یا بیتا اور باپ کا قاصد یا وکیل هی اور اُس کے جلوہ کي روشني اور اُسکے وجود کي ظاهري صورت هی اور یهي جلال کے بادل میں معہ اپني بهشت کے فرشتوں کے گروہ کے جو اُس جلال کے بادل کے ساتھہ هوتے تھے ظاهر هوتا تھا اور هم کلام هوتا تھا یہہ وهي بادل

---

† ڈائلي جلد ۱ صفحہ ۱۰ —

روشني کا هی جس میں خدا تعالی آدم اور نوح اور اور متقدمین بزرگوں کے ساتھہ گفتگو کرتا تھا اور بني اسرائیل کو اپني مرضي سے اطلاع دیتا تھا *

مگر یہہ تمام گفتگو اُس عقیدہ پر مبني هی جو علماء عیسائي نے تسلیم کر رکھا هی یعني الہیت میں تین وجودوں کا هونا ورنه کتاب اقدس کا کوئي لفظ ان معنوں کي طرف جو عیسائي علما نے بیان کیئے هیں اشارہ نہیں کرتا *

هم مسلمان یقین کرتے هیں که تمام هولي بیبل خدا کي وحدانیت حقیقي کي همکو هدایت کرتي هی اور الہیت میں کسي وجود کا شریک هونا نہیں بتاتي اسلیئے هم مسلمان اِس ورس کي یوں تفسیر کرتے هیں که یہہ آواز خود اُسي خدا کي تھي جو اپني ذات میں اور اپني صفات میں سب طرح پر واحد حقیقي هی اور جیسا که کتاب مقدس کے لفظوں سے پایا جاتا هی خود وهي بغیر کسي کي معرفت کے هم کلام هوا اور وہ آواز خود اُسکي آواز تھي نه کسي دوسرے کي *

مقدس یوحنا کي انجیل باب ۵ — ۳۷ میں یہہ نہیں لکھا که کسي نے اُسکي آواز کو کبھي نہیں سنا بلکه حضرت مسیح علیه السلام نے اُن یہودیوں کو جو حضرت کے قتل پر آمادہ هوئے تھے فرمایا که (تمنے کبھي اُسکي آواز نہیں سني اور اُسکي صورت نہیں دیکھي) اِس سے یہہ ثابت نہیں هوتا که کسي نے اُسکي آواز کو کبھي نہیں سنا *

مگر مسلمانوں کے مذهب کے بموجب ایک اَور بات قابل بحث کے هی که خدا کي آواز سننے کے کیا معني هیں کیونکه خدا تعالی اپني ذات اور اپني صفات میں قدیم اور ازلي هی اور کوئي کلام جو لفظوں کے ذریعه سے ادا کیا جاوے اور جو بذریعه آواز کے سنا جاوے قدیم اور ازلي نہیں هوسکتا *

مگر هم مسلمان یہہ اعتقاد کرتے هیں که خدا تعالی کي تمام صفات جیسے سننا اور جاننا اور بولنا اور پکارنا همارا سا سننا اور جاننا اور بولنا اور پکارنا نہیں هی بلکه بجز مناسبت اسمي کے اَور کسي طرح کي مشارکت نہیں' وہ جانتا هی نه بذریعه کسي جاننے والي چیز کے' وہ بولتا هی مگر نه بذریعه کسي بولنے والي چیز کے' وہ پکارتا هی نه بذریعه کسي پکارنے والي چیز کے *

خیال کرو که تم سوتے میں خواب دیکھنے کي حالت میں باتیں کرتے هو اور دوسریکا کلام سنتے هو اور بخوبي تمہارے کان میں آواز آتي هی حالانکه وهاں کوئي آواز نہیں اور بغیر آواز کے ذریعه کے تم آواز سنتے هو پھر اگر خداے قادر مطلق کي بھي آواز بغیر ذریعه آواز کے سني جاوے تو کیوں تعجب کرتے هو' وہ تمام قدرت اور تمام نور هی وہ کسي کام کرنے میں کسي ذریعه کا محتاج نہیں' وہ آپ هي آواز هی اور آپ هي اپني آواز سناتا هی مگر بغیر

ذریعہ آواز کے ' وہ آپ ہي پکار هی اور آپ ہي پکارتا هی مگر بغیر ذریعہ کسي پکارنے والي چیز کے ' اور بیشکنہ وہ اِن سب باتوں پر قادر هی *

(چلتي ہوئي جنت میں) یعني اُنہوں نے خدا کي آواز اسطرح پر سني کہ باغ میں سے آرهي هی † بشپ پترک صاحب بھي کہتے هیں کہ چلنے کو آواز کي طرف منسوب کیا جاتا هی نہ خدا کي طرف *

(بیچمیں درخت جنمیں کے) یعني باغ کے درخت کے پتوں میں اپنے تئیں چھپا لیا خدا کے سامنے ننگے آنے سے شرما کر ' اِس سے پایا جاتا هی کہ ننگا ہونا ابتدا سے معیوب اور حیاکرنے کي چیز هی اور اسیواسطے شریعت کے بموجب همارے هاں گناہ میں داخل هی *

۹ — (کہاں هی تو) بشپ پترک صاحب ‡ نے اِس مقام پر نہایت عمدہ تقریر لکھي هی وہ کہتے هیں کہ " ایسے سوالوں سے جو شخص اُنکو پکارتا هی اُسکي ناواقفیت نہیں نکلتي بلکہ اُس سے یہہ مقصود هی کہ مجرم اپنے گناہ پر اقرار کرے جیساکہ باب ۴—۹ سے معلوم ہوتا هی جہاں پر یہہ بیان هی کہ تیرا بھائي هابل کہاں هی ' اور جبکہ قابن نے خودکي سے اُسکا حال بیان کرنے سے انکار کیا تب خدا نے اِس نظر سے کہ یہہ معلوم ہو کہ اُسکو اطلاع کي حاجت نہ تھي فيالفور یہہ کہا کہ تیرے بھائي کے خون کي آواز زمین میں سے مجھہ سے فریاد کرتي هی *

۱۱ — (کسنے خبر دي تجھکو) یعني اُس درخت کا پھل کھانے سے پہلے انسان خیر و شر سے واقف نہ تھا اور خدا نے ننگے ہونے کي دانائي اُسکو بتائي نہ تھي اسلیئے خدا تعالی نے پوچھا کہ کسنے تجھکو خبر دي کہ تو ننگا هی کیا اِس درخت علم خیر و شر میں سے تونے کھا لیا *

۱۳ — (اور کہا خداے معبود نے عورت کو) § جورنس میتھ صاحب نے اِس مقام پر نہایت عمدہ تقریر کي هی وہ کہتے هیں کہ " وہ جس سے کوئي راز چھپا نہیں هی جسنے انسان کے دل کو بنایا هی اور جو کچھہ هم کرتے هیں سب جانتا هی اور دل کو اور اُسکے رجوعات کو ڈھونڈھتا هی اور آزماتا هی وہ بھي اول حقیقت کا امتحان کریگا اور جو کچھہ کہ بدبخت انسان اپنے لیئے کہہ سکے اُسکو سنیگا پہلے اِس سے کہ اُسپر حکم جاري کرے اور وہ یہہ بات سرگذشت سے ناواقف ہونے کے سبب سے نہیں کریگا کیونکہ هر شي کا علم رکھنے والا خدا کیونکر ناواقف ہوسکتا هی بلکہ اپنے عجیب رحم اور اعتدال ناقابل بیان سے جو وہ انسان

---

† ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۱۰ —

‡ تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۱۱ —

§ ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۱۱ —

کي طرف رکھتا هی اُس کا رحم انسان کي نسبت جو میں کہتا ہوں اُسکي وجهه یهه هی که انسان هي پر وه یهه عنایت کرتا هی کیونکه سانپ کو هم دیکھتے هیں که خداے تعالی اُس سے کچهه بهي نهیں پوچهتا هی (همکو یهه کہنا چاهیئے که بطور عذر سننے کے کچهه نهیں پوچهتا) اور نه منتظر اسباب کا رهتا هی که وه اپنے حق میں کچهه عذر کرے بلکه فی‌الفور بلا استفسار اُس پر اپنا حکم جاري کرتا هی ●

۱۴ — (ملعون هی تو) خداے تعالی نے سانپ کو ملعون کہا اور تین باتیں اُس کي نسبت فرمائیں ایک یهه که تو پیٹ کے بل چلیگا دوسرے یهه که تو خاک کھاویگا اِس کي نسبت علماء یهودي اور مسیحي یهه خیال کرتے هیں که پہلے سانپ کي صورت ایسي نه تهي بلکه اُس کا سیدها قد تها بعضے کہتے هیں که اُس کے چار پاؤں تھے اور گھوڑے یا اُونٹ کي مانند تها لعنت کے سبب اُس کے پاؤں گر پڑے اور پیٹ کے بل چلنے لگا ●

مگر یهه سب باتیں کتاب اقدس کے ظاهري الفاظ کي مناسبت سے بنا لي گئي هیں ورنه حقیقت میں کتاب اقدس کي یهه مراد نهیں هی ان الفاظ سے که تو پیٹ کے بل چلیگا یا خاک کھاویگا صرف یهه مراد هی که تو ذلیل رهیگا چنانچه هم دیکھتے هیں که قواے بهیمیه جو انسان میں هیں اور جن کو شیطان کہا گیا هی همیشه سب کے نزدیک ذلیل اور خوار هیں یہاں تک که جو لوگ اُن قوی کے مطیع هوتے هیں اور اُس کے جذبات اور اثرات اُن میں ظاهر هوتے هیں وه بهي عموماً انسان کي تمام نسل کي آنکھوں میں ذلیل اور بیقدر هیں ●

۱۵ — (دشمني رکھونگا) یهه تیسري بات هی جو سانپ یعني شیطان کي نسبت خدا نے فرمائي مگر اس مقام پر جو شیطان کو یهه بات کہي گئي هی که تجهه میں اور عورت میں دشمني ڈالونگا تو اُس سے کچهه عورت کي خصوصیت دشمني میں مراد نهیں هی بلکه اس سبب سے که شیطاني وسوسه اول عورت کے دل میں آیا تها دشمني میں بهي عورت کا نام لیا گیا اور حقیقت میں مراد یهه هی که شیطان اور انسان میں دشمني ڈالونگا ●

اِس مقام سے یهه نه سمجھنا چاهیئے که اب تک شیطان اور انسان میں دشمني نه تهي اِس واقعه کے بعد رکھي گئي بلکه انسان کي پیدایش کے وقت سے اُن میں دشمني تهي کیونکه پہلے سے اگر یهه دشمني نهوتي تو شیطان کبهي فریب ندیتا اور یهه بات ظاهر هی که انسان کي روح میں جس کے سبب انسان انسان کہلاتا هی اور اُس کے قواے بهیمیه میں جو شیطان کہلاتے هیں ابتداهي سے عداوت اور مخالفت هی ●

(وه تاکیگا) جس عبري لفظ کا میں نے " تاکیگا " ترجمه کیا هی انگریزي مترجموں نے اُسکا ترجمه (زخمي کریگا یا کچلیگا) کیا هی اگرچه دونوں ترجموں کا نتیجه واحد هی مگر

علماء عیسائی اس مقام پر بہت زیادہ غرض سے توجہ کرتے ہیں اور یہاں سے حضرت مسیح علیہ‌السلام کے ہونے کی بشارت نکالتے ہیں *

اس مقام پر ایک عبری لفظ ضمیر کا ہی کہ وہ " ہو " اور " ہي " دونوں پڑھا جاسکتا ہی، پروٹسٹنٹ علماء عیسائی اُس کو " ہو " پڑھتے ہیں اور اُس کا ترجمہ اس طرح پر کرتے ہیں کہ جس سے وہ ضمیر راجع ہوتی‌ہی عورت کے تخم کی طرف اور وہ یہہ مراد لیتے ہیں‌کہ عورت کا تخم شیطان کاسر کچلیگا اور جو کہ حضرت مسیح علیہ‌السلام بغیر باپ کے صرف عورت سے پیدا ہوئے ہیں اس لیئے اُن کو عورت کا تخم قرار دیتے ہیں *

مگر لیٹن † ولگٹ میں اس کا ترجمہ اس کے برخلاف کیا ہی اُس میں اس لفظ کا اس طرح پر ترجمہ کیا ہی جس سے وہ ضمیر راجع ہوتی ہی خود عورت کی طرف یعنی وہ عورت تیرا سر کچلیگی اور تمام رومی گرجے اس کام کو یعنی گناہ اور شیطان پر فتحیاب ہونے کو حضرت مریم علیہاالسلام کی طرف نسبت کرتے ہیں یہاں تک کہ اُنہوں نے اپنی نماز میں بھی یہہ مضمون داخل کیا ہی اور وہ حضرت مریم کیطرف خطاب کرکر نماز میں یوں کہتے کہ " میں تیرے نہایت پاک قدم کو پوجتا ہوں اور برکت دیتا ہوں جس سے تونے پرانے سانپ کے سر کو زخمی کیا " *

اس بات کا تصفیہ کہ ان دونوں ترجموں میں سے کونسا ترجمہ صحیح ہی نہایت مشکل کام ہی، کیونکہ وہ عبری لفظ اگر ضمیر مذکر کی ہو تو انگریزی ترجمہ صحیح ہی اور اگر ضمیر مونث کی ہو تو ولگٹ ترجمہ صحیح ہی، عبری زبان میں مذکر اور مونث کی ضمیر کی صورت ایک سی ہی صرف اعراب کا فرق ہی اگر یہہ لفظ " ہو " پڑھا جاوے تو مذکر کی ضمیر ہی اور " ہي " پڑھا جاوے تو مونث کی ضمیر ہی، اور اب کوئی سند متصل حضرت موسی یا حضرت عزرا تک موجود نہیں ہی جس سے متعین کیا جاوے کہ وہ ان دونوں میں سے کونسی ضمیر ہی، مگر جو کہ ولگٹ ترجمہ نہایت قدیم ترجمہ ہی اسلیئے اُس ترجمہ کو غلط ٹھیرانے کے لیئے بہت قوی اور روشن وجہہ چاہیئے *

علماء عیسائی نے اس مسئلہ کو ایک اصل اصول اپنے مذہب کا ٹھیرا رکھا ہی کہ آدم و حوا کی نافرمانی سے تمام انسانوں پر گناہ آیا اس لیئے سب آدمی گنہگار ہیں پھر اگر اُنکے گناہ بغیر کسی بدلے کے معاف ہوں تو انصاف کے خلاف ہی اور اگر ہرایک کو اُس کے گناہ کی سزا دی جاوے تو رحم کے خلاف ہی اس لیئے اُس نے ایک نجات دینے والے کا یعنی عیسی مسیح علیہ‌السلام کے ہونے کا وعدہ کیا جو حقیقت میں خود خدا ہی اور عیسی‌مسیح علیہ‌السلام کی صورت میں ظاہر ہوا ہی اور وہ نجات دینے والا عورت کا تخم ہی نہ مرد کا

† تفسیر ڈائلی جلد ۱ صفحہ ۱۲ —

جو سانپ کے سر کو کچلیگا اسلیئے اُنکو ضرور پڑا ہی کہ اُس ضمیر کو عورت کے تخم کیطرف راجع کریں کیونکہ اگر اُسطرف راجع نہو تو یہہ اصول مذہب کا درست نہیں *

مگر ہم مسلمانوں کے مذہب کے بموجب یہہ ضمیر خواہ عورت کیطرف راجع ہو خواہ عورت کے تخم کیطرف دونوں حالت میں کچھہ نقصان نہیں' کیونکہ ہم مسلمان آدم و حوا کي اس نافرماني کو شرعي گناہ نہیں سمجھتے اور نہ اس واقعہ کے سبب انسان کی نسل پر گناہ کا آنا ٹہیراتے ہیں بلکہ اس واقعہ کو باعث علم خیر و شر کا انسان کی نسل کے لیئے قرار دیتے ہیں جس کے سبب انسان کي نسل مثل اور حیوانوں کے غیر مکلف نہیں رہي' پھر انسان کي نسل میں سے جو کوئي خداتعالی کي ہدایت پر چلیگا نجات پاویگا اور جو کوئي اُس کے برخلاف کریگا سزا پاویگا *

اِس مقام پر جو یہہ کہا گیا کہ عورت خواہ عورت کا تخم سانپ کا سر کچلیگا یہہ صرف اسواسطے کہا گیا کہ وہ شیطاني وسوسہ اول عورت ہی کے دل میں آیا تھا سانپ کا سر کچلنے کے لیئے کوئي خاص شخص مراد نہیں رکھا گیا ہی بلکہ ہر نیک بندہ جو خدا کي ہدایتوں پر چلتا ہی بقدر اپني نیکي کے شیطان کا سر کچلتا ہی' ابراہیم نے بھي شیطان کا سر کچلا جبکہ اُن سے کہا † گیا کہ اپنے چاہیتے بیٹے کو قرباني کر' ایوب نے بھي شیطان کا سر کچلا جبکہ وہ امتحان ‡ میں ڈالا گیا اور شیطان نے اُن کے تمام مال اور اولاد اور بدن پر تسلط کیا اور اُسنے اپنے لبوں سے خطا نکي' حضرت مسیح علیہ‌السلام نے بھي شیطان کا سر کچلا جبکہ وہ § چالیس دن اور رات امتحان میں ڈالے گئے' اسیطرح تمام نیک بندے بقدر اپني نیکي کے شیطان کے سر کو زخمي کرتے آئے ہیں اور آیندہ بھي خدا کے اِس وعدہ کے بموجب زخمي کرتے رہیں گے *

(اور تو کاٹیگا اُسکي ایڑي کو) بشپ کیڈر صاحب ‖ اِس کے یہہ معني بیان کرتے ہیں کہ تو (یعني شیطان) عورت کے تخم کا تعاقب کریگا مگر تو اُس کو برباد نکوسکیگا *

یہودي ¶ عالم ان دونوں ٹکڑوں کي یعني سر کچلنے اور ایڑي کاٹنے کي تفسیر صرف اسقدر کرتے ہیں کہ وہ (یعني انسان) یاد دلاویگا تجھکو (یعني شیطان کو) جو تونے اُس کے ساتھہ پہلے کیا اور تو (یعني شیطان) ہوگا اُس کے درپے اخیر تک *

---

† پیدایش ۲۲ — ۲ —

‡ ایوب ۲ — ۱۰ —

§ متی باب ۴ —

‖ ڈائلي جلد ۱ صفحہ ۱۲ —

¶ دیکھو تفسیر رشي —

ہم مسلمان اِس ورس کی یوں تفسیر کرتے ہیں کہ شیطان اخیر دنیا تک انسان کے بہکانے اور نافرمانی کرانے میں سعی کرتا رہیگا مگر جو نیک بندے ہیں وہ اُسکا سر کچلتے رہینگے اور اُس کا غلبہ اور اُس کا تسلط اُن پر نہوگا (دیکھو قرآن مجید میں سے سورہ حجر آیت ۳۸ لغایت ۴۳) *

۱۶ — (عورت کو کہا) یعنی اُسکو جتایا کہ تونے جو اِس درخت کا پہل کہایا جس سے تجھکو تمیز اور علم خیر و شر حاصل ہوا جو اور حیوانوں کو نہیں ہی تو تو اُن مصیبتوں میں گرفتار ہوئی جو اس ورس میں مذکور ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ اور حیوان جو انسان کی سی عقل و تمیز نہیں رکہتے اُن کے اوپر بچہ جننے میں وہ سختی جو عورت پر ہوتی ہی نہیں ہوتی *

۱۷ لغایت ۱۹ — (اور آدم کو کہا) یعنی آدم کو جتایا کہ تونے جو اِس درخت کا پہل کہاکر خود اپنے تئیں عالم خیر و شر کا کیا اب تجھکو تمام کام اپنی زندگی بسر کرنیکے خود کرنے ہونگے زمین پر رہوگے اور اپنی محنت سے کہاؤگے اور اُسی میں پہر جاؤگے *

۲۱ — (اور بنایا خدا نے) علماء عیسائی یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ پوشاک آدم و حوا کی خود خدا نے بنائی تہی جیسا کہ کتاب اقدس کے ظاہری الفاظ سے پایا جاتا ہی اور اِس پر بحث کرتے ہیں کہ یہہ کہالیں کہاں سے آئی تہیں † بشپ پٹرک صاحب کہتے ہیں کہ " یہہ غالب ہی کہ وہ اُن حیوانوں کی کہالیں تہیں جو اُس قربانی میں مارے گئے تہے جو اُس وقت میں اُس فیاض عہد و پیمان کی مضبوطی کے لیئے قرار پائی تہی جو خدا نے ہمارے اول مربیوں سے ابہی کیا اور جس قربانی سے اُن پر اُن کے جرم کا خیال رکہنے کی غرض تہی اور یہہ ظاہر کرنے کی کہ وعدہ کیا گیا تخم (یعنی حضرت مسیح علیہ السلام) اپنا خون بہانے سے شیطان کو مغلوب کریگا اور اُن کو نجات دیگا *

مگر ہم مسلمان یہہ کہتے ہیں کہ انسان کا ہر فعل اسوجہہ سے کہ وہ خدا کے علم سے خارج نہیں ہی اور نیز انسان کے ارادہ پر خود خدا اُس فعل کا سرانجام کرنے والا ہی خدا کی طرف منسوب ہوسکتا ہی اس لیئے یہہ پوشاک خود آدم نے اپنے لیئے بنائی تہی گو اس طرحپر کہا گیا ہی کہ خدا نے بنائی اسلیئے کہ اب آدم خود خیر و شر کا جاننے والا یعنی صاحب عقل ہوچکا تہا جیسا کہ ساتویں ورس میں ہی کہ اُنہوں نے اپنے تئیں ننگا جانکر انجیر کے درخت کے پتوں سے اپنے لیئے تہبند بنایا تہا *

اُس وقت قربانی کا حکم ہونا کتاب اقدس کے کسی لفظ سے پایا نہیں جاتا اس واسطے ایک عام طور پر خیال ہوسکتا ہی کہ یہہ کہالیں اُن جانوروں کی تہیں جو اپنی معمولی

---

† ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۱۳ —

حالت میں اس واقعہ کے بعد مرے تھے یا خود آدم نے اپنی خوراک حاصل کرنے کے لیئے اُن کا استعمال کیا تھا *

۲۲ — (مانند ایک کی اُس میں سے) اس ورس میں جو عبری یہہ لفظ ہیں " کا حد ممنو " اس پر علماء مسیحی نے بہت بحث کی ہی وہ کہتے ہیں کہ " ممنو " جمع متکلم مع الغیر کا صیغہ ہی اور اس لیئے وہ اس ورس کا ترجمہ اسطرح پر کرتے ہیں " اور خداوند خدانے کہا دیکھو کہ آدم نیک اور بد کی پہچان میں ہم میں سے ایک کی مانند ہوگیا " اور جبکہ اُنہوں نے اس ورس کا اسطرح پر ترجمہ کیا تو اب وہ اس ورس سے علانیہ الہیت میں وجودوں کی تثلیث ثابت کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ " † بلاشبہہ کوئی ایسا طرز کلام نہیں ہی کہ جس میں کوئی تنہا شخص یہہ کہہ سکے (ہم میں سے ایک) یہہ ایسا طرز کلام ہی جس کے کچھہ معنی نہیں ہوسکتے جب تک کہ اُس میں ایک شخص سے زیادہ شامل نہوں *

مگر ہم مسلمان اس کو تسلیم نہیں کرتے اور یہہ بات کہتے ہیں کہ " ممنو " صیغہ جمع متکلم مع الغیر کا نہیں ہی بلکہ غایب کا صیغہ ہی اور اُس کے معنی ہیں (اُس میں سے) اصل میں یہہ لفظ " من نہو " تھا اور یہہ دو لفظ تھے ایک " من " دوسرا " ہو " ان دونوں لفظوں کے بیچ میں ایک اور نون دونوں کے ملانے کو آیا ہی جیسےکہ عربی زبان میں اسی عبری کے قاعدہ کے مطابق نون وقایہ کا آتا ہی بعد اُسکے " ھے " نون سے بدلی گئی اور " من ننو " ہوگیا اور تین نون ایک کلمہ میں جمع ہوگئے اسلیئے پہلا نون میم سے بدلا گیا اور دوسرا نون تیسرے نون میں ادغام ہوگیا اور عبری زبان کے قاعدہ کے مطابق اُسپر داغش یعنی تشدید دی گئی جو علامت ہی حذف یا ادغام کی اور اسطرح پر یہہ لفظ " ممنو " ہوگیا *

اب ہم کو اسبات کی سند بیان کرنی چاہیئے کہ کس وجہہ سے ہم اس لفظ کو غایب کا صیغہ کہتے ہیں اُسکی سند میں ہم یہہ بات کہتے ہیں کہ تمام اربع عسرایم میں " ممنو " کا لفظ جسمیں داغش ہو جمع متکلم مع الغیر کے معنوں میں نہیں آیا بلکہ غایب کے معنوں میں آیا ہی چنانچہ غالباً تمام مقامات کتاب ہاے اقدس کا حوالہ جنمیں لفظ " ممنو " کا معہ داغش آیا ہی حاشیہ ‡ پر دیتے ہیں انمیں سے تمام مقامات ایسے ہیں جنمیں کوئی شخص انکار نہیں کرتا کہ یہہ لفظ غایب کا صیغہ نہیں ہی صرف تین مقام ایسے ہیں جن میں

---

† ڈائلی جلد ۱ صفحہ ۳ —

‡ پیدایش ۲ — ۱۷ و ۳ — ۳ — ۱۱ — ۱۷ — ۲۲ و ۲۳ — ۶ و ۲۹ — ۱۲ و ۴۸ — ۱۹ — احبار ۲ — ۱۱ و ۳ — ۱۴ و ۴ — ۱۹ و ۵ — ۲ — ۳ — ۴ — ۶ و ۸ — ۷ — ۴ — ۱۴ — ۱۵ — ۱۶ — ۱۸ و ۸ — ۱۱ و ۱۵ — ۱۹ —
خروج ۱ — ۹ و ۴ — ۲۶ و ۵ — ۸ و ۱۰ — ۲۶ و ۱۲ — ۹ — ۱۰ و ۱۴ — ۱۲ —

تكرار هوسكتي هى مگر بهت سي دليلين ايسي هين جن سے ثابت هوسكتا هى كه أن مقامون مين بهي وه لفظ غايب كا صيغه هى ' غور كرنے كا مقام هى كه ابهي اس مقام سے پيشتر يهي لفظ متعدد جگهه آيا هى اور سب نے بلا اختلاف أسكے معني غايب كے ليئے هين پهر كيا وجهه هى كه اسمقام مين أس كے وه معني چهوڑكر دوسرے معني جمع متكلم مع‌الغير كے جو كسي مقام پر نهين ليئے گئے ليئے جاوين پس كچهه شبهه نهين هى كه يهه لفظ غايب كا صيغه هى اور اس كے معني (أس مين سے) كے هين *

ايک دوسرا عبري لفظ " كا حد " كا جو إسي ورس مين هى أسكا بهي ذكر كرنا مناسب هى أسكا ترجمه علماء عيسائي نے " ايک " كيا هى حالانكه أسكا ترجمه " يكه " هونا چاهيئے جسكو عربي مين " وحيد " كهتے هين † چنانچه انقلس نے جو ايک بهت بڑا عالم يهودي زبان كا هى أسكا ترجمه " يحهدي " كيا هى جو بمعني " وحيد " كے هى علاوه إسكے كتاب اقدس كے چند مقامون مين اس لفظ كے يهي معني آئے هين جنمين سے دو مقامون كا حواله حاشيه پر لكهتے هين پس إس تمام گفتگو كے بعد إس ورس كا صحيح

ايوب ٢٣ — ١٣ = ترجمه جو بالكل عبري لفظون كے مطابق هى اسطرح پر پڑهنا چاهيئے
غزل‌الغزلات ٧ — ٩ — " اور كها خداے معبود نے اب آدم هوگيا يكه أن مين سے (يعني ديوانون مين سے) بسبب جاننے بهلائي اور برائي كے " *

اب غور كرو كه ان الفاظ سے جو اس ورس مين الهام كي زبان سے نكلے هين كسيطرح الهيت مين وجودون كي جمعيت پائي نهين جاتي وه حقيقت مين ايک هى كسيطرح أس مين جمعيت نهين تمام مقدس كتابين همكو يهي هدايت كرتي هين اور يهي بات همكو ابراهيم اور موسى اور عيسى عليهم‌السلام اور تمام انبياء بتاتے چلے آئے هين *

ربي شمعون يهودي عالم نے اسمقام كي تفسير تفسير رشي مين يون لكهي هى " كه خدا نے كها ديكهو وه يكتا هى نيچے والون مين جيسا كه مين يكتا هون اوپر والون مين اور كيا هى أسكي يكتائي جاننا نيک و بد كا *

---

† تفسير رشي ١٦ - ١٢ - ١٩ — ٢٠ — ٣٢ و ١٧ — ٦ و ١٩ — ٢١ و ٢٥ - ١٥ و ٢٧ — ٢ و ٣٠ - ٢ - ١٩ - ٣٣ و ٣٧ - ٢٥ -
خروج ٣٨ - ٢ و ٣٩ - ٥ -
اعداد ١٣ - ١٢ و ١٨ - ٢٦ - ٢٨ - ٢٩ - ٣٠ - ٣٢ و ٣١ - ٣٩ -
استثناء ١ - ٢٨ و ٢ - ٣٦ و ٣ - ٢ و ٩ - ١٢ و ١٣ - ١ و ١٨ - ٢٢ و ٢٠ - ١٩ و ٢٢ - ٣ - ٨ و ٢٦ - ١٣ و ٢٨ - ٣١ -
يرمياه ٢٠ - ١٠ و ٣٠ - ٢١ و ٣١ - ١١ و ٣٨ - ٢٧ و ٣٢ - ١١ - ١٦ -
حزقيل ١٥ - ٣ و ٣٥ - ٧ و ٣٨ — ١٣ —

(اور اب شاید بڑھاوے اپنا هاتهہ) یہہ بات ظاهر هی کہ اللہ تعالی نے آدم کو زندگی کے درخت کے کھانے سے منع نہیں کیا تھا بلکہ صرف نیک و بد کی پہچان کے درخت کے کھانے † سے منع کیا تھا پھر اِس جگہہ زندگی کے درخت میں سے کھالینے کا اندیشہ کرنے سے کیا مراد هی *

مگر جان لینا چاهیئے کہ اس طرز کلام سے یہہ مراد نہیں هی کہ در حقیقت خدا کو اسبات کا کچھہ خوف هوا تھا کیونکہ اُسکی ذات پاک اِن خوفوں سے پاک هی بلکہ یہہ کلام صرف مطابق محاورۂ هماری بول چال کے وارد هوا هی، آدم نے برخلاف نصیحت خدا تعالی کے ایک درخت کے پھل کو حاصل کرلیا تھا اِسلیئے بطور طعنہ کے کہا گیا ایسا نہو کہ دوسرے درخت کا پھل بھی کھالے اُسے یہاں سے نکال دو، حالانکہ دوسرے درخت کا پھل کھانا انسان کی طاقت اور اُسکی قدرت سے باهر تھا اور اسولیئے اُسکے کھانے سے ممانعت کرنے کی حاجت نہ تھی *

۲۴ — (سامنے جنت عدن کے) علماء عیسائی اِس مقام کی تفسیر اسطرح پر لکھتے هیں کہ " اِس شعلہ دار تلوار کو یا جیسا کہ اُسکا ترجمہ هوسکے مثلاً تلوار کی مانند یا نوک دار شعلہ کو خدا کی موجودگی کا عموماً نمایاں نشان سمجھا جاتا هی شاید یہہ شعلہ اُس شعلہ سے مشابہہ تھا جو حضرت موسی کو جھاڑی میں دکھائی دیا (خروج باب ۳ — ۲) یا جو بعد ازاں حواریوں کے سر پر عید فصح کے روز آتشی شعلوں کی مانند ظاهر هوا (اعمال باب ۲ — ۳) اور قدیم یہودی ترجمہ میں اس طرح پر هی کہ وہ یہاں پر درمیان دو شان دار فرشتوں کے رکھا گیا تھا جس سے غالباً سکونہ کی مقدم

---

† پیدایش ۲ — ۱۷ —
هوشیع ۱۰ — ۵ , ۱۴ — ۵ —
عاموس ۵ — ۱۱ —
ناحوم ۱ — ۵ — ۶ —
حبقوق ۱ — ۷ — ۱۳ —
ذکریاہ ۱۰ — ۴ —
زبور ۲ — ۳ , ۱۸ — ۹ , ۲۲ — ۲۴ , ۳۳ — ۸ , ۳۵ — ۱۰ , ۵۵ — ۱۳ , ۶۲ — ۲ — ۶ , ۱۰۳ — ۱۴ , ۱۰۹ — ۱۷ —
امثال ۱۹ — ۷ , ۲۲ — ۱۵ , ۲۶ — ۱۲ , ۲۹ — ۲۰ —
ایوب ۲۱ — ۱۴ , ۲۲ — ۱۷ , ۲۳ — ۱۵ , ۳۲ — ۴ —
واعظ ۹ — ۲ — ۳ — ۱۰ —
استیر ۵ — ۹ —
دانیال ۸ — ۱۱ , ۱۱ — ۳۱ —
عزرا ۸ — ۲۱ , ۱۰ — ۱۴ —

نشانی مقصود تھی اول یہہ شعلہ جنگل میں خیمہ عبادت میں اور بعد ازاں سلیمان کے معبد میں تھا — ڈاکٹر ھیلز *

مگر جو تفسیر کہ زیادہ تر اس مقام سے مناسبت رکھتی ھی وہ یہہ ھی کہ زندگی کے درخت کا رستہ بند کرنے سے یہہ مقصود ھی کہ اُس درخت تک جو حقیقت میں ظہور تھا وجوب وجود کا جس کا ذکر ھم پہلے کر آئے انسان کا پہونچنا ممکن نہ تھا کیونکہ وہ ایسی چیز تھی کہ جو خدا کی ذات کے سوا اَور کسی میں ھو ھی نہیں سکتی اُسی بات کو حضرت موسی نے اس تمثیلی طور میں بتایا کہ ھستی مطلق اور وجوب وجود جو خاصہ صرف خدا کا ھی اُس کا رستہ شعلہ دار تلواروں سے بند ھی وہ کسی طرح انسان کو حاصل نہیں ھوسکتا تاکہ ھم اپنی اُن خوبیوں پر جو ھمکو خدا کے فضل سے حاصل ھوویں اور نیز اس صفت سے جو معرفت نیک و بد کی ھمکو حاصل ھوئی ھی مغرور نہوں اور یہہ جانتے رھیں کہ ھم سب فنا ھونے والے اور خدا کے سامنے حاضر ھونے والے ھیں بقاے دایم اور وجوب وجود اُسی ذات واحد کو ھی جس نے ھمیں پیدا کیا اور ھستی مطلق وھی ایک ھی جس نے کہا میں ھوں اُس کے سوا کوئی دوسری ھستی نہیں ھی *

بعض علماء نے زندگی کے درخت سے وہ ھمیشہ کی زندگی مراد لی ھی جو گناھوں سے نجات ھوجانے کے بعد حاصل ھوتی ھی مگر میں جو اس مقام پر یہہ مراد نہیں لینا اس کا سبب یہہ ھی کہ اس مقام پر اُس رستہ کے کھلنے کی کچھہ توقع نہیں دی گئی ھی پس اگر ھم اس درخت سے وہ مراد لیویں تو ھمکو حیات ابدی کے رستہ کھلنے سے نا اُمیدی ھوتی ھی حالانکہ یہہ بات صریح غلط ھی کیونکہ خدا کا فضل اس کا مقتضی نہیں ھی کہ اپنے فضل میں داخل ھونے کے رستہ کو کسی وقت میں بند رکھے اُس کے فضل کا رستہ ھر وقت کھلا ھوا ھی جس وقت کہ ھم اُس کے فضل سے اُس رستہ کو چلنا چاھیں *

---

۱ تاریخ ۱۸ - ۴ -

۲ تاریخ ۱۲ - ۱۲ ۱۳ - ۱۹ ۱۸ - ۳۱ ۲۴ - ۲۵ ۲۸ - ۵ ۳۵ - ۲۲ -

قضاة ۳ - ۹ ۱۱ - ۲۴ ۱۵ - ۱۹ ۲۰ - ۴۵ ۲۱ - ۱ -

۱ سموئیل ۳ - ۱۸ ۷ - ۸ ۹ - ۲ -

۲ سموئیل ۷ - ۱۵ ۸ - ۴ ۱۴ - ۱۴ ۲۲ - ۹ -

۱ سلاطین ۲ - ۳۲ ۴ - ۷ و ۲۳ و ۳۳ - ۲۱ - ۳ -

۲ سلاطین ۳ - ۲۶ ۴ - ۳۹ ۶ - ۱ -

یوشع ۱ - ۷ ۲۲ - ۱۷ و ۲۹ — ۲۳ - ۶ و ۱۴ -

اشعیاہ ۵۳ - ۳ ۵۹ - ۹ و ۱۱ — ۶۴ - ۶ -

چوتها باب

۱ قاين اور هابل كي پيدايش اور اُن كي گذران كے طور اور چال كا بيان (۸) هابل كا قتل (۱۱) قاين پر لعنت كيا جانا (۱۷) پهلے شهر كا حنوک كے نام پر تعمير هونا (۱۹) لامک اور اُس كي جوروؤں كا احوال (۱۵) شيث كي پيدايش (۱٦) انوش كي پيدايش *

تورية مقدس

(۱) وِهاآدم يَدَع اِت حَوّاه اِشتّو وَتَهَر وَتَلِد اِت قَيِن وَتّومِر قَنِيتي اِيش اِت يهوه *

(۲) وَتّوسِف لَلِدت اِت آحيو اِت هَبِل وَيِهي هِبِل رعِه صون وقَين هايه عبِد اَدمه *

(۳) وَيِهي مِقّص يميم وَيابي قَين مِپّري هاَادمه مِنحه ليهوه *

۱ اور آدم واقف هوا حوا اپني عورت سے اور حامله هوئي اور جني قاين كو اور بولي ليا ميں نے مرد الله سے —

۲ اور پهر واسطے جننے اُسكے بهائي هابل كے اور تها هابل چرواها بهيڑوں كا اور قاين تها كمانے § والا زمين كا —

۳ اور هوا گذرنے پر دنوں كے كه لايا قاين پهلوں || سے زمين كے نذر واسطے الله كے —

مطابقت قرآن مجيد اور حديث سے

۱ لغايت ۵ † واتل عليهم نبأ ابنى آدم بالحق اذ قربا قربانا فتقبل من احد هما ولم يتقبل من الاخر *

‡ و هما اي ابني آدم قابيل و هابيل و ان هابيل كان صاحب الغنم و قابيل كان صاحب الزرع فقرب كلو احد منهما قربانا فطلب هابيل احسن شاة معه وجعلها قربانا و طلب قابيل حنطة كانت معه فجعلها قربانا ثم تقرب كلو احد بقربانه الى الله فنزلت

اور سنا اُن كو احوال تحقيق آدم كے دو بيٹوں كا جب نياز كي دونوں نے كچهه پهر قبول هوئي ايک سے اور نه قبول هوئي دوسرے سے —

اور دونوں بيٹے آدم كے قابيل اور هابيل هيں اور هابيل تها ركهنے والا بكريوں كا اور قابيل تها كرنے والا كهيتي كا پهر لايا هر ايک اُن ميں سے قرباني پهر لايا هابيل اچهي بكري اپنے ساتهه اور كيا اُس كو قرباني اور لايا قابيل گيهوں جو تهے اُسكے ساتهه پهر كيا اُن كو نذر پهر قبول هونا چاها هر ايک نے اپني قرباني كا خدا سے پهر اُتري آگ آسمان سے

† سورة مائدة آيت ۳۰ —
‡ تفسير كبير —
§ باب ۳ — ۲۳ ۹ — ۲۰ ۔
|| اعداد ۱۸ — ۱۲ —

(۴) وهبل هبيا گم هو مبكورت صونو و محلبهن ويشع يهوه ال هبل و ال منحتو *

(۵) وال قين و ال منحتو لو شعه ويحر لقين ماد ويپلو پناو *

۴ اور هابل لایا وه بهي پهلونٹوں † بهیڑوں سے اور اُنکے چربیلوں سے اور متوجهه ‡ هوا الله طرف هابل اور اُسکي نذر کے —

۵ اور طرف قاین کے اور طرف اُسکي نذر کے نه متوجهه هوا اور غصه آیا قاین کو بهت اور § بگاڑا اُس نے اپنا منهه —

نار من السماء فاحتملت قربان هابيل و لم يحتمل قربان قابيل فعلم قابيل ان الله قبل قربان اخيه و لم يتقبل قربانه فحسده و قصد قتله *

پهر اُٹها لیگئي قرباني هابیل کي اور نه اُٹهائي نذر قابیل کي پس جانا قابیل نے بیشک الله نے قبول کي قرباني میرے بهائي کي اور نه قبول کي نذر اُسکي پهر حسد کي اُس نے اور اراده کیا اُس کے قتل کا —

توریت مقدس

(۶) ویومر یهوه ال قین لما حره لخ و لما نفلو فنیخ *

(۷) هلو ام تطیب سیت و ام لو تطیب لپتح حطات ربص و الیخ تشو قتو و اته تمشل بو *

۶ اور کها الله نے قاین کو کسلیئے غصه آیا تجهکو اور کسلیئے بگڑا تیرا منهه —

۷ کیا نهیں اگر اچها کرتا اُٹها || تا ¶ اور اگر نه اچها کرے تو دروازه پرگناه بیٹها هی اور * طرف ††تیرے شوق اُسکا اور تو مسلط اُسپر —

---

† اعداد ۱۸ — ۱۷ — امثال ۳ — ۹ —
‡ نامه عبرانیان ۱۱ — ۴ —
§ باب ۳۱ — ۲ —
|| انگریزي ترجمه کیا تجهکو نظر نهوتا —
¶ نامه عبریان ۱۱ — ۴ —
* انگریزي ترجمه تابع تهرے —

توریت مقدس

(۸) وَیُّومِر قَیِن اِل ہِبِل اَحِاوُ وَیِہِي بِہ یُوتَم بَسَّادِہ وَیَقُم قَیِن اِل ہِبِل آحِاوُ وَیَّہَرگِہُو *

۸ اور کہا ‡ قاین نے هابل اپنے بهائي کو اور تھے ساتهہ دونوں جنگل میں اور اٹھا قاین طرف هابل اپنے بهائي کے اور مارڈالا اُسکو § —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۸ † قال لاقتلنک قال انما یتقبل الله من المتقین لئن بسطت الی یدک لتقتلني ما انا بباسط یدي الیک لاقتلک اني اخاف الله رب العالمین اني ارید ان تبوأ باثمي و اثمک فتکون من اصحب النار و ذلک جزاوالظلمین فطوعت له نفسه قتل اخیه فقتله فاصبح من الخسرین *

کہا میں تجھکو مارڈالونگا وہ بولا کہ الله قبول کرتا هی ادب والوں سے اگر تو هاتهہ چلاویگا مجھہ پر مارنے کو میں نہ هاتهہ چلاؤنگا تجھہ پر مارنے کو میں ڈرتا هوں الله سے جو صاحب هی سب جہان کا میں چاهتا هوں کہ تو حاصل کرے میرا گناہ اور اپنا گناہ پهر هو دوزخ والوں میں اور یهي هی سزا بے انصافوں کي پهر اُسکو راضي کیا اُسکے نفس نے خون پر اپنے بهائي کے پهر اُسکو مارڈالا تو هوگیا زیان والوں میں —

توریت مقدس

(۹) وَیُّومِر یہوہ اِل قَیِن اِي ہِبِل اَحِیخَ وَیُّومِر لُو یَدَعتي هَشُّومِر اَحِي اَنُوخِي *

۹ اور کہا الله نے قاین کو کہاں ‖ هی هابل بهائي تیرا اور کہا نہیں جانتا ¶ میں کیا نگہبان اپنے بهائي کا میں هوں —

---

† سورہ مائدہ آیت ۳۰ — ۳۳ —

‡ (نسخہ سامري و سریا و سپٹو ایجنٹ و ولگٹ) قاین نے کہا اپنے بهائي هابل سے آؤ چلیں میدان میں — عربي سنہ ۱۸۳۱ ع و قال قاین لهابیل اخیه انخرج الی الحقل و لما صار في الحقل —

§ متی ۲۳ — ۳۵ — ۱ یوحنا ۳ — ۱۲ —

‖ زبور ۹ — ۱۲ —

¶ یوحنا ۸ — ۴۴ —

توریت مقدس

(۱۰) وَیُّومِر مہ عَسیتَ قُول دِمی اَحیخَ صُعَقِیم
اِلَائی مِن ھَا اَدمَہَ *

(۱۱) وَعَتَّہ اَرور اَتَّہ مِن ھَا اَدَمَہ اشر فَصدَہ اِیت
پِیہَا لَقَہَت اِیت دمی احیخَ مِیَّدِخَ *

(۱۲) کِي تعبدُ ایدَہ ھَا اَدَمَہ لُو تُسِف تِت-
کُوحَہ لَخ نَع وَنَاد تِہیِہ بَا آرِص *

(۱۳) وَیُّومِر قَیِن اِل یِہُوَہ گادُول عَوُنِي مِنّشُو *

(۱۴) ھِن گرشتَا اُتِي ھَیُّوم مِعَل پِنِي ھَا اَدمَہ
وُمِپَّنیخَ اِسَّاتِر وَھَیِیتِي نَع وَنَاد بَا آرِص وَھَایَا خول
مُصِي یَہَرگِنی *

۱۰ اور کہا کیا کیا ترنے آواز خون بھائی تیرے کي چلاتي † ھی
طرف میرے زمین سے —

۱۱ اور اب ملعون ھی تو زمین سے جس نے کھولا اپنے منھہ
کو واسطے لینے خون بھائی تیرے کے ھاتھہ تیرے سے —

۱۲ کہ.تو خدمت کریگا زمین کي پھر نہ دیگي اپني قوت
تجھکو ڈانوانڈول ھوگا تو زمین پر —

۱۳ اور کہا قاین نے اللہ کو بڑا ھی گناہ ‡ میرا برداشت سے —

۱۴ اب § نکالا تونے مجھکو آج کے دن اوپر منھہ اس زمین سے
اور منھہ تیرے || سے چھپونگا میں اور ھونگا میں ڈانوانڈول زمین
پر اور ھوگا جو ¶ پاویگا مجھکو مارڈالیگا مجھکو —

---

† نامہ عبریان ۱۲ — ۲۴ — مشاھدہ ۶ — ۱۰ —

‡ ترجمہ انگریزي میري سزا زیادہ ھی میري برداشت سے نسخہ ترجمہ انگریزي ظلم میرا زیادہ ھی اس سے جتنا کہ معاف ھو سکتا ھی —

§ ایوب ۱۵ — ۲۰ — ۲۴ —

|| زبور ۵۱ — ۱۱ —

¶ باب ۹ — ۶ — اعداد ۳۵ — ۱۹ و ۲۱ و ۲۷ —

توریت مقدس

(۱۵) ویومر لو یہواہ لاکن کول - ہورگ قین شبعتیم یُقّام ویشم یہواہ لقین اوت لبلتی ہکوت اُتو کول مُصاو *

(۱۶) ویصی قین ملفنی یہواہ ویشب بارص نود قدمت - عدن *

(۱۷) ویدع قین ایت اشتو وتہر وتلد ایت حنوخ ویہی بنہ عیر ویقرا شم ہعیر کشم بنو حنوخ *

(۱۸) ویوالد لحنوخ ایت عیراد وعیراد یلد ایت محویا ایل ومحویا ایل یلد ایت متوشا ال ومتوشا ال یلد ایت لمخ *

۱۵ اور کہا اُسکو اللہ نے لیکن جو مارے قاین کو سات † گنا بدلا پاوے اور رکھا ‡ اللہ نے واسطے قاین کے ایک نشان واسطے نہ مارنے کے اُسکو جو پاوے اُسے —

۱۶ اور نکلا § قاین مواجھہ سے اللہ کے اور ٹھیرا بیچ زمین نود کے آگے عدن کے —

۱۷ اور واقف ہوا قاین اپنی عورت سے اور حاملہ ہوئی اور جنی حنوک کو اور تھا بانی شہر کا اور || پکارا نام اُس شہر کا نام پر اپنے بیٹے حنوک کے —

۱۸ اور پیدا ہوا حنوک کے ایراد اور ایراد کے پیدا ہوا محویائیل اور محویائیل کے پیدا ہوا متوشائیل اور متوشائیل کے پیدا ہوا لامک —

---

† زبور ۷۹ — ۱۲ —

‡ حزقیل ۹ — ۴ و ۶ —

§ ۲ سلاطین ۱۳ — ۲۳ — ۲۴ — ۲۰ — یرمیاہ ۲۳ — ۳۹ — ۵۲ — ۳ —

|| زبور ۴۹ — ۱۱ —

توریت مقدس

(۱۹) ویقح لو لمخ شتی نشیم شم ہا احت عدہ و شم ہشنیت صلہ *

(۲۰) و تلد عدہ ات یابل ہو ہایا ابی یشب اہل و مقنہ *

(۲۱) و شم آحاو یوبال ہو ہایا ابی کول تفش کنور و عوگاب *

(۲۲) و صلہ گم ہی یلدہ ات توبل قین لطش کول حرش نحشت و برزل و احت توبل - قین نعمہ *

(۲۳) ویومر لمخ لنشاو عدہ و صلہ شمعن قولی نشی لمخ ہا زنہ امراتی کی ایش ہرگتی لفصعی و یلد لحبراتی *

۱۹ اور لیں اپنے لیئے لامک نے دو عورتیں نام ایک کا عادہ اور نام دوسري کا صلہ —

۲۰ اور جني عادہ یابل کو وہ تها باپ رہنے والے خیمہ کا اور ریوڑ کا —

۲۱ اور نام اُس کے بهائي کا یوبل وہ تها باپ † تمام بجانے والوں طنبورہ اور بانسلي کا —

۲۲ اور صلہ وہ بهي جني توبل قاین کو اُستاد تمام کاریگر تانبے اور لوهے کا اور بهن توبل قاین کي نعمہ —

۲۳ اور کہا لامک نے اپني عورتوں عادہ اور صلہ کو سنو بات میري عورتوں لامک کي کان رکهو میري بات پر نہ مرد ‡ مارڈالا میں نے اپنے زخم سے اور لڑکے کو اپني ضرب سے —

---

† نامہ رومیاں ۴ — ۱۱ و ۱۲ —

‡ ترجمہ انگریزي ہیا میں مارڈالتا —

توريت مقدس

(۲۴) كي شبعتيم يقم-قئين و لمخ شبعيم و شبعه *

(۲۵) و يدع ادم عود ايت ايشتو و تلد بن

و تقرا ايت شمو شيت كي شت - لي الوهيم زرع احر

تحت هبل كي هراكو قئين *

(۲۶) و لشيت گم هو يولد بن و يقرا ايت شمو

انوش آز هوحل لقرو بشم يهواه *

۲۴ پس سات گنا بدلا قاين † كا اور لامک كا ستر اور سات —

۲۵ اور واقف هوا آدم پهر اپني عورت سے اور جني بيٹا اور پکارا ‡ نام اُسکا شيث كه بخشي مجهکو خدا نے نسل دوسري جگهه هابل کے جسکو مارڈالا قاين نے —

۲۶ اور شيث اُس § سے بهي پيدا هوا بيٹا اور پکارا اُسکا نام انوش اب شروع هوا لينا || نام ¶ الله كا —

---

† ورس ۱۵ —

‡ باب ۵ — ۳ —

§ باب ۵ — ۶ —

|| ترجمه انگريزي اب اپنے تئيں خدا پرست پکارنے لگے —

¶ ۱ سلاطين ۱۸ — ۲۴ — زبور ۱۱۶ — ۱۷ — يوئيل ۲ — ۳۲ — صفنياه ۳ — ۹ — ۱ نامه کرنتهيان ۱ — ۲ —

تفسیر

۱ (بولی لیا میں نے) علماء عیسائی † اس مقام کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ " خدا کے ایک نجات دینے والے کے وعدہ پر جسطرح کہ آدم نے اول ہی کلام سے جو اُسکے منھہ سے نکلا اُس ‡ وعدہ پر اپنا اعتقاد اور بذریعہ تخم عورت کے زندگی اور نجات کی اُمید ظاہر کی تھی اسیطرح حوا نے بھی اول کلام میں جو اُسکی نسبت لکھا ہی ایساہی کیا جبکہ قاین کے پیدا ہونے پر اُس نے یہہ کہا کہ میں نے خدا سے ایک آدمی پایا *

حاصل اِس تقریر کا یہہ ہی کہ جب قاین پیدا ہوا تو حوا یہہ سمجھی کہ یہہ وہی وعدہ کیا گیا عورت کا تخم (یعنی مسیح) ہی جس کے ذریعہ سے خدا نے نجات دینے کا وعدہ کیا تھا مگر یہہ بات ظاہر ہی کہ کتاب اقدس کا کوئی لفظ اس مطلب پر جانے کو ہمیں اشارہ نہیں کرتا *

ہم مسلمان یقین کرتے ہیں کہ بلاشبہہ حضرت مسیح علیہ‌السلام شفیع ہیں اللہ تعالی سورہ آل‌عمران میں فرماتا ہی کہ جب کہا فرشتوں نے اے مریم اللہ تجھکو بشارت دیتا ہی ایک اپنے کلمہ کی جسکا نام ہی مسیح عیسی بیٹا مریم کا رویت والا دنیا میں اور آخرت میں اور مقربوں سے " اس آیت میں جو لفظ وجیہاً کا یعنی رویت والا آیا ہی اُسکی تفسیر میں تمام مفسر لکھتے ہیں کہ رویت والا دنیا میں بسبب نبوت کے اور رویت والا آخرت میں بسبب شفاعت کے پس ہم مسلمان حضرت مسیح علیہ‌السلام کے شفیع ہونے میں کچھہ بھی شبہہ نہیں رکھتے اور یقین جانتے ہیں کہ جو لوگ اُن پر ایمان لائے وہ نجات پاوینگے اور ہم مسلمان اُنہی لوگوں میں ہیں جو سچے دل سے حضرت مسیح علیہ‌السلام پر ایمان لائے ہیں مگر صرف یہہ گفتگو ہی کہ اِس مقام میں جو مطلب علماء مسیحی بیان کرتے ہیں اُس مطلب پر کتاب اقدس کا کوئی لفظ اشارہ نہیں کرتا *

سورہ آل‌عمران آیت ۴۵
اذ قالت الملئکۃ یمریم ان اللہ یبشرک بکلمۃ منہ اسمہ المسیح عیسی ابن مریم وجیھاً فی الدنیا والاخرۃ و من المقربین

بیضاوی
الوجاھۃ فی الدنیا النبوۃ وفی الاخرۃ الشفاعۃ —

۲ (اور متوجہہ ہوا اللہ طرف ہابل کے) اسبات پر گفتگو ہی کہ خدا ہابل کی نذر پر کیوں متوجہہ ہوا اور قاین کی نذر پر کیوں نہ متوجہہ ہوا بشپ پیٹرک صاحب § بیان

---

† ڈاٹلی جلد ۱ صفحہ ۱۳ —
‡ باب ۳ — ۲۰ —
§ تفسیر ڈاٹلی جلد ۱ —

کرتے ھیں کہ مجھکو صاف یہہ وجہہ معلوم ہوتی ھی کہ قاین نے صرف زمین کی پیداوار نذر کی تھی جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کیطرف کچھہ بھی اشارہ نہیں پایا جاتا تھا بلکہ صرف خدا ھی کی طرف اسطرح اشارہ تھا کہ وہ پیدا کنندہ دنیا کا ھی اور ھابل نے اپنے ریوڑ کے پہلونٹوں کو اور اُن میں سے چربیلوں کو نذر کیا تھا جو ایک خونریز قربانی تھی جس سے حضرت مسیح علیہ السلام کی قربانی ہونے کی علامت نکلتی تھی " جنکو شروع دنیا سے قربانی کی بھیڑ کہا گیا ھی " اور اسطرح کی نذر کرنے سے ھابل نے مسیح موعود کی طرف اپنا اعتقاد ازروے عمل کے دیکھایا اسلیئے † حواری نے کہا کہ اعتقاد سے ھابل نے بہ نسبت قاین کے بہت زیادہ عمدہ قربانی پیش کی یعنی اُس وعدہ کا جو خدا نے مسیح علیہ السلام کی نسبت انسان سے کیا تھا یقین کیا اور ایسی قربانی کرنے سے اپنا اعتقاد ظاھر کیا جس میں حضرت مسیح علیہ السلام کی قربانی کی نشانی ظاھر تھی جنکے سبب سے اُس کی قربانی خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہوئی *

تفسیر ڈائلی میں لکھا ھی کہ " یہہ بات غالب ھی اور اِسکی گواھی خود کتاب مقدس سے بھی ہوتی ھی کہ ان نذروں میں بڑا فرق تھا یعنی قاین نے اپنے مال میں سے خراب اور نکمی اور ھابل نے نہایت عمدہ چیز نذر کی اسلیئے اُن میں سے ایک کے حق میں بغیر کسی تعریف کے کہا گیا ھی کہ اُس نے زمین کی پیداوار نذر کی اور دوسرے کی نسبت کہا گیا کہ اپنے ریوڑ میں کے پہلونٹوں کو اور اُن میں سے چربیلوں کو نذر لایا اگر یہہ بات اسیطرح ہوئی تو اسلیئے قربانی ھابل کی بہ نسبت قربانی قاین کے زیادہ پسندیدہ اور مقبول ہوئی کیونکہ اُسمیں خدا تعالی کی عنایت کی زیادہ گرم احسان مندی پائی جاتی تھی *

اِس تقریر پر بشپ کانی بیئر صاحب کا قول زیادہ کیا ھی کہ " غالباً قاین کی زندگی عام طریقہ برا اور بد خلق تھا اور اُسکی قربانی نذر کرنے میں جسقدر کہ جاں نثاری اور انکسار ہونا چاھیئے تھا اُسقدر اُس میں نہ تھا یہہ راے جو ھمنے دی اُسکو حواری کے اُس کلام سے جو اُس نے نامہ عبرانیان میں کہا ‡ ھی نسیقدر استحکام ہوتا ھی کہ " ایمان سے ھابل نے قاین سے بہتر قربانی خدا کو گذرانی جس سے گواھی پائی کہ وہ نیک ھی کہ خدا نے اُس کی قربانیوں پر گواھی دی " اور سینٹ یوحنانے زیادہ خوبی سے کہا § ھی کہ " قاین کی مانند نہ ہوویں جو اُس خبیث سے ہوا اور اپنے بھائی کو قتل کیا اور اُس نے اُسے کیوں قتل کیا اسواسطے کہ اسکے کام برے تھے اور اُسکے بھائی کے کام نیک تھے *

† نامہ عبرانیان ۱۱ — ۴ —
‡ نامہ عبرانیان ۱۱ — ۴ —
§ ۱ یوحنا ۳ — ۱۲ —

ہم مسلمان بشپ کاني بھیر صاحب کے قول سے متفق ہیں کیونکہ ہمارا یہہ مذہب ہی کہ هابل کي قرباني صرف بسبب اُسکي روحاني نیکي کے مقبول ہوئي تھي تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ " دونوں قربانیوں میں سے جو ایک مقبول ہوئي اور دوسري نامقبول ہوئي اسکا سبب یہہ ہی کہ روحاني نیکي اعمال کے قبول ہونے میں شرط ہی ' اور قرآن مجید میں هابل کي قرباني کي نسبت صاف آیا ہی کہ " † الله اُنھي کي قرباني قبول کرتا ہی جو روحاني نیکي رکھتے ہیں " اور دوسري جگہہ قرآن مجید میں قرباني کے حق میں الله تعالی نے صاف صاف فرمایا ہی کہ " نہیں پہونچتے الله کو اُن کے گوشت نہ اُن کے خون اور پہونچتي ہی اُسکو تمہارے دلکي نیکي پس ان دلیلوں سے ثابت ہی کہ صرف روحاني نیکي کے سبب خدا نے هابل کي قرباني کو قبول فرمایا تھا *

تفسیر کبیر
انما صار احد القربانین مقبولاً والاخر مردوداً لان حصول التقوی شرط في قبول الاعمال —

سورة الحج آیت ۳۷
لن ینال الله لحومها ولا دماؤها ولکن یناله التقوی منکم —

بشپ پٹرک صاحب فرماتے ہیں کہ " خدا تعالی نے هابل کي قرباني بذریعہ آگ کے قبول کي تھي جو آسمان پر سے آئي تھي جس آگ کے اثار ہم کتاب پیدایش ‡ میں پاتے ہیں اور بہت سي اور مثالیں اُسکي ایام آیندہ میں ملتي ہیں مثلاً جبکہ اولاً حضرت § موسی نے بموجب شریعت کے بڑي قربانیاں سوختني نذر کیں اور جبکہ گدعون || نے پہاڑ پر نذر دي اور جبکہ ¶ حضرت داؤد نے وبا کو دور کیا اور جبکہ * حضرت سلیمان نے معبد کو خدا کے نام سے مخصوص کیا اور جبکہ †† ایلیاہ نے بعل کے پوجنے والوں کو سرزنش کي اس سبب سے بني اسرائیل اپنے بادشاہ کي ہر طرح کي اقبال مندي کے خواہش مند ہوکر یہہ دعا مانگا کرتے ہیں کہ خدا تعالی قبول کرے عبري ‡‡ میں ہی کہ خاک کردے اُسکي قرباني سوختني کو *

† سورہ مائدہ آیت ۳۰ —
‡ پیدایش ۱۵ — ۱۷ —
§ احبار ۹ — ۲۴ —
|| قضاۃ ۶ — ۱ —
¶ ۱ تاریخ ۲۱ — ۲۶ —
* ۲ تاریخ ۷ — ۱ —
†† ۱ سلاطین ۱۸ — ۳۸ —
‡‡ زبور ۲۰ — ۳ —

علماء † یہود بھی اسی بات کے قایل ھیں کہ آگ آسمان پر سے اُترتی تھی اور قربانی کو لیجاتی تھی ہم مسلمان بھی اسی بات کے قایل ھیں کہ اُس زمانہ میں جسکی قربانی قبول ہوتی اُس قربانی کو آسمان پر سے آگ اُن کر جلا دیتی تھی تفسیر کبیر میں ھی کہ اکثر مفسروں کا یہہ قول ھی کہ آگ کا کھا لینا قربانی قبول ہونے کی نشانی تھی اور یہہ بھی کہا گیا ھی کہ اُس زمانہ میں کوئی محتاج نہ تھا کہ جو چیز خدا کی نذر کی ھی وہ اُسکو دی جاوے اسلیئے آگ آسمان پر سے اُترتی تھی اور قربانی کو کھا لیتی تھی *

تفسیر کبیر
قیل کانت علامۃ القبول ان تاکلہ النار وھو قول اکثر المفسرین— و قیل ما کان فی تلک الوقت فقیر یدفع الیہ ما تقرب بہ الی اللہ فکانت النار ینزل من السماء فتاکلہ —

۸ (اور کہا قاین نے) اس ورس میں یہہ بات نہیں بیان ہوئی کہ قاین نے ھابل کو کیا کہا ظاھرا قرینہ مقام پر چھوڑا گیا مگر خدا تعالی نے قرآن مجید میں بتادیا کہ قاین نے یہہ کہا کہ میں تجھے مارڈالونگا ھابل نے کہا اللہ تو اُنھی کی قربانی قبول کرتا ھی جو روحانی نیکی رکھتے ھوں اگر تو ھاتھہ چلاویگا مجھہ پر مارنے کو میں نہ ھاتھہ چلاؤنگا تجھہ پر مارنے کو میں ڈرتا ھوں اللہ سے جو صاحب ھی سب جہان کا میں چاھتا ھوں کہ تو حاصل کرے میرا گناہ اور اپنا گناہ پھر ھو دوزخ والوں میں اور یہی ھی سزا بے انصافوں کی *

اِس ورس میں جو اختلاف عبارت ھی اُسکو ھارن صاحب نے اپنے ‡ انٹروڈکشن میں اسطرح پر لکھا ھی کہ " قاین نے کہا اپنے بھائی ھابل سے آؤ چلیں میدان میں اِسکے بعد وہ لکھتے ھیں کہ یہہ بات جانتی پڑھنے والے کو اچھی ھوگی کہ یہہ اختلاف عبارت اُن سامری اور سریا اور سپٹوایجنٹ اور ولگٹ ترجموں میں پایا جاتا ھی جو بشپ والٹن صاحب کے پالی گلاٹ میں چھپی ھیں ڈاکٹر بگنن صاحب کہتے ھیں کہ ڈاکٹر کنی کٹ صاحب نے تجویز کی کہ عبری متن کی اصلاح کی جاوے کیونکہ بلا شبہ یہہ صحیح عبارت ھی *

۱۱ (ملعون ھی تو زمین سے) بشپ پٹرک صاحب اسکی تفسیر میں لکھتے ھیں کہ " خدا یوں کہتا ھی کہ میں تجھہ پر اس ملک سے ھمیشہ کی جلاوطنی کا فتوی دیتا ھوں جسنے تیرے بھائی کا خون پیا ھی اُسوقت تک آدم اور اُسکی اولاد باھم رھتے تھے مگر اب قاین ایک ایسی ولایت میں جلاوطن کیا گیا جو اُسکے باپ کی ریاست واقع ھمسایہ جنت سے بہت دور تھی *

† دیکھو تفسیر رشی —
‡ ھارن صاحب کا انٹروڈکشن جلد ۲ صفحہ ۱۹۰ ——

۱۵ (سات گنا) بشپ پٹرک صاحب فرماتے ھیں کہ سات کا عدد ایک غیر مقرر مگر بڑي شمار کي نشاني ھے جس سے یہہ مراد نکلتي ھے کہ اُس پر بہت سزائیں عاید ہونگي ' خدا نے ارادہ کیا کہ قاین کي زندگي کو بطور مثال اُس کے انتقام کے ایک بدبخت حالت میں طول دے تاکہ اور لوگ اسطرح کے گناہ سے باز رھیں *

ھم مسلمانوں کے نزدیک بھي یہي بات ھے کہ ایسے مقام پر جو عدد بیان کیا جاتا ھے اُس سے حقیقي شمار مراد نہیں ھوتي بلکہ کثرت کے معني لیئے جاتے ھیں اور ھم مسلمان لکھا اور زبانہ کرتے ھیں کہ اس کام کے لیئے سات ھي کے عدد کي کچھہ خصوصیت نہیں سمجھتے بلکہ ساتھہ کا اور ستر کا اور اور عدد بھي اِس کام کے لیئے مستعمل ھوتے ھیں صرف قرینہ مقام سے معلوم ھوتا ھے کہ یہاں حقیقت میں شمار مراد ھے یا کثرت اور یہہ بات یاد رکھنے کے قابل ھے کہ اِس قسم کے اعداد سے ایسي مراد لینے میں ھم مسلمان اور عیسائي دونوں متفق ھیں *

(نشان لگایا) عیسائي مفسر اسبات میں متفق نہیں ھیں کہ وہ نشان جو قاین کو دیا گیا تھا وہ کیا نشان تھا سمپا کاني بیٹر صاحب کہتے ھیں کہ غالباً بسبب اندروني خوف کے اُسکي صورت ڈراوني ھوگئي تھي اور بلحاظ ترجمہ سپتوایجنت کے یہہ کہنا چاھیئے کہ یہہ بات بطور ایک معجزہ کے تھي کہ جو کوئي قاین سے ملے اُسکو قتل نکرے *

ھم مسلمانوں کي کتابوں میں بلحاظ اس نشان کے یہہ لکھا ھے کہ قاین ھابل کے قتل کے بعد سیاہ پڑگیا تھا مگر کوئي معتبر سند اس بیان کے لیئے نہیں ھے *

تفسیر کبیر
روي انہ لما قتلہ اسود جسدہ و کان ابیض —

علماء † یہود کہتے ھیں کہ خدا تعالی نے قاین کي پیشاني میں اُسي کے نام کے حرفوں میں سے ایک حرف کا نشان کردیا تھا یہہ راے کتاب اقدس کے الفاظ سے نہایت مطابقت رکھتي ھے اور اگر صحیح ماني جاوے تو کہا جاسکتا ھے کہ مجرم کي پیشاني گودني بہت پراني رسم سزا دینے کي ھے *

۱۶ (خدا کي حضور سے) بشپ پٹرک صاحب کہتے ھیں کہ '' بہت سے مفسروں کي یہہ راے ھے کہ ایک جلوہ الہي تھا جس کو یہودي سکینہ کہتے تھے اور یہہ شروع سے ظہور کرتا تھا اس جلوہ الہي کو اُس وقت کے بعد قاین کبھي نہ دیکھہ سکا بلکہ اُس سے خارج ھوگیا اور جو کہ خدا تعالی نے اپني فیاض حضور کو اُس سے ھٹا لیا اسي طرح اُسنے اُس سے کنارہ کیا اور اپني خاص حفاظت سے اُسے محروم کیا *

---

† دیکھو تفسیر رشي —

(زمین نود) جسکے معنی ھیں زمین جلا وطنی کے ڈاکٹر ھیلز صاحب کہتے ھیں کہ زمین نود کو شرقی اھل جغرافیہ پست ولایت سسیانہ یا کوسستان عموماً شمار کرتے ھیں اور بعض اھل جغرافیہ کہتے ھیں کہ یہہ زمین پارتھیا کی تھی جو ایران کے شمال پر ایک ملک ھی مگر جبکہ عدن سے ایک ملک مراد لیاجاوے جو آدم کو رھنےکو دیا گیا تھا جسکی تفصیل باب اول میں بیان ھوئی ھی تو زمین نود کی بموجب اشارہ کتاب اقدس کے زمین فارس کی قرار پاتی ھی اور اُس کی صحت پر ھمارے ھاں کی کتابوں کے بموجب ایک یہہ دلیل بھی لائی جاسکتی ھی کہ قاین نے بعد اس واقعہ کے آگ کی پرستش اختیار کی جو ایک قدیم پرستش اھل فارس کی ھی اسلیئے میں زمین نود کو زمین فارس کی کہتا ھوں تفسیر کبیر میں لکھا ھی کہ " جب قابیل نے اپنے بھائی کو مار ڈالا تو وہ بھاگ گیا عدن کی طرف زمین یمن سے پھر آیا اُس کے پاس شیطان اور کہا کہ ھابیل کی قربانی جو آگ کھا گئی اس کا سبب یہہ تھا کہ وہ آگ کی خدمت اور پرستش کرتا تھا پھر اگر تو بھی آگ کی پرستش کرے تو مطلب حاصل ھو پھر قابیل نے ایک آتشکدہ بنایا اور وہ پہلا شخص ھی جس نے آگ کو پوجا *

تفسیر کبیر

قیل ان قابیل لما قتل اخاہ ھرب الی العدن من ارض الیمن فاتاہ ابلیس و قال انما اکلت النار قربان ھابیل لانہ کان یخدم النار ویعبدھا فان عبدت النار ایضا حصل المقصود فبنی بیت نار وھو اول من عبدالنار ـ

۱۷ (حنوک) اول اسی شہر کا نام کتاب مقدس میں آیا ھی جو لوگ زمین نود کو سسیانہ خیال کرتے ھیں وہ کہتے ھیں کہ نشانی اس شہر کی انخنا شہر کے نام میں پائی جاتی ھی جس کو توملی سسیانہ کے قرب و جوار میں قرار دیتا ھی *

۲۰ (وہ تھا باپ) بشپ پٹرک صاحب کہتے ھیں کہ یہودی اُس شخص کو جو کسی شی کا موجد ھوتا ھی اُس شی کا باپ یا نہایت عمدہ اُستاد اُس فن کا پکارتے ھیں *

۲۲ (نعمہ) یہہ بہن ھی توبل قاین کی اسکا خاص نام لینے کی کوئی وجہہ کتاب اقدس سے نہیں پائی جاتی مگر علماء † یہود بیان کرتے ھیں کہ یہی نعمہ بعد کو حضرت نوح علیہ السلام کی جورو ھوئی ھی اگر اس کو تسلیم کیا جاوے تو البتہ اسکا خاص نام لینے کی یہی وجہہ معلوم ھوتی ھی *

۲۳ (لامک نے) اس ورس کی تفسیر میں علماء عیسائی لکھتے ھیں کہ ‡ لامک کے اس کلام کی وجہہ یا موقع الہام کی روسے کسی جگہہ بیان نہیں ھوا ھی اسلیئے

† دیکھو تفسیر رشی ـ
‡ تفسیر ڈاڈلی جلد ۱ صفحہ ۱۷ ـ

معقول طور سے یہہ توقع نہیں ہوسکتي کہ کوئي آدمي اس کلام کي مراد کو بخوبي قرار دیسکے اسپر بھي بعضی عالم خیال کرتے ہیں کہ لامک نے یہہ الفاظ فخریہ طور پر کہی ہیں اور بعضوں نے یہہ خیال کیا ہی کہ لامک کے بیٹوں میں سے ایک نے ہتھیار بنانے ایجاد کرلیئے تھے اسلیئے اُسکي جوروؤں کو اندیشہ ہوا کہ کوئي اُسکو مار نہ ڈالے اسلیئے لامک نے اُنکي تسلي کي کہ جب میں نے کسي کو نہیں مارا تو کوئي مجھکو کیوں ماریگا *

علماء یہود یہہ بات کہتے ہیں کہ لامک نے قاین اور اپنے بیٹے توبل قاین کو مارڈالا تھا اگر یہہ بات تسلیم کي جاوے تو ورس کے معني بہت صاف ہوجاتے ہیں کیونکہ اِس مرد اور لڑکے کے مارڈالنے کے سبب لامک کي جوروؤں کو اندیشہ تھا کہ کوئي اُسکو بھي مارڈالیگا اُنکي تسلي کو لامک نے کہا کہ جو کوئي مجھکو مارڈالیگا وہ ستتر گني سزا پاوے گا *

۲۵ (شیث) ہمارے ہاں کی کتابوں میں لکھا ہی کہ اس لفظ کے معني ہیں ہبۃ اللہ یعني خدا بخش اور علماء عیسائي لکھتے ہیں کہ اسکے معني ہیں مقرر کیا گیا یا دوسرے کي جگہہ قایم کیا گیا بشپ † الکز صاحب لکھتے ہیں کہ " حوا نے اِس بیٹے کا نام شیث اس وجہہ سے رکھا کہ وہ اسکو ایسا سمجھتي تھي کہ خدا نے اُسکو اُس جگہہ پر مقرر کیا ہی جس پر اُسنے قاین کو اُسوقت تک سمجھا تھا کہ خدا نے اُسکي قرباني کو رد کیا اور اُسنے ہابل کو قتل کیا

فصوص الحکم سمي شیث لان معناہ ہبۃ اللہ — قیصري ومعني شیث في اللغۃ العبرانیۃ ہبۃ اللہ —

پس حوانے یقین کیا کہ قاین کي جگہہ خدا نے اس بیٹے کو وہ تخم مقرر کیا ہی جس سے دنیا کا نجات دینے والا پیدا ہو " مگر کتاب اقدس سے صاف پایا جاتا ہی کہ حوا نے شیث کو قاین کي جگہہ کبھي خیال نہیں کیا تھا بلکہ ہابل کي جگہہ سمجھا تھا *

مورخین بیبل کے قاین کا پیدا ہونا دوسرے سال پیدایش میں اور ہابل کا پیدا ہونا تیسرے سال پیدایش میں اور شیث کا پیدا ہونا ایکسو تیسویں سال پیدایش میں قرار دیتے ہیں اور کتاب مقدس میں شیث اور ہابل کے درمیان میں آدم کے کسي اَوْر اولاد کے ہونے کا ذکر نہیں ہی اور یہہ بات خیال کرني کہ دو برس کے عرصہ میں تو دو بیٹے پیدا ہوئے اور ایک سو ستائیس برس کے درمیان میں کوئي لڑکا پیدا نہیں ہوا نہایت مشکل بلکہ ناممکن معلوم ہوتي ہی اسلیئے قاین اور ہابل کے سنہ پیدایش غور طلب ہیں *

---

† ڈاٹیلي جلد ۱ صفحہ ۱۸ —

۲۶ (خدا کا نام لینے لگے) بشپ پٹرک † صاحب لکھتے ھیں کہ یہہ بات مشکل سے یقین ھوسکتي ھی کہ اس زمانہ سے پیشتر آدمي خدا کا نام لینے کو جمع نہ ھوتے تھے اسلیئے بڑے مشہور آدمیوں نے اُس عبارت کي جو انگریزي بیبل کے حاشیہ پر لکھي جاتي ھی پیروي کي ھی جسکا ترجمہ یہہ ھی کہ اُس وقت آدمي یعني اولاد شیث کي اپنے تئیں خدا کے نام سے پکارنے لگے یعني بامتیاز اولاد قاین کے اور بامتیاز اور کافر شخصوں کے جنہوں نے خدا سے انحراف کیا تھا اپنے تئیں خدا کا خادم اور خدا کا پوجنے والا پکارا *

بشپ ولسن صاحب لکھتے ھیں کہ اِس مختصر بیان سے اُن حالات میں جو طوفان سے پیشتر گذرے حضرت موسی نے قربانیوں کے تقرر کا اور سبت کے ماننے کا اور تقرر کا اور اُن احکام کا جو نیکي اور اخلاق سے متعلق ھیں اور یہہ سب احکام بلاشبہ حضرت آدم کو دیئے گئے تھے کچھہ اطلاع نہیں کي کیونکہ یہہ سب باتیں فرض سمجھي جاتي تھیں اور سب نیک آدمي شروع سے اُنکے عام اور استعمال سے مستفید تھے *

یہہ راے بشپ ولسن صاحب کي نہایت درست ھی جسکو بلا عذر ماننا چاھیئے اور اتني بات زیادہ کہني چاھیئے کہ اُس زمانہ کي شریعت کے جو احکام تھے اُنکے بیان کرنے سے کچھہ غرض زیادہ تر متعلق نہ تھي اسلیئے حضرت موسی علیہ‌السلام نے اُنکا ذکر نہیں کیا *

مگر اس تقریر بشپ ولسن صاحب سے جو ایک عمدہ نتیجہ نکلتا ھی اُس پر غور کرنا چاھیئے اور وہ یہہ ھی کہ اُن تمام حالات سے جو مذکور ھوئے ظاھر ھوتا ھی کہ حضرت موسی علیہ السلام نے یہہ قصد نہیں کیا کہ تمام واقعات کو اپني کتاب میں لکھیں بلکہ صرف اُنہیں واقعات کا لکھنا چاھا تھا جو ضروري تھے یا جنکا لکھنا مناسب سمجھا تھا اور بہت سے واقعات ایسے ھیں جو حقیقت میں واقع ھوئے تھے مگر اُن کا بیان کتاب مقدس میں نہیں ھوا پس اگر کوئي ملہم شخص الہام کي روسے کوئي ایسا واقعہ پہلے زمانہ کا بیان کرے جسکا ذکر کتاب مقدس میں نہیں ھوا تو اُس واقعہ پر اس وجہہ سے کہ اُسکا ذکر کتاب مقدس میں نہیں ھی کچھہ اعتراض یا انکار نہیں ھوسکتا کیونکہ بہت سي دلیلوں سے ظاھر ھی کہ بہت سے واقعات ایسے ھیں جو بلاشبہ واقع ھوئے مگر اُنکا ذکر کتاب ھاے مقدس میں نہیں ھوا دیکھو مقدس متی کی انجیل باب ۲ — ۲۳ *

---

† ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۱۸ *

پانچواں باب

۱ آدم سے لیکر نوح تک سب باپ دادوں کا تولد نامہ اور اُن کی عمر کی بڑھوتری اور اُن کی وفات کا بیان (۲۴) حنوخ کی دینداری اور اُس کے جیتے جی خدا کے حضور آسمان پر چلے جانے کی خبر —

توریت مقدس

(۱) زِہ سِفِر تُولِدُت آدَم بِیُوم بِرُو اِلُوهِیم آدَم بِدمُوت اِلُوهِیم عَسَہ اُتُو *

(۲) زخَر ونقبَہ بِرا م وَیبَرِخ اُوتَم وَیقرا اِتہ شِمَم آدَم بِیُوم هِبرِ آم *

(۳) وَیحی آدَم شلشِیم وُمات شنَہ وَ یُولِد بِدمُوتُو بِصَلمُو وَیقرا اِیتہ شِمُو شیث *

۱ یہہ ہی کتاب † پیدایش آدم کی جس دن پیدا کیا خدا نے آدم کو صورت ‡ پر خدا کی بنایا اُسکو —

۲ نر § اور مادہ پیدا کیا اُنکو اور برکت دی اُنکو اور پکارا اُن کا نام آدم دن اُنکی پیدایش کے —

۳ اور عمر آدم کی تیس || اور سو برس کی تھی کہ اُسکے پیدا ہوا اُسکی صورت پر اور مانند اُسکی پرچھائیں کے اور پکارا ¶ اُسکا نام شیث — ●

---

† اول تاریخ ۱ — ۱ — لوک ۳ — ۳۸ —

‡ پیدایش ۱ — ۲۲ — نامہ افیسوان ۴ — ۲۴ — نامہ کلیسیان ۳ — ۱۰ —

§ پیدایش ۱ — ۲۷ —

|| (سپٹو ایجنٹ) دو سو تیس برس کی تھی —

¶ پیدایش ۴ — ۲۵ —

توریت مقدس

(۴) ویہیو یمی آدم اَحری ہولیدو ایت شیث شمونی مات شنہ ویولد بنیم و بنوت *

(۵) ویہیو کل یمی آدم اَشر حی تشع مات شنہ و شلشیم شنہ ویموت *

(۶) ویحی شیث حامش شنیم و مات شنہ ویولد ایت انوش *

(۷) ویحی شیث احری ہولیدو ایت انوش شبع شنیم وشمونہ مات شنہ ویولد بنیم و بنوت *

۴ اور † تھے دن آدم کے بعد پیدایش شیث کے آٹھہ سو ‡ برس اور § پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

۵ اور تھے کل دن آدم کے جنمیں جیتا رہا نو سو برس اور تیس برس پھر مر || گیا —

۶ اور عمر شیث کی پانچ برس ¶ اور سو برس کی تھی کہ پیدا * ہوا اُس کے انوش —

۷ اور جیتا رہا شیث بعد پیدا ہونے انوش کے سات + برس اور آٹھہ سو برس اور پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

---

† اول تاریخ ۱ — ۱ وغیرہ —

‡ (سپٹو ایجنٹ) سات سو برس —

§ پیدایش ۱ — ۲۸ —

|| پیدایش ۳ — ۱۹ — نامہ عبریان ۹ — ۲۷ —

¶ (سپٹو ایجنٹ) دو سو پانچ برس —

* پیدایش ۴ — ۲۶ —

+ (سپٹو ایجنٹ) سات سو سات برس —

توریت مقدس

(۸) وَيِهيُو كُل يِمي شيث شِتيم عَسرِه شَنَه وَتشع مأوت شَنَه و يموت *

(۹) وَيحي اِنوش تِشعيم شَنَه وَيولد ايت قِينان *

(۱۰) وَيحي اِنوش اَحَري هُو لِيدُو ايت قِينان خَمِش عَسرِه شَنَه و شِمُونَه مأوت شَنَه ويُولد بَنِيم وبنُوت *

(۱۱) وَيِهيُو كُل يِمي اِنوش خَمِش شَنِيم وتِشع مأوت شَنَه و يموت *

(۱۲) وَيحي قِينان شِبعيم شَنَه و يولد ايت مَهلَلئيل *

۸ اور تھے کل دن شیث کے بارہ برس اور نو سو برس پھر مرگیا —

۹ اور عمر انوش کی نوّے † برس کی تھی کہ پیدا ہوا اُسکے قینان —

۱۰ اور جیتا رہا انوش بعد پیدا ہونے قینان کے پندرہ برس اور آٹھ سو ‡ برس اور پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

۱۱ اور تھے کل دن انوش کے پانچ برس اور نو سو برس پھر مر گیا —

۱۲ اور عمر قینان کی ستر برس § کی تھی کہ پیدا ہوا اُسکے ‖ مہلل ایل —

---

† (سپٹو ایجنٹ) ایک سو نوہ برس کی —

‡ (سپٹو ایجنٹ) سات سو پندرہ برس —

§ (سپٹو ایجنٹ) ایک سو ستر برس —

‖ بیلابیل ترجمۂ یونانی —

توریت مقدس

(۱۳) وَیَحِي قِینان اَحَرِي هُولِیدُو اِیت مَهَلَل اِیل اَربَعِیم شَنَه وشمونه مِاوت شَنَه و یُولِد بَنِیم و بَنُوت *

(۱۴) وَیِّهیُو کُل یمي قِینان عِسِر شَنِیم وُتشَع مِاوت شَنَه ویَمُت *

(۱۵) وَیحِي مَهَلَل اِیل حَمِش شَنِیم وِشِشِیم شَنَه و یُولِد اِیت یارِد *

(۱۶) وَیحِي مَهَلَل اِیل اَحَرِي هُولِیدُو اِیت یرِد شِلشِیم شَنَه و شمُنه مِاوت شَنَه ویُّولِد بَنِیم و بنُوت *

(۱۷) وَیِّهیُو کُل یمي مَهَلَل اِیل حَمِش و تشعِیم شَنَه و شمُنه مِاوت شَنَه و یَمُت *

۱۳ اور جیتا رہا قینان بعد پیدا ہونے مہال ایل کے چالیس برس اور آٹھ † سو برس اور پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

۱۴ اور تھے کل دن قینان کے دس برس اور نو سو برس پھر مرگیا —

۱۵ اور عمر مہلل ایل کی پانچ ‡ برس اور ساٹھ برس کی تھی کہ پیدا ہوا اُسکے یارد —

۱۶ اور جیتا رہا مہال ایل بعد پیدا ہوتے یارد کے تیس برس اور آٹھ § سو برس اور پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

۱۷ اور تھے کل دن مہال ایل کے پچانوے برس اور آٹھ سو برس پھر مرگیا —

---

† (سپٹو ایجنٹ) سات سو چالیس برس —

‡ (سپٹو ایجنٹ) ایک سو پینسٹھ برس کی (بموجب دوسرے نسخہ کے) پینسٹھ برس کی —

§ (سپٹو ایجنٹ) سات سو تیس برس (بموجب دوسرے نسخہ کے) آٹھ سو تیس برس —

توریت مقدس

(۱۸) وَیحِي یرِد شِتّیم و شِشیم شَنَه وَیولِد ایت حنوخ *

۱۸ اور یارد کي باسٹهه § برس اور سو برس کي تهي که پیدا هوا اُسکے حنوخ || —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۱۸ † و اذکر فی الکتاب ادریس انه کان صدیقا نبیا *

‡ اعلم ان ادریس علیه السلام هو جد ابي نوح علیه السلام و هو نوح ابن لامک ابن متوسلح ابن حنوخ و هو ادریس قیل سمي ادریسا لکثرة دراسته و اسمه حنوخ *

اور ذکر کر کتاب میں ادریس کا وه تها سچا نبي —

جاننا چاهیئے که حضرت ادریس علیه السلام وه دادا هیں باپ نوح علیه السلام کے اور وه نوح بیٹے هیں لامک بیٹے متوسلح بیٹے حنوخ کے اور انهي کا نام ادریس هے کہتے هیں که اُن کا نام ادریس رکها تها بسبب اُن کي زیاده دراست کے اور اُن کا نام حنوخ هے —

توریت مقدس

(۱۹) وَیحِي یرِد اَحَري هُولیدُو ایت حنوخ شِمونه میوت شَنَه وَیولِد بنیم وَبنوت *

۱۹ اور جیتا رها یارد بعد پیدا هونے حنوخ کے آتهه سو ¶ برس اور هوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

---

† سورة مریم آیت ۵۶ —

‡ تفسیر کبیر —

§ (سپٹو ایجنٹ) ایک سو باسٹهه برس (بموجب دوسرے نسخه کے) دو سو باسٹهه برس (سامري باسٹهه برس) —

|| نامه یهودا ۱۴ و ۱۵ —

¶ (سپٹو ایجنٹ) آتهه سو برس (بموجب دوسرے نسخه کے) سات سو برس (سامري) نو سو برس —

توریت مقدس

(۲۰) وَیِهیُو کُل یِمِي یِرِد شْتَّیِم وِ شِشِیم شَنَہ
وُ تْشَع مِاُوت شَنَہ وَیَمُت *

(۲۱) وَیحِي حَنُوخ حَمِش وِ شِشِیم شَنَہ و یُولِد
اِیت مِتُو شَلَح *

(۲۲) وَیِتْهَلِخ حَنُوخ اِیت هَا اِلُوهِیم اَحرِي
هُولِیدُو اِیت مِتُو شِلَح شِلُش مِاُوت شَنَہ و یُولِد بَنِیم
وُ بَنُوت *

(۲۳) وُ یِهِي کُل یِمِي حَنُوخ حَمِش و شِشِیم
شَنَہ و شِلُش مِاُوت شَنَہ *

۲۰ اور تھے کل دن یارد کے باسٹھ برس اور نو سو برس پھر مرگیا —

۲۱ اور جیو حنوخ کی † پینسٹھ برس کی تھي اور پیدا ہوا اُسکے متوشلح ‡ —

۲۲ اور چلتا رہا حنوخ § خدا میں بعد پیدا ہونے متوشلح کے تین || سو برس اور پیدا ہوئے اُسکے بیٹے اور بیٹیاں —

۲۳ اور تھے کل دن حنوخ کے پینسٹھ برس اور تین سو برس —

---

† (سپٹو ایجنٹ) ایک سو پینسٹھ برس (بموجب دوسرے نسخہ کے) پینسٹھ برس —

‡ یونانی ترجمہ ماتھو سلح —

§ باب ۶ — ۹ — ۱۷ — ۱ — ۲۴ — ۴۰ — ۲ سلاطین ۲۰ — ۳ — زبور ۱۶ — ۸ — ۱۱۶ — ۹ — ۱۲۸ — ۱ — میکاہ ۶ — ۸ — ملاکی ۲ — ۶ —

|| (سپٹو ایجنٹ) دو سو برس (بموجب دوسرے نسخہ کے) تین سو برس —

توریت مقدس	مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے
(۲۴) وَیِّتهالِخ حنوخ ایت هاَ اِلوهیم وِ اینِنُّو کِے لَقَح اُتو اِلوهیم *	۲۴ † و رفعناه مکانا علیا * اور اُٹھا لیا ہمنے اُس کو ایک اونچے مکان پر
۲۴ اور چلتا تھا حنوخ ‡ خدا میں اور غایب ہوگیا کیونکہ اُٹھالیا اُسکو خدانے —	

توریت مقدس

(۲۵) وَیحی مِتُو شِلَح شبع وُ شمونیم شَنَہ وَ ماوت شَنَہ وِ یولد ایت لَمِخ *

(۲۶) وِیحی مِتُو شِلَح اَحری هُولیدو ایت لمِخ شتیم و شمونیم شَنَہ وُ شِبَع ماوت شَنَہ وَ یُولد بَنیم وُ بنوت *

(۲۷) وَیہیو کل یمی مِتُو شِلَح تِشع و ششیم شنه و تشع ماوت شنه وَ یمت *

۲۵ اور عمر متو شالح کی ستاسی § برس کی اور سو برس کی تھی اور پیدا ہوا اُس کے لامخ —

۲۶ اور جیتا رہا متوشلح بعد پیدا ہونے لامخ کے بیاسی برس اور سات سو || برس اور پیدا ہوئے اُس کے بیٹے اور بیٹیاں —

۲۷ اور تھے کل دن متوشالح کے اُنہتر برس اور نو سو برس پھر مرگیا —

---

† سورۂ مریم آیت ۵۷ —

‡ ۲ سلاطین ۲ — ۱۱ — نامہ عبریان ۱۱ — ۵ —

§ (سپٹو ایجنٹ) ایک سو ستاسی برس (بموجب دوسرے نسخہ کے) دوسو ستاسی برس (سامری) سو مٹھ برس —

|| بموجب دوسرے نسخہ سپٹو ایجنٹ کے چھہ سو بیاسی برس (سامری) نو سو دو برس —

توریت مقدس

(۲۸) وַיְחִי לֶמֶךְ שְׁתַּיִם וּשְׁמֹנִים שָׁנָה וּמְאַת שָׁנָה וַיּוֹלֶד בֵּן *

(۲۹) וַיִּקְרָא אֶת שְׁמוֹ נֹחַ לֵאמֹר זֶה יְנַחֲמֵנוּ מִמַּעֲשֵׂנוּ וּמֵעִצְּבוֹן יָדֵינוּ מִן הָאֲדָמָה אֲשֶׁר אֵרְרָהּ יְהוָה *

(۳۰) וַיְחִי לֶמֶךְ אַחֲרֵי הוֹלִידוֹ אֶת נֹחַ חָמֵשׁ וְתִשְׁעִים שָׁנָה וַחֲמֵשׁ מֵאֹת שָׁנָה וַיּוֹלֶד בָּנִים וּבָנוֹת *

(۳۱) וַיְהִי כָּל יְמֵי לֶמֶךְ שֶׁבַע וְשִׁבְעִים שָׁנָה וּשְׁבַע מֵאוֹת שָׁנָה וַיָּמֹת *

۲۸ اور عمر لامخ کی بیاسی † برس اور سو برس کی تھی اور پیدا ہوا اُس کے بیٹا —

۲۹ اور پکارا اُس کا نام ‡ نوح § کہتے ہوئے کہ یہہ چھڑویگا ہمکو ہمارے کاموں سے اور مشقتوں ہمارے ہاتوں کی سے زمین سے جسے || لعنت کی اللہ نے —

۳۰ اور جیتا رہا لامخ بعد پیدا ہونے نوح کے پچانوے برس¶ اور پانچ سو برس اور پیدا ہوئے اُس کے بیٹے اور بیٹیاں —

۳۱ اور تھے کل دن لامخ کے ستتر برس اور سات سو برس پھر مرگیا —

---

† (سپٹو ایجنٹ) ایک سو اٹھاسی برس (سامری) ترپین برس —

‡ یونانی ترجمہ ' نوح ' یعنی آرام یا تسلی —

§ لوک ۳ — ۳۶ — نامہ عبریان ۱۱ — ۷ — ۱ پطرس ۳ — ۲۰ —

|| باب ۳ — ۱۷ — ۴ — ۱۱ —

¶ (سپٹو ایجنٹ) پانسو نواسی برس (سامری) سات سو چوبیس برس —

توریت مقدس

(۳۲) وَیہِي نوأح بِن حمِش مِاوت شدہ وَیولِد

نُواح اِیت شِم اِیت حَم وِ اِیت یَفِت *

۳۲ اور تھا نوح پیدا ہوا پانچ سو برس کا اور پیدا ہوئے نوح کے شم † حام یافث ‡ —

تفسیر

۱ (آدم) یہہ باپ ہیں تمام انسانوں کے جو اِس دور میں ہیں ہم مسلمان اِنکو نبي جانتے ہیں اور اسلیئے کہتے ہیں کہ سب سے اول نبي حضرت آدم علیہ‌السلام ہیں خدا نے اِن سے کلام کیا اور تمام چیزیں خود خدا نے اُنکو سکھائیں مشکواۃ میں حدیث ہی کہ ابو ذر نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کون نبیوں میں پہلا تھا آپنے فرمایا آدم ابو ذر نے کہا کہ کیا وہ نبي تھے آپنے فرمایا کہ ہاں نبي تھے اُن سے اور خدا سے باتیں ہوئي تھیں اور بعض عالموں نے باتیں ہونے سے یہہ مراد لي ہی کہ اُنپر صحیفے اُترے تھے *

مشکواۃ باب بدء الخلق عن ابي ذر قال قلت یا رسول اللہ اي الانبیاء کان اول قال ادم قلت و نبي کان قال نعم نبي مکلم —

۲ (پکارا اُن کا نام آدم) بشپ پٹرک § صاحب اسمقام پر آدم سے آدمي مراد لیتے ہیں تاکہ دونوں جنسوں یعني مذکر و مونث کو شامل ہو جیسیکہ (ہومو) رومي زبان میں تفسیر اسکات میں لکھا ہی کہ یہہ نام زمین کے سرخ رنگ سے جس سے اُنکا جسم بنایا گیا تھا لیا گیا ہی *

۳ (عمر آدم کي) اس باب میں جو اختلاف ہر ایک بزرگ کي عمر میں بروقت پیدا ہونے اُن کے بیٹوں کے اور اُنکے زندہ رہنے میں بعد پیدا ہونے بیٹوں کے ہی وہ سب حاشیہ پر بمقابلہ متن لکھا گیا ہی اسمقام پر اُسکا حساب لکھا جاتا ہی *

واقعات	عبري	سپتوایجنت	سامري
عمر آدم کی وقت پیدا ہونے شیث کے ...	۱۳۰	۲۳۰	۱۳۰
عمر شیث کی بروقت پیداہونے انوش کے ...	۱۰۵	۲۰۵	۱۰۵

---

† باب ۶ — ۱۰ —

‡ باب ۱۰ — ۲۱ —

§ ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۱۸ —

واقعات	عبری	سپتوایجنت	سامری
عمر انوش کی وقت پیدا ہونے قینان کے ...	۹۰	۱۹۰	۹۰
عمر قینان کی وقت پیدا ہونے مہلل ایل کے ...	۷۰	۱۷۰	۷۰
عمر مہلل ایل کی وقت پیدا ہونے یارد کے ...	۶۵	۶۵	۶۵
عمر یارد کی وقت پیدا ہونے حنوخ کے ...	۱۶۲	۱۶۲	۶۲
عمر حنوخ کی وقت پیدا ہونے متوشلح کے ...	۶۵	۶۵	۶۵
عمر متوشلح کی وقت پیدا ہونے لامک کے ...	۱۸۷	۲۸۷	۶۷
عمر لامک کی وقت پیدا ہونے نوح کے ...	۱۸۲	۱۸۸	۵۳
عمر نوح کی وقت پیدا ہونے شم حام یافث کے	۵۰۰	۵۰۰	۵۰۰
وقت طوفان ...	۱۰۰	۱۰۰	۱۰۰
میزان	۱۶۵۶	۲۲۶۲	۱۳۰۷
بیشی بہ نسبت عبری کے ...	*	۶۰۶	*
کمی بہ نسبت عبری کے ...	*	*	۳۴۹

دوسرا حساب

واقعات	عبری	سپتوایجنت	سامری
زندگی آدم کی بعد پیدا ہونے شیث کے ...	۸۰۰	۷۰۰	۸۰۰
زندگی شیث کی بعد پیدا ہونے انوش کے ...	۸۰۷	۷۰۷	۸۰۷
زندگی انوش کی بعد پیدا ہونے قینان کے ...	۸۱۵	۷۱۵	۸۱۵
زندگی قینان کی بعد پیدا ہونے مہلل ایل کے	۸۴۰	۷۴۰	۸۴۰
زندگی مہلل ایل کی بعد پیدا ہونے یارد کے	۸۳۰	۷۳۰	۸۳۰
زندگی یارد کی بعد پیدا ہونے حنوخ کے ...	۸۰۰	۷۰۰	۹۰۰
زندگی حنوخ کی بعد پیدا ہونے متوشلح کے ...	۳۰۰	۳۰۰	۳۰۰
زندگی متوشلح کی بعد پیدا ہونے لامک کے	۷۸۲	۶۸۲	۹۰۲
زندگی لامک کی بعد پیدا ہونے نوح کے ...	۵۹۵	۵۸۹	۷۲۴
عمر نوح کی بروقت طوفان کے ...	۶۰۰	۶۰۰	۶۰۰
زندگی نوح کی بعد طوفان کے ...	۳۵۰	۳۵۰	۳۵۰
میزان	۷۵۱۹	۶۸۱۳	۷۸۶۸
بیشی بہ نسبت عبری کے ...	*	*	۳۴۹
کمی بہ نسبت عبری کے ...	*	۷۰۶	*

تفسیر اسکات † میں نسبت اختلاف سپتو ا یجنٹ کے لکیا ھی کہ "یونانی ترجمہ پہلا کا جسکا نام سپتو ایجنت ھی انگریزي ترجمہ سے جو عبري سے ہوا ھی اِس نسب نامہ میں اختلاف رکھتا ھی یہہ اختلاف خاص کر زیادہ کرنے سے سو برس عمر آدم میں او چھہ اگلوں کي عمر میں پیشمر ولادت اُنکے بیٹوں سے جنکا یہاں ذکر ھی اور اُن کي عمروں کے پچھلے حصہ میں سے اُنہیں سو برس کو وضع کرنے سے علاقہ رکھتا ھی جس سے کل تعداد عمر کي یکساں ہوجاتي ھی پس اُس زمانہ میں جو درمیان پیدایش اور طوفان کے ھی سات سو برس زیادہ کیئے ہیں بہ نسبت ھمارے حساب کے مگر اصل عبري نسخہ ھمارے اعتماد کرنے کا زیادہ مستحق ھی" پس مجھکو بھي نسبت اِس اختلاف کے کچھہ لکھنا چاھیئے مگر جو کہ یہہ اختلاف حضرت ابراھیم علیہ‌السلام کے پیدا ہونے تک برابر چلا جاتا ھی اسواسطے اسمقام پر اِن اختلافات کي نسبت بحث کرنا میں مناسب نہیں سمجھتا بالفعل یہي بات کافي ھی کہ اِن تمام اختلافات کو حاشیہ پر لکھتا جاؤں اور جب یہہ سب ختم ہولیں اُسوقت اِنکي نسبت جو لکھنا ھی سو لکھوں *

(اُس کي صورت پر) علماء ‡ عیسائي اِس مقام پر لکھتے ہیں کہ آدم بنایا گیا تہہ خدا کي صورت پر اور جب آدم نے ممنوعہ پھل کھایا تو وہ اُس کي پہلي صورت اگرچہ بالکل جاتي نہیں رہي تاہم اُس میں نقصان آ گیا تھا اُسي نقصان شدہ شبیہہ پر بیٹا پیدا ہوا تھا اسلیئے یہاں کہا گیا کہ آدم کي صورت پر پیدا ہوا *

ہم مسلمان اس کے یہہ معني نہیں لیتے بلکہ ہم یہہ مطلب نکالتے ہیں کہ یہہ الفاظ تمیز دکھاتے ہیں شیث میں اور آدم کے اور بیٹوں میں کیونکہ اور کسي بیٹے کے لیئے یہہ لفظ نہیں کہے گئے حالانکہ سب بیٹے آدم ھي کي صورت پر پیدا ہوئے تھے پس اِن الفاظ سے ظاہري صورت کي مشابہت مراد نہیں ھی بلکہ سیرت کي مشابہت مراد ھی اور یہہ دلیل اسبات کي ھی کہ جسطرح حضرت آدم نبي تھے اسیطرح حضرت شیث بھي نبي تھے چنانچہ ہم مسلمان حضرت شیث علیہ السلام کو نبي مانتے ہیں اور اِن کے نام کے سات صحیفے بھي مشہور ہیں *

۱۸ (حنوخ) جن کو حنوک بھي کہتے ہیں انگریزي میں اینک ان کا نام ھی ہم مسلمان انکا نام ادریس لیتے ہیں اور قرآن مجید میں بھي اِنکا یہي نام آیا ھی *

ہم مسلمانوں کے اعتقاد میں حضرت حنوک علیہ السلام بھي نبي ہیں اور ان پر صحیفے بھي خدا کیطرف سے اُترے تھے چند صحیفے اِن کے اب تک مشہور ہیں علماء

---

† تفسیر اسکات جلد ۱ صفحہ ۷ —

‡ تفسیر ڈائیولي جلد ۱ صفحہ ۱۸ —

عیسائی اُن کو بنائی ہوئی کتابیں بتاتے ہیں جان ایڈی صاحب نے اپنی کتاب سیکلوپیڈیا میں لکھا ہی کہ " ایک رسالہ مسمی بہ کتاب اینک اب بھی موجود ہی اور اُس کتاب کا ترجمہ زبان اتھیوپیا سے انگریزی اور جرمنی میں کیا گیا ہی یہہ ترجمہ اتھیوپیا کا معلوم ہوتا ہی کہ ایک یونانی ترجمہ سے ہوا اور وہ یونانی ترجمہ اصل عبری سے ترجمہ ہوا ہی *

۲۴ (چلتا تھا خدا میں) یعنی خدا کے حکموں پر قایم تھا اور نہایت سچا اعتقاد خدا میں رکھتا تھا *

(اُٹھا لیا) علماء یہود اور علماء † عیسائی اور ہم مسلمان اس بات پر متفق ہیں کہ اللہ تعالی نے حضرت ادریس علیہ السلام کو زندہ اُٹھا لیا تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ اُٹھا لیا کے لفظ سے ایک خالی مکان میں اُٹھا لینا مراد ہی کیونکہ جب کہا جاتا ہی کہ ہمنے ایک مکان میں اُٹھا لیا تو اُس سے بھی مراد ہوتی ہی کہ دوسری جگہہ اُٹھا لیا صرف مرتبہ کی بلندی مراد نہیں ہوتی " پس حضرت ادریس علیہ السلام آسمان میں یا بہشت میں ہیں اور بموجب صحیح قول کے زندہ ہیں مرے نہیں ‡ *

تفسیر کبیر
ان المراد الرفعة في المكان الى موضع عالي و هذا اولى لان الرفعة المقرونة بالمكان تكون رفعة فی المکان لافي الدرجة *

۲۹ (نوح) اس کے معنی ہیں آرام کے دا نر و تازگی کے خدا تعالی نے حضرت آدم سے کہا تھا کہ زمین تیرے § لیئے ملعون ہوئی محنت کے ساتھہ تو اپنی عمر بھر اُس سے کھاویگا اس لیئے حضرت آدم کی زندگی میں جسقدر اولاد پیدا ہوئی تھی اُن سے اس محنت اور مشقت کے دور ہونے کی فال نہیں لی جا سکتی تھی بعد وفات حضرت آدم علیہ السلام کے جب حضرت نوح پیدا ہوئے تو لامخ نے اُس محنت کے دور ہونے کی توقع کی چنانچہ عموماً یہہ بات خیال کی گئی ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام نے کاشتکاری کو بہت ترقی دی || اور جسقدر محنت زمین کے جوتنے بونے میں پہلے ہوتی تھی ویسی محنت نہیں رہی تھی *

---

† عبرانیوں ۱۱ — ۵ و ۶ —

‡ میری تحقیق اب اس کے برخلاف ہی و رفعناہ مکانا علیا سے بلندی مرتبہ مراد ہی اور ادریس کے زندہ ہونے کا بھی مجھے اعتقاد نہیں ہی تفسیر قرآن میں اس کی بحث ہی —

سید احمد (سنہ ۱۸۸۲ ع)

§ پیدایش ۳ — ۱۷ —

|| دیکھو پیدایش ۹ — ۲۰ —

۳۲ (شم حام یافث) معلوم ہوتا ہی کہ یافث سب سے بڑے بیٹے † حضرت نوح کے تھے اور شم منجھلے ‡ بیٹے تھے اور حام ان تینوں میں چھوٹے § بیٹے تھے مگر باوجود اسکے اس مقام میں بھي اور اس سے تھوڑي دور آگے شم کو اول بیٹا بیان کیا گیا ہی اسکي وجہہ ‖ سینٹک ہوس صاحب یہہ بیان کرتے ہیں کہ یا تو حقوق نسل کے اُسکے حق میں تبدیل کیئے گئے ہونگے (اگرچہ مقدس مورخ نے اسکي نسبت کچھہ نہیں کہا) یا یہہ کہ خدا تعالی نے اسباب کے ظاہر کرنے پر جلد توجہہ کي کہ اپني عنایتوں کي ترتیب میں جو وہ اکثر چھوٹے بچوں پر کیا کرتا ہی قدرت کي ترتیب کا وہ پابند نرہیگا یا یہہ وجہہ ہو جسکو وہ نہایت غالب سمجھتے ہیں کہ یہودیوں کي قوم انھي سے پیدا ہونے والي تھي اور وہ اور اُسکی اولاد اس تمام تاریخ کا مقدم مضمون ہونے کو تھي *

† دیکھو پیدایش ۱۰ — ۲۱ —
‡ دیکھو پیدایش ۱۰ — ۲۱ —
§ دیکھو پیدایش ۹ — ۲۴ —
‖ ڈائیلي جاد ا صفحہ ۲۰ —

چھٹا باب

۱ دنیا کے لوگوں کی شرارت اور خدا کے قہر کا نازل ہونا اور طوفان کا بھیجا جانا ۸ نوح کا مہربانی پانا ۱۴ کشتی بنانے کا حکم اور اُسکی ترتیب اور طول اور اُس مواد کا بیان جس سے اُسکے بنانے کا حکم ہوا—

توریت مقدس

(۱) وَیہِی کِی ہِحِل ھَاآدَم لَرُب عَل پِنِی ھَاآدَمَہ وُبنُوت یُلّدُو لَہِم *

(۲) وَیِراُو بِنِی ھَا اِلُوھِیم اِیت بِنُوت ھَاآدَم کِی طُبُت ھِنّہ وَ یِقحُو لَہِم نَاشِیم مِکّل اَشِر بَحَرُو *

(۳) وَیُومِر یَہوَاہ لُو یَدُون رُوحِی بَاآدَم لَعُلَم بشَگَّم ھُو بَسَر وِ ھَیُو یَمَاو مَآہ وِ عِسرِیم شَنَہ *

۱ اور ہوا کہ † شروع ہوا آدمی بڑھنے کو اوپر منہ زمین کے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں اُنکے—

۲ جب دیکھا بیٹوں ‡ خدا نے بیٹیوں آدمی کو کہ اچھی ہیں وہ تب لیں § اپنے لیئے عورتیں سب میں سے جسکو پسند کیا—

۳ اور کہا اللہ نے نہ ٹھہریگی روح میری || ساتھ آدمی کے ہمیشہ کو کیونکہ * وہ بشر ہی تو ہوں دن اُسکے سو اور بیس برس—

† باب ۱ — ۲۸ —

‡ (حاصل ترجمہ) خدا کی پرستش کرنے والوں نے —

§ استثنا ۷ — ۳ و ۴ —

|| نامہ گلاتیان ۵ — ۱۶ و ۱۷ ۱ پطرس ۳ — ۱۹ و ۲۰ —

* زبور ۷۸ — ۳۹ —

توریت مقدس

(۴) هنفلیم هیو بآرص بیمیم ههیم وگم اَحری خِن اَشر یبوٰ بنی هاالوهیم ال بنوت هاآدم و یلدو لهم همه هگبریم اشر معولم انشی هشم *

(۵) ویرا یهوه کے ربه رعت هاآدم بآرص وکل یصر مهشبت لبو رق رع کل هیوم *

۴ ناخداپرست تھے زمین پر اُن دنوں اور بعد اُسکے ایسے هي جب آئے بیٹے § خدا کے پاس بیٹیوں آدمي کے اور پیدا هوئے اُنسے وہ جبّارین جو همیشہ سے انسان نامي هیں —

۵ اور دیکھا اللہ نے کہ بہت هوئي بدي آدمي کي زمین پر اور کل تصور || وسوسوں اُسکے دل کا هی صرف بدي تمام دنوں —

مطابق قرآن مجید اور حدیث سے

۴ † و قال نوح رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا انک ان تذرهم یضلوا عبادک ولایلدوا الا فاجرا کفارا *

۵ ‡ و نوحا اذنادی من قبل فاستجبنا له فنجینه و اهله من الکرب العظیم و نصرنٰه من القوم الذین کذبوا بایتنا انهم کانوا قوم سوء فاغرقنهم اجمعین *

کہا نوح نے اے رب نچھوڑ زمین پر کافروں کا ایک گھر بسنے والا بے شک اگر تو چھوڑے اُنکو گمراہ کریں تیرے بندوں کو اور نہ پیدا هونگے اُنسے مگر بدکار اور حق بات کے منکر —

اور نوح کو جب اُسنے پکارا اُس سے پہلے پھر مان لي همنے اُسکي پکار پھر بچایا همنے اُسکو اور اُسکے گھر والوں کو بڑي گھبراهٹ سے اور مدد کي همنے اُسکي اُن لوگوں پر جو جھٹلاتے تھے هماري نشانیاں وہ تھے برے لوگ پھر ڈبایا همنے اُن سب کو —

توریت مقدس

(۶) وینحم یهوه کے عسه ایت هاآدم بارص ویتعصب ال لبو *

۶ تب تاسف * کیا اللہ نے کہ بنایا آدمي کو زمین پر اور غصہ ǂ کیا اپنے دل میں —

† سورہ نوح آیت ۲۶ و ۲۷ —

‡ سورہ انبیاء آیت ۷۶ و ۷۷ —

§ (حاصل ترجمہ) خدا کي پرستش کرنے والے —

|| باب ۸ — ۲۱ استثناء ۳۱ — ۱۹ امثال ۶ — ۱۸ متی ۱۵ — ۱۹ —

* دیکھو اعداد ۲۳ — ۱۹ ا سموئیل ۱۵ — ۱۱ و ۲۹ ۲ سموئیل ۲۴ — ۱۶ ملاکي ۳ — ۶ یعقوب ۱ — ۱۷ —

ǂ اشعیاء ۶۳ — ۱۰ نامہ افسیان ۴ — ۳۰ —

توریت مقدس

(۷) ویومر یہوہ امحہ ایت ہاآدم اشر براتی

معل پنی ہاآدمہ ماآدم عد بہمہ عد رمس وعد عوف

ہشمیم کی نحمتی کی عسیتیم *

۷ اور کہا اللہ نے مٹادے آدمی کو جسے بنایا مینے اوپر سے منھہ زمین کے آدمی سے چوپایوں تک اور رینگنے والے تک اور پرند آسمان تک کیونکہ مقدر کیا † میں نے جب بنایا میں نے انکو۔

توریت مقدس	مطابق قران مجید اور حدیث سے
(۸) ونح مصا حن بعینی یہوہ* ۸ اور نوح نے پائی § رحمت نظروں میں اللہ کے۔	۸ ‡ ولقد ارسلنا نوحا الی قومه فقال یقوم اعبدوا الله مالکم من اله غیره افلا تتقون * اور ہمنے بھیجا نوح کو اسکی قوم کے پاس پھر اسنے کہا اے قوم بندگی کرو اللہ کی نہیں ہے تمہارے لیئے کوئی معبود بجز اسکے کیا تمکو ڈر نہیں

سورہ نوح

(۹) الہ تولدت نح نح ایش صدیق تمیم ہیہ

بدرتاو ایت ہاالوہیم ہتہلخ نح *

۹ یہہ ہے جنم پترہ نوح کا نوح ‖ مرد صدیق کامل تھا اُن زمانوں میں خدا کے ساتھہ چلتا تھا * نوح۔

---

† اس لفظ کا ترجمہ جو (مقدر کیا) کیا ہے اسکی سند کے لیئے دیکھو ایوب ۷ — ۱۳ — ۱ سموئیل ۱۵ — ۱۱ —

‡ سورہ مومنون آیت ۲۳ —

§ باب ۱۹ — ۱۹ خروج ۳۳ — ۱۲ و ۱۳ و ۱۶ و ۱۷ لوقا ۱ — ۳۰ اعمال ۷ — ۴۶ —

‖ باب ۷ — ۱ حزقیل ۱۴ — ۱۴ و ۲۰ نامہ رومیان ۱ — ۱۷ نامہ عبریان ۱۱ — ۷ ۲ پطرس ۲ — ۵ —

* باب ۵ — ۲۲ —

تورِیت مقدس

۱۰) وَیُّولِد نُحَ شِلشَہ بَنِیم اِیت شِم اِیت حَم وِ اِیت یَفِت *

(۱۱) وَتِشَّحِت ہَاَرِص لِفِنِی ہَالوہِیم وَتِمّالِی ہَاَرِص حَمَس *

(۱۲) وَیَرَّ اِلوہِیم اِیت ہَاَرِص وِہِنّہ نِشحَتَہ کِی ہِشحِیت کُل بَسَر اِیت دَرکو عَل ہَاَرِص *

۱۰ اور پیدا کیا نوح نے تین بیٹے شیم کو || حام کو اور یافت کو —

۱۱ اور خراب ہوگئی زمین سامنے ¶ خدا کے اور بھر گئی * زمین بدکاری سے —

۱۲ اور دیکھا ǂ خدا نے زمین کو کہ اب خراب ہوگئی کیونکہ مٹادیا سب بشر نے رستہ اپنے کو اوپر زمین کے —

مطابق قران مجید اور حدیث سے

۱۰ † قال سعد ابن المسیب کان ولد نوح ثلثہ سام و حام و یافث *

۱۱ ‡ و قوم نوح من قبل انہم کانوا قوما فسقین *

۱۲ § وقوم نوح من قبل انہم کانوا ہم اظلم و اطغی *

کہا سعد ابن مسیب نے کہ تھی اولاد نوح کی تین سام اور حام اور یافث —

اور نوح کی قوم کو اس سے پہلے بےشک وہ تھے لوگ نافرمان بردار —

اور قوم نوح کی اس سے پہلے بےشک وہ تھی بڑی ظالم اور سرکش —

---

† ترمذی و تفسیر معالم التنزیل —

‡ سورۃ الذاریات آیت ۴۶ —

§ سورۃ نجم آیت ۵۲ —

|| باب ۵ — ۳۲ —

¶ باب ۷ — ۱　۱۰ — ۹　۱۳ — ۱۳　۲ تواریخ ۳۴ — ۲۷　لوقہ ۱ — ٦
نامہ رومیان ۲ — ۱۳　باب ۳ — ۱۹ —

* حزقیل ۸ — ۱۷　۲۸ — ۱٦　حبقوق ۲ — ۸ و ۱۷ —

ǂ باب ۱۸ — ۲۱　زبور ۱۴ — ۲　۳۳ — ۱۳ و ۱۴　۵۳ — ۲ و ۳ —

توريت مقدس

(۱۳) وَيُّومِر إِلُوهِيم لِنُحَ قِص كل بَسَر بَا لِفَنَاي كِے مَلَاه هَارِص حَمَس مِپّنِيهِم وِهِنِنِي مَشحِيتَم ايت هَآرِص *

(۱۴) عِسِه لِخَ تِبَت عِصِي كُفِر قِنِيم تَعَسِه ايت هَتِبَه وِ خَفَرتَ آتَه مِبِّيت مِحُوص بَكُوفِر *

۱۳ اور كہا خدا نے نوح كو || وقت هر بشر كا آيا ميرے سامنے كيونكه بهر گئي زمين بدكاري ميرے سامنے كي سے اُنكي اور ¶ اب ميں مٹاونگا اُنكو مين سے * —

۱۴ بنا اپنے واسطے كشتي لكڑي شمشاد كي انهدار بنا تو كشتي كو اور روغن كر اُسكو اندر اور هر ساتهه تير كے —

مطابق قران مجيد اور حديث سے

۱۳ و ۱۴ † واوحي الى نوح انه لن يومن من قومك الامن قد آمن فلاتبتئس بما كانوا يفعلون واصنع الفلك باعيننا ووحينا ولاتخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرقون *

‡ و حملنه على ذات الواح و دسر تجري باعيننا جزاء لمن كان كفر *

§ قوله و اوحينا اشارة الى انه تعالى يوحى اليه انه كيف ينبغي جعل السفينة لكى يحصل منه المطلوب *

اور وحي هوئي نوح كو كه اب ايمان نه لاويگا تيري قوم سے بجز اسكے جو ايمان لاچكا پهر كڑه مت اُن كاموں پر جو كرتے هيں اور بنا كشتي همارے سامنے اور همارے حكم سے اور مت بول مجهسے ظالموں كے واسطے بے شك وه ڈوبيں گے —

اور اُٹهايا همنے اُسكو اوپر تختوں والي اور كيلوں والي پر بہتے تهے هماري آنكهوں كے سامنے بدلا اپنے كو اُس شخص كا جسپر يقين نه لائے تهے —

يهه جو خدا نے كہا كه همنے وحي بهيجي اشاره اسبات كا هے كه الله نے وحي سے بتايا نوح كو كه كسطرح بناڈا چاهيئے كشتي كو تاكه اس سے مطلب حاصل هو —

---

† سورة هود آيت ۳۶ و ۳۷ —

‡ سورة قمر آيت ۱۳ و ۱۴ —

§ تفسير كبير —

|| يرمياه ۵۱ — ۱۳ حزقيل ۷ — ۲ و ۳ و ۶ امرس ۸ — ۲ پهلا پطرس ۴ — ۷ —

¶ آيت ۱۷ —

* انگريزي ترجمه معه زمين كے —

توریت مقدس

(۱۵) وزه اشر تعسه أتم شلش ماوت امه أرخ هتبه حمشيم امه رحبه وشلشيم امه قومته *

(۱۶) صحر تعسه لتبه يال امه تخلنه ملمعله و فتح هتبه بصده تشيم تحتيم شنيم وشلشيم تعسه *

۱۵ اور یہہ ہی جو بناوے تو اُسکو تین سو ہاتھہ طول کشتی کا پچاس ہاتھہ عرض اُسکا اور تیس ہاتھہ ارتفاع اُسکا —

۱۶ روشندان بنا تو واسطے کشتی کے اور قریب ہاتھہ کے چھوڑ دے اُسکو اوپر سے اور دروازہ کشتی کا اُسکے پہلو میں رکھہ نیچے کا دوسرا اور تیسرا بنا تو اُسکا —

مطابق قران مجید اور حدیث سے *

۱۵ † قيل كان طولها اي طول السفينة ثلثمائة ذراع وعرضها خمسون ذراعا وطولها في السماء ثلثون ذراعا و كان من خشب الساج *

۱۶ ‡ وجعل لها ثلثة بطون فحمل في البطن الاسفل الوحوش والسباع و الهوام و في البطن الوسطه الدواب والانعام و في البطن الا علی جلس هو و من كان معه مع ما احتاجو اليه من الزاد *

کہا گیا ہی کہ تہا طول کشتی کا تین سو ہاتھہ اور اُسکا عرض پچاس ہاتھہ اور اُسکی اُنچائی تیس ہاتھہ اور تھی سال کی لکڑی کی —

اور بنائے اُسکے لیئے تین طبقے پھر رکہا نیچے کے طبقہ میں صحرائی جانوروں اور درندوں اور کیڑے مکوڑوں کو اور بیچ کے طبقہ میں چوپاؤں اور مویشی کو اور اوپر کے طبقہ میں بیٹھا وہ اور جو تہا ساتھہ اُسکے اُن چیزوں سمیت جنکی احتیاج تھی کھانے کے لیئے —

توریت مقدس

(۱۷) واني هنني مبي ايت همبول ميم على هارص لشحت كل بسر اشربو روح حييم متحت هشميم كل اشر بارص يكوع *

۱۷ اور § میں اب لانے والا ہوں طوفان پانی کا اوپر اس زمین کے واسطے مٹادینے تمام بشر کے جسکے ساتھہ ہی روح زندگی کی نیچے سے آسمانوں کے سب جو زمین پر ہی موجائیگا —

---

† تفسیر کبیر —

‡ تفسیر کبیر —

§ آیت ۱۳　باب ۷ — ۴ و ۲۱ و ۲۲ و ۲۳　۲ پطرس ۲ — ۵ —

توریت مقدس

(۱۸) وَهِقِمتِي اِيت بِرِيتِي اِتّخ
وُبَاتَ اِل هَتّبَه اَتّه وَبَنيخَ وِ اِشتِخَ وَ نِشي
بَنيخَ اِتّخ *

(۱۹) وَ مِكّل هَحَي مِكّل بَسَر
شَنَيم مِكّل تَبِي اِل هَتّبَه لِهَحَيُت اِتّخ
زَخَرو نقِيه يِهيو *

(۲۰) مِهعوف لِمِينهو ومِن هَبهِمَه
لمِينَه مِكّل رِمِس هادمه لمِينهو شنيم مِكّل
يبو اِليخ لِهَحيوت *

۲۸ اور قایم کرونگا میں اپنے عہد کو ساتھہ تیرے اور آوے طرف کشتي کے تو § اور بیٹے تیرے اور عورت تیري اور عورتیں بیٹوں تیرے کي ساتھہ تیرے —

۱۹ اور سب جاندار سے سب جسم سے دو || سب سے لا تو طرف کشتي کے تاکہ زندہ رهیں ساتھہ تیرے نر اور مادہ هووین وہ —

۲۰ پرند سے واسطے اُسکي قسم کے اور چوپایوں سے واسطے اُسکي قسم کے سب رینگنے والوں اس زمین سے واسطے اُسکي قسم کے دو سب سے آویں ¶ پاس تیرے تاکہ زندہ رهیں —

مطابق قران مجید اور حدیث سے

† ۱۸ و ۱۹ و ۲۰ فاوحینا الیه ان اصنع الفلک باعیننا ووحینا فاذاجاء امرنا وفارالتنور فاسلک فیها من کل زوجین اثنین واهلک الامن سبق علیه القول منهم ولاتخاطبني في الذين ظلموا انهم مغرقون فاذا استویت انت ومن معک على الفلک فقل الحمدلله الذي نجینا من القوم الظلمین *

‡ (اعلم) ان المراد من التنور لیس تنورالخبز و على هذالتقدیر انفجرالماء من وجه‌الارض والعرب یسمی وجه‌الارض تنور *

پھر همنے وحي بھیجي اُسکو کہ بنا کشتي هماري آنکھوں کے سامنے اور همارے بتانے سے پھر جب پہونچے همارا حکم اور اُبلے تنور (یعني زمین) تو تو ڈال اُس میں هر جوڑي کا جوڑا اور اپنے گھر والے مگر جسپر آگے هوچکي بات ان میں سے اور نہ بول مجھہ سے اِن ظالموں کے واسطے بیشک انکو ڈوبنا هی پھر جب چڑہ لے تو اور جو تیرے ساتھہ هی کشتي پر پھر کہہ شکر اللہ کا جسنے چھوڑادیا همکو گنہگار لوگوں سے —

جاننا چاهیئے کہ تنور سے روٹي پکانے کا تنور مراد نہیں هی اور جب یہہ مراد نہ لي جاوے تو معنی یہہ هونگے کہ پھوٹ نکلا پاني زمین کے منہہ سے اور عرب والے روے زمین کو تنور کہتے هیں —

† سورہ مومنون آیت ۲۷ —
‡ تفسیر کبیر —
§ باب ۷ — ۱ و ۷ و ۱۳ ۱ پطرس ۳ — ۲۰ ۲ پطرس ۲ — ۵ —
|| باب ۷ — ۸ و ۹ و ۱۵ و ۱۶ —
¶ باب ۷ — ۹ و ۱۵ دیکھو باب ۲ — ۱۹ —

توریت مقدس

(۲۱) وِأَتَّه قَح لِخ مِكُّل مَاَخَل اَشِر يِاخِل وِ آسَفتَ
اِلِيخ و هَايَه لِخ وِ لَهِم لاَخلاه *

(۲۲) وَيَعَس نُح كِخُل اَشِر صِوَّه اُتُو اِلُوهِيم كِن
عَسَه *

۲۱ اور تو لے اپنے لیئے هر کهانے سے جو کهائے جاتے هیں اور اکهٹا کرے تو پاس اپنے که هو واسطے تیرے اور اُنکے واسطے کهانے کے —
۲۲ اور کیا † نوح نے مانند ‡ سب کے جو سمجهایا اُسکو خدا نے ویسا هي کیا —

تفسیر

۲ (بیٹوں خدا نے) جس لفظ کا ترجمه خدا کیا گیا هی وه لفظ الوهیم هی اور اِس کي مراد بیان کرنے میں اختلاف هی متقدمین یهودي خدا کے بیٹوں سے فرشتے مراد لیتے هیں جو دنیا میں امتحاناً بهیجے گئے تهے اور بعض کہتے هیں که خدا کے بیٹوں سے بڑے آدمي اور سردار اور امرا اور حاکم اور قاضي مراد هیں جنهوں نے آدمیوں کی یعني عوام‌الناس کي خوب صورت بیٹیوں پر فریفته هوکر جنلي چاهیں جبراً چهین لي تهیں اور بعض قدیم اور زمانه حال کے مفسر خدا کے بیٹوں سے اولاد حضرت شیث کي مراد لیتے هیں جو سچے خدا کي پرستش کرنے والے § تهے -اور جنهوں نے انسان کي بیٹیوں سے یعني قاین کي نا خدا پرست نسل کي دختروں سے راه و رسم شروع کي تهي *

اِن اخیر معنوں سے میں بالکل اتفاق رکهتا هوں مگر اُسکي تقریر یوں بیان کرتا هوں که خدا کے بیٹوں سے سچے ایمان والے اور خدا پرست آدمي مراد هیں اور آدمي کي بیٹیوں سے عوام‌الناس ناخداپرست آدمیوں کي بیٹیاں مراد هیں جن میں باهم شادي هونے کے سبب ناخدا پرست اور شریر اولاد پیدا هوئي *

یهه واقعه همکو نصیحت دیتا هی شادي کرنے کي ایک بڑے اصول پر که جب هم شادي کرني چاهیں تو همکو فریفته نهونا چاهیئے عورتوں کے حسن و جمال اور کرشمه و ناز پر بلکه فریفته هونا چاهیئے اُن کي اچهي خصلت اور سچے ایمان پر تاکه هماري اولاد بهي اگلوں کي

---

† نامه عبریان ۱۱ — ۷ دیکهو خروج ۴۰ — ۱۶ —
‡ باب ۷ — ۵ , ۹ , ۱۶ —
§ باب ۴ — ۲۶ —

اولاد کیطرح گمراہي اور خدا کے غضب میں مبتلا نہو ہمي واسطے خدا تعالی نے قران مجید میں ہمکو نصیحت کي ھی کہ " نکاح میں نہ لاؤ مشرک عورتوں کو جبتک کہ ایمان نہ لاویں اور بے شک ایک مسلمان لونڈي بہتر ھی مشرک عورت سے اور اگرچہ وہ تمکو اچھي لگے اور نہ نکاح کرو مشرک مردوں سے جب تک کہ ایمان نہ لاویں بے شک ایک مسلمان غلام اچھا ھی مشرک سے اور اگرچہ تمکو اچھا لگے وہ لوگ بلاتے ھیں دوزخ کي طرف اور اللہ بلاتا ھی جنت کي طرف اور بخشش کي طرف اپنے حکم سے اور بتاتا ھی اپنے حکم لوگوں کو شاید وہ چوکس ھوجاویں *

سورہ بقر آیت ۲۲۱ و لاتنکحوا المشرکت حتی یومن ولامۃ مومنۃ خیر من مشرکۃ ولو اعجبتکم ولاتنکحوا المشرکین حتی یومنوا ولعبد مومن خیر من مشرک ولو اعجبکم اولئک یدعون الی النار و اللہ یدعوا الی الجنۃ و المغفرۃ باذنہ و یبین آیتہ للناس لعلھم یتذکرون

۳ (روح میري) بشپ پٹرک صاحب † لکھتے ھیں کہ خدا کي روح سے یا تو بذریعہ اپنے پیغمبروں کے (جیسےکہ ادریس اور نوح) بات کرنا مراد ھی یا تمام انسانوں کے دلوں میں بات کا ڈالنا مراد ھی میرے نزدیک خدا کي روح سے انسان کے وہ جذبات مراد ھیں جن سے خدا کي اطاعت اور اُسکي محبت اور خواھش نفساني کے مٹانے پر انسان کو تحریک ھوتي ھی پس خدا نے کہا کہ یہہ حالت انسان کي ھمیشہ نہیں رھي بلکہ وہ اپني نفساني خواھشوں کا مطیع ھوجاتا ھی اسلیئے اُسکو ایک مہلت دیني چاھیئے کہ اُسمیں اپني شرارتوں سے باز آوے اور خدا کي طرف رجوع کرے *

(ھوں دن اُسکے سو اور بیس برس) ظاھرا معلوم ھوتا ھی کہ طوفان لانے اور انسان کے ھلاک ھونے کي یہہ مدت ھی یعني اگر اس عرصہ میں انسان خدا پرستي اختیار نہ کرینگے تو اُنپر طوفان کے ذریعہ سے خدا کا قہر نازل ھوگا چنانچہ حضرت نوح علیہ السلام اُنکو نصیحت کرتے رھے مگر اُنمیں سے کوئي ایمان نہ لایا جیسا کہ قران مجید سے پایا جاتا ھی *

علماء یہود کہتے ھیں کہ اس مقام میں اشارہ ھی کہ انسان کي خدا پرستي برست ھوگي حضرت موسی علیہ السلام کے آنے پر کیونکہ ایک سو بیس برس سے اشارہ ھی حضرت موسی کي عمر پر اور (بشجم) کے لفظ سے اشارہ ھی حضرت موسی کے نام پر اسطرح سے کہ جو عدد (بشجم) لفظ کے ھیں وھي عدد موسی کے نام کے ھیں جیسا کہ حاشیہ ‡ پر بیان ھوا ھی *

---

† تفسیر تذکرۃ جلد اول صفحہ ۲۰

‡ ب ۲ ش ۳۰۰ ج ۳ م ۴۰ | م ۴۰ و ۶ س ۶۰ ہ ۵ | ۳۴۵ ۳۴۵

۴ اِس ورس میں (نفیلیم) عبری لفظ هی تمام مترجموں نے بجاوہن اُس کا ترجمه کیا هی اصل لفظ کے یهه معني بهي کتاب اقدس میں آئے هیں مگر اِس مقام پر یهه معني مراد نهیں هیں بلکه یهاں یهه بیان کرنا چاهیئے که یهه لفظ نکالا گیا هی (نفل) سے جسکے معني گرنے کے هیں جبکه خدا تعالی نے قاین کي قرباني قبول نهیں کي تو وهاں کها گیا که گرایا یعني بگاڑا اُسنے اپنا منهه اِس سبب سے نفیلیم کے لفظسے وہ لوگ مراد لیئے جاسکتے هیں جو خدا کي نظر سے گرے هوئے هیں پس اسمقام پر اسکا ترجمه ناخدا پرست یا گنهگار لوگ یا اشقیا یا خدا کي نظر سے گرے هوئے لوگ کرنا چاهیئے اب معني ورس کے بهت صاف هوگئے" که اُن دنوں میں اور اُس کے بعدبهي زمین پر نا خدا پرست لوگ تهے جب خدا پرست لوگوں نے اُنکي بیٹیوں سے شادي کي تو اُنسے جبارین یعني شریر اور بےرحم اور نا خدا ترس اولاد پیدا هوئي اس مضمون کو همارے قران مجید نے بهت صفائي سے بیان کیا هی جهاں کها هی که "نهیں پیدا هونگے اُنسے مگر کافر بدکار *

اس مقام سے همکو نصیحت پکڑني چاهیئے که ما کي برائي اور اُس کي بد تربیت اولاد کے حق میں کس قدر بد اثر رکهتی هی پس اگر هم اپني اولاد کا برخوردار اور نیک هونا چاهتے هیں تو همیشه همکو نیک خصلت اور صاحب ایمان اور تربیت یافته عورتوں کي طرف رغبت کرني چاهیئے اور کسي کے حسن و جمال پر جو مثل موسم بهار کے جلد خزاں میں آنے والا هی هرگز فریفته هونا نه چاهیئے *

۶ (تاسف کیا) جو که کتاب هاے اقدس کے اکثر مقاموں سے پایا جاتا هی که انسان کا نیک کاموں میں مشغول رهنا باعث رضامندي اور خوشنودي خدا تعالی کا هوتا هی اور بدکاموں میں مبتلا هونے سے خدا تعالی ناراض هوتا هی اب که انسان نے بد کاریاں اختیار کي تهیں اس لیئے اس مقام پر کها گیا که خدا نے تاسف کیا اور اپنے دل میں غصه کیا یعني اُس کي بد کاریوں سے ناراض هوا *

† سٹیک هوس صاحب نے ایسے مقاموں پر جهاں خدا تعالی کي نسبت ایسي باتیں کهي گئیں هیں جیسي انسانوں کي نسبت کهي جاتي هیں نهایت عمده گفتگو کي هی اور وہ گفتگو هم مسلمانوں کے مذهب کے بالکل مطابق هی اِس لیئے اس مقام پر اُس کو لکهتا هوں وہ کهتے هیں که " جبکه مقدس کتابوں میں خدا کا ذکر هوتا هی تو اُس سے آنکهیں هاتهه پاؤں منسوب کیئے جاتے هیں نه اِس غرض سے که اِن اعضا میں سے کوئي عضو بموجب لفظي مراد اُس لفظ کے خدا میں هی بلکه معني یهه هیں که اُن تمام کاموں کے کرنے پر جن کے کرنے کے لیئے همکو یهه اعضا بطور آلت کے دیئے گئے هیں وہ قادر هي یعني انسانوں سے

† تفسیر ڈاٸلي جلد ۱ صفحه ۲۱ *

وہ گفتگو کرسکتا ہی ایسی خوبی سے کہ گویا اُس کی زبان یا منہہ ہی اور جو کچھہ ہم کرتے ہیں یا کہتے ہیں اُس سب کو جان اور پہچان سکتا ہی ایسی ہی کاملیت سے کہ گویا اُس کی آنکھیں اور کان ہیں اور ہم تک رسائی کرسکتا ہی ایسی خوبی سے کہ گویا اُس کے ہاتھہ اور پاؤں ہیں علی ہذالقیاس مقدس کتاب میں خدا کی نسبت اکثر ایسا بیان ہو ہی کہ ایسی قسم کے جذبات جو ہم اپنے آپ میں دیکھتے ہیں گویا اُس میں بھی ہیں مثلاً خفا اور خوش ہونا محبت اور نفرت کرنا افسوس اور رنج کرنا وغیرہ مگر غور کرنے پر ہم یہہ نہیں خیال کرسکتے ہیں کہ ان جذبوں میں سے کوئی جذبہ لفظی مراد سے الہیہ حقیقت پر اثر کرسکتا ہی اس لیئے مراد یہہ ہی کہ شریر لوگوں کو وہ اس طرح سے سزا دیگا کہ گویا اُس کی طرف جذبہ غصہ کا ہوا اور نیک کو اس طرح پر بیشک انعام دیگا جیسے کہ ہم اُن لوگوں کو دیتے ہیں جن سے ہمکو ایک خاص محبت ہی اور یہہ کہ جب وہ اپنی مخلوقات میں کبھی تبدیلی کا ہونا خواہ واسطے اُن کی بہتری یا بدتری کے مناسب سمجھے تو اُن کے ساتھہ جو اُس کے عہد و پیمان ہیں اُن میں ایسی طرح سے تبدیلی کریگا کہ گویا اُس نے حقیقت میں افسوس کیا یعنی اپنے دل کو تبدیل کیا پس یہہ بات بطور تمثیل اور مشابہت کے استعمال کی جاتی ہی اور انسانوں کی خاصیت اور جذبوں کو خدا سے منسوب کیا جاتا ہی پس جبکہ اُس کو افسوس کرنے والا یا رنجیدہ بیان کیا جاتا ہی تب اُس سے مراد یہہ نہیں ہوتی کہ اُس نے کوئی شی کہ جس سے اُس کو پہلے واقفیت نہ تھی اپنی پریشانی پیدا کرنے کے لیئے اب معلوم کی کیونکہ شروع ہی سے خدا پر اُس کے تمام کام ظاہر ہیں بلکہ صرف یہہ مراد ہوتی ہی کہ اُس نے اپنے چلن کو بلحاظ انسانوں کے تبدیل کیا جبکہ انسانوں کی طرف سے اُن کے چلن جانب خدا میں تبدیل آئے ٹھیک اسی طرح سے خدا کی طرف سے عمل میں آتا ہی جیسے کہ ہم کیا کرتے ہیں جبکہ ایسے ایسے جذبوں اور محبت کی تبدیلیوں سے ہمارے دل میں حرکت ہوتی ہی " *

۷ (متاؤں آدمی کو) اس مقام پر یہہ بحث ہی کہ انسان نے خدا کا گناہ کیا تھا اس لیئے طوفان کا اُس پر غضب نازل ہوا مگر حیوانات کسی گناہ کے مجرم نہ تھے اُن کی پیدایش سے جو غرض تھی وہ سب پوری ہوتی تھی پھر وہ حیوانات کیوں اس غضب میں شامل ہوئے *

† سٹیک ہوس صاحب اس مقام پر بہت چستی سے یہہ لکھتے ہیں کہ " جو کہ یہہ عام طوفان تھا اور اُن حیوانات کا زندہ بچا لینا بغیر ایک معجزہ کے ناممکن تھا پس اگرچہ وہ بے گناہ تھے تو بھی کسی قدر بسبب اس کے کہ انسان کے استعمال میں آتے تھے انسان

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۲۳ —

کي بد ذاتي کے پیدا ہونے کے جزو تھے اُن سب کو اسی منشا سے کہ گناہ کي بد خاصیت اور خدا کي اُس سے نفرت ظاہر ہو برباد کرنا منظور تھا کیونکہ طوفان کے بھیجنے میں خدا تعالے کي بڑي حکمت گنہگاروں کو سزا دینے سے اس قدر نہ تھي جس قدر کہ اپنے قہر کي دائمي یادگاري چھوڑنے سے تھي تاکہ جس سے آیندہ زمانہ کے لوگوں کو اس قسم کي خرابیوں سے باز رکھے کیونکہ حواري بھي تمام اپني قوموں متعلقہ زمانہ قدیم سے یہي نتیجہ نکالتے ہیں چنانچہ وہ یہہ کہتے ہیں کہ " خدا نے † گنہگار فرشتوں پر رحم نہ کیا بلکہ جہنم میں ڈالا اور قدیم ‡ دنیا پر بھي رحم نہ کیا بلکہ ناخدا پرستوں پر طوفان لایا اور § شہروں سدوم اور عمورا کو خاکستر کرکے بربادي کي سزا دي یہہ باتیں اُن لوگوں کے لیئے نمونہ ہیں جو بعدہ ناخدا پرست رہے یعني گو وہ اس زندگي میں بچ جاویں لیکن خدا نے ظالم کے لیئے روز قیامت پر سزا منحصر رکھي ہی *

|| علماء یہود یہہ بات کہتے ہیں کہ اُس زمانہ کے حیوانات بھي بدکار تھے یعني اپني غیر جنس کے ساتھہ نر و مادہ کي طرح رہتے تھے اس لیئے خدا نے اُن پر بھي عذاب کیا مگر اسپر یہہ سوال ہوتا ہی کہ اگر یہہ بات صحیح بھي ہو تو بھي حیوانات جو گناہگار ہونے کے لایق نہیں اس فعل سے بھي (جو قیاس سے باہر ہی) کیونکر مجرم ہوسکتے تھے *

غرضیکہ یہہ دونوں گفتگوئیں ایسي ہیں کہ کتاب اقدس کے مطلب کو بخوبي روشني میں نہیں لاتیں میں یہہ کہتا ہوں کہ اللہ تعالی نے انسان کو بسبب اُس کے گناہوں کے ایک قہر سے برباد کرنا چاہا تھا اور یہہ بات بھي اُس نے چاہي تھي کہ وہ شان قہر کي بطور نیچر کے یعني قدرت کے قاعدہ پر ظاہر ہو کہ پاني کي طغیاني سے جو نیچر کے قاعدہ پر ہلاک کرنے والا تمام زمین کے رہنے والوں ذي روح کا ہی انسان ہلاک کیا جاوے پس پاني کي طغیاني ہوئي اور اُس نے تمام اُن چیزوں کو جو نیچر کے قاعدہ پر پاني سے ہلاک ہونے والي تھیں ہلاک کیا حیوانات اور اسي طرح نباتات کے برباد ہونے سے جو در حقیقت گنہگار ہونے کے قابل نہ تھے خدا پر کیا الزام آسکتا ہی کیا اُس عادل مطلق پر اِسبات سے ظلم کي نسبت کي جاسکتي ہی ؟ (جبکہ ہم ایک ذرہ بھي اُس کي حکمت کے کاموں پر پے نہیں لیجاسکتے ہیں) ظلم کے معني ہیں دوسرے کے حق کو تلف کرنا تمام مخلوقات کا جو خدا نے پیدا کي خدا پر کچھہ حق نہیں ہی بجز اُس کے جسکا خود اُس نے اپنے نبیوں کي

---

† ۲ پطرس ۲ — ۴ —

‡ ۲ پطرس ۲ — ۵ —

§ ۲ پطرس ۲ — ۶ —

|| دیکھو تفسیر رشي —

معرفت وعدہ کرلیا ہی پس اُسنے جو تمام حیوانات کو ایک نہنچر کے قاعدہ پر ہلاک کردیا کس دوسرے کے حق کو اُسنے تلف کردیا جس سے اُسکي طرف ظلم کي نسبت کي جاوے تمام دنیا اُسیکا مال اور اُسیکا حق ہی اگر وہ سب کو برباد کردے تو اور اگر سب کو نہال کردے تو وہ اپنے مال کا مالک ہی جو چاہے سو کرے اور جو کرے وہ اُسکو سزاوار اور اُسکا عین اِنصاف ہی اُس کے کسي فعل سے ظلم کا ہونا ممکن ہي نہیں کیونکہ وہاں کسي دوسرے کے حق کا وجود ہي نہیں ہی جس میں تصرف کرنے سے ظلم کا اِطلاق ہوسکے تمام حیوانات اور نباتات کے برباد کرے میں جو اصلي حکمت اُس حکیم مطلق نے رکھي ہو وہ ہماري ناچیز عقل میں نہیں آ سکتي مگر ظاہرا جو معلوم ہوتي ہی وہ یہي ہی کہ اُس قہار نے اپنيشان قہاري دیکھانے کو حیوانات بھي اِنسان کے ساتھہ برباد کردیئے تاکہ لوگ جان لیں کہ جب اُس قہاري کي شان قہار کا ظہور ہوتا ہی تو اُس سے بجز اُن لوگوں کے جن پر وہ خاص رحم کرے اور کوئي زمین کے رینگنے والوں سے ہوا کے اُوڑنے والوں تک بچ نہیں سکتا *

به تہدید گر بر کشد تیغ حکم * * بمانند کر و بیاں صم و بکم
و گر در دہد یک صلائے کرم * * عزازیل گوید نصیبي برم

۸ (نوح نے پائي رحمت) اِس ورس میں حضرت نوح نے جو احکام الہي اپنے زمانہ کے لوگوں کو سنائے اُنکا کچہہ بیان نہیں ہی حالانکہ سینٹ پیٹر کے نامہ ۲ باب ۲ ورس ۵ سے ہم پاتے ہیں کہ حضرت نوح علیہ السلام نیکي کے وعظ کرنے والے تھے اِس لیئے † بشپ ولسن صاحب لکھتے ہیں کہ " اگر بذریعہ سینٹ پیٹر کے اُسي روح نے جس نے موسی کو خبر دي ہمکو اِطلاع ندي ہوتي کہ نوح نیکي کا واعظ تھا تو ہمکو اِسبات کي اِطلاع نہوتي اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ موسی کے اس مختصر بیان میں بہت سي باتیں بیان نہیں کي گئي ہیں " غرضکہ اس بات کو یاد رکھنا چاہیئے کہ علماء مسیحي بھي اس بات کے قایل ہیں کہ حضرت موسی علیہ السلام کي کتاب میں گذشتہ واقعات کا مختصر بیان ہوا ہی اسکا نتیجہ یہہ ہی کہ اگر وحي کي زبان سے اُس زمانہ کا ہمکو اور کوئي ایسا حال معلوم ہو جو توریت مقدس میں مذکور نہو تو اُس پر اِس وجہہ سے کہ وہ توریت مقدس میں نہیں ہی کچہہ اعتراض نہیں ہوسکتا *

۱۵ (ہاتہہ ‡) شکفورڈ صاحب لکھتے ہیں کہ یہودي اُس پیمانہ کو جسے یہاں ہاتہہ کرکر تعبیر کیا ہی تین قسم کا اِستعمال کرتے تھے اول عام پیمانہ جو قریب ڈیڑہ فیٹ کے ناپ

---

† تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۲۳ —
‡ تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۲۳ —

میں تھا دوم مقدس پیمانه جو عام پیمانه سے دوگنا تھا تیسرے ریاضي کا پیمانه جو قریب نو فیت کے تھا کشتي کو عام پیمانه سے ناپنا چاهیئے عام پیمانه اِتنا بڑا هوتا تھا جسقدر ایک آدمي کا هاتھه کہني سے بیچ کي اُنگلي کے سرے تک اگر هم موسیٰ کے عهد کے اِنسانوں کے قد و قامت کو اب کے آدمیوں کي نسبت زیادہ بڑا سمجھیں تو هم عام پیمانه کو جیسا که اب هم اُس کو شمار کرتے هیں اُس سے کچھه زیادہ بڑا سمجھیں اور اگر ایسا نکریں تو کشتي کا ٹھیک ناپ طول میں چار سو پچاس فیت اور عرض میں پچھتر فیت اور بلندي میں پینتالیس فیت هوگا اور نہایت عمدہ مورخ عموماً اِسبات پر اتفاق کرتے هیں که سب انسانونکا عام قامت همیشه ایسا هي هوا هی جیساکه وہ اب هی *

وزن کشتي کا علماے عیسائي نے اس طرحپر قرار دیا هی که " عام هاتھه کو اٹھارہ انچھه شمار کرنے سے کشتي بیالیس هزار چار سو تیرہ ٹن بوجھه اُٹھانے کے قابل تھي (ایک ٹن اٹھائیس من کا هوتا هی) اول قسم کا جہاز دو هزار دو سو اور دو هزار تین سو ٹن کے درمیان میں بوجھه اُٹھاتا هی اِس سبب سے وہ کشتي زمانه حال کے بڑے بڑے جہازوں میں سے اٹھارہ جہاز کے برابر تھي اور اُس میں بیس هزار آدمي معه ذخیرہ چھه مہینے کے علاوہ اٹھارہ سو توپوں کے اور تمام لوازمات جنگ کے آ سکتے تھے پس نوح کي کشتي نہایت بڑا جہاز تھا جیسا کبھي دنیا میں نہیں بنا هم اُس کے آٹھه شخصوں اور قریب دو سو یا دو سو پچاس چار پاؤں کے جوڑوں کے (یہه تعداد بموجب بفون صاحب کے تمام مختلف قسموں جانوروں کي هی) اور تمام خوراک وغیرہ بارہ مہینے کے خرچ کے لایق اُٹھانے کے قابل هونے میں کیا کچھه شک کرسکتے هیں ؟ *

۱۸ (اپنے عهد کو) یہه پہلا مقام هی جہاں عهد وپیمان کا ذکر کتاب مقدس میں آیا هی مگر جو الفاظ یہاں استعمال هوئے هیں اُن سے معلوم هوتا هی که یہه نیا عهد نہیں هی بلکه جو عهد و پیماں پہلے سے هو چکا تھا وهي عهد و پیمان نوح سے قایم هوا هی کیونکه یہاں کہا هی که میں اپنا عهد قایم کرونگا جس سے وجود عهد کا پہلے سے پایا جاتا هی اب غور کرنا چاهیئے که وہ پہلا عهد و پیمان کیا تھا کتاب مقدس سے پہلا عهد و پیمان وهي پایا جاتا هی جہاں کہا هی که لولاد † اُس کي شیطان کے سر کے تاک میں رهے گي حضرت نوح کي قریباً تمام اُمت بدکار اور ناخدا پرست هوگئي تھي جب الله تعالیٰ نے اُنکا برباد کرنا چاها تو حضرت نوح کو اپنا وہ عهد یاد دِلایا که میں اپنا عهد تیرے ساتھه قایم کرونگا یعني تیري اولاد میں سے ایسے لوگ پیدا هوں گے جو اُس پرانے اژدهے قدیم دشمن پر فتح مند هونگے *

---

† پیدایش ۳ = ۱۵ =

۱۹ (سب جاندار سے ہر قسم سے دو) بشپ کتبر صاحب کہتے ہیں کہ یہاں یہہ مراد ہی کہ کم سے کم دو یعني ہر قسم کے نر و مادہ ضرور ہوں ہمارے ہاں کے علماء بھي یہي مراد لیتے ہیں کہ دو سے ایک نر اور ایک مادہ مراد ہی اور یہہ مراد نہیں ہی کہ ہر قسم کے دو دو بلا لحاظ نر و مادہ کے لے لیئے جاویں چنانچہ تفسیر کبیر میں اس مطلب کو وضاحت سے لکھا ہی *

تفسیر کبیر
اسلکہ من کل زوجین من الحیوان الذي یحضرہ فی الوقت لکي لاینقطع نسل ذلک الحیوان و کل واحد منہما زوج لاکمایقولہ العامۃ ان الزوج ہوا لاثنان روي انہ لم یحمل الاما یلد ویبیض وقري من کل بالتنوین اے من کل امۃ زوجین واثنین تاکید و زیادہ بیان —

۲۰ (دو سب سے آویں پاس تیرے) بشپ پیٹرک صاحب کہتے ہیں کہ "پہلے ورس میں خدا تعالی نے کہا تھا کہ تو کشتي میں ہر قسم کے دو کو داخل کیجیو جس بات کو نوح نے ناممکن سمجھا ہو کیونکہ وہ اُن سب کو کیونکر جمع کرسکتا تھا اس لیئے اس مقام پر ان الفاظ سے کہ وہ تیرے پاس آئینگے یہہ منشاء ہی کہ گویا خدا کي حفاظت یا تدبیر سے جس نے اُنہیں بلایا اور کشتي کي طرف لے گیا *

۲۲ (ویساهي کیا) قرآن مجید سے ہمکو معلوم ہوتا ہی کہ جب حضرت نوح نے کشتي بنانی شروع کي تو جو لوگ اُن پر گذرتے تھے اُن سے ٹھٹھا کرتے تھے حضرت نوح فرماتے تھے کہ اگر تم ہم سے ٹھٹھا کرتے ہو تو ہم تم سے ٹھٹھا کرتے ہیں جیسے تم ٹھٹھا کرتے ہو اب آگے جان لوگے کہ کثیر آتا ہی عذاب کہ رسوا کرے اُس کو اور اوترتا ہی اُس پر عذاب ہمیشہ کا † سٹیک ہوس صاحب لکھتے ہیں کہ یہہ کام جو حضرت نوح نے کیا

سورہ ہود آیت ۳۸ و ۳۹ و یصنع الفلک کلما مر علیہ ملا من قومہ سخروا منہ قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیہ عذاب یخزیہ و یحل علیہ عذاب مقیم —

صرف بڑي لاگت کا اور محنت طلب هي نہ تھا بلکہ سب لوگ اُس کام کو حمق اور لغو سمجھتے تھے خاص کر ایسي حالت میں جبکہ لوگوں نے بہت سے برسوں تک تمام دنیا کے کارخانوں کو سابق دستور اور بر امن پایا تھا *

† تفسیر ڈائلي جلد ۱ صفحہ ۳۴ —

ساتواں باب

۱ نوح کا معہ اپنے گھرانے اور جانداروں کے جوڑے کے کشتی میں داخل ہونا ۱۷ طوفان کا آنا اور پانی کا بڑھنا اور دیر تک ٹھہرنا —

توریت مقدس

(۱) ویومر یہوہ الوہیم لنوح بوا اتہ وکل بیتخ ال ہتبہ کی اتخ رایتی صدیق لفنی بدور ہزہ *

(۲) مکل ہبہمہ ہطہورہ تقح لخ شبعہ شبعہ ایش و اشتو و من ہبہمہ اشر لو طہورہ ہو شنیم ایش و اشتو *

(۳) گم معوف ہشمیم شبعہ شبعہ ذکر و نقبہ لحیوت زرع عل پنی کل ہارص *

۱ اور کہا اللہ نے نوح کو آ † تو اور سب گھر تیرا کشتی میں کہ ‡ تجھکو دیکھا میں نے صدیق اپنے سامنے اس زمانہ میں —

۲ سب § چوپائے پاک سے لے تو اپنے واسطے سات سات نر اور اس کی مادہ اور اس چوپائے سے || جو نہیں پاک ہیں وہ دو نر اور اس کی مادہ —

۳ لیکن اڑنے والے آسمانوں سے سات سات نر و مادہ واسطے زندہ رہنے تخم کے اوپر منہہ تمام اس زمین کے —

---

† ۷ — ۷ و ۱۳ متی ۲۴ — ۳۸ لوک ۱۷ — ۲۶ عبرانیوں ۱۱ — ۷ ۱ پیٹر ۳ — ۲۰ ۲ پیٹر ۲ — ۵ —

‡ باب ۶ — ۹ زبور ۳۳ — ۱۸ و ۱۹ امثال ۱۰ — ۹ ۲ پیٹر ۲ — ۹ —

§ باب ۷ — ۸ احبار ۱۱ —

|| احبار ۱۰ — ۱۰ حزقیل ۴۴ — ۲۳ —

توریت مقدس

(۴) کِي لِيَمِيم عُود شِبعَه آنُخِي مَمطِير عَل هَاآرِص اَربعِيم يوم وِ اَربعِيم لَيلَه وَمَحِيتِي ايت كُل هَيقُوم آشِر عَسِيتِي مَعَل فِينِي هَادَامَه *

۴ کیونکہ دنوں بعد سات کے میں مینہہ برسانے والا ہوں اوپر اُس زمین کے چالیس ‡ دن اور چالیس رات اور مٹادونگا میں تمام اس موجود کو جو بنایا میں نے اوپر منہ اُس زمین کے ۔

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

۴ † و یصنع الفلک و کلما مر علیه ملاء من قومه سخروا منه قال ان تسخروا منا فانا نسخر منکم کما تسخرون فسوف تعلمون من یاتیه عذاب یخزیه و یحل علیه عذاب مقیم *

اور نوح کشتی بنا رہے تھے اور جب وہاں سے نوح کی قوم کے سردار جاتے تو اُن سے ہنسی کرتے نوح نے کہا کہ اگر تم ہم سے ہنستے ہو تو ہم تم سے ہنستے ہیں جیسے کہ تم ہنستے ہو اب جان لوگے کس پر آتا ہے عذاب جو رسوا کرے اُس کو اور اُترتا ہے اُس پر عذاب ہمیشہ کا ۔

توریت مقدس

(۵) وَیَعَس نُوَح كِكُل اَشِر صِوَهُو يَهوَه *

(۶) وِنُوَح بِن شِش مِاوت شَنَه وِهَمَبُول هَيَه مَيِم عَل هَاآرِص *

۵ اور کیا نوح نے مانند سب کے جو سمجھایا اُس کو اللہ نے ۔

۶ § اور نوح تھا پیدا ہوا چھہ سو برس کا کہ طوفان ہوا پانی کا اوپر اُس زمین کے ۔

توریت مقدس

(۷) وَيَبو نُوَح وبِنَاو وِاِشتُو وِنشِي بِنَاو اِتُّو اِل هَتِبَه مِفنِي مي هَمَبُول *

۷ ¶ اور آیا نوح اور بیٹے اُس کے و عورت اُس کی و عورتیں بیٹوں اُس کے کی ساتھہ اُس کے کشتی میں بوجہہ پانی طوفان کے ۔

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۷ ‖ قال ابن عباس رضی الله عنه کان فی السفینة نوح و امرأته و ثلث بنیه سام و حام و یافث و ثلثة نسوة لهم *

حضرت ابن عباس نے کہا کہ کشتی میں نوح اور اُن کی بیوی اور تین بیٹے سام اور حام اور یافث اور تینوں اُن کی عورتیں تھیں ۔

† سورۂ ہود آیت ۳۷ ۔ ۳۹ ۔ ‡ باب ۷ ۔ ۱۲ و ۱۷ [illegible]
§ باب ۹ ۔ ۲۳ [illegible] ‖ تفسیر کبیر [illegible]
¶ باب ۷ ۔ ۱ ۔

توریت مقدس

(۸) من ہبہمہ ہطہورہ ومن ہبہمہ اشر اینِنہ
طہورہ ومن ہعوف وکل اشر رمس عل ہادمہ *

(۹) شنیم شنیم باو ال نح ال ہتبہ زکر ونقبہ
کاشر صوہ الوہیم ایت نح *

(۱۰) ویہی لشبعت ہیمیم ومی ہمبول ہیو
عل ہارض *

۸ چوپائے پاک سے اور چوپائے سے جو نہیں ہیں پاک اور اُڑنے والے سے اور سب سے جو رینگتے ہیں اوپر زمین کے —

۹ دو دو آئے پاس نوح کے کشتی تک نر و مادہ جیسا سمجھایا تھا خدا نے نوح کو —

۱۰ † جب ہوئے سات دن تو پانی طوفان کا ہوا اوپر اُس زمین کے —

توریت مقدس

(۱۱) بشنت شش معوت شنہ لحیی
نح بحدش ہشنی بشبعہ عشر یوم لحدش
بیوم ہزہ نبقعو کل معینوت تہوم ربہ
وارُبت ہشمیم نفتحو *

۱۱ بیچ سنہ چھہ سو برس زندگی نوح میں مہینے دوسرے میں سترھویں دن بیچ مہینے کو بیچ اس دن کے § پھوٹ گئے سب چشمے لجہ عظیم کے اور || کھڑکیاں آسمانوں کی کھل گئیں —

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

۱۱ ‡ ففتحنا ابواب السماء بماء منهمر و فجرنا الارض عيونا فالتقى الماء على امر قد قدر *

پھر کھول دیئے ہمنے دروازے آسمان کے پانی کی ریل سے اور بہا دیئے ہمنے زمین کے چشمے پھر مل گیا پانی ایک کام پر جو ٹھہر چکا تھا —

---

† (ترجمہ انگریزی) بعد سات دن کے (اور ترجمہ) ساتویں دین پر —
‡ سورۃ قمر آیت ۱۱ — ۱۲ —
§ باب ۸ — ۲ امثال ۸ — ۲۸ حزقیل ۲۶ — ۱۹ —
|| (اور ترجمہ) طوفان کے دروازہ باب ۱ — ۷ ۸ — ۲ زبور ۷۸ — ۲۳ —

توریت مقدس

(۱۲) وَیِہِي ہَگِشِم عَل ہَآرِص اَربَعِیم یوم و اَر بَعِیم لَیلَہ *

۱۲ † اور تھا مِنہہ اوپر اُس زمین کے چالیس دن اور چالیس رات –

توریت مقدس

(۱۳) بعصم ہَیوم ہَزِہ بآ نُح و شِم وِحم و یفت بنِي نُح واشت نُح وشلشت نشِي بنَاو اتّم ال ہتبہ *

(۱۴) ہمہ وکُل ہَحَیہ لَمِینَہ وکُل ہَبہمہ لَمِینَہ وکُل ہَرِمِس ہَرُمِس عَل ہَآرِص لمینیہو وکُل ہَعُوف لَمِینہو کُل صِفُور کل کَنَف *

۱۳ بیچ اُسي دن کے || آیا نوح اور شیم اور حام اور یافت بیٹے نوح کے اور عورت نوح کي اور تین عورتیں بیٹوں اُس کے کي ساتھ اُن کے ساتھ کشتي میں –

۱۴ ¶ وے اور سب جاندار اپني قسم اور سب چارپائے اپني قسم کے اور سب رینگنے والا جو رینگتا هی اوپر زمین کے اپنے جنس کے اور سب اُڑنے والا اپنے جنس کے سب چڑیا * سب ذي جناح –

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

۱۳ ‡ قال ابن عباس رضي الله عنه کان في السفینة نوح و امرته و ثلث بنین سام و حام و یافث و ثلثه نسوہٴلهم *

۱۴ و ۱۵ و ۱۶ § اسلکه من کل زوجین من الحیوان الذي یحضره في الوقت اثنین الذکر والانثی لکی لاینقطع نسل ذالک الحیوان روي انه لم یحمل الا ما یلد و یبیض و قري من کل بالتنوین ای من کل امة زوجین *

حضرت ابن عباس نے کہا کہ کشتي میں نوح اور اُنکي بیوي اور تین بیٹے سام اور حام اور یافث اور تین اُن کي عورتیں تهیں –

بٹھا لے اُس کو هر جوڑي حیوان میں سے جو حاضر هو اُس کے پاس اُس وقت میں دو ایک نر ایک مادہ تاکہ نہ جاتي رہے نسل اس حیوان کي اور کہا گیا هی کہ اُنہوں نے نہیں بٹھایا مگر اُن کو جو بچہ دیتے تھے اور انڈہ دیتے تھے اور قرن بھي آیا هی کہ هر قسم میں سے جوڑا بٹھوا لیا تھا –

---

† باب ۷ — ۴ و ۱۷ –

‡ تفسیر کبیر –

§ تفسیر کبیر –

|| باب ۷ — ۱ و ۷ ۹ – ۱۸ عبرانیان ۱۱ – ۷ ا پطرس ۳ – ۲۰ ۲ پطرس ۲ – ۵ –

¶ باب ۷ – ۲ و ۳ و ۸ و ۹ –

* (ترجمہ انگریزي) هر قسم –

توریت مقدس

(۱۵) ویابوأو ال نوح ال هتیبه شنیم شنیم مکل
هبسر اشربو روح حییم *

(۱۶) وهبیم زخر و نقبه مکل بسر باو کاشر صوه
اتو الوهیم ویسگر یهوه بعدو *

(۱۷) و یهي همبول اربعیم یوم عل هارص ویربو
همیم و یسأو ایت هتیبه و ترم معل هارص *

(۱۸) ویگبرو همیم و یربو ماد عل هارص و تلخ
هتیبه عل فني همیم *

(۱۹) و همیم گبرو ماد ماد عل هارص و یخسو
کل هحریم هگبهیم اشر تحت کل هشمیم *

(۲۰) حمش عسره امه ملمعله گبرو همیم
و یخسو هحریم *

۱۵ اور † آئے پاس نوح کے کشتي میں دو دو سب اجسام جو رکھتے تھے روح زندگي کي —
۱۶ اور آنے والے نر و مادہ ہر جسم سے آئے ‡ جیسا کہ سمجھایا اُس کو خدا نے اور بند کیا اللہ نے بعد اس کے —
۱۷ § اور تھا طوفان چالیس دن اوپر اُس زمین کے اور بڑھا پاني اور اُٹھا لیا کشتي کو اور بلند ہوا اوپر سے زمین کے —
۱۸ اور زور شور کا ہوا پاني اور بڑھا بہت اوپر اُس زمین کے ‖ اور چلی کشتي اوپر سطح پاني کے —
۱۹ اور پاني کا زور ہوا بہت بہت اوپر اُس زمین کے ¶ اور چھپا دیا سب پہاڑوں اونچوں کو جو تھے نیچے آسمانوں کے —
۲۰ پندرہ ہاتھ اوپر بڑھ گیا پاني اور چھپا دیا پہاڑوں کو —

† باب ۶ — ۲۰ —　‡ باب ۷ — ۲ و ۳ —　§ باب ۷ لغایۃ ۴ و ۱۲ —
‖ زبور ۱۰۴ — ۲۶ —　¶ زبور ۱۰۴ — ۶ — یرمیاہ ۳ — ۲۳ —

توریت مقدس

(۲۱) وَیِگوَع کُل بَسَر هَروِمیس عَل هَآرِص لعوف وَبَبِهمَه وَبَحَیَه وَبکل هَشِرِص هشرِص عَل هَآرِص وِکُل هَاَدم *

(۲۲) کُل اَشِر نِشمَت رُوح حَیّیم بَاَپاو مِکُل اَشِر بِحَرِبَه مِتُو *

۲۱ † اور مرگیا سب جسم جو چلتا اوپر اُس زمین کے معہ اُڑنے والے اور معہ چوپائے اور معہ جانور اور معہ سب رینگنے والے کے جو رینگتا اوپر اُس زمین کے اور سب وہ آدمی ـ

۲۲ ‡ سب جو کہ سانس روح زندگی کی اُس کی ناک میں تھی هر ایک سے جو تھا خشکی میں مرگیا ـ

توریت مقدس	مطابقت قران مجید اور حدیث سے
(۲۳) وَیِمَح اِیت کُل هَیقُوم اَشِر عَل پِنیِ هَادَمَه مَاَدم عَد بِهِمَه عَد رِمِس وَعَد عُوف هَشَمیم وَیِمَحُو مِن هَآرِص وَیِشَار اَخ نُح وَاَشِر اِتّو بَتَیبَه *	۲۳ § فانجیناه و من معه فی الفلک المشحون ثم اغرقنا بعد الباقین *
۲۳ اور مٹا دیا تمام اُس موجود کو جو تھا اوپر منہہ اُس زمین کے آدمی سے چوپایوں تک رینگنے والے تک اور اُڑنے والے آسمانوں تک اور مٹ گئے اُس زمین سے اور بچ گیا ¶ فقط نوح اور جو تھا اُس کے ساتھ کشتی میں ـ	‖ فانجیناه و اصحب السفینة و جعلناها ایتا للعالمین *
	پھر بچادیا ھمنے اُس کو اور جو اُس کے ساتھ تھے اُس بھری کشتی میں پھر ڈبادیا ھمنے بعد کو اُن رھے ہوؤں کو ـ
	پھر بچادیا ھمنے اُس کو اور کشتی والوں کو اور کیا ھمنے اُس کو نشانی واسطے جہان والوں کے ـ

---

† باب ۶ ـ ۱۳ و ۱۷ باب ۷ ـ ۴ ایوب ۲۲ ـ ۱۶ متی ۲۴ ـ ۳۹ لوک ۱۷ ـ ۲۷ ۲ پیٹر ۳ ـ ۶ ـ

‡ باب ۲ ـ ۷ (ترجمہ انگریزی) دم زندگی کا ـ

§ سورۂ شعری آیت ۱۱۸ الی ۱۱۹ ـ

‖ سورۂ عنکبوت آیت ۱۵ ـ

¶ ۱ پیٹر ۳ ـ ۲۰ ۲ پیٹر ۲ ـ ۵ و ۳ ـ ۶ ـ

† و لقدنا دینا نوح فلنعم المجیبون و نجیناہ و اهله من الکرب العظیم و جعلناہ ذریته هم الباقین و ترکنا علیه فی الاخرین سلام علی نوح فی العالمین انا کذالک نجزالمحسنین انه من عبادنا المومنین ثم اغرقنا الاخرین *

‡ فانجیناہ والذین معه فی الفلک و اغرقنا الذین کذبوا بایاتنا انهم کانو قوما عمین *

§ فنجیناہ و من معه فی الفلک و جعلناهم خلایف و اغرقنا الذین کذبوا باینا فانظر کیف کان عاقبة المنذرین *

اور همکو پکارا تھا نوح نے سو کیا اچھے پہونچنے والے پکار پر هیں اور بچادیا همنے اُس کو اور اُس کے گھر کو اُس بڑے گھبراهٹ سے اور رکھی همنے اُس کی اولاد هي رہ جانے والی اور چھوڑا همنے اُس پر پچھلے لوگوں میں کہ سلام هی نوح پر سارے جہان والوں میں هم اسي طرح بدلا دیتے هیں نیکي والوں کو وہ هی همارے بندوں ایمان والوں میں سے پھر ڈوبا دیا همنے دوسروں کو —

پھر همنے بچالیا اُس کو اور جو اُس کے ساتھہ تھے کشتي میں اور غرق کیئے جو جھٹلاتے تھے هماري آیتیں وہ لوگ تھے اندھے —

پھر همنے بچادیا اُس کو اور جو اُس کے ساتھہ تھے کشتي میں اور اُن کو قایم کیا جگھہ پر اور ڈوبا دیئے جو جھٹلاتے تھے هماري باتیں سو دیکھہ آخر کیا هوا جنکو ڈرایا تھا —

توریت مقدس

(۲۴)　وَیِّگبِّرو هَمَّیِم عَل هَارِص حَمِشِّیم وُمیَاَت

یُوم *

۲۴　|| اور بڑھا رها پاني اوپر اُس زمین کے پچاس اور سو دن —

---

† سورہ صافات آیت ۷۵ — ۸۳ —

‡ سورہ اعراف ۷ آیت ۶۴ —

§ سورہ یونس ۱۰ آیت ۷۳ —

|| باب ۸ — ۳ و ۴ کو مطابق کرو اسي باب کے ورس ۱۱ سے —

تفسیر

۲ (سات سات) سب مفسروں کي یہہ راے هی که سات سات سے سات سات جوڑے مراد هیں پہلے ورسوں میں اور اگلے ورسوں میں جو ایک ایک جوڑہ یعني ایک نر و ایک مادہ کے لینے کا بیان هی وہ صرف بقاء نسل کے لیئے کہے گئے تھے اور یہاں جو اُس سے زیادہ لینے کا ذکر هی یہہ واسطے قربانی کے جو بعد طوفان کي جاویگي اور نیز واسطے خوراک کے جب اُس کي حاجت هو لیئے گئے هیں *

۱۶ (بند کیا الله نے بعد اِس کے) بشپ † کدر صاحب فرماتے هیں که غالباً خدا نے کسي فرشته کے ذریعه سے کشتي کے دروازہ کو جس میں حضرت نوح داخل هوئے تھے پانیوں کے خطرہ سے اور اوگوں کے قصدوں کے برخلاف جو اُس میں گھس آتے بند کیا تھا " مگر سادگي سے جو مطلب ورس کا معلوم هوتا هی وہ اِسیقدر هی که جب بندہ خدا کے حکم بموجب کوئي کام کرتا هی تو وہ کام خدا هي کي طرف اِس طرح پر منسوب هوتا هی که گویا خدا هي اُس کا کرنے والا تھا پس جب سب چیزیں اور جانیں جو کشتي میں داخل کرني منظور تھیں سب آ گئیں تو خدا نے دروازہ بند کرنے کا حکم دیا اور حضرت نوح نے دروازہ بند کرلیا اور اسلیئے کہا گیا که بند کیا الله نے بعد اِس کے *

۱۷ (اور تھا طوفان) پاٹیل صاحب فرماتے هیں که انجام میں چالیس روز کے پاني اسقدر چڑہ گئے که جس سے کشتي زمین سے اونچي هو جاوے اور بعد ازاں اسقدر بڑہ گئے جس سے کشتي آرامي سے ادھر اُدھر پھرتي تھي جس طرح پر که اُسے موجیں لگتي تھیں *

(چالیس دن) بارھویں ورس میں بیان هوا هی که چالیس دن اور چالیس رات اور اِس ورس میں صرف چالیس دن هی اس اختلاف کا سبب غالباً غلطي مقابله کي هی چنانچه ترجمه یوناني اور بہت سے نسخوں لاطیني میں لفظ چالیس دن اور چالیس رات کا موجود هی اور اسیلیئے هارن صاحب اپنے انتروڈکشن میں لکھتے هیں که عبري میں بھي یہه الفاظ بڑھانے چاهیئیں *

۲۰ (پندرہ هاتھه) بموجب قول سیتک هوس صاحب کے تمام دنیا میں جو اونچے سے اونچے پہاڑ هیں اُن پر پندرہ هاتھه یعني ساڑے بائیس فیت پاني چڑہ گیا تھا امتحان سے معلوم هوا هی که دنیا میں کوئي پہاڑ چار میل سے زیادہ سیدھا بلند نہیں هی پس سیتک هوس صاحب کے قول بموجب زمین سے چار میل اور ساڑے بائیس فیت پاني بلند هوگیا تھا اور نیز پاني زمین کے ایک طرف نه تھا بلکه چاروں طرف اسي مقدار سے چڑھا هوا تھا میں اس قول میں اتفاق نہیں کرتا جیساکه عنقریب معلوم هونے والا هی *

---

† تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحه ۴۹ —

آٹھواں باب

۱ طوفان کے پانی کا گھٹ جانا ۴ کشتی کا کوہ ارارات پر ٹک جانا ۷ کوے اور کبوتر کو چھوڑنا ۱۵ نوح کا حکم پانا ۱۸ کہ کشتی سے نکلے ۲۰ نوح کا قربان گاہ بنانا اور قربانی گذراننا ۲۱ خدا کا اُس قربانی کو منظور کرنا اور وعدہ کرنا کہ زمین پر لعنت پھر نہ بھیجی جائیگی —

توریت مقدس

(۱) وَیِزْکُّر اِلُوهِیم اِیت نُوحَ وِاِیت کُل هَحَیَّہ وِاِیت کُل هَبِّہِمَہ اَشِر اِتُّو بَتِّبَہ وَیَعْبِر اِلُوهِیم رُوَح عَل هَاَرِص وَیَشُکُّو هَمَّیِم *

۱ اور † یاد کیا خدا نے نوح کو اور سب جاندار کو اور ہر چوپائے کو جو ساتھہ اُسکے تھا کشتی میں اور ‡ چلائی خدا نے ہوا اوپر اُس زمین کے اور سوکھہ گئے پانی —

توریت مقدس

(۲) وَیِسَّکِرُو مَعِینُوت تِہُوم وَاَرُوبَّت هَشَّمَیِم وَیِکَّلِا هَگِّشِم مِن هَشَّمَیِم *

۲ اور بند ہوگئے || سوتے پانی کے اور کھڑکیاں آسمانوں کی اور منقطع ہوگیا ¶ مینہہ آسمان سے —

مطابقت قرآن مجید اور حدیث سے

۲ و ۳ و ۴ § وقیل یا ارض ابلعی ماءک و یا سماء اقلعی وغیض الماء و قضی الامر و استوت علی الجودی و قیل بعدا للقوم الظالمین *

اور حکم آیا اے زمین نگل جا اپنا پانی اور اے آسمان تھم جا اور سکھا دیا پانی اور ہوچکا کام اور کشتی ٹھہری جودی پہاڑ پر اور حکم ہوا کہ دور ہوں قوم بے انصاف —

† باب ۹ — ۲۹　　خروج ۲ — ۲۴　　اسموئیل ۱ — ۱۹ —
‡ خروج ۱۴ — ۲۱ —
§ سورة ہود آیت ۴۴ —
|| باب ۷ — ۱۱ —
¶ ایوب ۳۸ — ۳۷ —

(۳) وَیَشُبُو هَمَّیِم مِعَل هَآرِص هَلُوخ وَشُوب وَیَهسرو هَمَّیِم مِقصه هَمِشِّیم ومِاَت یُوم *

(۴) وَتَنَح هَتِبَه هَشِبیعي بِشِبعَه عَصَر یُوم لَحُدِش عل هَرِي آرَرَط *

۳ اور گھٹ نے لگا پانی اوپر سے اُس زمین کے † لوٹ پوٹ کے اور کم ہوا پانی مدت ‡ پچاس اور سو دن میں —

۴ اور ٹھہری کشتی مہینے ساتویں میں سترھویں دن میں مہینے کے اوپر پہاڑ ارارات کے § —

توریت مقدس

(۵) وِهَمَّیِم هَیُو هَلُوخ وِحَسُور عَد هَحُدِش هَعَسِیرِي بَعَسیرِي بِاَحَد لَحُدِش نِرَاو رَاشِي هِهَرِیم *

(۶) وَیِهِي مِقّص اَربَعیم یُوم وَیِفتَح نُوح اِت حَلُّون هَتِبَه اَشِر عَسَه *

۵ اور پانی تھا ‖ چلتا اور کم ہوتا ماہ دھم تک دسویں میں پہلی کو مہینے کی نظر آئیں چوٹیاں اُن پہاڑوں کی —

۶ اور ہوا بعد چالیس دن کے کہ کھول دیا نوح نے ¶ کھڑکی کو کشتی کے جسکو بنایا تھا —

---

† (ترجمہ انگریزی) پے در پے —

‡ باب ۷ — ۲۴ —

§ (کالدی) قردو (عربی) جودی —

‖ (ترجمہ انگریزی) دم بدم —

¶ باب ۶ — ۱۶ —

توریت مقدس

(۷) وَیְשַׁלַּח اِیت هָعُرب وَیِّصِی یَصُو وَشُوب عَد

یְבֹשֶׁت هَمَّیم مِعَل هَآرِص *

(۸) وَیְשַׁلַّح اِت هَیُونَه مِاتُّو لِراُوت هَقَلو هَمَّیم مِعَل

پְنِי هָאֲדָמָה *

(۹) وِلُومَص آه هَیُونَه مَنُوح لِخَف رَגְלָה وَتَשָׁب

اِلَاو اِل هَتֵּבָה کِی مَیم عَل پְنِی خُل هَآرِص وَیִشלَח یָדוֹ

وَیִקָּחֶהָ وَیָבֵא اُتَه اِلاَو اِل هَتֵּבָה *

(۱۰) وَیָחֶل عُود شِبْعَت یَمِیم اَحֵرِیم وَیֹּسِف شَلَّح

اِت هَیُونَه مِن هَتֵּבָה *

۱۱ وَتָבُو اِلاَو هَیُونَه لِعت عֶرֶب وَهِنֵּه عَلֵه زَیִت

طَרָף بְּפִיהָ وَیֵדַע نֹح کِی قَلّو هَمَّیم مِعَل هَآرِص *

۷ اور چھوڑ دیا کوے کو اور نکلا † جاتا اور لوٹ آتا سوکھنے تک پانی کے اوپر سے اُس زمین کے —

۸ پھر چھوڑ دیا کبوتری کو اپنے پاس سے دیکھنے کو کیا گھٹا پانی اوپر سے منھہ اُس زمین کے —

۹ اور نہ پائی کبوتری نے جگھہ واسطے کف پا کے اور پھر آئی پاس اُسکے کشتی میں کہ پانی تھا اوپر منھہ تمام اُس زمین کے اور بڑھایا اپنا ھاتھہ اور لیلیا اُسکو اور لے آیا اُسکو پاس اپنے کشتی میں —

۱۰ اور ٹھہرا پھر سات دنوں بعد کو اور پھر چھوڑا کبوتری کو کشتی سے —

۱۱ اور آئی پاس اسکے کبوتری وقت شام کے اور تھی پتی زیتون کی توڑی ھوئی اُسکے منھہ میں تب ھی جانا نوح نے کہ گھٹ گیا پانی اوپر سے اس زمین کے —

† (ترجمہ انگریزی) ادھر اودھر —

توریت مقدس

(۱۲) وَیَّیَحِل عُود شِبعَت یَمِیم اِحیرِم وَیشَلّح اِت هَیُونَه وِلُو یَسفَه شُوب اَلَاو عُود *

(۱۳) وَیِهِي بِاَحَت وِشِس مِاوُت شَنَه بَرِیشُون بِاَحَد لَحُدش حَربُو هَمَیم مِعَل هَاَرِص وَیسَر نُح اِت مِخسِه هَتِّبه وَیرو وِهِنّه حَربُو پِنِي هَاَدَمه *

(۱۴) وَبَحُدش هَشنِي بِشِبعَه وِعِسرِیم یوم لَحُدش یَبشَه هَاَرِص *

۱۲ اور ٹھہرا پھر سات دنوں بعد کو اور چھوڑا کبوتری کو اور نہ پھر آئی پاس اُسکے بعد اسکے —

۱۳ اور ہوا ایک اور چھہ سو برس میں پہلے میں پہلی کو مہینہ کے سوکھہ گئے پانی اُوپر سے اُس زمین کے اور اُٹھایا نوح نے پردہ کو کشتی کے اور دیکھا کہ سوکھہ گیا منہہ اس زمین کا —

۱۴ اور مہینے دوسرے میں ستائیسویں دن مہینے کے سوکھہ گئی وہ زمین —

توریت مقدس

(۱۵) وَیدَبِّر اِلُوهِیم اِل نُح لِمُر *

(۱۶) صِي مِن هَتِّبه اَتّه وِاِشتِخ وَبنِیخ وَنشِي بنِیخ اِتّخ *

۱۵ اور کہا خدا نے نوح سے کہتا —

۱۶ نکل کشتی سے ‡ تو اور عورت تیری اور بیٹے تیرے اور عورتیں بیٹوں تیرے کی ساتھہ تیرے —

مطابقت قران مجید اور حدیث سے

۱۵ و ۱۶ † قیل یا نوح اهبط بسلام منا و برکت علیک و علی امم ممن معک و امم سنمتعهم ثم یمسهم منا عذاب الیم *

حکم ہوا اے نوح اُتر سلامتی کے ساتھہ ہماری طرف سے اور برکتوں کے ساتھہ تجھہ پر اور کتنے فرقوں پر تیرے ساتھہ والوں میں اور کتنے فرقوں کو فائدہ دینگے پھر پہونچے گی اُنکو ہماری طرف سے دکھہ کی مار —

---

† سورہ ہود آیت ۴۸ —

‡ باب ۷ — ۱۳ —

توریت مقدس

(۱۷) کُل ہَحَیَّہ اَشر اِتّخ مِکّل بَسر بَعوف و بَبہیمہ وَبخُل ہَرِمِس ہَرمِس عَل ہاآرِص ہَوصِی اِتّخ وِ شَرصو بَاآرِص و فَرو و رَبو عَل ہاآرِص *

(۱۸) وِیَصِی نُح و بَناو و اِشتو و نِشی بَناو اِتّو *

(۱۹) کُل ہَحَیَّہ کُل ہَرِمِس و کُل ہَعوف کُل رومِس عَل ہاآرِص لِمشپِحتیہم یَصاو مِن ہَتّبہ *

(۲۰) وَیِبن نُح مِزبَح لیہوہ وَیِقّح مِکّل ہَبہمہ ہَطہورہ و مِکّل ہَعوف ہَطہور وَیَعل عُلت بَمِزبَح *

۱۷ سب † جاندار جو ساتھہ تیرے سب جسم سے معہ پرند اور معہ بہیمہ کے اور معہ سب رینگنے والوں کے جو رینگتے ہیں اوپر اُس زمین کے نکال ساتھہ اپنے کہ کلبلائیں زمین پر اور ‡ پھیلیں اور بڑھیں اوپر اُس زمین کے —

۱۸ اور نکلا نوح اور بیٹے اُسکے اور عورت اُسکی اور عورتیں بیٹوں اُسکے کی ساتھہ اُسکے —

۱۹ سب جاندار سب رینگنے والا اور سب پرند اور سب رینگنے والا اوپر زمین کے اپنی ذات کے نکلیں کشتی سے —

۲۰ اور بنایا نوح نے مذبح واسطے اللہ کے اور لیا § سب چرپاؤں پاک سے اور سب پرندوں پاک سے اور چڑھایا چڑھاوا مذبح پر —

---

† باب ۷ — ۱۵ —
‡ باب ۱ — ۲۲ —
§ احبار ۱۱ —

توریت مقدس

(۲۱) وَيَرَحْ يِهوَهْ اِتْ رِيحَ هَنِّيحَحْ وَيومِرْ يِهوَهْ اِلْ
لِبّو لُوْ اُسِيفْ لِقَلِّلْ عُوْدْ اِتْ هَاَدَمَهْ بَعَبُور هَاَدَمْ كِي يِصِرْ
لِيبْ هَاَدَمْ رَعْ مِنِّعُورَاوْ وِلُو اُسِيفْ عُوْدْ لِهَكُّوتْ اِتْ كَلْ
حَيْ كَاَشِرْ عَسِيتِي ٭

(۲۲) عُوْدْ كَلْ يِمِي هَاَرِصْ زِرَعْ وِقَصِيرْ وِقُرْوَحُمْ
وِقَيِصْ وَحُرِفْ وِيُومْ وَلَيْلَهْ لُو يِشْبِتُو ٭

۲۱ اور سونگھی اللہ نے بو † رضامندی کی اور کہا اللہ نے اپنے دلمیں نہ پھر ‡ لعنت کرونگا بعد اسکے اس زمین کو واسطے آدمی کے کیونکہ § خیال دل آدمی کا بد ہی لڑکپن اسکے سے اور || نہ پھر مارونگا سب زندہ کو جیسا کیا میںنے —

۲۲ ¶ بعد اسکے سب دنوں اس زمین کے بونا اور کاٹنا اور سردی اور گرمی اور بہار اور خریف اور * دن اور رات موقوف نہ ہونگے —

تفسیر

۴ (پہاڑ اراراط) کالدی میں اُس کو قردو کہتے ہیں اور عربی میں اُس مقام کا نام جس پر کشتی ٹہری تھی جودی ہی اراراط اُس ملک کا ضلع ہی جو سلطنت ارمینیا کے مرکز کے پاس واقع ہی اُس میں بہت سے شہر تھے اور وہ شہر ارمینیا کے مسلسل بادشاہوں اور اور حاکموں کی ریاستیں تھیں اور اس سبب سے لفظ اراراط کا تمام بادشاہت پر استعمال

---

† احبار ۱ — ۹ حزقیل ۲۰ — ۴۱ ۲ کارنتھیاں ۲ — ۱۵ افسیاں ۵ — ۲ —
‡ باب ۳ — ۱۷ ۶ — ۱۲ —
§ باب ۶ — ۵ ایوب ۱۴ — ۴ ۱۵ — ۱۴ زبور ۵۱ — ۵ یرمیاہ ۱۷ — ۹
متی ۱۵ — ۱۹ رومیاں ۱ — ۲۱ ۳ — ۲۳ —
|| باب ۹ — ۱۱ , ۱۵ —
¶ اشعیاہ ۵۴ — ۸ —
* یرمیاہ ۳۳ — ۲۰ , ۲۵ —

کہا جاتا ہی جس لفظ کا ترجمہ زمین ارارات ۲ سلاطین باب ۱۹ — ۳۷ و اشعیا باب ۳۷—۳۸ میں ہوا ہی وہ اصل میں ارارات ہی اُس ملک میں جو سلسلہ پہاڑوں کا واقع ہی اُن کا نام بھی اولرات کے پہاڑ ہیں *

میجر رینل صاحب کے عمدہ نقشہ قدیم ایرانی شہنشاہی کے بموجب پہاڑ ارارات کے خط عرض شمالی کے ۳۹ درجہ ۳۰ دقیقہ اور خط طول شرقی کے ۴۰ درجہ ۳۰ دقیقہ پر کوہ طارس کے پشتہ کے بیچوں بیچ میں واقع ہی اور ایرانی پہاڑ ارارات کو ایسس یعنی خوش پہاڑ کہتے ہیں اس وجہہ سے کہ خدا تعالی نے نوح کی کشتی کے واسطے اُسکو بندگارہ پسند کیا تھا *

حال کے نقشجات جغرافیہ میں پہاڑ ارارات کا ۴۰ درجہ عرض شمالی اور ۴۴ درجہ ۳۰ دقیقہ طول شرقی میں بنایا ہی اِسی سلسلہ پہاڑوں کی چوٹی پر جو ارمینیا کے شمالی مشرقی حصہ میں واقع ہی خیال کیا جاتا ہی کہ کشتی نوح کی ٹہری تھی ترکی اُس کو ایگریڈا کہتے ہیں اس پہاڑ کی دو چوٹیوں کے اندر فاصلہ سات میل کا ہی اُس میں سے زیادہ بلند پندرہ ہزار فیٹ اونچی ہی اور زمانہ حال کا ایک فرانسیسی سیاح ۱۶ ہزار فیٹ سمندر کی سطح سے بیان کرتا ہی اور یہہ پہاڑ ہمیشہ برف سے ڈہکا رہتا ہی اسی مقام پر بعد طوفان کے حضرت نوح نے اول مذبح بنایا تھا اس کے قریب ایک جنگلی قوم کرو جو مسلمان ہیں آباد ہی اور اب یہہ پہاڑ روسیوں کی حدود میں شامل ہی اور ایرانی اور ترک اور روسی باہم تجارت کرتے ہیں *

اس بات کی تحقیق پر بہت تنازع ہی کہ آیا کشتی اِس پہاڑ پر ٹہری کیونکہ کتاب پیدایش میں کسی خاص معین جگہہ کا بیان نہیں ہی بلکہ اُس میں صرف ارارات کے پہاڑ پر ٹہرنے کا ذکر ہی ان پہاڑوں میں سے جس پہاڑ کو وہاں کے باشندے جگہہ ٹہرنے کشتی حضرت نوح کی قرار دیتے ہیں (اور جسپر زمانہ حال میں اور ظاہرا پہلی ہی دفعہ ایک شریف آدمی جو روسی سوسئیٹی تحقیقات علمی کا تھا چڑہا ہی) اسقدر بلند ہی اور اُس کے اطراف ایسے ناہموار اور خطرناک ہیں کہ جس سے اُسکو ہم وہ جگہہ نہیں خیال کرسکتے ہیں کہ جس پر کشتی ٹہری اُس کی چوٹی پر سے تمام کشتی کے لوگوں کا سلامت اُترنا ایساہی بڑا معجزہ معلوم ہوتا ہی جیسا کہ طوفان کے پانیوں سے اُن کے بچانے میں ہوا ہوگا مگر ایسے معجزہ کے دل میں خیال لانے کی ہمکو اجازت نہیں *

کتاب مقدس کا بیان کوئی خاص جگہہ قرار نہیں دیتا صرف اُس میں یہہ ہی کہ اوارات کے پہاڑوں میں سے کسی ایک پر کشتی ٹہری اس بیان میں بھی بعضوں کو مشکل پیش آئی ہی خاص کر کتاب پیدایش باب ۱۱ — ۲ کے اُس طرز کلام کے سبب جس سے

یہہ خیال کیا جاتا ہی کہ وہ مقام جہاں پر کشتي ٹھہري میدان شنعار کے مشرق میں تھا
حالانکہ ارمینیا کا ارارات اُس کے مغرب میں ہی مگر یہہ مشکل بالکل خیالي ہی اِسلیئے
کہ اُس رستہ کي ہمکو اِطلاع نہیں دي گئي ہی جسکو نوح اور اُس کے خاندان نے اختیار
کیا تھا کیونکہ اُس کي نسبت یہہ کہا گیا ہی کہ اُنھوں نے مشرق سے مغرب کو سفر کیا
اور ایک میدان میں آئے جس لفظ کا مشرق ترجمہ کیا ہی اُس لفظ کے معني اصل عبري
میں پیشتر کے بلحاظ زمانہ اور مقام کے ہیں پس کلام کے یہہ معني ٹھہرینگے کہ اپنے اول عام
نقل مکان میں شروع ارارات سے وہ ایک میدان میں پہنچے اور یہودي مورخ اِس راے کو
استحکام دیتے ہیں اور پیغمبر یرمیاہ نے باب ۲ — ۲۷ میں ارارات کو شمال کے ملکوں
میں سے وہ ملک بیان کیا ہی کہ جس میں سے بابل کي طرف سے ایک حملہ کرنے والي
فوج آئي اور یہہ سند ارارات کے موقع کو آرمینیا میں صحیح بیان کرتي ہی بابل سے ارارات
قریباً ٹھیک شمال میں ہی *

قرآن مجید میں اُس ٹکرہ پہاڑ کا نام جسپر کشتي ٹھیري جودي آیا ہی مگر اُسکا
تعین نہیں ہی کہ وہ کونسا ٹکرہ تھا الا جاے قرار کشتي حضرت نوح کو اونچے سے اونچي
چوٹي ارارات کي قرار دینا ہرگز صحیح نہیں ہی میں عنقریب اِسکي تفصیل لکھنے والا ہوں
کہ پاني کسقدر زمین پر چڑھا تھا اور کن پہاڑوں کو اُس نے چھپایا تھا اُس سے معلوم ہوگا کہ
اونچے پہاڑوں کو پاني نے ہرگز غرق نہیں کیا تھا پس اُس پہاڑ کو جس پر حضرت نوح کي
کشتي ٹھیري ایک چھوٹا اور پست پہاڑ تصور کرنا چاہیئے چنانچہ ہمارے ہاں کي کتابوں
میں اِس کي سند بھي موجود ہی تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ وہ پہاڑ جس پر حضرت نوح
کي، کشتي ٹھیري ایک پست پہاڑ تھا " اور اسي طرح پر ہونا بھي چاہیئے تھا تاکہ انسان
اور تمام ہر قسم کے حیوانات جو اُس کشتي میں تھے وہ آساني سے اُترکر زمین میں منتشر
ہو سکتے *

۵ (نظر آئیں چوٹیاں اُن پہاڑوں کي) طرز کلام سے صاف پایا جاتا ہی کہ پہاڑوں کي
چوٹیاں نظر آنے سے پیشتر کشتي ارارات پر بسبب اپنے بوجھہ کے ٹھہر گئي تھي اور اُسکے
بعد، اُن پہاڑوں کي جو پاني میں چھپ گئے تھے چوٹیاں نظر آئیں *

۱۱ (پتي زیتون کي توٹي ہوئي اُس کے منہہ میں) بعض † مترجموں نے پتي
ترجمہ کیا ہی اور بعضوں نے ٹہني علماء عیسائي کہتے ہیں کہ شاید زیتون کے پتوں کي ایک
ٹہني ہوگي جو کبوتري في الحقیقت حضرت نوح کے پاس لائي اس سبب سے شاخ زیتون
کو امن کے پیشواؤں میں سے اور اُن نشانوں میں سے جن سے اقبال زوال یافتہ بحال ہوے
کي نیک فال انسانوں میں سمجھي جاتي ہی مقدم نشان سمجھا گیا ہی *

---

† تفسیر ڈاٹیلي جلد ۱ صفحہ ۲۷ —

مگر اس بیان پر یہہ سوال ہوتا ہی کہ جب ایک برس بھر طوفان رہا اور تمام درخت پانی میں ڈوبے رہے تو یقیناً سب درختوں کے پتّے گل گئے اور برباد ہوگئے ہونگے پھر کبوتری زیتون کی پتی کہاں سے لائی مگر اِس سوال کے جواب میں اُن لوگوں کو مشکل پیش آئیگی جو لوگ تمام دنیا کو پانی میں ڈوب جانا اور اونچے سے اونچے پہاڑوں کی چوٹی پر پانیوں کا پندرہ ہاتھہ اونچا ہوجانا خیال کرتے ہیں مگر میری یہہ راے نہیں ہی اور اِس سبب سے مجھکو اِس سوال کے جواب دینے میں کچھہ مشکل نہیں *

کتاب اقدس سے یہہ نہیں پایا جاتا کہ کبوتری ہری پتی زیتون کی لائی تھی میرے نزدیک پانی طوفان کا بہت زیادہ زمین پر بلند نہیں ہوا تھا پس ممکن ہی کہ جو درخت اونچے مقاموں پر تھے اور جو قریب زمانہ انتہاء طغیانی آب کے ڈوبے تھے اور پھر بسبب شروع ہونے کمی پانی کے جلد نکل آئے تھے ایسی حالت میں موجود ہوں کہ اُنکے پتے صدمہ آب سے مرجھا تو گئے ہوں مگر بالکل ضائع نہوئے ہوں اُنہیں پتوں کو کبوتری حضرت نوح پاس لائی اور حضرت نوح نے اُن پتوں کو دیکھا کہ پانی میں سے ڈوب کر نکلے ہیں اور اِس سبب حضرت نوح نے جانا کہ پانی زمین پر سے گھٹ گیا *

۲۱ (اپنے دل میں) یعنی حضرت نوح کے دل میں بشپ † کدر صاحب لکھتے ہیں کہ اِس سے مراد یہہ ہی کہ خدا تعالیٰ نوح سے اچھی طرح بولا کسی آدمی کے دل سے بولنا کتب مقدسہ کے طرز کلام میں اُسکو تسلی دینا اور مہربانی سے پیش آنا مراد ہوتا ہی جیسا کہ کتاب پیدایش باب ۳۴ – ۳ اور اشعیاہ باب ۴۰ – ۲ سے پایا جاتا ہی پس معنی ورس کے بہت صاف ہیں کہ بسبب اُس عنایت اور مہربانی کے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت نوح پر کی حضرت نوح نے جانا کہ آدمی تو ہمیشہ گنہگار ہی مگر اب اللہ تعالیٰ اُسکے گناہوں کے سبب پھر ایسا طوفان نہیں لائیگا *

(لڑکپن اُسکے سے) ‡ بشپ پیٹرک صاحب کہتے ہیں کہ اِن الفاظ سے اُسکی جوانی سے مدت کی جڑ پکڑی ہوئی خرابی مراد ہی جیسا کہ اشعیاہ باب ۴۷ – ۱۲ و ۱۵ و یرمیاہ باب ۳ – ۲۵ و حزقیل باب ۲۳ – ۸ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہی اور وہ کہتے ہیں کہ شاید اِن الفاظ کے معنوں کو اِس قدر وسعت دی جاسکے کہ اُن سے مراد ہو کہ اپنی ما کے پیٹ سے *

۲۲ (بعد اِسکے سب دنوں) اِس لفظ پر ہماری حفاظت حصر رکھتی ہی خدا ہی پر ہمارا توکل ہی اِسلیئے ہمکو اُسی سے دعا مانگنی اور خدا کی تعریف کرنی چاہیئے *

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۲۹ –
‡ ایضاً –

نواں باب

۱ خدا کا نوح کو برکت دینا ۴ خونخواری اور خونریزی منع کی گئی ۸ خدا کا عہد ۱۳ جسکا نشان دھنک مقرر ہوئی ۱۸ نوح کی اولاد سے دنیا پھر آباد ہونے لگی ۲۰ نوح کا انگورستان بنانا ۲۱ اور نشے میں اُسکے بیٹے کا بے ادبی کرنا ۲۵ کنعان پر لعنت پھیجنی ۲۶ سام کو برکت دینی ۲۷ یافت کے لیئے دعا مانگنی ۲۹ بعد اسکے وفات پانی —

توریت مقدس

(۱) وَیبَرِخ اِلُوهِیم اِت نُحَ وِ اِت بَنَاو وَیُومِر لَہِم پِرو وربو ومِلاُو اِت ہَاَرِص *

(۲) وَموراخِم وِ حِتّخِم یِہوِہ عَل کُل حَیَّت ہَاَرِص وِعَل کُل عُوف ہَشَّمَیِم بکُل اَشِر تِرمُس ہَادَمَہ وُبکُل دِگِی ہیَم بیدِخِم نِتَّنُو *

(۳) کُل رِمِس اَشِر ہُو حَی لَخِم یِہیِہ لاَکلَہ کِیرِق عِسِب نَتَتِّي لَخِم اِت کُل *

۱ اور برکت دی خدا نے نوح کو اور بیٹوں اُسکے کو اور کہا اُنکو پھلو † اور بڑھو اور بھرو زمیں کو —

۲ ‡ اور خوف تمہارا اور ڈر تمہارا ہووے اوپر کل جاندار زمین کے اور اوپر کل پرند آسمانوں کے معہ سب کے جو رینگتے ہیں زمیں کو اور معہ کل مچھلیوں دریا کے تمہارے ہاتھوں میں دی گئیں —

۳ § سب رینگنے والے جو وہ جیتے ہیں واسطے تمہارے ہو کھانے کو مانند پتی || گھانس کے دیا میں نے تمکو ¶ سب کو —

---

† باب ۱ — ۲۸ باب ۹ — ۷ و ۱۹ باب ۱۰ — ۳۲ —

‡ باب ۱ — ۲۸ یوشع باب ۲ — ۱۸ استثنا باب ۱۲ و ۱۵ — ۱۴ — ۳ و ۹ و ۱۱ —

§ اعمال باب ۱۰ — ۱۲ و ۱۳ — || باب ۱ — ۲۹ —

¶ رومیاں باب ۱۴ — ۱۴ و ۲۰ ۱ کرنتھیاں باب ۱۰ — ۲۳ و ۲۶ کلسیاں ۲ — ۱۶ اول تموتی ۴ — ۳ و ۴ —

توریت مقدس

(۴) اَخ بَسَر بِنَفشو دَمو لو تو خَلُو *

(۵) وَاَخ اِت دِمخم لِنفشتیخم اِدرش مِیَّد کُل
حَیَّه اِدرِشِنُّو وُمِیَّد هَآدَم مِیَّد اِیش آحِیو اِدرش اِت نفش
هَآدَم *

(۶) شُفِخ دَم هَادَم بَادَم دَمو یِشَّفِخ کِی بِصلم
اِلوهِیم عَسَه اِت هَآدَم *

(۷) وَاَتّم پِرو وَرِبُو شِرصُو بَآرِص وَرِبُو بَه *

(۸) وَیُّومِر الوهِیم اِل نُحَ وِ اِل بَنَاو اِتّو لِمُر *

۴ † لیکن گوشت ساتھہ اسکي جان کے کہ خون هی مت کھاؤ —
۵ اور صرف خون تمھارے کو واسطے جان تمھاري کے طلب کرونگا
هاتھہ ‡ هو جانور سے طلب کرونگا اُسکو اور هاتھہ § آدمي سے
هاتھہ مرد اُسکے بھائي || طلب کرونگا جان کو آدمي کي —
۶ ¶ بھانے والا خون آدمي کا بدلے آدمي کے خون اُسکا بھایا
جاویگا کیونکہ * پرچھائیں خدا سے بنایا آدمي کو —
۷ اور تم ‡ پھلو اور بڑھو اور کچھ بچے کرو زمین پر اور بڑھو
اُس میں —
۸ اور کہا خدا نے نوح کو اور بیٹوں اُسکے کو ساتھہ اُسکے کہتا

---

† احبار ۱۷ — ۱۰ و ۱۱ و ۱۴ باب ۱۹ — ۲۶ استثنا باب ۱۲ — ۲۳ ۱ سموئیل باب ۱۴ — ۳۴
اعمال باب ۱۵ — ۲۰ و ۲۹ —
‡ خروج باب ۲۱ — ۲۸ باب ۴ — ۹ و ۱۰ —
§ زبور ۹ — ۱۲ —
|| اعمال ۱۷ — ۲۶ —
¶ خروج باب ۲۱ — ۱۲ و ۱۴ احبار باب ۲۴ — ۱۷ متی باب ۲۶ — ۵۲
مشاهده باب ۱۳ — ۱۰ —
* باب ۱ — ۲۷ —
‡ آیہ ۱ و ۱۹ باب ۱ — ۲۸ —

توریت مقدس

(۹) وَاَنِي هِنِنِي مِقِيم اِت بِرِيتِي اِتِّخِم وِاِت زَرعَخِم اَحَرِيخِم ✽

(۱۰) وِاِت كُل نِفِش هَحَيَه اَشِر اِتِّخِم بعوف بَبِهِمَه وِبخل حيت هارِص اِتِّخِم مِكُل يصي هتبه لِكُل حَيَت هارِص ✽

(۱۱) وَهَقِمُتِي اِت بِرِيتِي اِتِّخِم وِلُو يِكَرِت كُل بَسَر عُود مِمّي هَمَّبول وِلُو يِهيِه عُود مَبُول لِشَحِت هارِص ✽

(۱۲) وَيُّومِر اِلُوهِيم زوت اُوت هَبّرِيت اَشِر اَنِي نُتِن بيني وَبِينِخِم وبين كُل نِفِش حَيَّه اَشِر اِتِّخِم لِدُرُت عُولَم ✽

۹ اور میں دیکھو † قایم کرتا ہوں ‡ عہد کو تم سے اور تمہاري اولاد سے بعد تمہارے —

۱۰ § اور ہر جان جیتي سے جو ساتھہ تمہارے ہی ممہ پرند ممہ چرند اور ممہ سب جاندار زمین کے ساتھہ تمہارے سب نکلنے والے کشتي سے واسطے تمام جاندار زمین کے —

۱۱ اور قایم کیا ‖ میںنے اپنے عہد کو ساتھہ تمہارے کہ نہ منقطع کیا جائیگا سب جسم پھر پانی سے طوفان کے اور نہ ہوگا پھر طوفان واسطے مٹانے اس زمین کے —

۱۲ اور کہا خدا نے یہہ ¶ نشان عہد کا جو میں دیتا ہوں درمیان اپنے اور درمیان تمہارے اور درمیان ہر جان جیتي کے جو ساتھہ تمہارے ہی گردش عالم تک —

† باب ٦ — ۱۸ — ‡ اشعیاہ باب ۵۴ — ۹ — § زبور ۱۴۵ — ۹ —
‖ اشعیاہ باب ۵۴ — ۹ — ¶ باب ۱۷ — ۱۱ —

توریت مقدس

(۱۷) وَیُّومِر اِلُوهِیم اِل نُحَ زُوت اُوت هَبْرِیت آشِر هَقِمُتِي بِیني وُبِین کُل بَسَر اَشِر عَل هَآرِص ✱

(۱۸) وَیِهیُو بِنِي نُحَ هَیُّصِیم مِن هَتِّبَه شِم وِ حَم وَیِفَت وِحَم هُو اَبِي کِنَعَن ✱

(۱۹) شِلُشَه اِلِّه بِنِي نُحَ وُمِالِّه نَفِصَه کُل هَآرِص ✱

(۲۰) وَیَّحِل نُحَ اِیش هَاَدَمَه وَیِطَع کَرِم ✱

(۲۱) وَیِّشِت مِن هَیَّیِن وَیِّشکَر وَیِّتگَل بِتُوخ اَهلُه ✱

۱۷ اور کہا خدا نے نوح کو یہ ہی نشان عہد کا جو قایم کیا میں نے درمیان اپنے اور درمیان ہر جسم کے جو ہی اوپر اس زمین کے —

۱۸ اور تھے بیٹے نوح کے جو نکلے کشتی سے شیم اور حام اور یافث † اور حام وہ ہی باپ کنعان کا —

۱۹ ‡ تین یہ تھیں بیٹے نوح کے اور § انسے بھر گئی تمام وہ زمین —

۲۰ اور شروع ہوا نوح مرد || زمین کا اور بویا انگور —

۲۱ اور پی شراب سی اور ¶ نشہ ہوا اور گر پڑا درمیان اپنے خیمہ کے —

---

† باب ۱۰ — ۶ —
‡ باب ۵ — ۳۲ —
§ باب ۱۰ — ۳۲　　۱ تاریخ باب ۱ — ۴ اخیرہ —
|| باب ۳ — ۱۹ و ۲۳　　باب ۴ — ۲　　امثال باب ۱۲ — ۱۱ —
¶ امثال ۲۰ — ۱　　۱ کارنتھیوں باب ۱۰ — ۱۲ —

توریت مقدس

(۲۲) وَیَّرْ حَم اَبِي كِنَعَن اِت عِرْوَت اَبِیوْ وَیَّكِّدْ لِشْنِي اِحَاوْ بَحُوص *

(۲۳) وَیِّقَّح شِم وَیِفِت اِت هَشِّمْلَه وَیَّسِیمُو عَل شِخِم شِنِیهِم وَیِّلْخُو اَحُرَنِیت وَیِّحَسُّو اِت عِرْوَت اَبِیهِم وَفْنِیهِم اَحُرَنِیت وِعِرْوَت اَبِیهِم لُو رَاو *

(۲۴) وَیِّقِص نُح مِیِّینُو وَیِّدَع اِت اَشِر عَسَه لُو بِنُو هَقَّطَن *

(۲۵) وَیُّومِر اَرُور كِنَعَن عِبِد عِبَدِیم یِهْیِه لِاِحَاو *

۲۲ اور دیکھا حام باپ کنعان نے ستر اپنے باپ کو اور خبر دي دونوں بھائي اپنے کو باھر —

۲۳ † اور لیا سام اور یافث نے چادر کو اور رکھا اُنھوں نے اوپر کندھے کے دونوں نے اور چلے وہ اُلٹے اور چھپا دیا ستر باپ اپنے کو اور منھہ اُنکا پیچھے تھا اور ستر باپ اپنے کا ندیکھا اُنھوں نے —

۲۴ اور ھوش میں ھوا نوح شراب اپني سے اور جانا جو کچھہ کیا واسطے اُسکے بیٹے اُسکے چھوٹے نے —

۲۵ اور کہا ‡ ملعون ھو کنعان § غلام غلاموں کا ھوویگا اپنے بھائیوں کا —

---

† خروج باب ۲۰ — ۱۲	نوحہ‌میان باب ۲ — ۱ ب —
‡ استثنا باب ۲۷ — ۱۶	یوشع باب ۹ — ۲۳	۱ سلاطین باب ۹ — ۲۰ و ۲۱ —
§ زبور ۱۴۴ — ۱۵	عبریان باب ۱۱ — ۱۶ —

توریت مقدس

(۲۶) و یومر بروخ یہوہ الوہی شم و یہی خنعن عبد لمو ٭

(۲۷) یفت الوہیم لیفت و یشکن باہلی شم و یہی خنعن عبد لمو ٭

(۲۸) و یحی نح احر ہمبول شلش ماوت شنہ و حمشیم شنہ ٭

(۲۹) و یہی کل یمی نح تشع ماوت شنہ و حمشیم شنہ و یمت ٭

۲۶ اور کہا مبارک † اللہ معبود شیم کا اور ہو کنعان غلام اُسکا —

۲۷ بڑھاویگا خدا یافث کو اور رہیگا خیمہ میں شم کے اور ہوگا کنعان غلام اُسکا —

۲۸ اور زندہ رہا نوح بعد طوفان کے تین سو برس اور پچاس برس —

۲۹ اور تھے کل ایام نوح کے نو سو برس اور پچاس برس پھر مرگیا —

تفسیر

۳ (واسطے تمہارے ہو کھانے کو) اِس مقام سے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ طوفان سے پہلے اِنسان کو گوشت کھانے کی اِجازت نہ تھی اب اِجازت ہوئی کیونکہ ہم اُوپر کے بابوں میں پڑہ آئے ہیں کہ جب حضرت نوح کشتی میں گئے تو اُنکو حکم ہوا کہ پاک اور ناپاک جانوروں کو بھی کشتی میں رکھہ لو اور کتاب اقدس کے محاورہ میں پاک جانوروں کا اطلاق

افسیان باب ۲ — ۱۳ و ۱۴ باب ۳ — ۶ —

حلال جانوروں پر اور ناپاک کا اطلاق حرام جانوروں پر ہوتا ہی اِس سے ثابت ہوتا ہی کہ پہلے سے حلال جانوروں کا گوشت کھانے کی اجازت تھی *

۵ (ہاتھہ ہر جاندار سے) بشپ پیٹرک † صاحب فرماتے ہیں کہ اِس سے یہہ مراد ہی کہ "کوئی حیوان جو اِنسان کو قتل کرے وہ بھی قتل کیا جاوے نہ اِس وجہہ سے کہ گویا حیوان ملزم ٹھہرے اِسبات کی کہ اُنہوں نے اِنسان کو قتل کیا کیونکہ بھلائی برائی کرنے کی اُنکو قابلیت نہیں ہی بلکہ ایسا حکم بلحاظ اِنسانوں کے ہوا جنکے اسعمال کے لیئے حیوان پیدا کیئے گئے تھے چنانچہ اول ایسے مالک جو ایسے نقصان کے باز رکھنے میں ہوشیار نہ تھے اُنکو اِس حکم کی رو سے سزا دی جاتی تھی دوسرے سزا پانے والوں کے نمونہ سے دوسروں کو ہوشیار رہنے کی عبرت ہوتی تھی تیسرے یہہ کہ خدا نے اِس حکم سے اِنسانوں کو یہہ فہمایش کیا کہ قتل بہت بڑا گناہ ہی جسکی سزا سے حیوان بھی بری نہیں ہیں چوتھے یہہ کہ اِس کے سبب سے اِنسانوں کی جانیں ایسے حیوانوں کے قتل سے بہت محفوظ ہوئیں جو نہیں تو ویسے ہی نقصان پہونچاتے *

۱۶ (اور ہوگی قوس بادل میں) اِس ورس پر اور اُن ورسوں پر جو اوپر گذرے اور جن میں قوس قزح کو ایک نشان عہد کا کہا ہی بعضے لوگ یہہ شبہہ کرتے ہیں کہ قوس قزح پیدا ہوتی ہی آفتاب کی شعاع سے جو پڑتی ہی مرطوب اجزاء ہوائی یا مہین مہین مینہہ کی بودیوں پر چنانچہ ہم اُسکو ہر وقت ایسی حالت پیدا کرکے دیکھہ سکتے ہیں پھر اُسکو یہہ کہنا کہ میں نے جو عہد کیا ہی کہ پھر ایسا طوفان نہ لاؤنگا اُسکا یہہ نشان ہی تاکہ اُسکو دیکھہ کر میں اپنا عہد یاد کروں کیا معنی رکھتا ہی *

مگر یہہ ایک بیہودہ گفتگو ہی ان ورسوں میں طرز کلام کتاب اقدس کا اِنسان کی تسلی اور دل جوئی کے طور پر واقع ہوا ہی جو اِنسان کہ طوفان کے صدمہ سے بچے تھے اور جو ابھی دہشت ناک طوفان کی موجیں دیکھہ چکے تھے اور جن کی آنکھوں کے سامنے بے اِنتہا مخلوق چرند و پرند اور انسان کہ پانی میں غوطہ کھا کھا کر اور وا ویلا مچاکر ڈوب چکے تھے کسی طرح اُنکے دل سے دفعتاً اُس واقعہ کی جسکو قیامت کہنا چاہیئے دہشت نہیں جاسکتی تھی اور اُسکے اثر نے کسی طرح اُنکو اس قابل نہیں رکھا تھا کہ اُسکو بھلا کر کسی قسم کے کار و بار میں مصروف ہوں اِسلیئے خدا نے اُنسے گفتگو کرنے میں اور اُنکو تسلی دینے کے لیئے یہہ طرز کلام اختیار کیا کہ میں تم سے عہد کرتا ہوں کہ پھر میں ایسا طوفان نہیں لانے کا مینہہ کے کھلنے کے وقت جو ایک ظہور قوانین قدرت کے بموجب ہوتا ہی اور جسکو اِنسان بھی دیکھہ سکتے ہیں اُسکو اُس عہد کا نشان بتایا اور موافق طرز کلام انسانوں کے گفتگو کی کہ

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۲۹

میں اُسکو دیکھکر اپنا عہد یاد کرونگا تاکہ جب معمولی طور پر مینہہ برسنے شروع ہوں تو قوس کو دیکھہ کر اِنسان تسلی پاویں اور جان لیں کہ خدا کے عہد کی کمان لٹکی جو طوفان نہ لانیکا عہد ہی پس یہہ قوس خدا کے رحم اور فضل کی مشہور علامت اور ہمارے عقیدہ کی مضبوطی اور خدا پر مستحکم توکل کرنے کی نشانی ہی اس لیئے ہمکو چاہیئے کہ جب ہم اُسکو دیکھیں خدا کی تعریف کریں کہ کیا اچھی روشن ہی اور کیا خوبصورت بناوٹ ہی کیا شان دار دایرہ سے آسمان کو گھیرتی ہی نہایت بڑے اور زبردست ہاتھوں نے اسکو جھکایا ہی *

۱۹ (بھر گئی تمام وہ زمین) اس میں کچھہ شک نہیں کہ ہم قوانین قدرت سے اِس بات کا یقین کرسکتے ہیں کہ دنیا میں تمام اِنسان ایک ہی نسل سے نکلے ہیں کیونکہ ہم دیکھتے ہیں کہ تمام حیوانات جو خاص ملکوں گرم و سرد کے رہنے والے ہیں وہ سب اپنے ساتھہ ایک ایسی قدرتی پوشاک رکھتے ہیں جو اُس ملک کے مناسب ہی اور جس سے وہ سرد ملکوں کی سردی کو دور کرسکتے ہیں اور گرم ملکوں کی گرمی سے بچ سکتے ہیں اور ان وسیلوں سے اپنی باسآیش بسر کرتے ہیں مگر برخلاف اسکے ہم انسان کو دیکھتے ہیں کہ ننگا پیدا ہوا ہی اور کوئی خلقی سامان گرمی سردی سے بچنے کا اپنے پاس نہیں رکھتا مگر البتہ اُسکے لیئے ایسے وسیلے پیدا کیئے ہیں جنکے سبب بقدر حاجت کے گرمی سردی حاصل کرسکتا ہی پس یہہ دلیل اس بات کی ہی کہ کوئی اِنسان کسی خاص ملک کے لیئے پیدا نہیں ہوا بلکہ اُس قادر مطلق کا یہہ منشا تھا کہ ایک حیوان ایسا پیدا کیا جاوے جسکی نسل تمام گرم سرد ملکوں میں آباد ہو اور بلحاظ ہر ملک کے وہ خود سامان گرمی و سردی کا بہم پہونچا لیا کرے پس کچھہ شک نہیں کہ وہ عام اِنسان ایک ہی نسل سے اور ایک ہی دادا کے پوتے ہیں *

ڈاکٹر † ہلمز صاحب اِنسان کی ایک ہی نسل کی تمام دنیا میں آباد ہونے کی تصویر جغرافیہ کے بموجب ہمکو اِس طرح پر دکھاتے ہیں کہ "آیشیا اور امریکا کے دو بر اعظم اگرچہ بسبب پاسفک یا مشرقی بحر کے جنوبی سروں پر ایک دوسرے سے بہت فاصلہ رکھتے ہیں مگر اب شمال کی طرف سے وہ ایک دوسرے سے صرف اُنتالیس میل کے فاصلہ پر بجاے دو ہزار چار سو میل کے جیسا کہ پہلے خیال کیا جاتا تھا اب قریب دریافت ہوئے اور اِس تنگ آبنائے میں بہت سے جزیرے بھی مثل راس بہرنگ وغیرہ کے واقع ہیں کپتان کوک صاحب کی زمین کے گرد سفر کرنے میں جو بہت سے فائدے حاصل ہوئے اُن میں سے مذہب کو یہہ ایک مقدم فائدہ ہوا کہ کافروں کا یہہ بڑا عزیز اعتراض کہ ایک آدمی سے تمام دنیا

† ڈاکٹر [illegible]

† [illegible]

کیونکر آباد ہوئی ترت گیا شمالی امریکہ میں ایشیا کے مقابل کے کناروں سے باشندے بآسانی پہونچ گئے ہونگے اور جنوبی امریکہ میں بوسیلہ اُس بڑے سلسلہ حال کے دریافت کیئے ہوئے گرم جزیروں کے جو درمیان ان دو بڑے بر اعظم کے پھیلے ہوئے ہیں ایشیا کے لوگوں سے سلسلہ وار آباد ہوئے ہونگے اور امریکہ کا مشرقی جانب سے آباد ہونا بوسیلہ اُن کشتیوں کے خیال کیا جاوے جنکو طوفان اور ریلوں اور مخالف ہواؤں نے یورپ اور افریقہ کے کناروں سے کھینچ لیجاکر وہاں پہونچا دیا ہو زبانوں اور مذہب اور اطوار اور رسومات کی بہت سی مقدم باتوں میں مشابہت کا ہونا بلاشبہ اس بات کی گواہی دیتا ہی کہ تمام اِنسان ایک ہی مربی سے نکلے ہیں *

† نکتہ چین حکما مختلف ملکوں میں انسان کی جنسوں کے اختلافات سے جو بلحاظ رنگ قد صورت اور مزاج وغیرہ کے ہیں اس حقیقت کو کہ تمام جنسیں انسان کی ایک ذخیرہ سے نکلی ہیں' ثابت کرنے میں بڑے پریشان ہوتے ہیں باوجود اِسکے کہ ہم قدرت کے بھیدوں اور خدا تعالیٰ کے طریقوں کے دریافت کرنے میں کیسے ہی ناقابل ہوں تب بھی از روے آب و ہوا اور مخصوص حالتوں ہوا پانی اور خوراک اور رسومات وغیرہ کے جنکے سبب سے باشندوں کی بغاوت اور رنگوں میں زمانہ کے گذر نے پر بہت سی تبدیلی ہوجاتی ہی ان ظاہری اختلافات کا حسب دلخواہ جواب دے سکتے ہیں مثلاً اگر کتوں کو سرد طبقہ میں لیجاویں تو وہاں پر وہ جھبرے ہوجاویں اور اگر بھیڑوں کو گرم طبقہ میں لیجاویں تب اُنکی اُون بال ہوجاویگی تو اِنسان کی جنسیں رفتہ رفتہ آب و ہوا کے اثر سے کیونکر محفوظ رہ سکتی ہیں *

انسان اگرچہ یورپ میں سفید اور افریقہ میں سیاہ اور ایشیا میں زرد اور امریکہ میں سرخ ہیں لیکن' حیوان واحد ہیں صرف آب و ہوا کے سبب سے اُن میں یہہ ظاہری تبدیلیاں ہیں جہاں کہیں گرمی سخت ہوتی ہی جیسی کہ گنی اور سینگل میں تو وہاں کے بالکل سیاہ ہوتے ہیں اور جہاں کہیں کہ اُسکی شدت کم ہی جیسی کہ ایبیسینیہ میں تو وہاں کے آدمی کم کالے ہوتے ہیں اور جہاں کہیں وہ معتدل ہی جیسی باربری اور عرب میں وہاں پر لوگ بھورے ہوتے ہیں اور جہاں کہیں وہ بہت کم ہی جیسی کہ یورپ اور نیچے کے حصہ ایشیا میں وہاں پر سفید ہوتے ہیں *

ڈاکٹر شا صاحب نے اپنے باربری کے سفروں میں آرس کے پہاڑوں پر جو ایلجایرز کے جنوب میں ہیں ایک ایسی قوم دیکھی جو افریقہ کے مسلمانوں سے نسل میں مختلف ہیں اُنکا رنگ خاکی تو ہرگز نہیں لیکن سفیدی اور سرخی مائل ہی اور اُنکے بال بجاے

---

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۲۴ *

ایسے سیا ہونے کے جیسے کہ افریقہ کے مسلمانوں کے ہیں بہت زندہ ہیں ڈاکٹر شا صاحب خیال کرتے ہیں کہ یہہ واندال قوم کا ایک بقیہ ہی اور غالباً اُنکا رنگ اُنکی بلند پہاڑی مقام کے سبب سے ویساہی رہا جیسا کہ ارمینیا کے باشندوں کا مغربی ایشیا میں اور کشمیر کے باشندوں کا مشرقی ایشیا میں صاف ہی بسبب اِس بات کے کہ ان دونوں مقاموں میں زمین بہت بلند ہی جسکے باعث سے آب و ہوا کا مزاج معتدل ہی *

برخلاف اِسکے بستی یہودیوں کی جو مقام کوچین میں کنارہ ملبار پر بہت مدت ہوئی کہ جسکی اُنکو یادداشت جاتی رہی آکر بسے اگرچہ وہ اصل میں فلسطین کے خوبصورت لوگ تھے اور اُنہوں نے اپنی رسومات کو اب تک خالص رکھا ہی لیکن ایسے کالے ہوگئے ہیں جیسےکہ ملبار والے ہیں جو گنی کے حبشیوں سے سیاہی میں ایک ذرہ بھی کم نہیں ہیں اور لنکا میں پورچگل والے جو صرف چند صدیاں گذریں کہ وہاں آکر بسے اپنی حالت اصلی سے زوال پذیر ہوکر وہاں کے باشندوں سے بھی زیادہ کالے ہوگئے شمار میں یہہ لوگ قریب پانچ ہزار کے ہیں اور اب بھی زبان پورچگل بولتے ہیں اور یورپ کی پوشاک پہنتے ہیں اور رومی گرجا کے مذہب کا اِقرار کرتے ہیں *

با این ہمہ ڈاکٹر ہیلز صاحب یہہ بھی کہتے ہیں کہ اِنسانوں میں آب و ہوا اور رسومات کے اثر کے عام نتیجوں کے علاوہ اور بھی اختلافات موجود ہیں جنکو شاید نا معلوم سببوں سے منسوب کرنا چاہیئے جنکا دریافت کرنا اِنسان کی دانائی کے فخر کو عاجز کرتا ہی اور بہر حال جنکو خدا کے علم اور رضا پر چھوڑنا چاہیئے اور جنکو اُسکی اُس دانائی اور قدرت کے ناقابل تلاش خزانوں میں جو اُسکے کاموں میں مختلف بھی ایسے ہیں جیسے کہ ترتیب میں جمع کرنا چاہیئے *

بہر حال ہمکو اِس بات پر یقین کرنے کی کہ تمام انسان ایک شخص کی اولاد ہیں بہت سی وجوہات ہیں گو بعضے ایسے اختلاف ہیں جنکی وجہہ ہم نہ دریافت کر سکیں مگر جس بات پر کہ میں بحث کرتا ہوں وہ یہہ ہی کہ وہ شخص جسکی اولاد تمام انسان ہیں کون ہی آدم یا نوح تمام یہودی عالم اور تمام عیسائی عالم اور اکثر مسلمان عالم اِسبات کے قایل ہیں کہ تمام اِنسان حضرت نوح کی اولاد ہیں مگر جبکہ میں اِسبات کا قایل ہوں کہ طوفان تمام دنیا میں نہیں آیا تو مجھکو ضرور اِسبات سے اِنکار کرنا پڑیگا اور یہہ کہنا ہوگا کہ تمام اِنسان حضرت آدم کی اولاد ہیں اور اگر اور لوگ بھی تمام اِنسانوں کو حضرت آدم کی اولاد مان لیں تو کسیقدر آسان ہوجاتی ہیں وہ مشکلیں جو بسبب بعض ایسے اختلافوں کے جنکی وجہہ ہمکو بخوبی دریافت نہیں ہی اِنسان کو ایک ہی شخص کی اولاد قرار دینے میں پڑ رہی ہیں *

۲۴ (حام باپ کنعان کا) حام کی اولاد کنعان کے سوا اور بھی تھی جیسا کہ باب ۱۰ ورس ۶ سے پایا جاتا ھی مگر اِس مقام پر کنعان کا خاص ذکر اِسواسطے کیاگیا کہ وہ ایک بد بخت نسل کا سردار تھا *

۲۵ (اور کہا ملعون ھو کنعان) جو لوگ کہ اس ورس کو ایک جملہ بددعائیہ سمجھتے ھیں اُنکو اِس ورس کی تفسیر بیان کرنے میں سخت مشکل پیش آویگی کیونکہ بے ادبی حضرت نوح سے حام نے کی تھی پھر باپ کی بے ادبی کے سبب اولاد کو ملعون کرنے کی کیا وجہہ اور اگر اولاد ملعون بھی کیجاوے تو سواے کنعان کے حام کے اور بھی بیٹے تھے پھر خاص کنعان کو ملعون کرنے کی کیا وجہہ *

علماء یہود نے جو اِسکی وجہہ لکھی ھی اُس سے ھم واقف رھنا اُسکے واقف ہونے سے بہتر ھی اور میں واقف نہیں ھوا کہ عیسائی عالم اِسکی کیا وجہہ بیان کرینگے مگر میں اِس ورس کو جملہ بد دعائیہ قرار نہیں دینا جیسا کہ متن کے ترجمہ سے ظاہر ھی بلکہ یہہ ایک پیشین گوئی ھی ایک واقعہ کی جو ھونے والا تھا کنعان کی اولاد پر *

ھم بطور ایک نیچر کے یہہ بات دیکھتے ھیں کہ اچھوں کی اولاد بری ھوتی ھی اور بروں کی اولاد اچھی بھی ھوتی ھی اور اسی طرح ھم یہہ بھی دیکھتے ھیں کہ باپ کی بد خصلت کبھی اُسکی تمام اولاد میں اثر رکھتی ھی اور کبھی ایسا ھوتا ھی کہ وہ اثر اُسکی کسی اولاد میں پایا جاتا ھی اور کسی اولاد میں نہیں پایا جاتا ھی حام سے جو یہہ ایک بے ادبی اپنے باپ کی نسبت ھوئی وہ صاف دلیل تھی بدبختی اور بدطینتی کی جسکے سبب اندیشہ تھا کہ اُسکی تمام اولاد ایسی ھی بدطینت اور بد خصلت ھوگی جو کبھی بار ور اور برخوردار نہیں ھوسکتی حضرت نوح نے خدا کے الہام سے بتا دیا کہ بدطینتی اور بد بختی حام کی کسی اولاد میں نہیں ھی مگر کنعان میں جسکا نتیجہ ھی غلام اور تابعدار ھونا اپنے بھائیونکا اِسلیئے کنعان کی نسبت کہا کہ وہ غلام کا غلام ھوگا اپنے بھائیونکا اور نیک خصلت جو سام اور یافث سے ظاھر ھوئی تھی اُسکا جو نیک نتیجہ اُنکو ھونے والا تھا وہ اُنکے حق میں بیان کیا پس یہہ نہ سمجھنا چاہیئے کہ حام کی بےادبی کے سبب حضرت نوح نے کنعان کو بد دعا دی *

۲۶ و ۲۷ اِن دونوں ورسوں میں جو پیشین گوئی ھی اُسکے واقع ھونے کی تفصیل † بشپ نیوٹن صاحب اِسطرح پر بیان کرتے ھیں کہ وہ لفظ جسکا بھائیوں ترجمہ کیا گیا ھی عبری میں اُسکے معنی زیادہ دور کے رشتہ داروں کے ھیں کنعان کی اولاد سام اور یافث دونوں کی اولاد کے تابع ھونے والی تھی سوا اِسکے قدرتی نتیجہ گروھونکی برائی کا اِسیطرح سے ھی جیسیکہ تنہا شخص کی برائی کا غلامی ھی *

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۳۱ —

بہت سی † صدیوں یعني آٹھ سو برس بعد اِس پیشین گوئي کے بني اِسرائیل نے جو سام کي اولاد تھے زیر حکومت یوشع کے کنعان والوں پر حملہ کیا اور بہت سے باشندوں کو قتل کیا اور بني گبعون اور اوروں کو غلام اور خراج گذار کیا اور سلیمان نے بعد ازاں باقیوں کو مطیع کیا *

یونانیوں اور رومیوں نے بھي جو اولاد یافث کي تھے نہ صرف سریا اور فلسطین کو مغلوب کیا بلکہ کنعان والوں میں سے ایسے ایسوں کا تعاقب کرکے اُنکو فتح کیا جو کہیں کہیں باقي رہ گئے تھے مثلاً ٹائیر والے اور کارتھیج والے جن میں سے پہلوں کو سکندر اور یونانیوں نے اور پچھلوں کو سپیو اور رومیوں نے تباہ کیا اور اُس وقت سے ہمیشہ بدبخت بقیہ اِس قوم کا غیروں کا غلام رہا ہی اول مسلمانوں کا جو سلم سے نکلے ہیں اور بعد ازاں ترکستان والوں کا جو یافث سے نکلے ہیں اور اُنکے زیر حکم آجتک وہ تباہي بھرتے ہیں *

† ۲ تواریخ ۸ — ۷ لغایت ۹ —

دسواں باب

۱ نوح کا نسب نامہ ۲ یافث کے بیٹے ٦ حام کے بیٹے ۸ نمرود کا پہلا بادشاہ ہونا ۲۱ سام کے بیٹے —

توریت مقدس

(۱) وِ اِلّہ تُولِدُت بِنِي نُح شِم حَم وَ يَفِت
وَيِوّلدو لَهِم بَنِيم آحِر هَمَّبُول ●

(۲) بِنِي يَفِت گُمِر وَ مَگُوگ وَ مَدَي وِ يَوَن
وِ تُوبَل وَ مِشِخ وِ تِيرَس ●

(۳) وُ بِنِي گُمِر اَشكَنَز وِ رِيفَت وِ تُگَرمَه ●

(۴) وُ بِنِي يَوَن اِلِيشَه وِ تَرشِيش كِتّيِم وِ دُدَنِيم ●

(۵) مِيالّه نِفرِدُو اِيّي هگُّويِم بَّارصُتَام اِيش لِلشُنُو
لِمِشپَحُتَم بِگُويِيهِم ●

۱ یہہ ہیں جنم پترے اولاد نوح کا شیم حام اور یافث اور پیدا ہوئے انکے † لڑکے بعد طوفان کے —

۲ بیٹے ‡ یافث کے گومر اور ماجوج اور مادائي اور یاوان اور توبال اور میشخ اور تیراس —

۳ اور بیٹے گومر کے اشکنز اور ریفث اور توجرما —

۴ اور بیٹے یاوان کے ‖ الیشا اور ترشیش کتیم اور دوداتیم § —

۵ اِن سے جدا ہوئے ‖ جزیرے قوموں کے ملکوں میں انکے ہر شخص موافق زبان اُسکي کے موافق قبایل اُنکي کے بیچ قوموں اُنکي کے —

† باب ۹ — ۱ و ۷ و ۱۹ —

‡ ۱ تاریخ باب ۱ — ۵ وغیرہ —

§ رودانیم مطابق بعض ترجموں کے —

‖ زبور ۷۲ — ۱۰ یرمیاہ باب ۲ — ۱۰ — باب ۲۵ — ۲۲ ، صفنیاہ باب ۲ — ۱۱ —

توریت مقدس

(۶) وَبِنِي حَم كُوشْ وَ مِصْرَيِم وَ فُوط وَ كِنَعَن *

(۷) وَبِنِي كُوشْ سِبا وَ حَوِيلَه وَ سَبْتَه وَ رَعمَه وَ سَبتِكَ وَ بِنِي رَعمَه شِبا وَ دِدَن *

(۸) وِ كُوش يَلَد اِت نِمرُد هُو هِحِل لِهيوت گبّر بآرِص *

(۹) هُو هيَه گبّر صَيِد لِفني يهوَه عَل كِن يامَر كِنِمرُد گبّر صَيِد لِفني يهوَه *

(۱۰) وَتهي رِسيت مَملَختو بابِل وِ اِرِخ وِ آكَد وِ كَلنِه بِاِرِص شِنعَر *

۶ † اور بیٹے حام کے کوش اور مصریم اور فوط اور کنعان ہے —

۷ اور بیٹے کوش کے سبا اور حویلہ اور سبتاہ اور رعماہ اور سبتکا اور بیٹے رعماہ کے شبا اور ددان —

۸ اور کوش کے پیدا ہوا نمرود اُس نے شروع کیا ہونا جبار کو ملک میں —

۹ وہ تھا جبار ‡ شکاری روبرو § اللہ کے اسلیئے کہا جاتا ہی مثل نمرود کے جبار شکاری روبرو اللہ کے —

۱۰ || اور تھی ابتدا مملکت اُسکی ¶ بابل اور ارخ اور اکد اور کلنہ بیچ ملک شنعار کے —

---

† ۱ تاریخ باب ۱ — ۸ وغیرہ —

‡ یرمیاہ باب ۱۶ — ۱۶ میکاہ باب ۷ — ۲ —

§ باب ۹ — ۱۱ —

|| میکاہ باب ۵ — ۶ —

¶ — بابل بموجب ترجمہ یونانی [illegible]

توریت مقدس

(۱۱) مِن هَاَرِص هَہِو يَصَا اَشُّور وَيِّبِن اِت نِينِوِه وِ اِت رِحُبُت عِير وِ اِت كَلَحْ *

(۱۲) وِ اِت رِسِن بِين نِينِوِه وُبِين كَلَح هُو هَعِير هَگُدُ لَه *

(۱۳) وَ مِصرَيِم يَلَد اِت لُودِيم وِ اِت عَنَمِيم وِ اِت لِہَبِيم وِ اِت نَفتُو هِيم *

(۱۴) وِ اِت پَتْرُو سِيم وِ اِت كَسلُو هِيم آشِر يَصَاُو مِيشَم پِلِشتِيم وِ اِت كَفتُرِيم *

(۱۵) وَ كِنَعَن يَلَد اِت صِيدُون بِكُرُو وِ اِت حِت *

(۱۶) وِ اِت يِبُوسِي وِ اِت هَاَمرِي وِ اِت هگِر گَشِي *

۱۱ اِس زمین سے نکلا † اشور کو اور بنایا نینوہ کو اور رحوبت کے ‡ شہر کو اور کالح کو —

۱۲ اور رسن کو درمیان نینوہ اور درمیان کالح کے وہ شہر بڑا ہی —

۱۳ اور مصریم نے پیدا کیا لودیم کو اور عنمیم کو اور لہابیم کو اور نفتوحیم کو —

۱۴ اور پتروسیم کو اور کسلوحیم کو وہ جگہہ نکلے § جہاں سے فلسطیم اور کفتوریم کو —

۱۵ اور کنعان نے پیدا کیا صیدون پہلوٹھے اپنے کو اور حِت کو —

۱۶ اور یبوسی کو اور اموری کو اور گرگاشی کو —

---

† بموجب دیگر ترجموں کے اسوریا کو گیا —

‡ بموجب دیگر ترجموں کے شہر کے بازاروں کو —

§ ۱ تواریخ باب ۱ — ۱۲ —

توریت مقدس

(۱۷) وِ اِت ہَحِوِّي وِ اِت ہَعَرقِي وِ اِت ہَسِّينِي *

(۱۸) وِ اِت ہَارْوَدِي وِ اِت ہَصِّمرِي وِ اِت ہَحَماتِي وِ اَحَر نَفصو مِشفِحوت ہَکِنَعَنِي *

(۱۹) وَيِہِي گِبُول ہَکِنَعَنِي مِصِيدون بُاخَه گِرارَه عَد عَزَّه بُاخَه سِدُمَه وِ عَمُرَه وِ اَدمَه وُ صِبُيِم عَد لَشَع *

(۲۰) اِلّه بِنِي حَم لِمِشفِحُتَم لِلشِنُتَم بِاَرصُتَم بِگُويِہِم *

(۲۱) وُلِسِم يُلَّد گَم ہُو اَبِي کُل بِنِي عِيبِر اَحِي يِفِت ہَگَدول *

(۲۲) بِنِي شِم عِيلَم وِ اَشُّور وِ اَرپَخشَد وِ لُود وِ اَرَم *

۱۷ اور حوي کو اور عرقي کو اور سيني کو —

۱۸ اور اروادي کو اور صماري کو اور حماتي کو اور پيچھے پھيل گئے قبايل کنعاني —

۱۹ † اور تھي حد کنعاني کي صيدون سے پہونچتي هوئي گراراه غزاه تک پہونچتي هوئي سدومه اور عموراه اور ادماه اور صبوييم لاشع تک —

۲۰. يهه هيں بيٹے حام کے موافق قبايل اُنکے کے اور موافق زبانوں اُنکي کے ملکوں ميں اُنکي قوموں ميں —

۲۱ اور شيم کے پيدا هوئے وه بهي باپ سب بني عيبر کا بهائي يافث بڑے کا —

۲۲ بيٹے ‡ شيم کے عيلام اور اشور اور ارفکشد اور لوده اور آرام —

---

† باب ۱۳ — ۱۲ و ۱۴ و ۱۵ و ۱۷ باب ۱۵ — ۱۸ لغايت ۲۱ اعداد باب ۳۴ — ۲ — لغايت ۱۲ يوشع باب ۱۲ — ۷ و ۸ —

‡ تاريخ باب ۱ — ۱۷ وغيره —

توریت مقدس

(۲۳) وبنی آرم عوص وحول وگثر ومش *

(۲۴) وارفکشد یلد ات شالح وشالح یلد ات عبر *

(۲۵) ولعبر یلد شنی بنیم شم هاحد پلگ کی
بیماو نفلگه هآرص وشم اهاو یقطن *

(۲۶) ویقطن یلد ات المودد وات شالف وات
حصرموت وات یرح *

(۲۷) وات هدورم وات اوزل وات دقله *

(۲۸) وات عوبل وات ابیمال وات شبا *

(۲۹) وات اوفر وات حویله وات یوبب کل
اله بنی یقطن *

۲۳ اور بیٹے آرام کے عوص اور حول اور گثر اور مش —

۲۴ اور ارفکشد نے پیدا کیا † شالح کو اور شالح نے پیدا کیا عیبر کو —

۲۵ ‡ اور عیبر کے پیدا ہوئے دو بیٹے نام ایک کا § فلغ کیونکہ ایام میں اُسکے بٹ گئی زمین اور نام اُسکے بھائی کا یقطان —

۲۶ اور یقطان نے پیدا کیا الموذد کو اور شالف کو اور حصر ماوت کو اور یرح کو —

۲۷ اور ہدورام کو اور اوزال کو اور دقلاہ کو —

۲۸ اور عوبال کو اور ابیماائل کو اور شبا کو —

۲۹ اور اوفیر کو اور حویلہ کو اور یوباب کو سب یہہ ہیں بیٹے یقطان کے —

---

† باب ۱۱ — ۱۲ —

‡ ۱ تاریخ باب ۱ — ۱۹ —

§ (یعنی قسمت) —

توریت مقدس

(۳۰) وَیہِي مُوشَبَم مِمِیشا باخَہ سِفارہ ھر ھَقِدِم *

(۳۱) اِلّہ بِنِي شِم لِمِشفِحُتَم لِلشُنُتَم بِاَرصُتَم لِگویہِم *

(۳۲) اِلّہ مِشفِحُت بِنِي نُح لِتُولِدُتَم بِگویِہِم

وَمِاِلّہ نِفرِدُو ھَگّویِم بَآرِص اَحَر ھَمَّبول *

۳۰ اور تھا اُنکا مقام میشاہ سے پہونچتے ہوئے سفارہ کوہ شرقی کو —

۳۱ یہہ ہیں بیٹے شیم کے موافق قبایل اُنکے موافق زبانوں اُنکی کے ملکوں اُنکے میں موافق قوموں اُنکی کے —

۳۲ † یہہ ہیں قبائل بنی نوح کے موافق جنم پترہ اُنکے کے قوموں اُنکی میں اور ‡ اُس سے جدی جدی ہوئیں قومیں ملک میں بعد طوفان کے —

تفسیر

۱ (یہہ ہی جنم پترہ) جو لوگ تمام دنیا کو صرف اولاد نوح سے بسا ہوا سمجھے ہیں وہ بیان کرتے ہیں کہ سام کی اولاد کے حصہ میں درمیان کا حصہ زمین کا آیا یعنی فلسطین سریا اور ایسریا اور سیمریا (جو بیبلن کے ایک قصبہ کا نام ہی اور جسکو کالدی والونکا عراق کہتے ہیں) اور بابل اور ایران حجاز یا عرب اور اولاد حام کو تیمان ادومیا § اور افریقہ اور نائی گرشیا اور مصر اور نیوبیا اور اینھوپیا اور سندھیا اور ہندوستان واقع کنارہاے سندہ (یا مغربی اور مشرقی ہندوستان) اور اولاد یافث کو گاربیہ اور اسپین اور فرانس اور یونان اور سکلیونیا یعنی روس اور بلگریا اور ترکیستان اور آرمینہ *

۵ (جزیرے) || مسٹر میٹ صاحب کہتے ہیں کہ یہودی جزیرہ کے لفظ کا ¶ اپنے اُن تمام ملکوں پر اِستعمال کرتے ہیں جو بسبب سمندر کے اُنکے ملک سے علحدہ ہوگئے ہیں یا عموماً اِس لفظ جزیرہ کا ایک * مقام ولایت یا صوبہ کے واسطے اِستعمال ہوسکتا ہی *

---

† آیت ۱ — ‡ باب ۹ — ۱۹ —

§ یرمیاہ ۴۹ — ۷ — || تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۴۳ —

¶ اشعیاہ ۱۱ — ۱۰ و ۱۱ — ۴۰ — ۱۵ یرمیاہ ۲ — ۱۰ —

* ایوب ۲۲ — ۳۰ اشعیاہ ۲۰ — ۶ —

۸ (نمرود) معلوم هوتا هی که اگلے زمانه میں یهه دستور تها که جو خاندان میں بڑا هوتا تها وهي اپنے خاندان پر مربیانه حکومت رکهتا تها مگر اِس شخص نے مربیانه حکومت کو توڑ ڈالا اور بادشاهانه حکومت کي بنیاد ڈالي *

۱۱ (اِس زمین سے نکلا) یعني نمرود ان ملکوں سے نکلا اور اشور نے لڑنے کو گیا جسکو ایسریا کهتے هیں جو سام کي اولاد سے علاقه رکهتا تها مگر اُسپر کش کے اِس بیٹے نے قبضه کرلیا تها *

(نینوہ) بشپ پیٹرک صاحب کهتے هیں که نمرود نے اِس شهر کا نام اپنے بیٹے نینوس کے نام پر رکها تها *

۲۱ (باپ سب بني عیبر کا) † بشپ کدر صاحب لکهتے هیں که اِس سبب سے عبرانیوں کا باپ هوا جنکا نام اُس سے نکلا اُس سے عبرام کا نام ‡ عبري هوا اور اُسکي اولاد کا نام § عبرانیان هوا باوجود اسکے بعضوں نے یهه خیال کیا هی که اِس مقام میں عیبر کوئي خاص نام نهیں هی اور یهه که عبرام کو ایک عبري بسبب عیبر کے جو کسي شخص کا خاص نام هو کهتے هیں بلکه اِس وجهه سے کهتے هیں که اِس لفظ کے معني هیں وہ شخص جو دریاے فرات کے پار سے آوے اور تب جس لفظ کا هم اولاد عیبر ترجمه کرتے هیں اُسکے معني هوئے دریاے فرات کے پار کے باشندے *

۲۴ (عیبر) هم مسلمانوں کے هاں اِنکا نام هود هی هم انکو نبي مانتے هیں اور اعتقاد کرتے هیں که قوم عاد کي هدایت کو جو تین بتوں کي پرستش کرتے تهے بهیجے گئے تهے یهودي بهي حضرت عیبر کو نبي مانتے هیں اور ورس ۲۵ میں اُنکي یهه پیشین گوئي لکهي هوئي هی که فلغ کا نام جس پیشین گوئي سے اُنهوں نے رکها تها در حقیقت اُسي طرح واقع هوئي *

گفتگو نسبت طوفان کے

طوفان کا حال جو کتاب اقدس میں بیان هوا اُسکي نسبت تین امر قابل بحث هیں جنکو هم یهاں بیان کرتے هیں *

اول یهه که حساب چڑهنے اور اُترنے پاني طوفان کا جو اُن بابوں میں لکها هی وہ کیونکر برابر آتا هی *

دوم طوفان کے عام هونے کي تردید اور اسبات کا ثبوت که جس طوفان کا ذکر کتاب اقدس میں هی در حقیقت وہ طوفان خاص ملک میں تها *

---

† تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحه ۳۲ —
‡ باب ۱۴ — ۱۳ —
§ باب ۲۹ — ۱۴ خروج ۱ — ۱۵ و ۱۶ —

سوم قران مجید سے بھي خاص ملک میں طوفان کا ہونا ثابت ہوتا ہی معہ ذکر بعض واقعات طوفان کے جو قران مجید سے پائے جاتے ہیں *

اول گفتگو نسبت حساب طوفان کے

بعض لوگ یہہ گفتگو کرتے ہیں کہ کتاب اقدس سے پایا جاتا ہی کہ ابتدا اور انتہا طوفان کي ایک برس دس دن تھي کیونکہ † سنہ ۶۰۰ پیدایش نوح کے دوسرے مہینے کي سترھویں تاریخ کو طوفان شروع ہوا اور سنہ ‡ ۶۰۱ پیدایش نوح کي دوسرے مہینے کي ستائیسویں تاریخ کو حضرت نوح کشتي میں سے نکل آئے مگر ہر ایک واقعہ کے دن جو بیان ہوئے ہیں اُنکے جمع کرنے سے کل مدت طوفان کي ایک برس تین مہینے آتھہ دن معلوم ہوتي ہی جیسا کہ حساب مندرجہ ذیل سے ثابت ہوتا ہی اور پس نہ یہہ حساب درست آتا ہی اورنہ تاریخیں ہر ایک واقعہ کي جو کتاب میں لکھي ہیں وہ صحیح ہوتي ہیں *

§	مدت مینہ برسنے کي	...	...	۴۰
‖	مدت بڑھے رہنے پاني کي	...	...	۱۵۰
¶	مدت کم ہونے پاني کي	...	...	۱۵۰
*	کھولنا کھڑکي کا اور چھوڑنا کوے کا	...	...	۴۰
⸸	زمانہ چھوڑنے کبوتر کا پہلي دفعہ کم سے کم	...	...	۷
††	زمانہ چھوڑنے کبوتري کا دوسري دفعہ	...	...	۷
‡‡	زمانہ چھوڑنے کبوتري کا تیسري دفعہ	...	...	۷
§§	زمانہ اُترنے کا کشتي پر سے	...	...	۵۷
				۴۵۸

† باب ۷ — ۱۱ —
‡ باب ۸ — ۱۳ و ۱۴ و ۱۵ —
§ باب ۷ — ۱۲ و ۱۷ —
‖ باب ۷ — ۲۴ —
¶ باب ۸ — ۳ —
* باب ۸ — ۶ و ۷ —
⸸ باب ۸ — ۸ —
†† باب ۸ — ۱۰ —
‡‡ باب ۸ — ۱۲ —
§§ باب ۸ — ۱۳ و ۱۴ —

† ڈاکٹر ہاسمیم صاحب اس حساب کو اس طرح پر بیان کرتے ھیں

مہینے			دن
۲	اکتوبر میں نوح اور اُسکا کنبہ کشتي میں داخل ہوا	...	۳۱
۳	۱۷ نومبر کو چشمے پاني کے کھل گئے	... ...	۳۹
۴	۲۶ دسمبر کو بارش شروع ہوئي	... ...	۴۰
۷	۲۷ مارچ تک پاني نہیں گھٹا	... ...	۵۲
۸	۱۷ اپریل کو کشتي ارارات پر ٹھہري	... ...	۲۱
۱۰	یکم جون کو پہاڑوں کي چوٹیاں نمود ہوئیں	... ...	۴۴
۱۱	۱۱ جولائي کو کوا چھوڑا	... ...	۴۱
	۱۸ جولائي کو کبوتر چھوڑا	... ...	۷
	۲۵ جولائي کو دوبارہ کبوتر چھوڑا	... ...	۷
۱۲	۲ اگست کو تیسري دفعہ کبوتر چھوڑا	... ...	۷
۱	پہلي ستمبر کو خشک زمین ظاہر ہوئي	... ...	۲۹
۲	۲۷ اکتوبر کو نوح کشتي سے نکلے	... ...	۵۶
			۳۷۴

اِس حساب میں بہت سي غلطیاں ھیں اور اُسپر بھي کتاب اقدس کے بیان کے مطابق نہیں ھی *

اول یہہ کہ حضرت نوح اور اُنکے کنبہ کا کشتي میں بیٹھنا ایک مہینے پیشتر پاني کے چشموں کے پھٹنے سے لکھا ھی حالانکہ کتاب ‡ اقدس سے ثابت ھی کہ اُسي دن جس دن چشمے پھٹے حضرت نوح اور اُنکا کنبہ کشتي میں داخل ہوا *

دوسرے یہہ کہ کتاب اقدس سے معلوم ہوتا ھی کہ پورے § پانچ مہینہ میں کشتي ارارات پر ٹھہري اور دس ‖ مہینے چودہ دن میں ابتداے طوفان سے پاني سوکھہ گئے اور اِس حساب کے بموجب اگر حضرت نوح کے کشتي میں داخل ہونے سے طوفان کي ابتدا گني جاوے تو

† دیکھو تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۲۸ —
‡ باب ۷ — ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ —
§ باب ۷ — ۱۱ ۸ — ۴ —
‖ باب ۷ — ۱۱ ۸ — ۱۴ —

کشتي ارارات پر چهه مهینے میں ٹهرتي هی اور ٹهرتي چاهیئے تهي پانچ مهینے میں اور پانیوں کے سوکهنے کا اور پهاڑوں کي چوٹهاں دکهائي دینے کا زمانه صحیح آتا هی اور اگر حضرت نوح کے کشتي میں داخل هونے سے ابتداے طوفان نه گني جاوے بلکه چشموں کے پهٹنے سے شمار کي جاوے تو کشتي کا ارارات پر تهرنا ٹهیک آتا هی مگر پهاڑوں کي چوٹیونکا دکهائي دینا اور پانیوں کا خشک هونا کتاب اقدس کے بیان سے مختلف هو جاتا هی کیونکه پهاڑوں کی چوٹیاں دکهائي دیتي هیں چهه مهینے چودہ دنمیں اور دکهائي دیني چاهیئیں سات مهینے چودہ دنمیں اور پانیونکا سوکهنا نو مهینے چودہ دن میں هو جاتا هی حالانکه بموجب کتاب اقدس کے دس مهینے چودہ دن میں چاهیئے *

مگر یهه غلطیاں جو دکهائي دیتي هیں صرف قصور هی هماري کم زور عقل کا ورنه حساب جو کتاب اقدس میں هی وہ ناقابل غلطي کے هی چنانچه میں اُسکو بیان کرتا هوں *

جاننا چاهیئے که کتاب اقدس کے کسي مقام سے نهیں پایا جاتا که اُس زمانه میں مهینے کے دنوں کي تعداد تیس دن سے زیادہ یا کسي سال کو لوند کا مهینه بڑهاکر تیرہ مهینے کا شمار کرتے هوں جیسے که حال کے زمانه کے یهودي اپنے حسابي رسالوں میں چوتهے برس کو تیرہ مهینے کا گنتے هیں اِسلیئے اِس حساب میں بهي هر مهینه تیس دن کا اور بارہ مهینه کا ایک برس شمار کرنا چاهیئے *

مهینے عبري کے ذیل میں لکهے گئے هیں هم شروع کرتے هیں ابتداء طوفان کي (یعني پهٹنے چشموں اور شروع هونے مینه اور حضرت نوح کے کشتي میں داخل هونے کے) دوسرے مهینه کي سترهویں تاریخ سے جیسے که † کتاب اقدس همکو هدایت کرتي هی *

جو مدت که باب ۷ ــــ ۲۴ و باب ۸ ــ ۳ میں مندرج هی وہ دو مدتیں نهیں هیں بلکه وہ ایک هي مدت هی کیونکه پهلے مقام میں زمانه بڑهے رهنے پاني کا زمین پر هی اور جب که کشتي ارارات پر ٹهري اُس وقت تک بهي زمین پر پاني بڑها هوا تها اور دوسرے مقام میں زمانه گهٹنے پاني کا تا ٹهرنے کشتي کے ارارات پر مذکور هی اور باوجودیکه پاني گهٹنے لگا تها اور کشتي ارارات پر ٹهر گئي تهي مگر اُس وقت تک بهي زمین پر پاني بڑها هوا تها پس یهه دونوں مدتیں ایک هیں نه دو اور اسي مدت میں وہ چالیس دن بهي داخل هیں جن میں چشمے پهٹے اور مینه برسا کیونکه وہ دن بهي بڑهے رهنے پاني کے زمین پر هیں اور اسي طرح کوا نکالنے اور پردہ اُٹهانے کي جو مدت هی اُسي میں وہ دن بهي داخل هیں جن میں تین دفعه کبوتر کو نکالا هی چنانچه یهه بات ثابت هوتي هی باب ۸ ــ ۷ کو اُسي باب کے ورس ۱۳ سے مقابله کرنے پر *

---

† باب ۷ ــ ۱۱ و ۱۲ و ۱۳ ــ

اب کہ یہہ بات حل ہوگئي تو اب دیکھو کہ حساب جو کتاب مقدس میں مندرج هی کس طرح پر درست هی -

چشموں کا پھتنا اور برسنا مینہ کا ابتداے ۱۷ حشوان سے لغایت ۲۶ کسلیو	۴۰
شروع کمي آب اور تہرنا کشتي کا ارارات پر ۲۷ کسلیو سے لغایت ۱۷ نیسان	۱۱۱
دیکھائي دینا پہاڑ کي چوٹیوں کا ۱۸ نیسان سے لغایت یکم تموز ...	۷۴
نمایش چوٹیوں پہاڑ سے کھڑکي کھولنے تک ۲ تموز سے لغایت ۱۱ آب ...	۴۰
چھوڑنے کوے سے پردہ کھولنے تک ۱۲ آب سے لغایت یکم تشري ...	۴۹
انھي دنوں میں اکیس دن کبوتر کے تین بار چھوڑنے کے شامل هیں	
پردہ کھولنے سے اوترنے تک ابتداے دوم تشري لغایت ۲۷ حشوان ...	۵۶
	۳۷۰

میں مکرر بیان کرتا هوں اس حساب کو بہ ترتیب عبري مہینوں کے بمطابقت انگریزي و عربي مہینوں کے جس سے مطابقت شمار مہینوں کي جو کتاب اقدس میں بیان هوئي ظاهر هوگي

نمبر	عبري مہینے	عربي مہینے	انگریزي مہینے	واقعات
۲	۱۷ حشوان سنہ ۶۰۰	شعبان	اکتوبر	چشموں کا پھتنا مینہ کا برسنا نوح کا کشتي میں داخل هونا
۳	۲۶ کسلیو	رمضان	نومبر	مینہ کا برس چکنا -
	۲۷ کسلیو	رمضان	نومبر	پاني کي کمي کا شروع هونا -
۴	طیبت	شوال	دسمبر	*
۵	شباط	ذیقعدہ	جنوري	*
۶	ادار	ذي الحجہ	فروري	*
۷	۱۷ نیسان	۱۰ محرم	مارچ	کشتي کا ارارات پر تہرنا باوجودیکہ اب تک پاني زمین پر بڑھا هوا تھا -
۸	ایار	صفر	اپریل	*
۹	سیوان	ربیع الاول	مئي	*
۱۰	یکم تموز	ربیع الثاني	جون	پہاڑونکي چوٹیوں کا دکھلائي دینا
۱۱	۱۱ آب	جمادي الاول	جولائي	کھڑکي کھولنا اور کوا چھوڑنا -
۱۲	ایلول	جمادي الثاني	اگست	کوے و کبوتري کا آنا جانا

۱	یکم تشري سنه ۱۰۱	رجب	سنمبر	پردہ کھولنا -	
۲	۲۷ حشوان	شعبان	اکتوبر	{ نوح کا معه سب کے کشتي پر سے اوترنا -	

دوسري گفتگو طوفان کے عام هونے کي تردید اور طوفان خاص کے ثبوت میں

طوفان عام کي تردید

تمام علماء یہود اِس بات کے قایل هیں که طوفان تمام روے زمین پر تها اور میں پاتا هوں که علماے عیسائي اور علماے اِسلام نے بهي اُنهي کي پیروي کي هی اور سب سواے چند کے اِس بات کے قایل هوئے هیں که طوفان عام تها اور تمام دنیا کو اُسنے غرق کردیا تها *

بشپ † پیٹرک صاحب اور سینٹ هوس صاحب کہتے هیں ‡ که اِن الفاظ سے که (چهپا دیا سب پہاڑوں اونچوں کو جو تهے نیچے آسمان کے) اور نیز اور مقاموں سے جہاں یہه ذکر هی که تمام § ذي حیات مرگئے ثابت هوتا هی که طوفان عام هوا اور وہ یہه بهي کہتے هیں که حقیقت میں یہه بات هر طرح سے خیال کرسکتے هیں که دنیا اُس وقت میں بخوبي آباد تهي جیسیکه وہ اب هی اور شاید اِس سے بهي زیادہ اُسکے باشندوں کے برباد کرنے کے واسطے طوفان چاروں طرف هوا هو اور تمام کرہ کو اُسنے گهیرا هو *

بشپ || واٹسن صاحب اِس شبهه کے مٹانے کو که اِسقدر پاني طوفان کے لیئے کہاں سے آیا بطور ایک امداد دلیل کے لکہتے هیں که " جو کچهه هوا میں ملا هوا هی اگر وہ سب نیچے اُتر آوے تو تمام زمین کي سطح کو تیس فیٹ سے زیادہ ڈهانپ دینے کو کافي هووے *

سینٹ ¶ هوس صاحب لکهتے هیں که " اگر هم تمام کرہ کا دورہ کریں اور هر ولایت کے باشندوں سے دریافت کریں تو همکو معلوم هوگا که اِس طوفان کي شهرت تمام زمین پر پہونچي هی اور دنیاے معلوم کے هر حصه میں اُسکي کچهه تاریخیں اور روایتیں موجود هیں چنانچه امریکه والے اپني ولایت میں طوفان کے هونے کا اِقرار اور بیان کرتے هیں اور چینیوں میں جو ایشیا میں نہایت دور رهنے والي قوم هی اُسکي روایت موجود هی (معلوم

† تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحه ۲۶ -
‡ باب ۷ - ۱۹ -
§ باب ۷ - ۲۱ -
|| تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحه ۲۵ -
¶ تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحه ۲۳ -

نہیں که یہه کہاں سے لکھا کیونکه چینی طوفان ہونے کا اقرار نہیں کرتے) اور افریقه کی بہت سی قومیں اُسکے قصه مختلف بیان کرتی ہیں اور خطوں یورپ میں جو طوفان ڈیکلین کا مشہور ہی اُس میں اور طوفان نوح میں کچھه فرق نہیں ہی اُس میں صرف کچھه بیان کا فرق ہی پس ہم تمام کرہ کے گرد طوفان کا کھوج لگا سکتے ہیں اور جو بات اِس سے بھی زیادہ قابل اِطلاع ہی که ان قوموں میں سے ہر ایک کوئی کسی طرح انسان کے بحال ہونے کی تاریخ رکھتے ہیں یہه بات اسکی ایک کامل دلیل ہی که لوگوں نے سمجھا که تمام اِنسان اُس طوفان میں ایکبار برباد ہوگئے " *

† ڈاکٹر سینک ہوس صاحب فرماتے ہیں که " حضرت موسی ہمکو یقین دلاتے ہیں که نہایت بلند پہاڑوں سے پندرہ ہاتھه پانی بلند چڑہ گیا تھا آؤ اس کلام کی حقیقت کے ثبوت کے لیئے ہم خود پہاڑوں کی طرف رجوع کریں زمین کے نہایت بلند مقاموں کا اِمتحان کرو اور سب سے بالاتفاق سمندر کی چیزیں جو اُس موقع پر اُن بلندیوں پر جمع ہوئیں ہیں پائی جائینگی سیپیاں اور سمندر کی مچھلیاں اور تمام قسموں کے بڑے جانوروں کے ڈھانچے پہاڑ ایلپس اور ایپی نائنس اور پِرِی‌نیز اور انڈیز اور ایٹلاس اور ارارات ہر ایک پہاڑ ہر ولایت کا جو آسمان کے تلے ہی جاپان سے لیکر میکسیکو تک سب اس یکساں ثبوت میں اتفاق کرتے ہیں که اُن سب کی نہایت بلند چوٹیوں پر سمندر گذر گیا اور زمین میں تلاش کرو تو تم پاؤگے ایک قسم کے ہرن پیدایش امریکه کو آیرلینڈ میں دبا ہوا اور ہاتھیوں کو جو پیدایش افریقه اور ایشیا کے ہیں اِنگلستان میں دبے ہوئے اور گھڑیالوں دریاے نیل کو جرمنی میں اور کھپرے دار مچھلیوں کو جو سواے امریکه کے سمندروں کے اور کہیں نہیں ہوتیں اور پورے پورے ڈھانچے ویلوں کے بہت سے اور ملکوں میں اور سواے اِسکے مختلف اقسام کے ایسے درخت اور پودے جو کسی ولایت میں آسمان کے تلے اُوگے ہوئے نہیں پائے جاتے یہه سب باتیں اِس بات کا کامل ثبوت ہیں که حضرت موسی کا بیان بلا اعتراض صحیح ہی *

مگر یہه تمام دلیلیں عام طوفان ہونے کی جو مذکور ہوئیں مبنی ہیں اوپر علم جیالوجی کے ابتداے تحقیقات میں جیالوجین کی یہه راے تھی مگر جب اِس علم نے زیادہ ترقی پکڑی اور زیادہ تر تحقیقات حالات زمین اور اشیاء موجودہ روے زمین کی ہوئی تو خود جیالوجین نے طوفان کے عام ہونے سے اِنکار کیا ‡ چنانچه ڈاکٹر کلنزو صاحب بشپ نیٹال کے لکھتے ہیں که " جب که میں طوفان کے بیان کا ترجمه کرتا تھا ایک عاقل باشندہ اِس

---

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحه ۲۶ —

‡ دیباچه حصه اول صفحه ۷ —

ملک کا میری طرف تعجب سے دیکھتا تھا اور یہہ پوچھتا تھا کہ یہہ سب سچ ھی کیا تمکو حقیقت میں یہہ یقین ھی کہ یہہ سب حال اِسی طرح واقع ہوا کہ تمام حیوان اور پرند اور رینگنے والی چیزیں بڑی اور چھوٹی سب گرم اور سرد ولایتوں سے جوڑا جوڑا آئیں اور نوح کے ساتھہ کشتی میں داخل ہوئیں (اِس بات پر اعتراض کرنا بیجا ھی کیونکہ کتاب اقدس سے پایا جاتا ھی کہ یہہ کام بطور † معجزہ کے ہوا تھا) اور کیا نوح نے اُن سب کی بھی حیوان اور شکاری پرندوں کی بھی اسی طرح جیسے کہ باقی مخلوقات کے واسطے خوراک جمع کرلی بعد اِسکے وہ لکھے ھیں کہ میرا علم علوم کی چند شاخوں خصوصاً جیالوجی کا بعد علیحدگی کے انگلستان سے بہت ترقی پا گیا تھا اور اب میں نے بوجوہات جیالوجی کے ایک حینت کو تحقیق سمجھا جسکو میں نے پہلے غلط سمجھا تھا وہ یہہ کہ عام طوفان جیسا کہ بیبل میں اُسکا علانیہ ذکر ھی اُس طریقہ میں جیسا کہ کتاب پیدایش میں بیان ہوا ھی واقع ہونا ممکن نہ تھا سوا اور مشکلات کے جو بیان میں شامل ھیں اُنسے قطع نظر کرکر بالتخصیص اِس حقیقت کیطرف جس سے تمام جیالوجسٹ بخوبی واقف ھیں (دیکھو لیڈل صاحب کے جیالوجی صفحہ ۱۹۷ و ۱۹۸) اشارہ کرتا ہوں کہ آتشین پہاڑ بڑے طول و طویل مقام آورن اور لانگ ڈاگ میں موجود ھیں جو طوفان نوح سے زمانوں پیشتر کے بنے ہونگے اور جو ہلکے اور مختلف اجزا کے جزوں سے جیسے پومیس استون وغیرہ سے ڈھکے ہوئے ھیں ان اجزا کو طوفان ضرور معدوم کردیتا لیکن کچھہ بھی علامت اُن میں خلل ہونے کی پائی نہیں جاتی *

علاوہ اِسکے ‡ انہی صاحب نے عام طوفان کی تردید میں یہہ گفتگو لکھی ھی کہ " جو مشکلیں طوفان کے بیان پر جو کتاب اقدس میں ھی (میں کہتا ہوں کہ بشپ کلنزو صاحب کو اِس مقام پر بجاے کتب اقدس کے یہہ کہنا چاھیئے کہ جو غلطی سے ہمارے خیال میں ھی) جیالوجی کے امتحانوں سے پیدا ہوتی ھیں اُنکو ریورنڈ الفرڈ بیری صاحب نے جو طوفان کو خاص مان کر کتاب اقدس کی لفظی تاریخانہ حقیقت کے قایم رکھنے میں کوشش کرتے ھیں حسب تفصیل ذیل § اختصار کے ساتھہ جمع کیا ھی *

جیالوجی کی اصلی مشکلات جبکہ اُنکو نہایت مضبوطی سے بیان کیا جاوے یہہ ہوتی ھیں *

اول ایسے عام طوفان کی جو ایک ساتھہ ہوا ہو کوئی شہادت موجود نہیں ھی کیونکہ طوفان کے موجودہ ذخیرے صاف رفتہ رفتہ اور مدتوں دراز میں جمع ہوئے ھیں بالشبہہ بہت

† باب ۷ — ۲۵ —

‡ بشپ کلنزو صاحب کی کتاب چوتھی صفحہ ۲۰۴ —

§ انٹروڈکشن ٹودی اسٹڈی آف دی اولڈٹسٹمنٹ یعنی دیباچہ متضمن تحقیقات عہد عتیق —

بلند بلند ہموار مقاموں میں طوفان کے بڑے بڑے ذخیروں کي کثرت سے شہادت موجود ہی لیکن بہر حال وہ خاص مقاموں میں ہیں اور اُنکو آدم کي پیدایش کے زمانہ سے بھي پہلے کا بتانا چاہیئے اور اِسبات پر زیادہ تر یقین اِسلیئے ہوتا ہی کہ بہت بڑے بڑے کامل جیالوجسٹ نے جیسے کہ بکلینڈ اور سگ وک صاحب وغیرہ ہیں اور جو ایک زمانہ میں طوفان کے ذخیروں کو تاریخانہ طوفان کے کسي زمانہ سے متعلق کرتے تھے اب اُنھوں نے اُس راے سے علانیہ اِنحراف کیا ہی *

دوسرے برخلاف عام ہونے طوفان کے اسبات سے جسکو ہم بیان کرتے ہیں اسقدر مضبوط گواہي جیسي کہ اُس سے ہوسکتي ہی موجود ہی کہ بعض آتشین پہاڑوں کے مقاموں میں خصوصاً اُس مشہور مقام واقع آورن اور لانگ ڈاک میں جو چالیس میل مضروبہ بیس میل ہی سکوري اور لاوہ کے ڈھیر بہت سے میلوں تک پھیلے ہوئے ہیں اور بعض مقام میں پچاس یا سو فیت عمیق ہیں جنکے جمع ہونے کو ہزاروں برس صرف ہوئے ہونگے اور بلاشبہہ ابھي تک اُن پر پاني نہیں پھرا ہی *

تیسرے طوفان کے تمام ذخیروں میں انسان کي بقیہ یعني ہڈیوں کا کوئي نشان نہیں پایا گیا ہی *

بیري صاحب نے اُن اعتراضوں میں سے پہلے اور تیسرے اعتراض کا یہہ جواب دیا ہی کہ جس طرح طوفان معجزہ سے ہوا اُسي طرح خدا نے یہہ بھي چاہا ہو کہ وہ طوفان طوفان کي قدرتي نشانیوں کے چھوڑنے کے بغیر چلا جاوے *

بشپ کالنزو صاحب اسپر یہہ لکھتے ہیں کہ " اس تقریر سے البتہ یہہ نکلتا ہی کہ طوفان ایسا ایک معجزہ تھا جسکا کتاب اقدس میں ذکر ہی اور اُسکو یقین کرنا ہمکو ضرور ہی اگر ہم توریت کي تاریخ کو ایسا صحیح مانتے ہوں جس میں غلطي کا امکان نہیں یعني لفظي اور تاریخانہ حقیقي معاملہ لیکن ہم یہہ معلوم کرچکے ہیں (میں کہتا ہوں کہ ڈاکٹر کلنزو صاحب کو یوں کہنا چاہیئے تھا کہ بسبب اُنھي پرانے ناتحقیق خیالات کے ہم معلوم کرچکے ہیں) کہ ایسا یقین کرنا اب زیادہ ممکن نہیں اور پس یہہ جواب زمین پر منہہ کے بل گرتا ہی *

تیسرے اعتراض کي نسبت بشپ کلنزو صاحب یوں لکھتے ہیں کہ اُس اعتراض کا ٹھیک دلي سے یہہ جواب کوئي دے سکتا ہی کہ جن مقاموں میں انسان کي نسل کا اول آباد ہونا یقین کیا جاتا ہی اُن مین ابھي تک طوفان کے بقیوں یا ذخیروں کو اچھي طرح امتحان نہیں کیا گیا ہی جس سے یہہ کہا جاسکے کہ انسان کا کوئي بقیہ اُنمیں دبا ہوا نہیں ہی *

† اگر بیری صاحب ایسا جواب دیں اور وہ صحیح بھی مانا جاوے تو وہ جواب دوسرے اعتراض کا اور اور اعتراضوں کا بھی ایسا ھی اچھا جواب ہوگا جیسا کہ اس اعتراض کا ھی مگر بیری صاحب اِس دوسرے اعتراض کو ایسا مضبوط اور عام طوفان کی راے کے ایسا سخت مخالف پاتے ھیں کہ اِس جواب سے بھی کنارہ کرتے ھیں *

بعد اِسکے ‡ ڈاکٹر کلنزو صاحب یہہ لکھتے ھیں کہ مدت ہوئی کہ ٹرٹلین صاحب نے اپنے زمانہ کی تھوڑی سی علمی تحقیقات کے بموجب ذھانت سے یہہ لفظ کہے تھے کہ اب بھی سمندر کی سیپیاں اور کھپریدار مچھلیاں پہاڑوں کے درمیان میں بطور اجنبی سولحوں کے پائی جاتی ھیں اِن لفظوں سے اُنکی خواھش افلاطوں پر اِسبات کے ظاھر کرنے کی تھی کہ بلند مقام بھی ایک بار پانیکے نیچے آچکےھیں اور بعض لوگوں نے اِس سے بھی زیادہ اور واقعات کو زیادہ کیا ھی کہ اگر اُنکو طوفان سے تعلق تھا تو اُنسے اُسکا قطعی عام ھونا ثابت ھوتا ھی مثلاً الگذنڈر ھم بولٹ صاحب نے جنوبی امریکہ میں ھناکو پہاڑ پر تیرہ ھزار آٹھہ سو فیٹ کی بلندی پر جہاں ھمیشہ برف گرتی ھی پرانے جنگلوں اور سابق کی تری اور خشکی کے پودوں کے جلے ھوئے سالم بقیات پائے ھیں اور ماسٹوڈن کی ھڈیاں جو ھاتی کی مانند اگلے زمانہ میں ایک جانور تھا کارڈلی راز پہاڑ پر آٹھہ ھزار فیٹ کی بلندی پر پائی گئی ھیں اور ھمالیہ پہاڑ کے اُس مقام سے جہاں برف پڑتی ھی اور جسکی بلندی سولہہ ھزار فیٹ ھی جو برف کے ڈھیر ٹوٹ کرگرے ھیں اور جن میں ایک کانی مادہ کے زاویہ نما ٹکڑے ھوتے ھیں اور جن میں مختلف رنگ دکھائی دیتے ھیں اُنمیں اور اسیطرح کرہ زمین کے تین حصوں کے نہایت بلند پہاڑوں یعنی کوہ بلیڈک اور کوہھمالیہ اور کوہ کارڈلی راز میں ایسے حیوانوں کی ھڈیاں جو طوفان سے پہلے تھے پائی جاتی ھیں *

§ بشپ کالنزو صاحب اِسکے جواب میں لکھتے ھیں کہ "اِس سے کیا ھم یہہ نتیجہ نکالینگے کہ طوفان کا پانی ایک بار اُن پہاڑوں پر گذر گیا علم جی آگ ناسی کی ترقی یافتہ حالت اِسکو ناجایز کرتی ھی اُسکی آنکھہ میں پہاڑوں کی چیزیں کوئی دلیل نہیں ھیں کیونکہ وہ ایسے زمانہ سے علاقہ رکھتے ھیں جو انسان کے پیدا ھونے سے پہلے کا ھی اِس قسم کی قطعی دلیل کا وجود تاریخانہ طوفان کے حق میں اُسکے نزدیک عموماً ایساھی مشتبہ ھی جیسے اوپر بیان ھوا بلحاظ اِس حقیقت کے کہ تاریخانہ زمانوں میں (جسکے مقابلہ میں ھم وہ زمانہ پیش کرتے ھیں جو اِنسان کی پیدایش سے پیشتر تھا) زمین کا کوئی بڑا طوفان واقع ھوا ھی جیالوجی نہ انکار کرسکتی ھی نہ اقرار لیکن اِسکے اقرار کی ھمکو حاجت

† واضح ھو کہ یہہ قول بھی بشپ کلنزو صاحب کا ھی —
‡ ڈاکٹر کلنزو صاحب کی چوتھی کتاب صفحہ ۲۰۸ —
§ کتاب چہارم صفحہ ۲۰۸—۲۰۹ —

نہیں ہی ہمارے ایمان کا مدار روایت کي گواهي پر هی اور قطع نظر سبکے کتاب اقدس کي
تاریخانه شہادت پر هی تاریخانه طوفان کے صرف عام هونے پر جیالوجي کی رو سے شک هوتا
هی مثلاً انگریزي جیالوجست لایل صاحب نے ایک عجایبات کي طرف لوگوں کي توجهه کو
پهونچایا هی جس سے ترٹیئري زمانه سے کوئي عام طوفان هونے کے برخلاف شہادت هوتي هی
یعني ایسے عام طوفان کے برخلاف جسنے تمام زمین کي سطح کو چهپا لیا هو مثلاً آورن کے
معدوم آتشي پہاڑوں پر جنکا ترٹیئري زمانه میں یعني انسان کي پیدایش سے پہلے جاري
هونا اُن هڈیوں سے ثابت هی جو اُس ماده کے سیلان میں ادهر اُدهر دبي هوئي هیں بہت
سا انبار کاوٗدم متخلخل سوختوں کا پایا گیا هی جنکا طوفان کے زور سے سالم رهنا ممکن نه تها
اگرچه مینهه سے اُنکو ضرر نہیں پہونچا هی کیونکه بہت آساني سے مینهه کو وه جذب کرلیتے
هیں پس اِس سے معلوم هوتا هی که طوفان نے اس مقام کو چهوا بهي نہیں *

غرضکه طوفان کے عام هونے کے برخلاف علم جیالوجي کي رو سے بہت سي ایسي
دلیلیں موجود هیں جنکا جواب نہیں هوسکتا *

علاوه اِسکے اگر طوفان عام مانا جاوے تو اُسپر ایک بہت بڑا سخت اعتراض مذهبي
وارد هوتا هی اور وه یهه هی که بموجب حساب عبري کتاب اقدس کے طوفان آیا ۱۶۵۶
برس بعد پیدا هونے حضرت آدم کے اور بموجب سپٹواجنٹ کے (جسپر تمام ایشیا کے مورخ
اور اکثر یورپ کے قدیم مورخ اعتقاد کرتے هیں) طوفان آیا ۲۲۶۲ برس بعد پیدا هونے
حضرت آدم کے اور اِس عرصه میں بلاشبه نسل اِنسان کي پهیل گئي تهي اور تمام دنیاے
معلوم یا قریب قریب تمام کے آباد هوگئي تهي † جیسے که علماء عیسائي نے بهي اُسکو قبول
کیا هی اور قران مجید سے بوضاحت پایا جاتا هی که حضرت نوح علیه السلام نبي تهے اور وه
لوگوں کو خدا کي وحدانیت اور اُسکي اطاعت کي هدایت کرتے تهے مگر اُن لوگوں نے نه مانا
اور بت پرستي اور بدکاري میں مشغول رهے جس کے سبب خدا نے طوفان بهیجا توریت
مقدس ‡ کے اِن ورسوں سے بهي جنکا حواله حاشیه پر هی یهي مضمون پایا جاتا هی جو
قران مجید میں هی اور جو کسیقدر اُس میں اجمال تها اُسکي تفصیل الهام سے §
سینٹ پیٹر نے فرمادي جہاں فرمایا که "خدا نے پراني دنیا پر بهي رحم نکیا لیکن نیکي
کے وعظ کرنے والے آٹهویں آدمي نوح کو بچا کے دنیا کے تمام بدکاروں پر طوفان لایا" پس دونوں
مذهبي کتابوں سے ثابت هوتا هی که بسبب نه ماننے نوح کے وعظ یعني احکام الهي کے جو
نوح کي معرفت لوگوں کو پہونچے تهے طوفان آیا تها *

---

† دیکهو اسي کتاب
‡ پیدایش ۵ — ۲۹ ، ۶ — ۸ ، ۹ — ۱۲ ، ۱۳ — ۱۸ —
§ ۲ پیٹر ۲ — ۵ ۔

اب یہہ سوال ہی کہ کتاب اقدس سے یہہ بات ثابت نہیں ہی اور نہ اِسکا امکان معلوم ہوتا ہی کہ تمام دنیا میں جو اُسوقت تک آباد ہوچکی تھی حضرتِ نوح نے وعظ کیا ہو اور تمام دنیا کے لوگوں نے اُنکا وعظ سنکر اُسکے ماننے سے انکار کیا ہو بلکہ بہت سے وسیع ملک ایسے ہونگے جہاں کے باشندوں نے حضرت نوح کے نبی ہونے اور اُنکے وعظ کرنے اور خدا کی راہ کی ہدایت کرنے کی خبر بھی نہ سنی ہوگی پھر کیونکر ہوسکتا ہی کہ تمام دنیا اُس گناہ میں جسکی وہ مجرم نہ تھی غرق کی جاتی خصوصاً جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ حضرت لوط علیہ‌السلام کے وقت میں اُنہی پر عذاب آیا جو نافرمان تھے *

غرض کہ اگر طوفان کو عام کہا جاوے تو بلاشبہہ اُسپر مذہبی اور علمی ایسے ایسے سخت اعتراض ہوتے ہیں جنکا جواب سرانجام ہونا ایک امر محال معلوم ہوتا ہی مگر ہمکو اسبات پر غور کرنی چاہیئے کہ آیا درحقیقت کتاب اقدس ہمکو ایک عام طوفان ماننے کی طرف لیجاتی ہی یا نہیں میرے نزدیک طوفان عام کا ہونا کتاب اقدس سے نہیں پایا جاتا پس اب ہم کتاب‌ہاے اقدس پر غور کرتے ہیں تاکہ معلوم ہو کہ میری یہہ راے صحیح ہی یا نہیں *

ثبوت اسبات کا کہ کتاب اقدس میں خاص طوفان کا بیان ہی نہ عام کا

اِس میں کچھہ شک نہیں کہ کتاب اقدس کے الفاظ ایسے ہیں کہ اُن سے دونوں مطلب مساوی درجہ سے نکل سکتے ہیں بلکہ اگر ہم زیادہ سادگی سے اور بلحاظ اُن اگلے لوگوں کی عقل اور معلومات کے جنسے خطاب کیا گیا تھا اُسکو دیکھیں تو بجز اِسکے کہ کتاب اقدس میں ایک خاص طوفان کا بیان ہی اور کوئی مطلب نہیں نکال سکتے اور اگر اُس میں ایک متوسط ترقی علم کی نکتہ چینی کریں جیسا کہ علم جیالوجی کے ترقی پانے کے زمانہ سے پیشتر تھا تو بلاشبہہ کتاب اقدس سے یہی مطلب پاوینگے کہ طوفان عام اور تمام روے زمین پر تھا ہمارے متقدمین علم کی ایسی ہی حالت تک پہونچے تھے جسکے سبب اُنہوں نے اُس ناکامل علم کی نکتہ چینی سے یہہ قرار دیا کہ کتاب اقدس سے طوفان کا عام ہونا پایا جاتا ہی اور اگر ہم کتاب اقدس کو نہایت دقیق نکتہ چینی سے اور ایک ترقی یافتہ علم کی مدد سے جیسا کہ وہ آج کے زمانہ میں کسی ایک درجہ تک پہونچ گیا ہی امتحان کریں تو بالیقین یہی پاوینگے کہ کتاب اقدس میں خاص طوفان کا ذکر ہی نہ عام طوفان کا جیسا کہ میں بیان کرتا ہوں *

کتاب اقدس کے جن مقاموں میں طوفان کا ذکر ہی وہاں چند الفاظ آئے ہیں جنسے متقدمین نے براہ غلطی عام طوفان ہونے کی مراد سمجھی ہی جیسی کہ ہاَرص یعنی الارض ہاَدمہ یعنی الادیم ہشمایم یعنی السموات اور نیز بعضے مضمون ایسے ہیں جن سے اُنہوں نے

طوفان کا عام ہونا سمجھا ہی جیسے کہ تمام † جاندار چیزیں مرگئیں جو زمین پر چلتی تھیں وہ سب جنکے نتھنوں میں حیات کا دم تھا وہ سب جو خشک زمین پر تھے ہر جاندار چیزیں جو روے زمین پر تھیں ' یا جیسے کہ یہہ مضمون ہی کہ تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے تھے چھپ گئے ' پندرہ ہاتھہ پانی بلند، ہوگیا *

اِن لفظوں اور مقاموں کے معنی ہمنے کچھہ ہی سمجھے ہوں مگر جب ہم اِنپر زیادہ دقیقہ رس نظر کرتے ہیں تو اِنکی مراد ایسی نہیں پاتے جیسیکہ پہلے سمجھے تھے ‡ آرچ ڈیکن پریٹ صاحب نے اپنی کتاب سکرپچرز اینڈ سینز کے صفحہ ۵۵ میں بہت درست کہا ہی کہ " اگر حقیقتیں (علم) جنکو ہمنے بیان کیا ہی ہمارے معنی کے بدلدینے کو موجود نہوتیں تو اکثر (تمام) شخص کتاب اقدس کے کلام سے یہہ سمجھتے کہ اُس سے کرہ زمین کی تمام وسعت پر پانی کا عام طوفان نکلنا ہی تب اسبات پر اعتراض کرنیکا کوئی سبب نہوتا اور اسلئے شک کی کوئی وجہہ نہوتی اِس مضمون پر بشپ کالنزو صاحب لکھتے ہیں کہ - بلاشبہہ ایسی حالت میں کتاب اقدس کے کلام کو اُسکے صاف اور علانیہ معنی میں لیوینگے جیسیکہ کوئی سیدھی سادی عقل والا اُسکو سمجھے - لیکن جب نئی تحقیقاتیں ظاہر ہوئیں جیسیکہ اِس زمانہ میں مشہور ہیں تب یہہ سوال کیا جاتا ہی کہ کیا کتاب اقدس کی زبان زیادہ محدود معنی لینے پر کوئی ایسا ھرج پیش کرتی ہی جو رفع نہیں ہوسکتا " اس مقام پر ڈاکٹر کالنزو صاحب لکھتے ہیں کہ " جب نئی تحقیقاتیں ظاہر ہوئیں تب کتاب اقدس کے لفظونکو اُنکا جواب دینے کے لیئے مروڑنا چاہیئے جیسا کہ آرچ ڈیکن پریٹ صاحب مروڑتے ہیں " میں کہتا ہوں کہ بشپ کالنزو صاحب کا یہہ خیال صحیح نہیں ہی نئی تحقیقاتوں کے ظاہر ہونے سے ہم کتاب اقدس کے لفظوں کو مروڑنا نہیں چاہتے بلکہ ایک زیادہ دقیقہ رس غورسے اور بموجب عام محاورہ کتاب اقدس اور عبری زبان کے قواعد کے اُسپر نظر کرنا چاہتے ہیں جیسا کہ آیندہ بیان سے معلوم ہوگا *

لفظ ہاآرص وہاآسمہ وھشمایم سے جو ہم یہہ سمجھے تھے کہ اِس سے تمام کرہ زمین اور تمام آسمان مراد ہیں یہہ ہماری غلطی تھی کیونکہ اُن لفظوں سے جسطرح تمام کرہ زمین اور تمام آسمانوں کے معنی لیئے جاسکتے ہیں اسیطرح اُنسے خاص زمین اور خاص آسمان کے معنی بھی لیئے جاسکتے ہیں *

جیسینیس صاحب اپنی عبری لکسیکن میں لکھتے ہیں کہ ھاے ہوز ایک حرف ہی جو اسموں اور ضمیروں کے پیشتر آتا ہی اور کم قبل مصدروں کے حقیقت میں یہہ ھل تھا جیسے کہ عربی میں ال اُسکو مخفف کرکے ھاے ہوز رکھی ہی' یہہ کام دیتا ہی ضمیر

† بشپ کالنزو صاحب کی کتاب ۴ صفحہ ۳۰۵ -

‡ بشپ کالنزو صاحب کی چوتھی کتاب صفحہ ۳۰۲ -

اشارہ کا جیسے کہ انگریزي میں دس اور اُردو میں اِس یا اُس یا یہہ یا وہ "۔ غرضکہ یہہ حرف اسم نکرہ کو معرفہ کردیتا ھی اور جب معني معرفہ اس میں شامل ھوتے ھیں تو یہہ حرف دو معني دیتا ھی ایک یہہ کہ اُس تمام چیز کو شامل ھوتا ھی جسپر وہ آتا ھی جیسے کہ کتاب پیدایش کے پہلے باب کے پہلے ورس میں ھاآرص کا جو لفظ ھی وہ تمام کرہ زمین کو شامل ھی کیونکہ یہہ نہیں ھوسکتا کہ خدا صرف کسي خاص تکرہ زمین کا بنانے والا ھو دوسرے خاص معني اس لفظ کے لگانے سے حاصل ھوتے ھیں یعني جسپر یہہ حرف اتا ھی اُس کل چیز کو شامل نہیں ھوتا بلکہ اُس میں سے کسي خاص چیز پر جو پہلے سے معین اور معلوم ھو دلالت کرتا ھی خواہ وہ خارج میں موجود ھو خواہ صرف ذھن میں موجود جیسے کہ ورسوں مندرجہ † حاشیہ میں لفظ ھاآرص اور ھادمہ کا آیا ھی کہ وھاں تمام کرہ زمین مراد نہیں ھی بلکہ خاص زمین جو معین اور معلوم تھي مراد ھی پس جن اسموں پر یہہ لفظ داخل ھو ھمکو اختیار ھی کہ چاھیں اُس میں اُس تمام چیز کو شامل سمجھیں اور چاھیں اُسکے کسي خاص معین اور معلوم حصہ کو اور اُن میں سے کوئي سے معني لینے صرف قرینہ مقام یا اُس حقیقت پر جو بطور اصلي اور واقعي کے تحقیق ھو منحصر ھیں *

لفظ شمایم' کا بھي خاص معنوں میں مستعمل ھوتا ھی جیسےکہ ارچ ڈیکن پریت صاحب نے کتاب استثنا ۲ — ۲۵ پر بطور سند کے حوالہ کیا ھی کہ اس کلام سے (کہ تمام آسمان کے نیچے) تمام کرہ مراد نہو بلکہ صرف فلسطین اور اُسکے قریب کے ملک مراد ھوں *

‡ بشپ کالنزو صاحب اسپر یہہ اعتراض کرتے ھیں کہ " اسي مقام میں واقعات کا عام ھونا ظاھر کرنے کے لیئے صرف یہہ ھي کلام نہیں دیا ھی بلکہ اُسي مقام منحولہ میں کلام کو صاف اس نظر سے استعمال کیا ھی کہ اُس سے تمام روے زمین کي قومیں مراد ھوں *

مگر یہہ اعتراض اُنکا صحیح نہیں ھی کیونکہ شمایم کے لفظ کا استعمال ھاے معرفہ اور بغیر ھاے معرفہ دونوں طرح پر آتا ھی اور جس جگہہ کہ اُسکے ساتھہ ھاے معرفہ موجود ھو وھاں ھم اُسکے خاص معني لے سکتے ھیں پھر اگر اس ورس میں بالفرض خاص معني نہوں تو بھي کچھہ نقصان نہیں ھی *

اب میں کہتا ھوں کہ اسپرشک لانا ناممکن معلوم ھوتا ھی (بشرطیکہ بیبل کے کلاموں پر صرف ایک مودب آزادي سے اور نہ ناجایز آزادي سے لحاظ رکھا جاوے) کہ کتاب اقدس میں صاف صاف طوفان خاص کا ذکر ھی نہ طوفان عام کا *

---

† خروج ۱۰ — ۵ پیدایش ۴۷ — ۱۹ و ۲۳ خروج ۱۰ — ۶ اعداد ۲۲ — ۱۱ استثنا ۴ — ۴ ۵ — ۱۶ —

‡ حصہ چہارم صفحہ ۵۰۳ ؟ —

هیوملر صاحب اور هیچ کاک صاحب اُسي غلطي میں تھے جس میں هم سب اگلے زمانہ میں پڑگئے تھے مگر اُنکے اس خیال کرنے سے کہ کتاب اقدس میں طوفان عام کا ذکر هی کتاب اقدس کي حقیقت پر جسکو هم علانیہ صرف کتاب اقدس کے لفظوں کي پیروي سے ثابت کررهے هیں اور نہ کسي شخص کے قول کي پیروي سے کچھہ الزام نہیں آسکتا *

پس جبکہ هم ان لفظوں سے خاص زمین یا خاص ملک مراد لیں تو اب همکو کسیٓ مقام میں مشکل نہیں رهتي کیونکہ ایسي حالت میں اور مقاموں کے یہہ معني بالضرور لینے پڑینگے کہ اُسي زمین کے اور اُسي روے زمین کي تمام جاندار چیزیں جنکے نتھنوں میں زندگي کا دم تھا مرگئیں طوفان کے پاني کا اتنا بلند هونا جس سے تمام اونچے پہاڑ جو آسمان کے نیچے هیں غرق هوگئے هوں یا اونچے پہاڑوں کي چوٹیوں پر پندرہ هاتھہ پاني چڑہ گیا هو کتاب اقدس سے ثابت نہیں هوتا بلکہ پہاڑ ارارات کي بلند چوٹي بھي نہیں توبي تھي بلکہ اُسکا نصف بلکہ چوتھائي بھي نہیں توبا تھا جیسا کہ هم آیندہ بیان کرینگے پس کتاب اقدس سے طوفان کا عام خیال کرنا ایک هماري پراني غلطي تھي جس سے اب هم متنبہ هوئے هیں *

یہہ تمام مطالب جو میں نے بیان کیئے صرف کتاب اقدس کے لفظوں کے پابند رهنے سے ثابت هوتے هیں چنانچہ میرے اُردو ترجمہ سے مطالب مذکورہ بخوبي پائے جاتے هیں مگر جو انگریزي ترجمہ کتاب مقدس کا هی اور جو بالفعل منظور شدہ ترجمہ کہلاتا هی اُس انگریزي ترجمہ میں اُن مطالب کي رعایت نہیں هی جن پر میں بحث کررها هوں اسلیئے مجھکو ضرور پڑا کہ میں اس مقام پر ان بابوں کے ضروري ضروري ورسونکا ترجمہ بہ پابندي عبري مراد کے لکھہ دوں تاکہ آیندہ جو بحث آنے والي هی اُسکي حقیقت اس ترجمہ سے واضح هو *

باب ٦—١١ اور خراب هوگئي وہ زمین سامنے خدا کے اور بھر گئي وہ زمیں بدکاري سے *

باب ٦—١٢ اور دیکھا خدا نے اُس زمین کو کہ اب خراب هوگئي کیونکہ مٹا دیا سب بسر (جسمٓ) (بشر) نے رستے اپنے کو اوپر اُس زمین کے *

باب ٦—١٣ اور کہا خدا نے نوح کو هر بسر (جسم) (بشر) کا آیا میرے سامنے کیونکہ بھرگئي وہ زمین بدکاري میرے سامنے کي سے اُنکي اور اب میں مٹا دونگا اُنکو معہ اُس زمین کے *

باب ٦—١٧ اور میں اب لانے والا هوں طوفان پاني کا اوپر اُس زمیں کے واسطے مٹا دینے تمام بسر (جسم) (بشر) جسکے ساتھہ هی روح زندگي کي نیچے سے اُن آسمانوں کے سب جو زمین پر هی مرجاویگا *

باب ٧—٤ کیونکہ دنوں بعد سات کے میں مینہ برسانے والا هوں اوپر اس زمین کے چالیس دن اور چالیس رات اور مٹادونگا میں تمام اُس موجود کو جو بنایا میںنے اوپر سے منھہ اِس زمین کے *

باب ۷—۶ اور نوح تھا پیدا ہوا چھہ سو برس کا کہ طوفان ہوا پانی کا اوپر اُس زمین کے *

باب ۷—۱۰ جب ہوئے سات دن تو پانی طوفان کا ہوا اوپر اُس زمین کے *

باب ۷—۱۲ اور تھا مینہ اوپر اُس زمین کے چالیس دن اور چالیس رات *

باب ۷—۱۷ اور تھا طوفان چالیس دن اوپر اُس زمین کے اور بڑھا پانی اور اوٹھا لیا کشتی کو اور بلند ہوا اوپر سے اُس زمین کے *

باب ۷—۱۸ اور زور شور کا ہوا پانی اور بڑھا بہت اوپر اُس زمین کے اور چلی کشتی اوپر منھہ پانی کے *

باب ۷—۱۹ اور پانی کا زور ہوا بہت بہت اوپر اُس زمین کے اور چھپا دیا سب پہاڑوں اونچوں کو جو تھے نیچے تمام اُن آسمانوں کے *

باب ۷—۲۰ پندرہ ہاتھہ اوپر بڑہ گیا پانی اور چھپادیا اُن پہاڑوں کو *

باب ۷—۲۱ اور مرگیا سب جسم جو چلتا اوپر اُس زمین کے معہ اُڑنے والے اور معہ چوپائے اور معہ جانور اور معہ سب رینگنے والے کے جو رینگتا اوپر اُس زمین کے اور سب وہ آدمی *

باب ۷—۲۳ اور مٹا دیا تمام اُس موجود کو جو تھا اوپر منھہ اُس زمین کے آدمی سے چوپایوں تک رینگنے والے تک اور اوڑنے والے آسمانوں تک اور متگئے اُس زمین سے اور بچ گیا فقط نوح اور جو تھا اُسکے ساتھہ کشتی میں *

باب ۷—۲۴ اور بڑھا رہا پانی اوپر اُس زمین کے پچاس اور سو دن *

باب ۸—۱ اور یاد کیا خدا نے نوح کو اور سب جاندار کو اور ہر چوپائے کو جو ساتھہ اُسکے تھا کشتی میں اور چلائی خدا نے ہوا اوپر اُس زمین کے اور سوکھہ گئے پانی *

باب ۸—۳ اور گھٹنے لگا پانی اوپر سے اُس زمین کے لوٹ پوٹ کے اور کم ہوا پانی مدت پچاس اور سو دن میں *

باب ۸—۷ اور چھوڑ دیا کوے کو اور نکلا جاتا اور لوٹ آتا سوکھنے تک پانی کے اوپر سے اُس زمین کے *

باب ۸—۸ پھر چھوڑ دیا کبوتری کو اپنے پاس سے دیکھنے کو کیا گھٹا پانی اوپر سے منھہ اُس زمین کے *

باب ۸—۹ اور نہ پائی کبوتری نے جگہہ واسطے کف پا کے اور پھر آئی پاس اُسکی کشتی میں کہ پانی تھا اوپر منھہ تمام اُس زمین کے اور بڑھایا اپنا ہاتھہ اور لے لیا اُسکو اور لے آیا اُسکو پاس اپنے کشتی میں *

باب ۸—۱۱ اور آئي پاس اُسکے کبوتري وقت شام کے اور تهي پتي زيتون کي توتي هوئي اُسکے منهه میں تبهي جانا نوح نے که گهٹ گیا پاني اوپر سے اُس زمین کے *

باب ۸—۱۳ اور هوا ایک اور چهه سو برس میں پہلے میں پہلي کو مهینے کي سوکهه گئے پاني اوپر سے اُس زمین کے اور اُتهایا نوح نے پرده کو کشتي کے اور دیکها که سوکهه گیا منهه اُس زمین کا *

باب ۸—۱۴ اور مهینے دوسرے میں ستائیسویں دن مهینے کے سوکهه گئي وه زمین *

باب ۸—۱۷ سب جاندار جو ساتهه تیرے سب جسم سے معه پرند اور معه بهیمه کے اور معه سب رینگنے والوں کے جو رینگتے هیں اوپر زمین کے نکال ساتهه اپنے که کلبلائیں زمین پر اور پهلیں اور بڑهیں اوپر اس زمین کے *

باب ۸—۲۱ اور سونگهي الله نے بو رضامندي کي اور کها الله نے اپنے دل میں نه پهر لعنت کرونگا بعد اسکے اس زمین کو واسطے آدمي کے کیونکه خیال دل آدمي کا بد هی لڑکپن اُسکے سے نه پهر مارونگا سب زنده کو جیسا کیا میں نے *

باب ۸—۲۲ بعد اِسکے سب دنوں اس زمین کے بونا اور کاتنا اور سردي اور گرمي اور ربیع اور خریف اور دن اور رات موقوف نه هونگے *

باب ۹—۱ اور برکت دي خدا نے نوح کو اور بیتوں اُسکے کو اور کها اُنکو بڑهو اور بهرو اس زمین کو *

تیسري گفتگو طوفان کے خاص هونے کا ثبوت قرآن مجید سے

جاننا چاهیئے که قرآن مجید کي کسي آیت سے طوفان کا عام هونا اور تمام کره زمین کا پاني میں دوب جانا پایا نهیں جاتا اور نه اُسکي کسي آیت میں تمام دنیا میں طوفان کا آنا مذکور هی اور نه تمام دنیا کے انسانوں کا دوب کر مرجانا اُس میں بیان هوا هی بلکه قرآن مجید میں علانیه خاص طوفان کا ذکر هی اور صرف نوح کي قوم کا دوبنا بیان هوا هی همارے هاں کے عالموں نے صرف علماے یهود کي پیروي کرکے اور جو کهاني طوفان کي اُنکے هاں چلي آتي تهي اُسکو صحیح سمجهکر بلا لحاظ اسبات کے که قرآن مجید میں جو حقیقت بیان هوئي هی وه اُسکے برخلاف هی طوفان کا عام هونا تسلیم کیا هی چنانچه اس مطلب کو هم قرآن مجید کي آیتوں سے ثابت کرتے هیں اب همکو یقین هی که بشپ کالنزو صاحب اسبات کو قبول فرماوینگے که حال کے ترقي یافته علم کي تحقیقات سے بهت پیشتر نئي الهامي زبان نے پراني الهامي کتاب کي مراد کو بخوبي بتادیا تها که نوح کا طوفان خاص تها نه عام *

قرآن مجيد ميں خدا تعالى نے † فرمايا كه " هم نے نوح كو بهيجا اُسكي قوم كي طرف نوح نے كہا كه اے قوم بندگي كرو الله كي نہيں هى تمارے ليئے كوئي معبود سوا خدا كے " اس سے معلوم هوتا هى كه وہ عذاب بهي اُسي قوم كے ليئے آيا تها جسكے ليئے حضرت نوح بهيجے گئے تهے اور پهر خدا تعالى نے ‡ فرمايا كه " همنے مدد كي نوح كي اُس قوم پر جنہوں نے جهٹلايا هماري نشانيوں كو وہ تهے قوم بُرے سو ڈبا ديا همنے اُن سب كو اكهٹا " اس سے صاف پايا جاتا هى كه وهي قوم ڈبوئي گئي جنہوں نے حضرت نوح كا اِنكار كيا تها اور پهر الله تعالى نے § حضرت نوح كو فرمايا كه " تو مت كهه مجهه سے اُن لوگوں كے ليئے جنہوں نے نافرماني كي كيونكه وہ ڈوبنے والے هيں " پس اس آيت سے بهي صرف اُنهي لوگوں كا ڈوبنا معلوم هوتا هى جنہوں نے حضرت نوح كي هدايت كو نہيں مانا اور پهر خدا نے ‖ فرمايا كه " همنے بهيجا نوح كو اُسكي قوم كي طرف كه ڈرا اپني قوم كو پهلے اس سے كه آوے اُنپر عذاب دكهه دينا " اور جب كه حضرت نوح كي نصيحت اُنهوں نے نماني تو حضرت نے دعا مانگي كه اُنپر طوفان كا عذاب آوے اس سے بهي اسيقدر معلوم هوتا هى كه صرف قوم نوح پر عذاب آيا تها نه تمام دنيا پر *

جو لوگ كه قرآن مجيد سے طوفان كا تمام دنيا ميں آنا بيان كرتے هيں وہ صرف دو آيتوں پر استدلال كرتے هيں اول وہ آيت هى كه جب حضرت نوح نے خدا تعالى سے دعا كي كه " ¶ اے پروردگار مت چهوڑ زمين پر كافروں كا ايك گهر بهي بسا هوا " حالانكه اس آيت سے كسي طرح عام هونا طوفان كا ثابت نہيں هوتا كيونكه اس آيت ميں جو ارض كا لفظ هى اُسپر بهي الف لام هى اور كافرين كا جو لفظ هى اُسپر بهي الف لام هى پس اس سے صاف ثابت هى كه زمين سے وهي زمين مراد هى جهاں نوح كي قوم رهتي تهي اور كافروں سے وهي مراد هيں جنہوں نے حضرت نوح كا انكار كيا چنانچه اسي امر كي تائيد اُن تمام آيتوں سے پائي جاتي هى جو اوپر مذكور هوئيں - دوسري آيت وہ هى جهاں خدا نے * فرمايا " اور كيا هم نے نوح هي كي ذريت كو بچي هوئي " ميں نہيں سمجهتا كه اس آيت سے كس طرح تمام دنيا ميں طوفان آنے كا استدلال كيا جاتا هى كيونكه اس آيت كا مطلب صرف اسقدر هى كه جن لوگوں پر طوفان آيا تها اُن ميں سے بجز نوح كي ذريت كے اور كوئي نہيں بچا پهر اس سے

---

† سورۃ مومنون آيت ۲۳ —
‡ سورۃ انبيا آيت ۷۷ —
§ سورۃ هود آيت ۳۷ سورۃ مومنون آيت ۲۳ —
‖ سورۃ نوح آيت ۱ —
¶ سورۃ نوح آيت ۲۹ —
* سورۃ صافات آيت ۷۷ —

تمام دنيا پر طوفان کا آنا کيونکر ثابت هوسکتا هی حقيقت يهه هی که همارے هاں کے علماء نے صرف يهوديوں کي پيروي کرکے طوفان کا عام هونا قرآن مجيد سے نکالنا چاها تها ورنه همارے قرآن مجيد سے عام هونا طوفان کا نهيں پايا جاتا فتدبر *

بعض واقعات طوفان کا ذکر جو قرآن مجيد ميں مندرج هيں

وہ واقعات طوفان کے جو قرآن مجيد ميں مندرج هيں اور ظاهرا ايسے معلوم هوتے هيں که اُنکا ذکر توريت مقدس ميں نهيں هی وہ صرف دو واقعه هيں يعني حضرت نوح کے بيٹے کا اور اُنکي بيوي کا بهي طوفان ميں غرق هونا چنانچه اول هم اُن آيتوں کو يہاں لکهتے هيں جن ميں وہ بيان هی *

سورہ هود ميں الله تعالی فرماتا هی که " اور پکارا نوح نے اپنے بيٹے کو اور وہ هو رها تها کنارے اے بيٹے سوار هو ساتهه همارے اور مت هو ساتهه کافروں کے کہا اُسنے ميں چڑہ جاؤنگا پهاڑ پر بچاديگا مجهکو پاني سے نوح نے کہا که کوئي بچانے والا نهيں هی آج کے دن الله کے حکم سے مگر جسپر وہ رحم کرے اور آگئي اُن دونوں ميں موج پهر رہ گيا ڈوبنے والوں ميں *

سورہ هود آيت ۴۲ و ۴۳

و نادی نوح ابنه و کان في معزل يبني ارکب معنا ولا تکن مع الکافرين قال ساوي الی جبل يعصمني من الماء قال لاعاصم اليوم من امر الله الا من رحم و حال بينهما الموج فکان من المغرقين

اور اسي سورۃ ميں الله تعالی فرماتا هی اور پکارا نوح نے اپنے رب کو پهر کہا اے رب ميرا بيٹا هی ميرے گهر والوں ميں سے اور تيرا وعدہ سچا هی اور تو حاکموں کا حاکم هی فرمايا اے نوح وہ نهيں تيرے گهر والوں ميں سے اُسکے کام هيں ناکارہ تو مت پوچهه مجهه سے جو تجهکو معلوم نهيں ميں بچاتا هوں تجهکو جاهلوں ميں هونے سے کہا اے رب ميرے ميں پناہ مانگتا هوں تجهه سے يهه که پوچهوں ميں تجهه سے جو معلوم نهو مجهکو اور اگر تو نه بخشيگا مجهکو اور نه رحم کريگا تو هونگا ميں ٹوٹے والوں ميں سے *

سورہ هود آيت ۴۵ لغايت ۴۷

و نادی نوح ربه فقال رب ان ابني من اهلي و ان وعدک الحق و انت احکم الحاکمين قال ينوح انه ليس من اهلک انه عمل غير صالح فلا تسئلن ماليس لک به علم اني اعظک ان تکون من الجاهلين قال رب اني اعوذبک ان اسئلک ماليس لي به علم و الا تغفرلي و ترحمني اکن من الخاسرين —

ان آيتوں سے بعض لوگ خيال کرتے هيں که سواے اُن تين بيٹوں کے جنکا ذکر توريت مقدس ميں هی حضرت نوح کے ايک اور بيٹا تها جو کافروں کے ساتهه ڈوب گيا *

مگر يهه خيال غلط هی حضرت نوح کے کوئي اور بيٹا سواے اُن تين بيٹوں کے نه تها اور يهه بيٹا جسکا يہاں ذکر هی حضرت نوح کا بيٹا نه تها بلکه حضرت نوح کي بيوي کا

بیٹا پہلے خاوند سے تھا اور قاین کي نسل سے تھا اور غالباً یہہ بیٹا نعمہ کا تھا جسکا نام کتاب پیدایش باب ۴ ورس ۲۲ میں آیا ھی *

یہہ جو میں نے بیان کیا یہہ صرف میري راے نہیں ھی بلکہ ھمارے ھاں کے مفسر بھي یہي لکھتے ھیں۔ تفسیر کبیر میں ھی کہ وہ جسکو حضرت نوح نے بیٹا کہا حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا بلکہ حضرت نوح کي بیوي کا بیٹا تھا اور یہہ قول ھی جناب محمد بیٹے باقر علیہ السلام کا اور حسن بصري کا اور یہہ روایت ھی کہ حضرت علي مرتضی رضی اللہ تعالی عنہ اور حضرت محمد بن علي الباقر اور عروہ ابن زبیر اس آیت میں جو مذکر کي ضمیر ھی اور جو حضرت نوح کي طرف پھرتي ھی مونث کي ضمیر پڑھتے تھے تاکہ حضرت نوح کي بیوي کي طرف پھرے اور قتادہ نے کہا کہ میںنے حسن بصري سے حضرت نوح کے بیٹے کا حال پوچھا اُنھوں نے کہا قسم بخدا کہ حضرت نوح کے کوئي بیٹا جو طوفان میں ڈوبا نہ تھا قتادہ نے کہا کہ خدا نے تو قول نوح کا یوں بیان کیا ھی کہ نوح نے اُس بیٹے کو جو ڈوب گیا کہا کہ میرا بیٹا میرے خاندان میں سے ھی اور تم کہتے ھو کہ اُسکے کوئي بیٹا جو ڈوبا نہ تھا حسن بصري نے کہا کہ حضرت نوح نے یہہ نہیں کہا کہ میرا سگا بیٹا بلکہ یہہ کہا کہ میرے خاندان کا بیٹا اور یہہ اُنکا کہنا اُسبات پر دلالت کرتا ھی جو میں کہتا ھوں *

تفسیر کبیر

انہ کان ابن امرئتہ وھو قول محمد بن الباقر علیہ السلام و قول الحسن البصري و یروي ان علیا رضي اللہ عنہ قراء و نادی نوح ابنہ ابنہا والضمیر لامرتہ و قراء محمد بن علي الباقر وعروہ ابن زبیر ابنہ بفتح الھاء یرید انہ ابنہا الا انہما اکتفیا بالفتح عن الالف و قال قتادہ سالت الحسن من ابنہ فقال واللہ ماکان ابنہ فقال تلت لہ ان اللہ حکی عنہ انہ قال ان ابني من اھلي و انت تقول ماکان ابنہ فقال انہ لم یقل انہ ابني ولکنہ قال من اھلي و ھذا یدل علی قولي —

پس ان روایتوں سے ثابت ھوا کہ یہہ شخص حضرت نوح کا بیٹا نہ تھا اور اسي سبب سے توریت مقدس میں حضرت نوح کے بیٹوں کے ساتھہ اسکا ذکر نہیں ھی جس آیت سے حضرت نوح کي بیوي کا طوفان میں ڈوبنا خیال کیا جاتا ھی وہ یہہ ھی اللہ نے بتائي ایک کہاوت منکروں کے واسطے عورت نوح کي اور عورت لوط کے گھر میں تھیں دونوں دو نیک بندوں کے ھمارے بندوں میں سے پھر نافرماني کي اُنھوں نے اُنکي پھر نہ دفع کیا اُنھوں نے اُن سے تھوڑا سا بھي عذاب اللہ کا اور حکم ھوا کہ جاؤ دوزخ میں ساتھہ جانے والوں کے *

سورہ تحریم آیت ۱۰

ضرب اللہ مثلا للذین کفروا امرءة نوح و امرءة لوط کانتا تحت عبدین من عبادنا صالحین فخانتا ھما فلم یغنیا عنہما من اللہ شیئا و قیل ادخلا النار مع الداخلین —

اس آیت سے لوگ خیال کرتے ھیں کہ حضرت نوح علیہ السلام کي بیوي بھي کافروں میں تھي اور وہ بھي غرق ھوئي اور توریت مقدس سے پایا جاتا ھی کہ حضرت نوح کي

بي بي کشتي میں حضرت نوح کے ساتھہ تھي اور اُنھوں نے ڈوبنے سے نجات پائي *

مگر سمجھنا چاھیئے کہ باوجودیکہ اِن آیتوں میں حضرت نوح کي بیوي کا ڈوبنا صاف صاف بیان نہیں ہوا لیکن اگر اُسکا انکا ڈوبنا ھي سمجھیں تو اُسکے ساتھہ ھي ھمکو یہہ بات بھي کہني چاھیئے کہ ھمارے ھاں کتابوں سے پایا جاتا ھی کہ حضرت نوح کي دو بیویاں تھیں اُن میں سے ایک بي بي ڈوبي اور ایک حضرت نوح کے ساتھہ کشتي میں گئي تفسیر کبیر میں ابن عباس سے روایت لکھي ھی کہ کشتي میں نوح اور اُنکي بي بي تھي سواے اُس بي بي کے جو ڈوب گئي بعض علماء یہود کہتے ھیں کہ حضرت نوح کي ایک بي بي نعمہ نسل قاین سے تھي اور ایک بي بي اولاد حضرت ادریس سے پس کچھہ عجب نہیں کہ نعمہ کافر ھو اور وہ ڈوب گئي ھو اور اسي سبب سے توریت مقدس میں اُسکا ذکر نکیا ھو مگر جب یہہ بات ثابت ھی کہ حضرت نوح کي ایک بي بي بلاشبہہ کشتي میں تھي تو اگر اس آیت سے ایک بي بي کا غرق ھونا ھي مراد لیا جاوے تو بھي کچھہ اختلاف نہیں رھتا *

بشپ کالنزو صاحب کے اعتراضوں کا جواب جو خاص طوفان کي نسبت ھیں

† قولہ " اگر طوفان کو ایک خاص ملک میں مانا جاوے تو بھي مشکلات رفع نہیں ھوتیں کیونکہ یہہ بات کہ رینگنے والے کیڑے اور گھونگے مغربي ایشیا کے کسي بڑے دایرہ کے مختلف حصوں سے کشتي میں رینگ آئے ھوں جیسا ھوملر صاحب خیال کرتے ھیں ایساھي ناقابل قیاس ھی جیسا کہ دنیا کے مختلف حصوں میں سے آئے ھوتے ایک ھي چھوٹي ندي اُنکے آگے بڑھنے دینے کے لیئے روکاوٹ ھوتي " *

مگر جب ھم کتاب اقدس پر غور کرتے ھیں تو اس اعتراض کي کچھہ بھي بنیاد نہیں پاتے خدانے فرمایا تھا کہ طوفان کے آنے سے ‡ جو زمین پر ھی مرجائیگا پس جتنے جانور دریائي یا پاني کي پیدایش تھے اُنکا کشتي میں آنا کچھہ ضرور نہ تھا اور جو کہ خدا تعالی نے اُن جانوروں کے کشتي میں بیٹھانے کا اسلیئے حکم دیا تھا کہ § وہ بھي حضرت نوح کے ساتھہ زندہ رھیں جسکا مطلب یہہ تھا کہ اُنکي نسل آیندہ کو منقطع نہو اس سے ثابت ھوتا ھی کہ اُن حیوانات کا جو از خود بغیر تولد و تناسل کے پیدا ھوجاتے ھیں اُنکے لیئے کشتي میں بیٹھانے کا حکم نہ تھا چنانچہ ھماري مذھبي کتابوں میں بھي صاف لکھا ھی

---

† حصہ چہارم صفحہ ۲۰۲ —

‡ باب ۶ — ۱۷ —

§ باب ۶ — ۱۹ و ۲۰ ۷ — ۳ —

كه حضرت نوح نے صرف اُنهي جانوروں كو جو بچه ديتے هيں يا انڈا ديتے هيں كشتي ميں بٹهايا تها پس ايسے جانوروں كا جنكا كشتي تک آنا بشپ كالنزو صاحب دشوار خيال فرماتے هيں كچهه ضرور نه تها *

قوله " نه نوح اُن حصوں كے جنگلي خونخوار حيوانوں كي غذا وغيره كا سرانجام كرسكا هوگا جنميں شير چيتا اور عقاب اور گد تهے " اِس اعتراض سے پہلے بشپ كالنزو صاحب كو يهه بات ثابت كرني چاهيئے تهي كه بيشک يهه جانور جنكا وه ذكر كرتے هيں نوح كي كشتي ميں تهے حضرت نوح نے خود تمام جانوروں كو كشتي ميں جمع نهيں كيا تها بلكه خود خدا نے تمام چرند و پرند كو جنكا كشتي ميں بيٹهانا خواه واسطے بقاے نسل كے خواه واسطے اور كسي كام كے جسكي طوفان ميں ضرورت تهي مصلحت سمجها تها حضرت نوح كے پاس بطور ايک معجزه كے جمع كرديا تها چنانچه اِس معجزه كا اِشاره هم خود كتاب اقدس سے پاتے هيں† پس جهاں جهاں كتاب اقدس ميں سب جانوروں اور اُن كے جوڑوں كے داخل كرنيكا حكم هي اُنسے وهي جانور اور جوڑے مراد هيں جنكو خدا نے نوح كے پاس حاضر كر ديا تها پس اگر بشپ صاحب پہلے يهه بات ثابت كرديں كه اُن جانوروں ميں شير اور چيتے اور عقاب اور گد بهي تهے تو شايد اِس اعتراض كرنے كي جگهه هو *

قوله " علاوه اِسكے ايسي حالت ميں كشتي كو پرندوں كے ‡ سات سات جوڑوں سے بهر دينے كي كيا ضرورت هوئي هوگي كيونكه پرندے طوفان كي حدود سے آگے بآساني چلے گئے هونگے " *

آرچ ڈيكن پريٹ صاحب نے اپني كتاب كے صفحه ۵۵ ميں اس مشكل كو اس طرح پر حل كيا هي كه جو جانور نقل مكان نهيں كرتے اُن ميں سے بهت سوں كي عادتوں سے واقف هونے پر ايک معترض كو اسكا بهي يقين هوگا كه اسيقدر كے ايک خاص طوفان ميں جسقدر كه وه هوا هو بهت سي قسميں اُنكي معدوم هوجاتيں ليكن كشتي ميں حفاظت پاني سے نهوئيں كيونكه گرد نواح كي ولايتوں ميں سے وه بهم نه پهونچتيں *

اس جواب كو بشپ صاحب اس طرح پر رد كرتے هيں كه اس وجهه سے اُس ضلع محدود كے تمام پرندوں كو كشتي ميں كيوں محفوظ كيا هو كيونكه اُن ميں سے بهت سے اُسكي سرحد كے باهر موجود تهے *

مگر بشپ صاحب نے ابهي يهه بات ثابت نهيں كي كه حضرت نوح نے اُن جانوروں كو بهي كشتي ميں محفوظ كيا تها جو اُس ملک كي جهاں طوفان آيا تها سرحد كے باهر رهيے

† باب ۶ — ۲۰ ۷ — ۹ —
‡ باب ۸ — ۳ —

تھے کیونکہ هم یہہ کہتے هیں که خدا نے هر قسم کے اُنھیں تمام جانوروں کو حضرت نوح کے پاس معجزہ سے حاضر کیا ہوگا جنکي نسل ابھي اُس ملک سے جس میں طوفان آیا تھا اور ملکوں میں نہیں پھیلي تھي اور اس سبب سے اُنکے معدوم هوجانے کا اندیشه تھا یا گو اُنکي نسل دوسرے ملک میں تھي مگر وہ ایسي چھوٹي یا ایسي قسم کي تھي جنکا دور و دراز ملکوں میں سے سفر کر کر اُس ملک میں آنا اُنھي وجوهات سے مشکل تھا جن وجوهات سے بشپ صاحب اُنکا حضرت نوح کي کشتي تک آنا مشکل تصور فرماتے هیں یا اُن کے بنانے سے کوئي اورغرض مثلاً قرباني کي یا خوراک کي یا زمین کي خشکي دریافت کرنے کي یا اور کوئي متعلق تھي *

قولہ ” لیکن بلاشبہ زیادہ صاف لفظ بہ نسبت اُنکے جو کتاب اقدس میں یہہ بات ظاهر کرنے کے لیئے مستعمل هوئے هیں که طوفان عام هوا بمشکل مستعمل هوسکتے هیں † *

اُن ورسوں میں کوئي لفظ ایسا مستعمل نہیں هوا جسکے معني خواہ نخواہ ایسے هي هوں که طوفان عام هوا همارا یہہ مطلب نہیں هی که هم خواہ نخواہ کتاب اقدس کے لفظوں کو مترزیں اور اُسکے علانیہ معني جیسے کوئي متوسط عقل والا اُنکو سمجھے نه لیں بلکه صاف همارا مطلب یہہ هی که علانیہ کتاب اقدس کے دوسرے معني اور اُسي طرح پر جیسا که کتاب اقدس کا محاورہ اور استعمال کا طریقه هی اور جیسا که ایک متوسط عقل کا آدمي سمجھہ سکتا تھا بلکه بہت زیادہ سادگي اور بے تکلفي سے لیئے جاسکتے تھے اور جو هماري عقل کے قصور اور هماري غفلت سے همسے چھوٹ گئے تھے اُنکو هم اختیار کریں همکو اسبات میں که همارے علم الهي کے کسي عالم نے قبل پیش آنے ان مشکلات کے اُن معنوں کي طرف رجوع کي تھي شیخي کرنا اور یہہ بات کہني که بشپ سٹیک صاحب اور پول صاحب نے اس رائے کي تائید مدت پیشتر اس سے که قدرت کے علم کي تحقیقات نے اُسکو چاها کي تھي کچھہ ضرور نہیں بلکه همکو نہایت نیک دلي سے علماء علم جیالوجي کا احسان ماننا چاهیئے که اُن کي بدولت هم اپني اِس غلطي سے متنبہ هوئے مگر بیشک اِسبات پر هم فخر کرسکتے هیں که کلام الهي جسکے هم وابسته هیں کیسا اپني اصلیت میں صحیح اور سچا هی که جوں جوں علم کي زیادہ ترقي هوتي جاتي هی ووں ووں هم اُسکو اصلي اور صحیح پاتے جاتے هیں گو کسي وقت میں هماري کم زور عقل نے اُسکے سمجھنے میں غلطي کي هو اور گو هماري یہہ موجودہ حالت بھي کسي غلطي میں هو اور اُسپر بھي زیادہ تر عجیب بات یہہ هی که باوجود که هم کیسي غلطي میں پڑگئے تھے یا اب پڑے هوئے

† باب ۷ — ۱۷ ۶ — ۱۲ ۷ — ۴ ۱۵ ۱۹ ۲۱ لغایت ۲۳ ۸ — ۲۱
۹ — ۱۱ ۱۵ —

جوں ہونوں حالت میں کتاب اقدس ہمایں روحانی تربیت کو یکساں فائدہ پہونچاتی هی *

اگر سادگی اور نیک دلی سے هم کتاب اقدس کے محاورہ پر غور کریں تو هم یقین کرسکتے هیں که جو الفاظ کتاب اقدس میں بولے گئے هیں اُن سے تمام دنیا اور ایسے علم معنی جیسے که همارے اس زمانه کے نکته چین عالم لیتے هیں مراد نہیں هیں غور کرو که بعد پیدا هونے حضرت آدم کے جب انسان زمین پر بڑھنے لگا اور اُسکی کثرت هوگئی اور وہ هر طرف دور دست ملکوں میں منتشر هوگئے اور به سبب درست نہونے راهوں کے اور نه واقف رهنے کے سمتوں ملکوں سے اور نه کافی هونے وسیله سفروں کے اور کثرت سے هونے جنگلوں کے وہ لوگ آپس سے ایسے جدا هوگئے هونگے که ایک کو دوسرے گروہ کی کچھه خبر نه ملتی هوگی اور جو گروہ کسی دور دست ملک میں آباد هوا هوگا اُس ملک کی اطلاع پہلے گروہ کو مطلق نہوگی پس حضرت نوح اور اُنکی اُمت صرف اُنهی ملکوں سے واقف هونگے جو اُن کے مسکن کے قریب قریب هونگے اور جہاں سے آمد و رفت آسانی سے ممکن تھی اور حضرت نوح اور اُنکی اُمت اُسی قدر ملکوں میں جو اُنکو معلوم تھے پرانی دنیا کو محدود سمجھتے هونگے کیا تم خیال کرسکتے هو که اُس زمانه میں عدن قدیم کے رهنے والے هندوستان کے همالیه پہاڑ کی بلند چوٹی کو اور امریکه کے بڑے پہاڑ کی بلند چوٹی کو جانتے تھے ? پس کون تعجب کا مقام هی که اُن لوگوں سے جو تمام دنیا کو صرف چند ملکوں میں محدود سمجھتے تھے ایسے طرز کلام سے گفتگو کیجاوے جس طرح که کتاب اقدس میں کی گئی هی هم صرف اس طرز گفتگو هی سے یقین کرسکتے هیں که ایسا عمدہ طرز کلام جو که کتاب اقدس نے اختیار کیا هی ممکن نہیں که بغیر رویلیشن کے اختیار کیا جاتا جس زمانه میں که همکو امریکه سے کچھه واقفیت نه تھی اور تمام دنیا کو صرف دنیاے قدیم میں محدود سمجھتے تھے اگر کوئی شخص همکو اُس واقعه کی خبر جو صرف دنیاے قدیم میں هونے والا تھا ان الفاظ سے دیتا که تمام ملک جو آسمان کے تلے هیں اُن میں یهه هوگا اور تمام پہاڑوں پر جو آسمان کے تلے هیں یهه واقعه گذریگا اور تمام جانداروں پر جو دنیا میں بستے هیں یهه مصیبت پڑیگی تو وہ شخص بلحاظ همارے علم کے جنسے وہ مخاطب هی کسی ناواجب طرز کلام سے گفتگو کرتا هی ? دیکھو کیا عمدہ طرز کلام هی کتاب اقدس کا که باوجود مختلف هونے همارے علم کے هر شخص اور هر زمانه میں بقدر اپنے علم کے اُسکے فائدہ سے محروم نہیں رها جب که هم دنیا کو صرف ایک هتولی بھر کے عرض و طول میں محدود سمجھتے تھے جب بھی هم کتاب اقدس سے یکساں روحانی تربیت پاتے تھے اور جب که همارے علم کو ترقی هوئی اور همنے دنیا کو ایک بہت بڑا وسیع میدان آسمان کے تلے پایا تب بھی اُس سے یکساں

روحاني تربیت پاتے هیں اور آیندہ کو اگر هم اس سے اور بهي زیادہ بڑي وسیع دنیا سے واقف هونگے تب بهي ویسي هي یکساں روحاني تربیت پاوینگے پس ان وجوهات سے اگر ایک سیدهے اور سادهے طور سے کتاب اقدس کے اُن الفاظ سے جو تمام دنیا پر دلالت کرتے هیں صرف محدود ملک اور اُسیکے اِنسان اور اُسي کے حیوان مراد لیئے جاویں تو همنے طرز کلام کتاب اقدس کے برخلاف کچهه بهي نکیا هوگا مگر هم جانتے هیں که همارے زمانه کے نکته چین عالم کب همکو ایسا سیدها و صاف صاف رسته چلنے دینگے اس لیئے همکو ضرور پڑا که هم علمي گفتگو سے اُنکا مقابله کریں اور کتاب اقدس میں اُن سے بهي زیادہ نکته چیني کرکے اُسکا خوب امتحان کریں *

اب هم اُن ورسوں پر متوجهه هوتے هیں جنکو بشپ کالنزو صاحب نے واسطے ثبوت علم هونے طوفان کے پیش کیا هی اور بعضوں کے تو صرف عبري الفاظ کے مطابق ترجمه کرنے هي پر اکتفا کرتے هیں کیونکه اُس ترجمه هي سے شبهه رفع هوجاتا هی اور بعض کي نسبت بقدر حاجت بحث بهي کي جاتي هی *

اور میں اب لانے والا هوں طوفان پاني کا اوپر اُس زمین کے واسطے مٹادینے تمام بسر (جسم) (بشر) جسکے ساتهه هی روح زندگي کي نیچے سے اُن آسمانوں کے سب جو زمین پر هی مرجاویگا باب ۶—۱۷ *

اِس ورس میں جو لفظ اُس زمین کا هی اُس سے اشارہ هی اُس خاص ملک کا جسپر طوفان آنیکو تها اور اُسي خاص ملک کے تمام جسم سے مٹانے کا اور اُسي زمین پر جو تهے اُنهي کے مر جانے کا بیان هوا هی نه تمام کرہ زمین کا *

اور سب جاندار سے سب جسم سے دو سب سے لا تو طرف کشتي کے تاکه زندہ رهیں ساتهه تیرے نر و مادہ هوویں وہ باب ۶ — ۱۹ *

جبکه یهه بات معلوم هوئي که طوفان ایک خاص ملک میں جسکي طرف خدا نے اشارہ کیا تها آنے والا تها تو جن جانداروں کے کشتي میں رکهنے کا حکم دیا وہ اُسي ملک کے جانور تهے اور نر و مادہ رکهنے سے صاف پایا جاتا هی که اُنکي نسل کا برقرار رکهنا منظور تها پس کشتي میں وهي جانور لائے گئے هونگے جنکي نسل اُس ملک کے سوا دوسرے ملکوں میں نه پهیلي تهي یا کمي اور سببوں سے بعد کو اُنکا اس ملک میں آنا اور اُنکي نسل کا پهیلنا دشوار تها *

کیونکه دنوں بعد سات کے میں مینه برسانے والا هوں اوپر اس زمین کے چالیس دن اور چالیس رات اور مٹادونگا میں تمام اس موجود کو جو بنایا میں نے اوپر سے منهه اس زمین کے باب ۷ — ۴ *

اس تمام ورس میں هر جگهه خاص ملک اور خاص چیز کي طرف اشارہ هی پس صرف اسکا صحیح ترجمه هي اسبات کے ثبوت کو کافي هی که طوفان عام نه تها *

اور آئی پاس نوح کے تابوت (یعني کشتي) میں دو دو سب اجسام جو رکھتے تھے روح زندگي کي باب ۷ - ۱۵ *

سچ هی که جس ملک میں طوفان آنے کو تھا اُس ملک کے سب حیوان اُن هي شرطوں اور اُنهي قیدوں سے جو اوپر مذکور هوئیں بطور ایک معجزه کے جیسا که کتاب اقدس همکو هدایت کرتي هی حضرت نوح کے پاس آئے مگر اس سے طوفان کا عام هونا ثابت نهیں هوتا *

اور پاني کا زور هوا بهت بهت اوپر اُس زمین کے اور چهپا دیا سب پهاڑوں اونچوں کو جو تھے نیچے آسمانوں کے باب ۷ - ۱۹ *

اس میں بهي اشاره اُس خاص ملک کي طرف هی جس میں طوفان آیا تها صرف ایک لفظ (یخسو) کا جسکے معني هیں چهپا دیا اُسپر بحث کرني باقي هی مگر اسکے یهه معني سمجهنے که زمین کے اوپر اسقدر پاني اونچا هوا که اونچے پهاڑ بهي اُس میں غرق هوگئے ایک غلطی هی بلکه اسکے معني صاف یهه هیں که مینه ایسا زور شور سے موصلا دهار برسنا تها که اُس نے اونچے پهاڑوں کو بهي جو آسمان کے تلے تهے چهپالیا تها یعني بلند پهاڑ بهي کثرت مینه سے نظر نه آتے تهے *

اکثر جگهه کتاب اقدس میں اِس لفظ کا چهپا دینے کے معنوں میں ایسي هي چیز پر استعمال هوا هی جو اوپر سے اُتر کر کسي شی کو نظر سے چهپا دے کتاب خروج باب ۲۴-۱۵ میں لفظ یخس کا هی اور ابر نے جو پهاڑ کو چهپا دیا تها اُسپر بولا گیا هی اور اسي باب کے سولهویں ورس میں لفظ یخسهو کا هی اور وهاں خدا کے جلال کا پهاڑ سینی پر اوترنے اور اُسکے ابر سے چهپ جانے پر بولا گیا هی اور اسي کتاب کے باب ۱۰- ۵ میں خسه کا لفظ هی اور ٹڈیوں نے اوترکر جو زمین کو آنکهه سے چهپا دیا تها اُسپر بولا گیا هی اور اُسي باب کے ورس ۱۵ میں یخس کا لفظ اُنهي معنوں میں اور کتاب اعداد باب ۲۲ - ۵ و ۱۱ میں لفظ خسه اور یخس کا آدمیوں کي کثرت سے زمین کے چهپ جانے پر بولا گیا هی پس اس مقام میں بهي جس میں هم بحث کر رهے هیں اس لفظ سے یهه مراد سمجهني که زمین کے پاني نے پهاڑوں کو غرق کردیا تها ضروري نهیں هی *

اور مرگیا سب جسم جو چلتا اوپر اُس زمین کے معه اوڑنے والے اور معه چوپائے اور معه جانور اور معه سب رینگنے والے کے جو رینگتا اوپر اُس زمین کے اور سب وه آدمي باب ۷-۲۱ *

سب جو که سانس روح زندگي کي اُسکي ناک میں تهي هر ایک سے جو تها خشکي میں مرگیا باب ۷ - ۲۲ *

اور مٹا دیا تمام اُس موجود کو جو تها اوپر منهه اُس زمین کے آدمي سے چوپایوں تک رینگنے والے تک اور اوڑنے والے آسمانوں تک اور مٹ گئے اُس زمین سے اور بچ رگیا فقط نوح اور جو تها اُسکے ساتهه تابوت یعني کشتي میں باب ۷-۲۳ *

اِن تینوں ورسوں میں جو کچھہ بیان ہوا ہی خاص اُس ملک کی طرف اشارہ ہوکر بیان ہوا ہی جس میں طوفان آیا تھا پس ان ورسوں سے بھی عام ہونا طوفان کا ثابت نہیں ہوتا *

اور سونگھی اللہ نے بو رضامندی کی اور کہا اللہ نے اپنے دل میں پھر نہ لعنت کرونگا میں بعد اِسکے اس زمین کو واسطے آدمی کے کیونکہ خیال دل آدمی کا بد ہی لڑکپن اُسکے سے اور نہ پھر میں بعد اِسکے مارونگا سب زندہ کو جیسا کیا میں نے باب ٨ — ٢١ *

اس ورس سے بھی اُس خاص ملک کی طرف اشارہ ہی جس میں طوفان آیا تھا اِسلیئے یہہ ورس بھی عام طوفان ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتا *

اور قایم کیا میں نے اپنے عہد کو ساتھہ تمہارے کہ نہ منقطع کیا جائیگا سب جسم پھر پانی سے طوفان کے اور نہ ہوگا پھر طوفان واسطے مٹانے اس زمین کے باب ٩ — ١١ *

اس ورس میں لفظ ارض کے ساتھہ ہاے ہوز نہیں ہی اور ایسی حالت میں بلحاظ قرینہ مقام کے کسی خاص ملک کا بھی مراد لینا ایسا ہی صحیح ہی جیسے کہ کل کرہ زمین کا مراد لینا درست ہی اور جب کہ متعدد مقاموں میں ایک خاص ملک میں طوفان ہونے کا اشارہ ہوچکا ہی تو اس ورس میں بھی لفظ ارض سے وہی خاص ملک مراد لیئے جاوینگے اور حاصل اس ورس کا اسقدر ہوگا کہ جن ملکوں میں حضرت نوح کے وقت میں طوفان آیا تھا پھر اُن ملکوں میں ایسا طوفان نہیں آنے کا *

اور یاد کرونگا میں اپنے عہد کو جو ہی درمیان میرے اور درمیان تمہارے اور درمیان سب جان جیتی کے معہ ہر جسم کے اور نہوگا پھر پانی واسطے مٹانے سب جسم کے باب ٩ — ١٥ *

اس عہد کی اصلی حقیقت جسکا ذکر اس ورس میں ہی اسی باب کے سولہویں ورس کی تفسیر میں میںنے بیان کی ہی جس سے واضح ہوتا ہی کہ اس ورس کو نہ عام ہونے طوفان سے کچھہ علاقہ ہی اور نہ خاص ہونے طوفان سے پس اس ورس کو ان دونوں میں سے کسی کے ثبوت میں لانا درست نہیں ہی *

قولہ † اسپر شک لانا ناممکن معلوم ہوتا ہی (بشرطیکہ بیبل کے صرف کلاموں پر اور نہ نااعتمادی پر لحاظ رکھا جاوے جو اُس حالت میں بیانات پر آئیگی جیسا کہ ہیوملر صاحب اور ہیچک کوکہہ صاحب سے اطلاع یافتہ جیالوجست نے اقرار کیا ہی) کہ کتاب اقدس میں صاف صاف طوفان عام کا ذکر ہی نہ خاص کا *

یہہ بات بالکل نادرست ہی اگر ہم نہایت سادگی سے کتاب اقدس کو دیکھیں اور خواہ نکتہ چیں نظر کریں دونوں حالت میں طوفان کا عام ہونا کتاب اقدس سے پایا نہیں جاتا

---

† جلد چار صفحہ ١٠٢ —

جيسا كه ميں نے بيان كيا اس ميں كچهه شك نهيں كه عام هونے طوفان كي كهاني بغير كسي تحقيق كے مبالغه سے مشهور چلي آتي تهي كتاب اقدس كے بلاشبهه الفاظ ايسے تهے كه دونوں مراد ميں لئے جاسكتے تهے اگلے عالموں نے كتاب اقدس كے الفاظ كو بغير كسي نكته چيں نظر كے اُس مشهور داستان كي طرف مروڑ ليا اور پهر غلطي سے اُسكو سچ جانا مگر هم احسان مند هيں علم جيالوجي كے عالموں كے جنكي سعي اور كوشش سے هم اس غلطي سے خبردار هوئے مگر جب همنے آنكهه كهولكر ديكها تو كتاب اقدس كو بهي تحقيقات علمي كے مطابق پايا اور اس سبب سے همارے ايمان نے كلام الهي ميں زياده استحكام پايا پهر كيا جو غلطي هماري سمجهه يا هماري تحقيقات كي تهي وه كتاب اقدس پر ركهي جاويگي *

ميري كتاب كے پڑهنے والے زياده تر تعجب اُسوقت كرينگے جب يهه ديكهيں گے كه همارے قران مجيد سے صاف صاف پايا جاتا هى كه طوفان خاص قوم حضرت نوح پر تها مگر همارے هاں كے عالموں نے طوفان كي بے سند مشهور كهانيوں پر دهوكا كهاكر كس كس مشكل سے طوفان كے عام هونے كا اثبات چاها هى اور كيسي بيفائده كوشش كي هى پهر كيا اُن لوگوں كي غلطي ميں پڑ نے سے جبكه همنے اُن كا غلطي ميں پڑنا دريافت كرليا اُس غلطي كا الزام قران مجيد پر ركهه سكتے هيں *

بيري صاحب نے بهي جيسا كه اوروں نے غلطي سے يهه كها كه كتاب پيدايش باب ٧ – ١٩ و ٢٠ ميں بالتحقيق عام طوفان كا ذكر هى كيونكه ابهي ميں بيان كرچكا هوں كه ورس ١٩ سے عام طوفان كا هونا ثابت نهيں هى اسي طرح ورس ٢٠ سے بهي عام هونا طوفان كا نهيں پايا جاتا كيونكه اُس ورس سے يهه خيال كرنا كه اونچے پهاڑوں سے بهي پندره هاتهه پاني اونچا هوگيا تها ايك غلطي ميں پڑنا هى پهلے ورس ميں بهت زور شور سے مينه كے برس نے كا بيان تها اور اُس ميں صرف يهه نتيجه بياں هوا تها كه ايسے زور شور سے موصلا دهار مينه برسا كه اونچے پهاڑ بهي دكهائي دينے سے رهگئے مگر در حقيقت ايسے زور كے مينه برسنے سے دو نتيجے هوئے تهے ايك بلند هو جانا پاني كا زمين پر جس سے تمام جاندار اُس زمين كے ڈوب گئے دوسرے نه دكهائي دينا پهاڑوں كا بسبب كثرت مينه كے اسليئے بيسويں ورس ميں اِن دونوں نتيجوں كو ايك ساتهه بيان كيا هى پس اس ورس كو اسي طرح پر پڑهنا چاهيئے كه ايسا زور سے مينه برسا كه پندره هاتهه پاني زمين پر چڑه گيا اور ايسا موصلا دهار مينه برسا كه اُسكے متصل دهاروں كے سبب پهاڑ بهي نهيں دكهائي ديتے تهے *

كتاب اقدس ميں ارارات كے پهاڑ پر كشتي كے ٹهرنے كا ذكر هى مگر يهه مذكور نهيں هى كه اُسكي چوٹي پر كشتي ٹهري تهي بلكه قران مجيد ميں ارارات اُس پهاڑ كا جسپر كشتي ٹهري تهي جودي نام آيا هى اور همارے هاں كے عالموں نے تحقيق كيا هى كه جودي ارارات كے سلسله ميں سب سے چهوٹا پهاڑ هى جسكو هم ٹيبا يا ٹهكري كهه سكتے هيں

کچھہ شبہہ نہیں کہ کشتي پاني پر تیرتي پھرتي تھي اور پہاڑ ارارات کي کشش سے جو طوفان کے پاني سے بہت اونچا نکلا ہوا تھا اُسکي طرف کھنچتي جاتي تھي یہاں تک کہ اُسکے قریب کسي ایسے مقام پر پہونچي جہاں کوئي چھوٹا سا پہاڑ پاني کے اندر آگیا تھا اسلیئے ارارات کي اُس پہاڑي پر کشتي تھم گئي صرف اتني هي بات کتاب اقدس سے ثابت هوتي هي اسلیئے ورس ١٩ کے یہہ معني لینے نچاهیئیں کہ پہاڑ کے اوپر پندرہ هاتھہ پاني چڑھ گیا تھا بلکہ یہہ معني لینے چاهیئیں کہ صرف زمین پر پندرہ هاتھہ پاني چڑھ گیا تھا *

جس لفظ کا ترجمہ هاتھہ کیا گیا هي وہ عبري لفظ امہ هي جو کوبت کہلاتا هي اس پیمانہ کي مقدار مختلف تھي مگر اس مقام پر جو مینہ کي کثرت اور پاني کي بہتایت کا ذکر هي اس سے معلوم هوتا هي کہ یہاں وهي پیمانہ مراد هي جو سب سے بڑا تھا اور جسکي مقدار نو فیٹ سے زیادہ تھي پس اگر هم اُسکو نو هي فیٹ کا قرار دیں تو معلوم هوتا هي کہ اُس ملک میں صرف ١٣٥ فیٹ پاني بلند هوگیا تھا مگر میري راے میں وہ پیمانہ کسي طرح بارہ فیٹ سے کم کا قرار نہیں دیا جاسکتا اور اسلیئے میں بلندي پاني طوفان کي ١٨٠ فیٹ قرار دیتا هوں پس اسقدر پاني کے بلند هوجانے سے جسقدر ملک ڈوب سکتے تھے اور جسقدر پہاڑ اُس ملک کے غرق هوسکتے تھے اُتنے هي ڈوبے تھے نہ اُس سے زیادہ *

یہہ مت کہو کہ اگر سب پہاڑ پاني میں نہیں ڈوبے تھے تو حیوانات اور انسان نے اونچے پہاڑوں پر پناہ لیکر کیوں نہ اپنے تئیں محفوظ کیا کیونکہ جس زور شور سے موصلا دھار چالیس دن اور چالیس رات تک برابر مینہ برستا رها ممکن نہ تھا کہ کوئي جاندار آسمان کے تلے کسي مقام پر اپني زندگي بچا سکے علاوہ اسکے جس زور شور سے پاني کي طغیاني دفعتاً زمین سے اور آسمان سے هوئي کسي جاندار کو کسي مامن تک پہونچنے کي فرصت نہیں مل سکتي اور یہہ بات هم ادنی ادنی سي طغیاني آب میں دیکھتے هیں *

پیري صاحب کا یہہ کہنا بھي کہ همکو اطلاع دي گئي هي کہ زمین پر پاني پھیلا مگر یہہ بات کہ آیا وہ تمام کرہ پر پھیلا یا اُسکے صرف اُس حصہ پر جسپر انسان آباد تھے همکو معلوم نہیں صحیح نہیں هي کیونکہ همکو کتاب اقدس اشارہ کرکر بتاتي هي کہ خاص اُس ملک میں یعني جہاں کہ نوح اور اُسکے لوگ آباد تھے طوفان آیا تھا *

قولہ ” کتاب اقدس میں مندرج هي کہ تمام جاندار چیزیں مرگئیں جو زمین پر چلتي تھیں وہ سب جنکے نتھنوں میں حیات کا دم تھا وہ سب جو خشک زمین پر تھے هر جاندار چیزیں جو روے زمین پر تھیں *

کتاب اقدس میں یہہ نہیں ہی جو مذکور ہوا بلکہ یہہ ہی کہ " مرگیا سب † جسم جو چلتا اوپر اُس زمین کے اور جو رینگتا اوپر اُس زمین کے سب جو ‡ کہ سانس روح زندگی اُسکی ناک میں تھی ہر ایک سے جو تھا خشکی میں § مثادیا تمام اُس موجود کو جو تھہ اوپر منہہ اُس زمین کے *

بلاشبہہ بیری صاحب نے غلطی کی جو یہہ سمجھا کہ نسل انسان کی اور جو حیوان اُنکی خدمت کے لئیے دیئے گئے تھے وہ ابھی تک باغ عدن کے گرد کی زمین کے ایک محدود حصہ ہی میں پھیلے ہونگے مگر کیا اُنکے اس غلط خیال سے کتاب اقدس میں جو سچی حقیقت ہی وہ غلط ہوجاویگی *

قولہ " ہمنے فرض کیا کہ طوفان خاص ہوا اور بجاے آٹھہ ہزار قسموں پرندوں اور حیوانوں کے سواے کیڑے مکوڑوں کے صرف آٹھہ سو بلکہ آٹھہ دھائی یعنی اُسی قسموں کی حاجت کشتی میں رکھنے کی ہوئی اور کہ اُن میں بیس قسمیں پاک تھیں اور ساٹھہ ناپاک اس حساب سے بھی کل تعداد جانوروں کی جو کشتی میں رکھے گئے چار سو ہوتی ہی اب ہر کوئی عام سمجھہ کا آدمی خیال کرسکتا ہی کہ ایسے مکان کی کیا حالت ہوگی جس میں تمام قسموں کے چار سو جانور تنگ مقام میں بند ہوکر اُسی حالت میں بارہ مہینے سے زیادہ عرصہ تک رہے ہوں اول ہم خیال کریں کہ نوح اور اُسکی بیوی اور اُسکے بیٹے ان چار سو جانوروں کو جنکو دو یا تین دفعہ کھلانا اور پلانا ضرور پڑتا ہوگا کھلاتے پلاتے رہے اور ہر روز نیا دانا کھانا دیتے اور باسی بچے ہوئے کو برابر صاف کرتے رہے ہونگے علاوہ اسکے اس طرح سے ایک جگہہ بند رہنے سے جہاں بمشکل اُن تک روشنی اور ہوا پہونچتی تھی تھوڑے ہی عرصہ میں کشتی کا ہر حصہ خبیث مادہ اور غلاظت اور بخارات کے سبب وبا سے آلودہ نہوگیا ہوگا *

لیکن کہو کہ ایک معجزہ سے جہاز صاف رہا ہوگا اور ہوا خالص اور جانور باوجود بند ہونے اور روشنی اور ہوا نہ پانے کے تندرست رہے ہونگے ہاں بلاشبہہ بے حد معجزوں کو زیادہ کرنے سے جنکا کتاب اقدس میں ذرا بھی اشارہ نہیں ہی اور جو بیان ہوا ہی اُسکی تمام طرز تحریر سے خارج از قیاس ہی اور اس طرح ماننے کو کتاب اقدس کے ساتھہ مودب طریقہ سے پیش آنا سمجھا جاوے یا نکتہ چینی کے طریقہ سے جسکی میں پیروی کر رہا ہوں زیادہ مودب تصور ہو باوجودیکہ اس معاملہ کی صاف صاف حقیقتوں کو اور ایک

---

† باب ۷ — ۲۱ —
‡ باب ۷ — ۲۲ —
§ باب ۷ — ۲۳ —

مضبوط اور اُجلي روشني يا معني كو پڑھنے والے كي آنكھوں كے روبرو ركھنے ميں كوشش كررها هوں اور جهاں تک مجهه سے هوسكے ميں اپنا فرض سمجهتا هوں اور مجهكو اسبات كے بهي كهه جانے سے باز رهنا نه چاهيئے كه ميں كتاب اقدس سے ناجايز آزادي سے پيش آرها هوں كه ميں ايک عام اور نا لطيف قسم كي نكته چيني عمل ميں لارها هوں اور مثل ايک كامياب كمينه دشمن كے كتاب اقدس كي تفصيلوں پر مدار گفتگو كا ركهكر خوش هو رها هوں " *

يهه تقرير جو بشپ كالنزو صاحب نے كي اُنكے مطلب كو ثابت نهيں كرتي جانور جو كشتي ميں بٹهائے گئے تهے اُنكي تعداد كتاب اقدس ميں مذكور نهيں هى نه هم ابهي اسبات كے قرار دينے كے قابل هوئے هيں كه كشتي ميں آٹهه هزار قسموں كے جانور تهے يا آٹهه سو كے يا آٹهه دهائي آسي كے نه اسبات كے قرار دينے كے اب تک قابل هوئے هيں كه اُن ميں بيس قسميں پاک اور ساٹهه ناپاک تهيں جانور جو كشتي ميں بٹهائے گئے بلاشبهه معجزه سے حضرت نوح كي كشتي ميں آئے تهے كيونكه اس معجزه † كا اشاره هم خود كتاب اقدس ميں پاتے هيں اور بلاشبهه اُنكي نسل باقي رهنے كو وه زنده ركهے گئے تهے. پس كچهه شک نهيں كه صرف وهي جانور كشتي ميں تهے جنكي نسل هنوز صرف اُنهي ملكوں ميں تهي جهاں طوفان آيا تها يا اُس قسم كے جانور تهے جو اُس ملک سے فنا هوجانے كے بعد بطور نيچر كے اُنكا دور دست ملكوں سے وهاں آنا غير ممكن تها يا جس سے كوئي خاص مطلب تها پس اولاً بشپ كالنزو صاحب كو اُن قسموں كي تعداد كا ثابت كرنا چاهيئے جنكي نسل زمانه طوفان ميں اُن ملكوں سے جهاں طوفان آيا تها دوسرے ملكوں ميں موجود نه تهي اور پهر كشتي ميں جسقدر جانور تهے اُنكي تعداد قرار ديني چاهيئے مگر اُنهوں نے ايسا نهيں كيا اور صرف اپنے بے بنياد خيال پر كتاب اقدس پر اعتراض كيا پاک اور ناپاک جانور جنكا ذكر كتاب اقدس ميں هى معلوم هوتا هى كه اُس سے حلال و حرام مراد هيں پس انكي تعداد قرار دينے ميں بهي اولاً ثابت كرنا چاهيئے كه آدم و نوح كے وقت ميں كون كون سے جانور حلال تهے مگر بشپ كالنزو صاحب اسكا بهي ثابت كرنا بهول گئے هيں *

ميں هرگز اسبات كي حمايت نهيں كرتا كه هر مشكل جگهه پر كهديا جاوے كه يهه كام معجزه سے هوا تها اور عقل اور سمجهه كو جو خدا نے دي هى بالكل معطل كرديا جاوے بلكه ميں اُنهي مقاموں پر معجزه كا ذكر كرنا چاهتا هوں جهاں خود كتاب اقدس ميں اُسكا معجزه سے هونا بيان هى يا كسي قوي دليل سے اُسكا معجزه سے هونا پايا جاتا هى اور جهاں كه خود خدا تعالى نے كسي كام كو بذريعه اسباب نيچر كے كرنا چاها هى وهاں بهي

† باب ٧ — ١٥ —

معجزہ کا کہنا نہیں چاہتا اور شاید ظاہر یہہ طریقہ ایسا ہو کہ کتاب اقدس کا ادب اور عقل کا کام دونوں اس میں اعتدال سے پورے ہوتے ہوں لیکن اس مقام پر مجھکو یہہ بات کہنی ضرور ہی کہ کشتی کا اور کشتی کے سواروں کا بچنا گو انکی کتنی ہی تعداد ہو بلاشبہہ معجزہ سے ہوا تھا کیونکہ خود کتاب اقدس سے ایسا ہونا معجزہ سے † ثابت ہوتا ہی *

میں کسی طرح اسبات پر رضامند نہیں ہوسکتا کہ کتاب اقدس اور تمام ہولی سکرپچرز کو یہاں تک کہ قران مجید کو بھی نکتہ چیں نظر سے ندیکھا جاوے کیا کوئی یہہ کہہ سکتا ہی کہ وہ شریف چیز یعنی عقل جو خدا نے ہمکو دی ہی معطل رکھنے کے لیئے دی ہی کیا ہم (جو ایسا کرسکتے ہوں) بغیر اسکے کہ ہولی سکرپچرز کو ایک نہایت عمیق اور نکتہ چیں نظر سے استحقاق نکولیں اور اپنا دلی یقین اسپر نہ بتھالیں کرشچن یا مسلمان ہوسکتے ہیں یا ہمارے لیئے خدا کے سامنے (اگر ہم خود غور و فکر کرکے اپنا ایمان مضبوط کرنے کے لایق ہیں) صرف اتنی بات کہ ہمارا باپ دادا کرشچن یا مسلمان تھا اسلیئے ہم بھی کرشچن یا مسلمان ہوئے اُن نتیجوں کے حاصل کرنے کو جب کہ ہم خود (بصورت لایق ہونے کے) اپنے ایمان کو مضبوط کرسکتے تھے کافی ہوگی؟ مگر بے شک میں یہہ بات چاہتا ہوں کہ اُن مقدس تحریروں پر نیک دلی اور موجب آزادی سے نظر کی جاوے نہ ناجایز آزادی سے کتاب اقدس پر اگر اس طرح سے نظر کی جاوے تو بے شک اتنی بات پائی جاتی ہی کہ اگرچہ بلاشبہہ وہ کلام الہی ہی مگر اُسکو انسان نے گو وہ نبی اور صاحب الہام ہی ہو لکھا ہی اور نیز اُس میں اور حالات بھی جو واسطے پورا کرنے اُس سلسلہ کے جو اصلی کلام الہی سے علاقہ رکھتا تھا یا جو اصلی کلام الہی کی مراد ظاہر کرنے کے لیئے معاون تھا داخل ہیں خواہ وہ حالات بھی بذریعہ الہام کے لکھے گئے ہوں خواہ اگلی مقدس تحریروں سے نقل کیئے گئے ہوں یا اور کسی طرح پر شامل ہیں جنکو ہم نہایت ادب سے متن اور روایت ‡ کرکر تعبیر کرتے ہیں اور یقین جانتے ہیں کہ پہلے ٹکرہ میں غلطی کا احتمال نہیں اور پھر یہہ بھی خیال کرتے ہیں کہ وہ مقدس تحریریں نہایت قدیم زمانہ کے لوگوں کی تعلیم کو جبکہ علم نے کچھہ بھی روشنی نہیں پائی تھی لکھی گئی ہیں اور یہہ کہ ایسے الفاظ اور محاورہ میں جو لوگوں کے استعمال میں تھے اور جن سے لوگوں کے دل پر اثر ہوتا تھا اور جس سے وہ خدا کی طرف رجوع کرسکتے تھے مگر نہ کوئی جھوٹا قصہ اور بنائی ہوئی کہانی اُس میں داخل تھی البتہ بعض بعض

---

† باب ۷ — ۱۸ —

‡ — دیکھو مصری تفسیر کا پہلا حصہ —

دقیق باتوں کو جنکو اب تک ترقی یافتہ علم کا زمانہ نہیں سمجھہ سکتا اور نہ آگے کو سمجھیگا گو کیسی ہی ترقی ہمارے علم کی ہوجاوے بطور مثال اور تشبیہہ اور استعارہ کے بیان کیا گیا ہی اور پھر متواتر نقلیں ہونے سے اور ویریس ریڈنگ کے داخل ہوجانے سے اصلی الفاظ کے دریافت کرنے کی جدا مشکل میں جا پڑے ہیں پس ہماری نیک دلی مقتضی یہہ ہی کہ ہم اُن تمام حالات کو پیش نظر رکھہ کر ہولی سکرپچرز پر نکتہ چینی کی نظر کریں اور ایسا کرنے میں بجز نیک دلی کے جسکا ہر شخص کو پابند رہنا چاہیئے کچھہ اور زیادہ ہم ہولی سکرپچرز کے ساتھہ نہیں کرتے کیونکہ ہم اپنی روز مرہ کی تحریروں کو بھی ایسی ہی نیک دلی سے دیکھتے ہیں پھر کوئی وجہہ نہیں ہی کہ ہم ہولی سکرپچرز پر نکتہ چین نظر کرنے کے وقت اُن تمام حالات کو جنہوں نے ہولی سکرپچرز کو گھیر رکھا تھا بالکل مٹادیں اور موجب آزادی کو چھوڑ کر ناجایز آزادی سے پیش آویں ہم اسبات سے کچھہ رنجیدہ نہیں ہیں کہ بشپ کالنزو صاحب نے کوئی تاریخانہ غلطی ہولی سکرپچرز میں نکالی ہی (اگر وہ نکال سکیں) بلکہ ہم اسبات پر افسوس کرتے ہیں کہ وہ اُس موجب آزادی سے اگر بالکل نہیں تو قریب قریب تمام کے الگ ہوگئے ہیں میں عموماً عیسائیوں کی نسبت نہیں کہتا بلکہ بالالحاظ اُن اصول کے جو میں نے ہولی سکرپچرز کی نسبت قایم کیئے ہیں اور جنکی نسبت میں سمجھتا ہوں کہ بے شک وہ مسلمانوں کے مذہب کی رو سے درست ہیں اور نیز اکثر علماے عیسائی کا بھی ایسا ہی عقیدہ پاتا ہوں میں علانیہ کہہ سکتا ہوں کہ اگر کوئی تاریخانہ غلطی ہولی سکرپچرز میں نکلے (اگر کوئی ایسی ہو) وہ کسی طرح ہولی سکرپچرز کو نا معتبر نہیں ٹہراسکتی جب تک کہ متن پر کوئی ایسی غلطی ثابت نہو جسکا ثابت ہونا یقینی غیر ممکن ہی پس مجھکو کیا ضرورت تھی کہ اگر بشپ کالنزو صاحب نے کوئی تاریخانہ غلطی کتاب اقدس میں نکالی تو میں اُسکے جواب پر متوجہہ ہوں مگر میں یہہ کہتا ہوں کہ بیبل کو بت بناکر نہیں بلکہ اُسی نیک دلی اور موجب آزادی سے اگر بیبل پر نکتہ چین نظر کی جاوے تو وہ تاریخانہ غلطیاں بھی جنکو بشپ کالنزو صاحب غلطیاں کہتے ہیں غلطیاں نہیں ہیں بلکہ ہمنے خود اپنی غلطی سے اُنکو غلط سمجھا تھا اور صحیح جانا تھا اور اب ہماری آزادی اور نیک دلی یہہ ہی کہ جن غلطیوں میں ہم پھنسے ہوئے تھے بالالحاظ اسکے کہ ہمارے بزرگ یوں ہی کہتے چلے آئے ہیں اُن سے ہم نکلیں اور موافق حال کی ترقی یافتہ علوم کے از سرنو اُسی نیک دلی اور موجب آزادی سے کتاب اقدس پر نکتہ چین نظر کریں اور یہی باعث ہی جو میری تفسیر کا پڑھنے والا جابجا میری تفسیر میں پاویگا کہ میں کچھہ پابند نہیں رہا ہوں اُن قولوں کا جنکو یہودی عالم یا عیسائی عالم یا مسلمان عالم بلا تحقیقات بطور باپ دادا کے

تبرک کے مانتے چلے آئے ہیں بلکہ میں پابند رہا ہوں صرف ہولی سکرپچرز کا اور سچے اور سچے خدا کا جس نے ہمکو صرف سچ پر چلنے کے لیئے نبی بھیجے اور اپنی سچی کتابیں اوتاریں *

قولہ * یہہ امر بہت ضرور ہی کہ متامل شخصوں کی توجہہ کو زرا مزہ کی اعلیٰ‌عمالی نظر سے ان باتوں کی طرف کھینچا جاے اور کہ انکو اپنے واسطے کتاب اقدس کے حالات پر خیال کرنے کی اور اپنے واسطے یہہ دیکھنے کی رغبت دلائی جاوے کہ ایسے طوفان کا خیال جیسا پیدایش کے ان بابوں میں مذکور ہوا ہی خواہ اسکو عام لحاظ کیا جاوے یا خاص یکساں ناقابل یقین اور نا ممکن ہی پس اگر ایسا ہو تب بہی ظاہر ہوگا کہ نوح کے طوفان پر صرف اس وجہہ سے کہ اسکو بیبل میں ایسا لکھا ہی خوف ایسا یقین لانا یا اوروںکو یقین کرانا کہ وہ اصلی تاریخانہ حقیقت ہی خدا کے خلاف اور حقیقت کے خلاف میں گناہ کرنا ہی اور بیبل کو صرف ایک بت بنانا ہی *

مگر اب بشپ کالنزو صاحب جان لینگے کہ تمام طوفان کا کتاب اقدس میں بیان نہیں ہی اور جس طرح کے خاص طوفان کا ذکر ہی وہ یقینی ممکن اور قابل قیاس ہی پس اسپر یقین لانا یا اوروں کو یقین کرانا کہ وہ اصلی تاریخانہ حقیقت ہی خدا کی اور حقیقت کی پیروی کرنا اور بیبل کو ایک موجب نکتہ چین نظر سے دیکھنا ہی *

قولہ لیکن البتہ طوفان کا پانی جس سے بلند پہاڑیاں جو تمام آسمان کے نیچے تہیں اور آرمینیہ کے پہاڑ غرق ہوئے تمام زمین کے سطح پر ضرور تھا کہ ہموار پھیلا ہو اگر قانون میلان کو ایک اور بڑے معجزہ نے بارہ مہینہ تک نہ روک رکھا ہوگا *

مگر اب یہہ بات واضح ہوگئی کہ پانی نے نہ بلند پہاڑوں کی چوٹیوں کو چھپا دیا تہ نہ ارمینیا کے سب پہاڑوں کو غرق کیا تھا اور نہ قانون میلان کو کسی بڑے معجزہ نے روکا تہ بلکہ وہ خود نیچر کے قاعدہ پر روکا ہوا تھا *

قولہ ڈیلٹزک صاحب نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲۶۰ میں یہہ لکھا ہی کہ " طوفان کا عام ہونا اگر ظاہر کرنا منظور تھا تو اس سے زیادہ صاف نہیں ظاہر ہوسکتا تھا اُسکے بیان سے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ ہمکو خیال کرنا چاہیئے کہ طوفان ہمالیہ اور کورڈیلیرا کے پہاڑوں کی نہایت بلند چوٹی پر پہونچا یعنی ۲۶۸۴۳ فیٹ (۲۸۱۷۸ فیٹ) لیکن ورس ۲۰ سے جسکا مضمون یہہ ہی کہ پندرہ کیوبٹ اوپر کی طرف پانی بلند ہوا اور پہاڑ چھپ گئے اثبات کو نا ممکن کرتا ہی مگر یہہ حقیقت صرف کسی خاص مقام سے ہوسکتی ہی اور اس حالت میں یہہ مقام جو پہاڑ ارارات کا ہو جو قریب کے پہاڑوں سے بہت بلند چوٹی رکھتا ہی جسپر کشتی پانی کے نہایت بلندی پر پہونچنے سے ٹہری کشتی پندرہ

کهویت کهڑے پانی میں چڑهی پس جسوقت وہ تیهوی اسوقت پانی بهی پہاڑ ارارات کی چوٹی پر بقدرہ کهویت بلند پهونچا اگر یهہ امر ایسا هو تو ورس ۲۹ کے اِس بیان کو کہ تمام آسمان کے نیچے کے تمام بلند پہاڑ پانی سے غرق هوگئے یہ معنی عام طوفان کے لفظی مراد سے نهیں سمجهنا چاهیئے *

مگر تیلٹزک صاحب نے یهہ تکلیف ناحق اوٹهائی هی کیونکہ پانی نے نہ پہاڑ ارارات کی بلند چوٹی کو غرق کیا تها اور نہ همالیہ اور نہ کورڈیلیراز کی چوٹی کو بلکہ صرف ۱۳۵ یا ۱۸۰ فیت زمین سے بلند هوا تها *

قولہ " تسلیم کیا کہ علم جیالوجی صرف طوفان کے عام هونے پر ایسی اور بڑی مضبوط دلیلیں جنکا جواب نهیں هوسکتا لاسکتا هی لیکن همکو کسی ضرورت سے اسی امر کے خلاف کو ایمان کا مسئلہ ماننے میں پابندی نهیں هی اور اسکی وجهہ یهہ نهیں هی کہ هم طوفان کے عام هونے کے گویا اسلیئے برخلاف هیں کہ همکو یهہ جاننا مشکل هوا کہ اُسکا جواب قدرت کے طور سے کیونکر دیں اسباب پر موجودہ حقیقت بهی جس پر جیالوجی زور دیتی هی همکو تحریک نهیں کرتی لیکن وجهہ یهہ هی کہ کتاب اقدس طوفان کا عام هونا صرف بلحاظ اُس زمین کے جو آباد تهی (نهیں بلکہ صرف بلحاظ اُس زمین کے جهاں حضرت نوح اور اُنکی قوم یعنی وہ لوگ جنکی هدایت کو وہ نبی هوئے تهے) اور نہ بلحاظ تمام زمین کے چاهتی هی اور طوفان کے عام هونے سے اُسکو کچهہ غرض نهیں هی بلکہ اُس رائے کے عام هونے سے غرض هی جو طوفان کے ذریعہ سے پهیلائی دنیا پر (بلکہ یوں کهنا چاهیئے کہ اُس ملک پر جهاں حضرت نوح اور اُنکی قوم رهتی تهی) پوری † هوئی کہ بجز ایک خاندان کے اُسوقت کے (یعنی اُس زمین کے) تمام انسان کی نسل معہ حیوانات کے جو اُنکے همسایہ میں تهی زمین کے ایک بڑے دایرہ کے درمیان میں برباد هوگئی ، نهی ایمان صرف کتاب اقدس کا هی اُسوقت انسان کی نسل زمین کے تمام سطح پر نهیں پهیلی تهی کیونکہ اُسکے بهرنے کے واسطے اُنکی تعداد ابهی کافی نهیں تهی (مگر یهہ بات صحیح نهیں کیونکہ اُس وقت بهت سی سطح زمین کی اور بهت سی دنیا آباد هوچکی تهی) *

اِس تقریر کا جواب بشپ کالنزو صاحب اِس طرح پر دیتے هیں کہ " علاقہ طوفان کا بیان یهہ هی کہ تمام ‡ گوشت یعنی حیوان اور انسان نے زمین پر اپنا طریقہ خراب کیا تها اور اسلیئے اُنکا برباد هونا چاهیئے تها دیکهو پیدایش باب ۹ — ۵ جهاں گناہ کا ذکر بحالت حیوانوں اور انسانوں دونوں کے هی یعنی تمهارا خون میں جانونکا هاتهہ سے هر حیوان کے میں اُسے چاهونگا اور هاتهہ سے آدمی کے *

† ۲ پطرس باب ۲ — ۵ —

‡ پ ب ۶ — ۱۲ —

مگر یہہ اعتراض اُنکا صحیح نہیں ھی ورس ۱۲ باب ۶ کتاب پیدایش میں لفظ (بسر) کا ھی جسکے معني جسم کے ھیں اور زیادہ تر جسم اِنسان کے اگر ھم صرف جسم مطلق ھي کے معني لیں تو بھي گناہ میں خواہ نخواہ حیوانوں کا بھي شامل کرنا ضرور نہیں ھی کیونکہ اُس سے صرف جسم انسان ھي کے معني لینے کو کوئي امر هارج نہیں ھی اور ھم بیان کرچکے ھیں کہ جانوروں کا † طوفان سے مرنا ایک نیچر کے قاعدہ پر تھا نہ بسبب کسي گناہ کے ‡ اور ورس ۵ باب ۹ کتاب پیدایش کا اس معاملہ سے کچھہ علاقہ نہیں رکھتا کیونکہ اُس ورس میں جو حکم ھی وہ ایک بندش ھی واسطے انسان کي بے احتیاطی کے جو جانوروں کے رکھنے کي نسبت ھو جیسا کہ § پیٹرک صاحب نے لکھا ھی پس یہہ دونوں ورس عام ھونے کي دلیل نہیں ھوسکتے *

مسٹر بیري صاحب نے اپني کتاب کے صفحہ ۱۴۸ میں یہہ لکھا ھی " اسلیئے یہہ معاملہ سادگي سے اس طرح قایم ھوتا ھی کہ بجز لفظي معنی کے جو موسیٰ کے بیان کی صداقت سے بالکل موافق ھی اور کوئي معني قیاس کرنا نا ممکن ھی پس اگر کتاب اقدس سب مراد سے ملہم ھو ھمکو اُسکے اِس حصہ کو سادہ اور لفظي تاریخ قبول کرنا چاھیئے *

اسکا جواب ڈاکٹر کالنزو صاحب نے اسطرح پر دیا ھی کہ " مسٹر بیري کو لکھنا چاھیئے تھا کہ اگر کتاب اقدس لفظ کے عام اور روایتي معني سے ملہم ھو کیونکہ کوئي جاں نثار اور خدا پرست شخص اِس بات میں شک نہیں کرسکتا کہ بھلائي اور سچ اور مقدس ھونے کی روح بیبل کے لفظوں میں دم بھرتي ھی اور پس کتاب اقدس زمانہ کے آخر تک تعلیم کرنے اور ملامت کرنے اور اِصلاح اور نیک نصیحت کرنے میں مفید ھوگي برخلاف اُن افسانوں اور قصوں کے جو اُس میں ھیں اور برخلاف ایسے مقاموں کے جنسے بعض بعض جاے وہ معیوب ھوگئي ھی *

بلکہ بیبل میں انسان کي ضعیف عقل اور جہالت کا اُس الہیہ سچ کے ساتھہ آمیز ھونا ھی جو خدا کا کلام ابدي ھی اُسکي ایک خاص قیمت کا سبب ھی کہ وہ ایک سچي اور قدرتي تاریخ ھی لیکن بلاشبہہ وہ تاریخ اُن خالص حقیقتوں کي جنکا اُس میں بیان ھي نہیں ھی بلکہ انسان کي زندگي اور مذھب کي ترقي کي تاریخ ھی جسکا نقشہ منازل طبیعت کے واسطے ھر صفحہ میں بخوبي کھینچا گیا ھی وہ ایسي نہوتي اگر ابتدا کے زمانوں کے جاھلانہ خیالات اُس میں صحیح صحیح مندرج نہوتے *

---

† دیکھو ھماري تفسیر —

‡ دیکھو باب ۸ — ۲۲ —

§ دیکھو ھماري تفسیر —

اس تقریر سے جو بشپ کالنزو صاحب نے کي کون شخص هوگا جو افسوس نکرنا هوگا اسبات کو هم بھي تسلیم کرتے هیں اور اکثر علماء عیسائي بھی مانتے هیں که بیبل میں سواے اُس کلام کے جو خدا نے کیا اور کچھه بھی مندرج هی جو مقدس مورخ نے خواه وه حضرت موسیٰ هوں یا حضرت عزیر علیهما لسلام بطور روایت کے شامل کیا هی اور ابتداء میں کلام الهی کے لکھنے کا ایسا هي دستور تھا اور اسي سبب سے هم مسلمان بیبل کے هرهر فقره کو بلکه ٹکره کے ٹکڑه کو روایت اور متن کے نام سے تمیز کرتے هیں جهسا که عنقریب میں ایک بیبل مشتهر کرنے کو هوں جس میں الفاظ متن کے سرخ اور الفاظ روایت کے سیاه چھاپے جاوینگے مگر جو کچھه که بیبل میں بطور روایت کے لکھا هی اُسکو ایک افسانه اور قصه سمجھنا یا انسان کی ضعیف عقل اور جهالت کی آمیزش جاننا یا اُسکو خالص حقیقتوں کي تاریخ نه سمجھنا جیسا که بشپ کالنزو صاحب نے تصور کیا هی محض ایک غلط خیال هی ایسا جاننا اور پھر بیبل میں آلهیه سچ کے موجود هونے کا بھي اقرار کرنا یهه دونوں چیزیں آپس میں ایسي ضد هیں جو ایک ساتھه جمع نهیں هوسکتیں کیا وجهه هوگی که هم کتاب اقدس کے اس فقره کو که " چھپا دیا † سب پهاڑوں اونچوں کو جو تھے نیچے تمام اُن آسمانوں کے " ایک جھوٹي کهانی سمجھیں اور اس فقره کو که " تجھکو ‡ دکھائي دیا میں تاکه پهچان لے تو که الله وهي معبود هی نهیں کوئی (معبود) سواے اُسکے " (یعني لااله الاالله) الهیه سچ اور خدا کا کلام ابدي جانیں کیونکه هم کهینگے که جس مورخ نے پهلا فقره (نعوذ بالله) جھوٹ لکھا هی اسیطرح دوسرا فقره بھي اُسنے جھوٹ لکھا هی پھر کیا هم بیبل کو لوگوں کے هاتھه میں اور کم سے کم بشپ کالنزو صاحب کے هاتھه میں اس طرح پر چھوڑ دینگے که جس ورس کو وه چاهینگے جھوٹا قصه قرار دینگے اور جس ورس کو چاهینگے الهیه سچ بتاوینگے یهه نهیں هوسکتا الوهوسٹ اور جهووسٹ کي تمیز کرنے سے (اگر وه درست بھي هو) کچھه کام نهیں چلتا اول اسبات کے لیئے ایک قاعده بنانا چاهیئے جس سے هم افسانوں اور قصوں کي الهیه سچ سے تمیز کرلیں اور ایک کو جھوٹا افسانه دوسرے کو الهیه سچ اعتقاد کریں اگر اُس سب کو جو بشپ کالنزو صاحب نے کہا هی درست مانا جاوے تو ایک لفظ بیبل کا ایسے اعتماد کے لایق نهیں رهتا جسپر کوئی شخص بطور الهیه سچ کے اعتقاد کرسکے اگر هم مقدس مورخ کو کم سے کم ایک دیانتدار مورخ هی سمجھیں تو اُس حالت میں بھي هم کتاب اقدس پر ایسا گمان نهیں کرسکتے جیسا که بشپ کالنزو صاحب کہتے هیں *

† کتاب پیدایش باب ٧ — ١٩ —
‡ کتاب استثنا باب ۴ — ٣٥ —

بلاشبہ بیبل میں دو قسم کی تحریروں کا اعتقاد کرتے ہیں ایک خالص وہ مضمون جو خدا نے کہا اور اُسی کو ہم منن کہتے ہیں اور ایک وہ مضمون جسکو مقدس مورخ نے کسی ضرورت سے اُسکے ساتھہ شامل کیا اور اِسکو ہم روایت کہتے ہیں اور پھر روایت میں بھی دو قسم کا مضمون سمجھتے ہیں ایک ایسا جسکو غالباً یقین کیا جاتا ہی کہ الہام سے لکھا گیا اور دوسرا وہ جسکے الہام سے لکھے جانے کی کچھہ ضرورت نہ تھی صرف یہی ایک پچھلی قسم ایسی ہی کہ جس میں ایسی لغزش کا جیسی کہ انسان سے بسبب اُسکے انسان ہونے کی ہوسکے ممکن ہی مگر نہ اور قسموں میں اور پھر وہ لغزش بھی ایسی لغزش جسکو لغزش کہہ سکیں نہ ایک جھوت اور سرتاپا بے بنیاد قصہ جیسا کہ بشپ کالنزو صاحب یقین کرانا چاہتے ہیں *

یہہ ہمارا کہنا صرف اِس وجہہ سے نہیں ہی کہ ہم بیبل پر بغور ایک موجب نکتہ چیں نظر کے یقین رکہتے ہیں یا لوگوں سے اُسپر یقین چاہتے ہیں بلکہ ہم کہتے ہیں کہ جو کچھہ ہمنے کہا اُسکو ہم معاندانہ بحث سے ثابت بھی کرتے ہیں جیسے کہ ہماری تفسیر کے پڑھنے والے نے ان دونوں حصوں میں پایا ہوگا اور اُمید ہی کہ آیندہ اگلے حصوں میں بھی پاویگا انشاءاللہ تعالی *

گیارھواں باب

۱ دنیا میں ایک ہی زبان بولی جاتی تھی ۳ بابل کی تعمیر ۵ اصلی بولی میں اختلاف ڈالا جانا ۱۰ شیم کا نسب‌نامہ ۲۷ ابراہیم کے باپ تارح کا نسب‌نامہ ۳۱ تارح کا اور سے روانہ ہوکر حاران کو جانا —

توریت مقدس

(۱) وَیِہِی کُل ہَاآرِص شَفَہ اِحَت وُدبَرِیم اِحَدِیم *

(۲) وَیِہِی بِنَسعَم مِقِّدِم وَیِّمصِاُو بِقعَہ بِارِص شِنعَر وَیِّشبُو سَم *

(۳) وَیّومرو ایش اِل رِعِہِی ہَبَہ نِلبِنَہ لِبِنِیم وِنِشرِفَہ لِشرِفَہ وَتِہِی لَہِم ہَلبِنَہ لَاَبِن وِہَحِمَر ہَیَہ لَہِم لَحُمِر *

(۴) وَیّومرو ہَبَہ نِبنِہ لَنُو عِیر وُمِگدَّل وِرُشُو بَشَّمَیِم وِنَعسِہ لَنُو شِم فِن نَفُوص عَل پِنِی کُل ہَاآرِص *

۱ اور تھا تمام ملک ہونٹ ایک اور باتیں یکساں —

۲ اور ہوا کوچ کرنے اُنکے میں مشرق سے کہ پائی اُنہوں نے جگہہ زمین میں شنعار کے اور رہے وہاں —

۳ اور کہنے لگے مرد اپنے ساتھی سے کہ آ بنائیں اینٹیں اور جلائیں جلانا اور ہوا واسطے اُنکے اینٹ بجاے پتھر کے اور نفتیلی مٹی ہوا واسطے اُنکے گارا کے ایضاً —

۴ اور کہا اُنہوں نے کہ آ بناویں واسطے اپنے شہر اور منارہ کہ سر † اُسکا آسمان میں اور بناویں ہم واسطے اپنے نام شاید پریشان ہوویں اوپر منہہ تمام زمین کے —

---

† استثنا باب ۱ — ۲۸ —

توریت مقدس

(٥) وَیֵּרֶד یهوָה لِرְאות اِت هَعِیر وְاِت هَמִּגְدָּل اشر بنو بنی هاآدم *

(٦) وَیֹّאמֶר یهوָה هِن عَم اِحَد وְשָׂפָה اَحَت لְכֻלָּם وزه هَחִלָּם لَعَשׂות وְעַתָּה لو یִבָּצֵר مهם کل اشر یזְמו لَעֲשׂות *

(٧) هَבָה نֵרְدָه وְנָבְلָה שָׁם שְׂפָתָם اشر لو یִשְׁמְעו ایش شِفַت رֵעֵהו *

(٨) وَیָּفֶץ یهوָה اُتَم مִשָּׁם عَل پְنֵی کل هاآرص وَیַּחְדְּלו لִבְנֹת هָעִیר *

٥ † اور اوترا الله واسطے دیکھنے کے شہر کو اور منارہ کو جسکو بنایا بنی آدم نے —

٦ اور کہا الله نے یہہ هی ‡ قوم ایک اور هونٹ ایک § واسطے سبکے اور یہہ هی شروع اُنکا واسطے کرنیکے ‖ اور اب نرهجائیگا اُنسے سب جو چیز ارادہ کرینگے کرنیکا —

٧ ¶ آو نیچے اُتریں هم اور مختلف کردیں وهاں هونٹ اُنکے ایسے کہ نہ سنیں * هر ایک بولی ساتھی اپنے کی —

٨ + اور پریشان کردیا الله نے اُنکو وهاں سے اوپر منہہ سب زمین کے †† اور نہ سکے بنانا شہر —

---

† باب ١٨ — ٢١ —

‡ باب ٩ — ١٩ اعمال باب ١٧ — ٢٦ —

§ باب ١١ — ١ —

¶ باب ١ — ٢٦ زبور ٢ — ٣ اعمال ٢ — ٣ و ٥ و ٦ —

‖ زبور ٢ — ١ —

* باب ٣٩ — ٢٣ استثنا ٢٨ — ٤٩ یرمیاه ٥٦ — ١٥ ١ کارنتهیان ١٤ — ٢ و ١١ —

+ لوک باب ١ — ٥١ —

†† باب ١٠ — ٢٥ و ٣٢ —

توریت مقدس

(۹) عَل کِن قَرَا شِمَه بَبِل کِے شَم بَلَل یہوہ شفَت کل هاَرِص و مشّم هفیصم یہوه عَل پنی کل هاَرِص *

(۱۰) اِلّه تولدت شِم شِم بن مات شنه ویولد اَت ارفکشد شنتیم اَحر همبول *

(۱۱) وَیحي شِم اَحَري هولیدو اَت اَرفکشد حمش مَاوت شنه و یولد بنیم و بنوت *

(۱۲) و ارفکشد حي حَمش و شلشیم شنه و یولد اِت شلح *

۹　اسلیئے پکارا اُسکا نام بابل † کیونکہ اس جگہہ مختلف کردیئے الله نے ھونٹھ سب ملک کے اور وھاں سے متفرق کردیا اُنکو الله نے اوپر منہہ سب زمین کے —

۱۰　‡ یہہ ھی نسب نامہ شیم کا شیم تھا پیدا ھوا سو برس کا کہ پیدا کیا ارفکشد کو دو برس بعد طوفان کے —

۱۱　اور جیا شیم بعد پیدا کرنے اُسکے ارفکشد کو پانچ سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۱۲　اور ارفکشد جیا پانچ اور تیس برس اور پیدا کیا شالح کو § —

---

† ۱ کارنتھیان باب ۱۴ — ۲۳ —
‡ باب ۱۰ — ۲۲　۱ تاریخ باب ۱ — ۱۷ —
§ دیکھو انجیل لوقا باب ۳ — ۳٦ —

توریت مقدس

(۱۴) وَیِحِي اَرفَکشَد اَحَرِي هُولِیدُو اِت شَلَح شَلُش شَنِیم وَاَربَع مِاُوت شَنَه وَیُّولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۱۴) وَشَلَح حَي شَلشِیم شَنَه وَیُولِد اِیت عِبِر *

(۱۵) وَیِحِي شَلَح اَحَرِي هُولِیدُو اِیت عِبِر شَلُش شَنِیم وَاَربَع مِاُوت شَنَه وَیُّولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۱۶) وَیِحِي عِبِر اَربَع وَشَلشِیم شَنَه وَیُّولِد اِت پلگ *

(۱۷) وَیِحِي عِبِر اَحَرِي هُولِیدُو اِت پِلِگ شَلشِیم شَنَه وَاَربَع مِاُوت شَنَه وَیُّولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۱۸) وَیِحِي پِلِگ شَلشِیم شَنَه وَیُّولِد اِت رِعُو *

۱۳ اور جیتا رہا ارفکشد بعد پیدا کرنے اُسکے شالح کو تین برس اور چار سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۱۴ اور شالح جیا تیس برس اور پیدا کیا عیبر کو —

۱۵ اور جیتا رہا شالح بعد پیدا کرنے اُسکے عیبر کو تین برس اور چار سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۱۶ اور جیا عیبر † چار اور تیس برس اور پیدا کیا پالغ کو —

۱۷ اور جیتا رہا عیبر بعد پیدا کرنے اُسکے پلغ کو تیس برس اور چار سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۱۸ اور جیا پالغ تیس برس اور پیدا کیا رعو کو —

† ۱ تواریخ باب ۱ — ۱۹ —

توریت مقدس

(۱۹) وَیِحِي پِلِگ اَحَرِي هُولِیدُو اِت رِعُو تِشَع شَنِیم وُمَاتَیِم شَنَه وَیُولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۲۰) وَیِحِي رِعُو شِتَّیِم وُشَلُشِیم شَنَه وَیُولِد اِت سِرُوگ *

(۲۱) وَیِحِي رِعُو اَحَرِي هُولِیدُو اِت سِرُوگ شِبَع شَنِیم وُمَاتَیِم شَنَه وَیُولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۲۲) وَیِحِي سِرُوگ شِلُشِیم شَنَه وَیُولِد اِت نَحُور *

(۲۳) وَیِحِي سِرُوگ اَحَرِي هُولِیدُو اِت نَحُور مَاتَیِم شَنَه وَیُولِد بَنِیم وُبَنُوت *

(۲۴) وَیِحِي نَحُور تِشَع وِعِشرِیم شَنَه وَیُولِد اِت تَرَح *

۱۹ اور جیتا رہا پلج بعد پیدا کرنے اُسکے رعو کو نو برس اور دو سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۲۰ اور جیا رعو دو اور تیس برس اور پیدا کیا سروج کو —

۲۱ اور جیتا رہا رعو بعد پیدا کرنے اُسکے سروج کو سات برس اور دو سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۲۲ اور جیا سروج تیس برس اور پیدا کیا ناحور کو —

۲۳ اور جیتا رہا سروج بعد پیدا کرنے اُسکے ناحور کو دو سو برس اور پیدا کیئے لڑکے اور لڑکیاں —

۲۴ اور جیا ناحور نو اور بیس برس اور پیدا کیا تارح کو —

توریت مقدس

(۲۵) وَیحِي نَحُور احري هُولِیدُو إت تِرَح تِشَع عَشرِه شَنَه وَمات شَنَه وَیولِد بَنِیم وبَنوت ❋

(۲۶) وَیحِي تِرَح شِبعِیم شَنَه ویولِد إت ابرم إت نَحور وإت هَرن ❋

(۲۷) وَالِّه تولِدت تِرَح تِرَح هُولِید إت ابرم إت نَحور وإت هَرن و هَرن هُولِید إت لُوط ❋

(۲۸) ویمت هَرن عَل پنِي تِرَح ابِیو بارِص مُولَدتُو باُور کَشدِیم ❋

(۲۹) وَیِقَّح ابرم ونَحور لهم نشِیم شِم اِشت ابرم شري وشِم اِشت نَحور مِلکَه بت هَرن ابي مِلکَه وابي یِسکَه ❋

۲۵ اور جیتا رہا ناحور بعد پیدا کرنے اُسکے تارح کو نو اور دس برس اور سو برس اور پیدا کیئے اُسنے لڑکے اور لڑکیاں —

۲۶ اور جیا تارح ستر برس اور پیدا کیا † ابرام کو ناحور کو اور هاران کو —

۲۷ اور یہہ هیں جنم پتری تارح کا تارح نے پیدا کیا ابرام کو ناحور کو اور هاران کو اور هاران نے پیدا کیا لوط کو —

۲۸ اور مرگیا هاران سامنے تارح باپ اپنے کے زمین پیدایش اپنی میں اُور کسدیم کے —

۲۹ اور لیا ابرام نے اور ناحور نے اپنے واسطے عورتیں نام عورت ابرام کا ‡ سارائی اور نام عورت ناحور کا § ملکاہ بیٹی هاران باپ ملکاہ اور باپ یسکاہ کے —

---

† یوشع باب ۲۴ — ۲　۱ تاریخ باب ۱ — ۲۶ —

‡ باب ۱۷ — ۱۵　۲۰ — ۱۲ —　§ باب ۲۲ — ۲۰ —

توريت مقدس

(٣٠) وتهي سري عقره اين له ولد *

(٣١) ويقح تيرح ات ابرم بنو وات لوط بن هرن بن بنو وات سري كلتو اشت ابرم بنو ويصاو اتم ماور كشديم للكت ارصه كنعن ويباو عد حرن ويشبو شم *

(٣٢) ويهيو يمي تيرح حمش شنيم وماتيم شنه ويمت تيرح بحرن *

٣٠ اور تهي † ساراي بانجهه نه تها واسطے اسکے لڑکا —

٣١ اور ليا ‡ تارح نے ابرام بيٹے اپنے کو اور لوط بيٹے هاران اپنے بيٹے کے بيٹے کو اور ساراي اپني بهو عورت ابرام بيٹے اپنے کو اور نکلے وه § اور کسديم سے جانيکو زمين || کنعان کو اور آئے وه حاران تک اور رهے وهاں —

٣٢ اور تهے ايام تارح کے پانچ برس اور دو سو برس اور مرگيا تارح حاران ميں —

تفسير

(هوئيں ايک) يعني تمام ملک والے ايک قصد اور ايک ارادہ کے تهے اُن ميں جو شخص کوئي بات کرني چاهتا تها سب وهي کهتے تهے اور وهي کرتے تهے جيسا که دوسرے درس سے سب کے ايک ساتهه سفر کرنے سے ثابت هوتا هى *

٤ — (که اُسکا سرا هو آسمان ميں) ان الفاظ سے صرف يهه مراد هى که اُسکو نهايت اونچا بناويں جيسا که ¶ شهر کنعان کي ديواروں کي نسبت بهي اسي طرح کها گيا هى *

---

† باب ١٦ — ١ و ٢　١٨ — ١١ و ١٢ —

‡ باب ١٢ — ١ —

§ نحميا باب ٩ — ٧　اعمال ٧ — ٣ —

|| باب ١٠ — ١٩ —

¶ استثنا ٢ — ٣٨　٩ — ١ —

(ہم واسطے اپنے نام) بشپ † ہال صاحب نے اس مقام پر نہایت عمدہ گفتگو لکھی ہی " کہ خدا تعالی غرور پر تمام گناہوں سے زیادہ غضبناک ہوتا ہی اور تمام کوششوں کو خراب کرتا ہی نہ اس وجہہ سے کہ اصل میں بری ہیں (کیونکہ کیا ضرر ہوسکتا تھا ایک ایک اینٹ کو دوسری اینٹ پر رکھنے سے) بلکہ اس وجہہ سے کہ اُنکو ہم غرور سے اختیار کرتے ہیں *

۵ — (اور اُترا اللہ) ‡ بشپ پٹرک صاحب لکھتے ہیں کہ " اس طرح پر بیان کرنا ہمارے خیالات کے لیئے آسانی کرنا ہی اِس سے یہہ مراد ہی کہ بسبب اُتروں کے خدا تعالی نے یہہ ظاہر کیا کہ گویا اُسنے اُنکی حرکتوں کو دیکھا اور اُنکے ارادوں کو جانا " *

(بنی آدم) § بشپ پٹرک صاحب لکھتے ہیں کہ " کتاب اقدس میں اولاد آدمیوں کی خدا کی اولاد کے مقابل کی گئی ہی جیسے کہ خراب اور بد دیانت آدمی نیک اور ایماندار کے مقابل ہوتے ہیں پس جو لوگ اِس کام میں مصروف تھے وہ نوح اور سام اور اُور نیک آدمی نہ تھے بلکہ نہایت برے آدمیوں میں سے تھے جو اپنے بزرگوں کی خدا پرستی سے گمراہ ہوگئے تھے *

۷ — اس ورس میں اور نیز اُن ورسوں میں جو اس سے اوپر گذرے ھابا ایک عبری لفظ ہی جسکا ترجمہ انگریزی مترجم نے اس طرح پر کیا ہی کہ چلو وہاں آؤ ہم چلیں اور فارسی مترجم نے اسکا ترجمہ بیا کے لفظ سے کیا ہی اور اُردو مترجموں نے اسکا ترجمہ آؤ کیا ہی جسکا منشاء یہہ ہی کہ اس ورس میں جس کام کے کرنیکا ذکر ہی وہ متعدد شخصوں نے کیا ہی اور جبکہ وہ کام بجز خدا کے کسی نے نہیں کیا تھا تو اُس سے علماء عیسائی یہہ نتیجہ نکالتے ہیں کہ خدا کے وجود میں جمعیت ہی *

پٹرک صاحب || اور لوتھہ صاحب وغیرہ اپنی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ یہودی عالم یہہ خیال کرتے ہیں کہ یہہ کلام فرشتوں سے کہا گیا اور پھر اسپر اعتراض کرتے ہیں کہ یہہ بات فرشتوں کی قوت سے زیادہ ہی کہ انسانوں کی طبیعتوں کو ایک لحظہ میں ایسا تبدیل کردیں کہ جس سے وہ نہ سمجھہ سکیں اُس شی کو جو اُنہوں نے پہلے سے کہی ہو اِس لیئے خدا تعالی اپنے آپ سے ہم کلام ہوا ہی اور یہہ طرز کلام ہمکو سوجھاتا ہی کہ الوہیت میں ایک وجود سے زیادہ ہیں غرض کہ نہ کوئی اور مگر وہ جسنے اول بولنا انسانوں کو سکھایا ایک لحظہ میں اُنکے کلام کو اِس طرح سے بدل سکا جیسا کہ آگے کے لفظوں میں بیان ہی

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۳۶ —
‡ ایضا ایضا
§ ایضا ایضا
|| تفسیر پٹرک اور لوتھہ وغیرہ مطبوعہ لندن جلد ۱ صفحہ ۹۹ —

پس نوی شی‌اینس نے مدت ہوئی یہہ تجویز کیا کہ یہہ کلام اپنے بیٹے (یعني عیسی مسیح علیہ السلام) سے کیا *

مگر ہمکو چاہیئے کہ اول ہم اس عبري لفظ کي تحقیق کریں کہ یہہ کیا لفظ ہی جیسینیس صاحب اپني کتاب عبري لکسن میں لکھتے ہیں کہ ہابہ عبري لفظ (یہب) سے نکلا ہی جسکے معني دینے اور رکھنے کے ہیں جیسے عربي میں اعطی اور ناول اور وہب چنانچہ ایک جگہہ زبور میں † یہب کا لفظ ایا ہی اِس لفظ سے اس طرح پر صیغے بنائے جاتے ہیں (ہابہ) ‡ مونث (ہابي) متکلم (ہابو) جمع اس لفظ کے معني ہوتے ہیں § دینے کے اور مقرر کرنے || اور رکھنے کے *

کبھي یہہ لفظ متعلق فعل کے ہوتا ہی یعني جس کام کا کرنا منظور ہوتا ہی اُسپر آمادہ اور برانگیختہ کرنے کے لیئے یہہ لفظ بولا جاتا ہی اور جو کہ ہر ایک زبان میں کسي فعل پر برانگیختہ کرنے کے لیئے مناسب اُس فعل کے الفاظ مقرر ہیں جیسے اُردو میں بولتے ہیں کہ لاؤ میں لکھہ ڈالوں آؤ ہم یہہ کام کرلیں لو میں نے دیکھہ لیا چلو اب کرلو اسلیئے ہر زبان کا مترجم مطابق محاورہ اپني زبان کے اس لفظ کا ترجمہ کرلیتا ہی مگر وہ اصلي ترجمہ اُس لفظ کا نہیں ہوتا پس اس لفظ کا اپني زبان کے محاورہ کے موافق ترجمہ کرنا اور اُس ترجمہ میں جو مفہوم جمعیت کا اُس زبان کے محاورہ کے موافق پایا جاوے اُس سے اِس عبري لفظ میں بھي جمعیت کا اشارہ قرار دینا محض ایک غلطي ہی کیونکہ اصل عبري لفظ میں کوئي مراد جمعیت کي نہیں ہی بلکہ وہاں صرف اُس فعل پر فاعل کي آمادگي ظاہر کرنے کے لیئے وہ لفظ بولا گیا ہی نہ کسي قسم کے معني جمعیت کے ظاہر کرنے کے لیئے پھر اُس لفظ سے فاعل کے وجودوں کي جمعیت پر کیونکر استدلال ہوسکتا ہی اس تحقیق سے ثابت ہوتا ہی کہ اِس لفظ کے اصل میں کوئي ایسے معني نہیں ہیں جو وجودوں کي جمعیت پر دلالت کرتے ہوں *

اُردو زبان میں ایک لفظ (لو) کا مستعمل ہی جو متعلق فعل ہوتا ہی اور واسطے برانگیختہ کرنے فاعل کے یا واسطے اظہار اِرادہ ہونے فاعل کے کسي فعل پر بولا جاتا ہی جیسے بولتے ہیں لو مار ڈالو لو دیکھہ لو وغیرہ اور اس لفظ سے جو امر ہی لینے کا ایسے مقاموں پر کبھي اُسکے اصلي معني مراد نہیں ہوتے یہہ اُردو لفظ (ہابہ) کے لفظ کے مادہ کے جو معني

---

† زبور ٥٥ — ٢٣ —
‡ پیدایش ٢٩ — ٢١ —
§ روتھہ ٣ — ١٢ ایوب ٦ — ٢٢ ٢ — سموئیل ١٦ —
|| ٣ — سلاطین ١١ — ١٥ —

ھیں اُسکے بہت قریب قریب ھی اس لیئے اس عبري لفظ کا اُردو معنی لو ترجمة کرنا کسیقدر اصل عبري لفظ کے معنوں کو قریباً صحت سے ظاھر کرتا ھی اور اسي سبب سے معنی نے اُردو ترجمہ متن میں یہي لفظ اختیار کیا ھی *

(مختلف کردیں) اکثر عالم اس ورس سے یہہ مطلب سمجھتے ھیں کہ پہلے سب آدمیوں کي ایک بولي تھي بابل میں خدا تعالی نے بطور ایک کرشمة کے سب کي زبانیں بدل دیں اور اسي بات کو انسانوں کي زبانوں کے اختلاف کا باعث سمجھتے ھیں مگر میرے نزدیک اس ورس کا یہہ مطلب نہیں ھی اور نہ انسان کي اختلاف زبانوں کا یہہ باعث ھی یہاں صرف یہہ مراد ھی کہ وہ سب لوگ جو شہر اور منارہ بنانے پر ایک زبان یعنی ایک ارادہ ہو رھے تھے خدا نے اُس ارادہ میں اُنکو مختلف کردیا کیونکہ اُسي ورس میں ھی کہ " نہ سنیں ھر ایک زبان اپنے دوست کي " اگر اس مقام پر اختلاف زبان مراد ھوتي تو نہ سنیں کا لفظ ھرگز نہ بولا جاتا بلکہ یوں کہا جاتا کہ نہ سمجھیں ھر ایک زبان اپنے دوست کي پس نہ سننے سے یہي مراد ھی کہ ایک شخص دوسرے کي صلاح کو نہ مانے اور سب کي رائے اور ارادہ مختلف ھو جاوے انگریزي مترجم نے جو لفظ (یشمعو) کا ترجمہ نہ سمجھیں کیا ھی یہہ ترجمہ عبري کے مطابق نہیں ھی *

۲۴ — (تیرح) یہہ باپ ھیں حضرت ابراھیم علیہ السلام کے اور ھم مسلمان انکا نام آذر کہتے ھیں *

۲۶ — (پیدا کیا ابرام کو) جو اختلاف ھر ایک واقعات میں ابتدائے پیدایش سے لغایت طوفان تھا وہ ھم اوپر بیان کرچکے اب اُن اختلافات کو بیان کرتے ھیں کہ جو بعد طوفان سے ولادت ابراھیم تک ھیں *

تفسیر † اسکاٹ میں ھی کہ " عبري نسخہ سے یوناني نسخوں میں درمیان اُن واقعات کے جو گذرے ھیں طوفان سے ابراھیم کي پیدایش تک قریب ۹۰۰ برس کے زیادتي ھی *

اور اُسي تفسیر ‡ کے ایک اور مقام میں لکھا ھی کہ سپٹواجنٹ میں یہہ بیان ھی کہ ارفکسد ۱۳۵ برس کا تھا کہ اُس سے قینان پیدا ھوا اور قینان ۱۳۰ برس کا تھا کہ اُس سے سلح پیدا ھوا اور یہہ زیادتي جو ایک پشت کي ھی اسکو § سینٹ لوقا نے حضرت مسیح کے نسب نامہ میں داخل کیا ھی بعد اُسکے وہ بیان کرتے ھیں کہ بموجب عبري متن کے جسکا پیرو ھمارا ترجمہ ھی از روے شمار کے ھم یہہ پاویں کہ اصلي مشاھدہ جو آدم کو ھو ابرام کے پاس دو ھزار برس سے زیادہ عرصہ پر اگرچہ اس درمیان میں صرف دو شخص اور

† تفسیر ھنري اسکاٹ جلد ۱ باب ۹ — ۳ و ۱۰ —
‡ تفسیر ھنري اسکاٹ جلد ۱ باب ۱۱ — ۱۰ و ۲۵ —
§ لوقا باب ۳ — ۳۶ —

گلنوے پہونچا ھو آدم اُس وقت تک زندہ رھا جبکہ متوسلح دو سو پینتالیس برس کا تھا اور متوسلح مرا جبکہ سام جسکی عمر قریب اُسیقدر کے ھوئی جسقدر کہ ابرام کی قریب ایک سو برس کا تھا البتہ سپٹوایجنٹ میں سب پر ایک سو برس زیادہ کیئے گئے ھیں اور اس زیادتی کا شروع ارفکشد سے ھوتا ھی اور ان میں سے بعض کی آخر زندگی کے زمانہ میں سے سو برس کو منہا کرلیا ھی *

اب اس مقام پر میں ایک فہرست لکھتا ھوں جس سے معلوم ھوگا کہ اُن تینوں متنوں میں درباب واقعات بعد طوفان کے کیا کیا اختلاف ھی *

واقعات		عبری	سپٹوایجنٹ	سامری
پیدایش ارفکشد بعد طوفان کے	...	۲	۲	۲
عمر ارفکشد کی بر وقت پیدا ھوئے قینان کے	...	*	۱۳۰	*
عمر ارفکشد یا قینان کی بر وقت پیدا ھوئے شلح کے		۳۵	۱۳۵	۱۳۵
عمر شلح کی بروقت پیدا ھوئے عیبر کے	...	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عمر عیبر کی بروقت پیدا ھوئے پلغ کے	...	۳۴	۱۳۴	۱۳۴
عمر پلغ کی بروقت پیدا ھونے رعو کے	...	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عمر رعو کی بروقت پیدا ھونے سروغ کے	...	۳۲	۱۳۲	۱۳۲
عمر سروغ کی بروقت پیدا ھوئے ناحور کے	...	۳۰	۱۳۰	۱۳۰
عمر ناحور کی بروقت پیدا ھوئے ترح کے	...	۳۹	۷۹	۷۹
عمر ترح کی بروقت پیدا ھونے ابرام و ناحور و ھاران کے		۷۰	۷۰	۷۰
		۳۰۲	۱۰۷۲	۹۴۲

جو زمانہ ایک ھزار بہتر برس کا اس فہرست میں بموجب سپٹوایجنٹ کے میں نے قایم کیا ھی وہ بموجب اُن یونانی نسخوں کے ھی جنکا ذکر اکثر علماء عیسائی نے کیا ھی مگر بموجب ایک نسخہ یونانی کے تعداد اُس زمانہ کی بقدر ۱۱۷۲ برس کے ھوتی ھی *

متقدمین علماے عیسائی ھمیشہ یونانی نسخہ کو معتبر سمجھتے رھے مگر زمانہ حال میں وہ نسخہ معتبر نہیں سمجھا جاتا اور عبری نسخہ قابل اعتبار کے سمجھا جاتا ھی مگر مشکل یہہ ھی کہ جو زمانہ واقعات کا عبری اور سامری میں لکھا ھی اُس میں تاریخانہ صحت نہیں پائی جاتی جو حساب کہ عبری میں مندرج ھی اُس سے معلوم ھوتا ھی کہ طوفان کے ۲۹۲ برس بعد حضرت ابراھیم پیدا ھوئے اور بعد طوفان کے ۳۵۰ برس حضرت نوح زندہ رھے اس سے لازم آتا ھی کہ حضرت نوح نے ۵۸ برس تک حضرت

ابراھیم سے ملاقات کي ھو اور یہہ ایک ایسي بات ھی کہ کوئي مورخ اسکا اقرار نہیں کرسکتا *

علماے عیسائي بھي اس نقصان پر مطلع ھوئے اور اُنھوں نے اس نقصان کے رفع کرنے کو درمیان اُس زمانہ کے جو طوفان اور حضرت ابراھیم میں ھی ۴۰ برس زیادہ کردیئے ھیں † چنانچہ بشپ کیدر صاحب کہتے ھیں کہ کل زمانہ طوفان سے وقت حضرت ابراھیم تک ۳۵۲ برس کا ھی مگر کوئي وجہہ نہیں معلوم ھوتي کہ یہہ ۶۰ برس جنکا کتاب اقدس میں کچھہ ذکر نہیں ھی کیوں بڑھاے گئے ھیں اگر اسي نقصان کے رفع کرنے کو بڑھائے گئے ھیں تو گویا عبري متن میں اس نقصان کا تسلیم کرلینا ھی *

سامري توریت میں جو حساب مندرج ھی اُس میں یہہ نقصان ھی کہ اُس سے معلوم ھوتا ھی کہ حضرت آدم کے پیدا ھونے کے ۷۰۷ برس بعد حضرت نوح پیدا ھوئے اور حضرت آدم کي عمر ۹۳۰ برس کي تھي اس سے لازم آتا ھی کہ حضرت نوح نے حضرت آدم سے ۲۲۳ برس تک ملاقات کي ھوگي اور نیز اپنے تمام آبا و اجداد کو بھي دیکھا ھوگا اور یہہ بھي ایک ایسي بات ھی کہ کوئي مورخ اُسکا اقرار نہیں کرسکتا *

تفسیر اسکات ‡ میں لکھا ھی کہ ان اختلافات کو شملر کے حروف کي غلطیوں سے منسوب کیا جاویگا یا مترجموں کي ایسي خود بیني سے منسوب کیا جاویگا جسکا رواج بہت سي قوموں میں ھی یعني اپني تاریخ کے شروع کو بہت قدیم زمانہ سے منسوب کرتے ھیں اور جن شخصوں کا اس مقام میں ذکر ھی ممکن ھی کہ وہ پہلونٹھے نہوں کیونکہ شیث آدم کا سب سے بڑا بیٹا نہ تھا مگر نسب‌نامہ اُس ھي سے جاري رکھا گیا تھا نہ صرف آدم سے نوح تک بلکہ بعد ازاں بھي مسیح تک جو تھے دوسرے آدم خدا آسمان سے *

سینٹ اگستائین خیال فرماتے ھیں کہ جو بزرگ قبل اور بعد طوفان کے حضرت موسی تک گذرے ھیں اُنکي تاریخوں کو یہودیوں نے تبدیل کردیا ھی اُنھوں نے واسطے غیر معتبر ٹھہرانے یوناني ترجمہ کے اور دین مسیحي سے دشمني رکھنے کے سبب یہہ کام کیا تھا اور معلوم ھوتا ھی کہ اکثر قدیم علماء مسیحي کي یہي راے تھي اور وہ خیال کرتے تھے کہ قبل سنہ ۱۳۰ع کے یہہ تبدیلي واقع ھوئي ھی *

مگر میري راے میں اس اختلاف کي وجہہ بہت صاف اور ظاھر ھی ھمکو تسلیم کرنا چاھیئے کہ سپتواجنٹ یعني یوناني ترجمہ بلاشبہہ اصل عبري متن سے ھوا تھا پس ضرور ھی کہ یوناني اور سامري کو بجاے دو عبري متن کے تصور کریں تیسرا عبري متن ھمارے

† ھ-ل ڈانیال جلد ۱ صفحہ ۳۶ —
‡ تفسیر اسکات جلد ۱ باب ۵ ورس ۳ — ۲۰ —

ہاتھہ میں موجود ھی جو بہت کرآرن بن اشر کے نسخہ کا پیرو ھی جسکا ذکر پہلے حصہ کے صفحہ ۱۰۰ میں مندرج ھی *

ان تینوں نسخوں کے اختلافات کو میں منسوب کرتا ہوں غلطي اور سہو نقل کرنے والوں کي طرف کیونکہ یہہ بات تمام عالم تسلیم کرتے آئے ھیں کہ بسبب کثرت سے نقل ہونے کے اس قسم کے اختلافات جو نقل کرنے میں ضرورتاً ھوجاتے ھیں ان کتابوں میں بھي واقع ھوگئے تھے اور یہہ مقامات جن میں اختلاف ھی (یعني تعداد سالوں کي) ایسے مقامات ھیں جن میں نقل کے وقت واقع ھونا غلطي کا اکثر ھوتا ھی علی الخصوص ایسي صورت میں کہ یہودیوں میں شمار کا حرفوں میں لکھنے کا اکثر رواج ھی اور عبري حرف آپس میں ایسے مشابہ ھیں کہ اُن میں غلطي پڑنا ایک ضروري بات ھی خصوصاً جبکہ وہ حرف ہاتھہ کے لکھے ھوئے ھوں اور نیز اُن حرفوں کے مرتبہ شمار معین کرنے میں بڑا اشتباہ پڑتا ھی کیونکہ عبري الف بے میں کوئي مفرد ایسا حرف نہیں ھی جو چار سو سے زیادہ عدد بتاسکے اس لیئے جب اُس سے زیادہ شمار بتانا ھوتا ھی تو لاچار چند حرف ملانے پڑتے ھیں اور پھر اُن میں یہہ تمیز کرنا کہ وہ حرف جو ملایا گیا ھی اُسکي تعداد بتاتا ھی یا آلوف کي خالي دقت سے نہیں ھوتا بالتخصیص اُسوقت جبکہ وہ ھاتھہ کے لکھے ھوئے ھوں پس جن قلمي نسخوں میں تعداد عمروں ھر ایک بزرگ کي حرفوں میں لکھي ھوگي تو ناقل کو اُسکي صحیح نقل کرنا ایک امر نہایت دشوار بلکہ قریب ناممکن کے ھوگا پس ان باعثوں سے درمیان اصل عبري متن کے اختلافات تعداد برسوں میں واقع ھوئے یوناني مترجموں کے ھاتھہ جو نسخہ آیا جسکي صحت پر اُنھوں نے اعتماد کیا ھوگا اُن میں تعداد برسوں کي وہ مندرج ھوگي جو اُس ترجمہ میں مندرج ھی اور سامري نسخے والوں کو جو نسخہ ھات آیا اور جسپر اُنھوں نے اعتماد کیا اُس میں وہ تعداد برسوں کي مندرج ھوگي جو اُس میں ھی پس کسي کي نسبت یہہ لکھنا کہ اُسنے دانستہ تعداد برسوں میں تغیر و تبدیل کردي ھی درست نہیں ھی بلکہ ھمکو اسباب کي تلاش کرني چاھیئے کہ اُس میں سے کون سي تعداد صحیح ھی بلکہ ممکن ھی کہ کسي واقعہ کي تعداد عبري میں صحیح ھو اور کسي واقعہ کي یوناني میں اور کسي واقعہ کي سامري میں بہرحال صحت ان واقعات کي کیسےھي مختلف ھو اور کسي سبب سے اُس میں اختلاف واقع ھوا ھو مگر اُس سے کتاب اقدس کي صحت پر کچھہ اعتراض نہیں واقع ھوتا اور نہ اسبات میں کہ وہ اصل متن جسکو الہامي لکھنے والوں نے لکھا تھا اور جس سے یہہ نقلیں ھوئیں الہام سے لکھا گیا تھا کچھہ شک پیدا ھوسکتا ھی *

۲۸—(اور کلدانیان) یہہ جگہہ ولادت حضرت ابراھیم علیہ‌السلام کی ھی (اور) کا لفظ اسکے ساتھہ جب ہوا ھی جبکہ حضرت ابراھیم علیہ‌السلام کو کافروں نے آگ میں ڈالا † تھا (اور) کے معنے عبري زبان میں روشني یا گرمی کے ھیں جسکو ہم آگ کي لو کہہ سکتے ھیں عربي مترجموں نے اسکا ترجمہ ‡ اتون کیا ھی معلوم ھوتا ھی کہ اتون کالدي لفظ ھی اور حضرت دانیال کي § کتاب میں آیا ھی اور اسکے معني بھٹي کے ھیں اور حضرت ابراھیم علیہ‌السلام کے آگ میں ڈالنے کے سبب یہہ شہر اورکسدیم کے نام سے مشہور ھوگیا حال کے عیسائي اسپر چنداں لحاظ نہیں کرتے اور کہتے ھیں کہ یہہ تمام خیالات کہاني اور بے بنیاد معلوم ھوتے ھیں مگر اسکے سچ ھونے میں کچھہ شبہہ نہیں تمام یہودی حضرت ابراھیم علیہ‌السلام کے آگ میں ڈالے جانے کے قایل ھیں اور ھمارا قران مجید اسکي || تصدیق کرتا ھی اور خود توریت مقدس میں اسکے ھونے پر اشارہ ھی چنانچہ عنقریب اسکا بیان ھوگا *

بہر حال اب اسپر غور چاھیئے کہ یہہ شہر کہاں تھا اهل جغرافیہ نے اس میں بہت گفتگو کي ھی زمانہ حال کے جغرافیہ داں میسوپوتیمیا کا شمالي مغربي حصہ قرار دیتے ھیں جو ¶ زمین کالدیوں کي تھي اور زمانہ حال کے مشنري صاحب کہتے ھیں کہ ھاران سے ۲۰ یا ۳۰ میل کے فاصلہ پر ھی جہاں اب مقام عرفہ ھی جسکو پہلے مقام ادسہ کہتے ہے مشرقي یہودي اس جگہہ کو مقام ولادت حضرت ابراھیم علیہ‌السلام خیال کرکر اب بھي زیارت کو جاتے ھیں

۲۹—(یسکاہ) *بشپ پٹرک صاحب لکھتے ھیں کہ خیال کیا جاتا ھی کہ سارا کا یہہ دوسرا نام تھا جس سے ابرام نے شادي کي ابرام کے سب سے بڑے بھائي کي یہہ بیٹي اور لوط کي بہن تھي ھاران کے تین بچہ تھے لوط ملکاہ جس سے ناحور نے شادي کي اور سارا جس سے ابرام نے شادي کي یعني ھاران کے مرنے کے بعد اُسکے دو زندہ رہے ھوئے بھائیوں نے اُسکي دو بیٹیوں سے شادي کرلي شاید سارا کا ایک نام تھا پیشتر کہ وہ کالدیا سے نکلي اور دوسرا نام بعد کو ھوا * ۔

---

† یوں لکھنا لازم تھا کہ ڈالنا چاھا تھا (حاشیہ مصنف مورخہ سنہ ۱۸۸۳) —

‡ دیکھو عربي ترجمہ سنہ ۱۸۱۱ع —

§ دانیال باب ۳ — ۶ و ۱۱ —

|| قران مجید سے آگ میں ڈالا جانا ثابت نہیں ھوتا (مصنف) —

¶ حزقیل ۱ — ۳ —

* تفسیر ڈائیلي جلد ۱ صفحہ ۳۷ —

۳۱—(اور نکلی اُنکے ساتھہ) † بشپ پٹرک صاحب اور بشپ کھڈر صاحب فرماتے ھیں کہ ترح اپنے ملک سے ابراھیم کے ھمراہ جسنے خدا کی طرف سے اُس ملک سے نکلنے کا حکم پایا تھا ‡ گیا پس ترح کی الھیہ ھدایت کی پیروی کرنے سے یہہ نتیجہ نکالا جاسکتا ھی کہ ترح جسکو ایک کافر خیال کیا جاتا ھی (یا شاید ایک کافر کاھن خیال کیا جاتا ھی) اصلی خدا کی پرستش کرنے والا ھوگیا *

† تفسیر ڈائیلی جلد ۱ صفحہ ۳۷ —
‡ پیدیش ۱۲ — ۱ ۱۵ — ۷ اعمال ۱۷ — ۳ —